مناظرہ تحریف قرآن مکمل (حصہ اول و دوم)

مابین مختار حیدر صاحب (شیعہ) و معاویہ صاحب (دیوبندی)



دسمبر 2020 میں واٹس ایپ پر ہونے والا تحریری مناظرہ،

حصہ اول ودوم

مناظرہ کا عنوان: تحریف قرآن

شیعہ متکلم: مختار حیدر صاحب

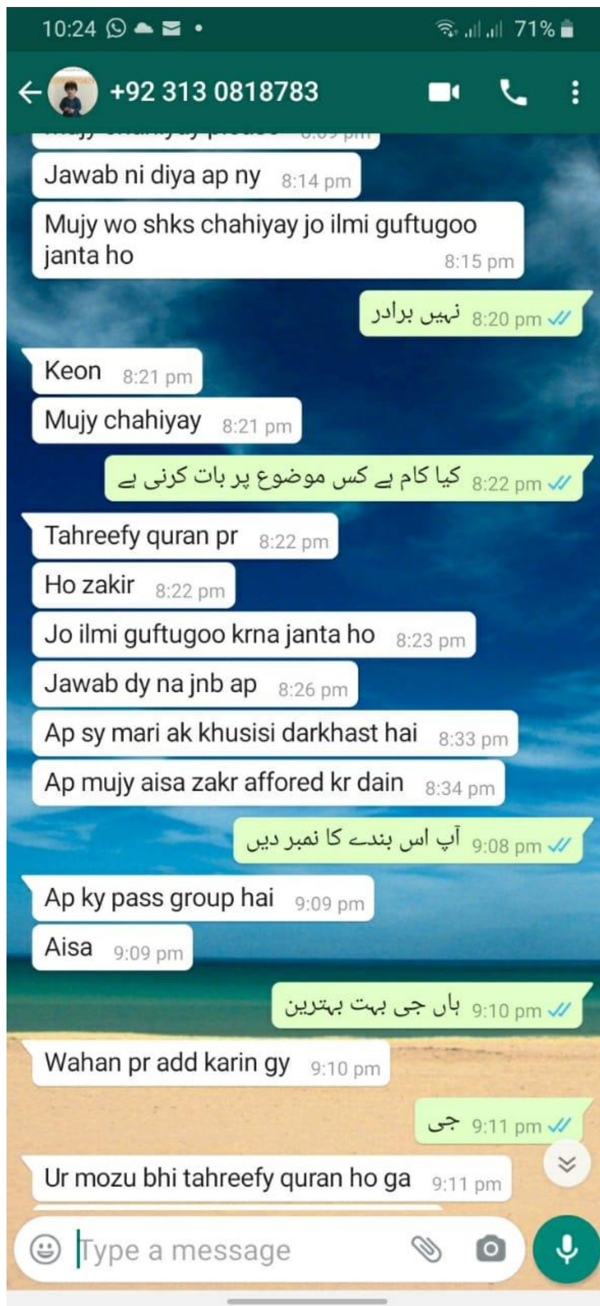
دیوبندی متکلم: معاویہ صاحب

ترتیب: ابوذر

پیشکش: تحفظ عقائد تشیع ٹیم

مناظرہ کی ابتداء:

اس مناظرہ کی ابتداء کچھ اس طرح ہوئی کہ معاویہ صاحب کے ایک چاہنے والے نے ہمارے ایک دوست، محترم توصیف بھائی کو مناظرہ کے لیے کسی اہل علم کو پیش کرنے کا کہا، اور ساتھ ہی تاکید کی کہ موضوع تحریف قرآن ہی ہو گا۔پہلے توصیف بھائی نے ٹلایا، مگر دعوت مناظرہ دینے والے نے دوبارہ اصرار کیا تو توصیف بھائی نے حامی بھر لی۔





توصیف بھائی نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں نے مختار صاحب کو مناظرہ کی زحمت دی۔ مختار صاحب خود کو ایک طالب علم سمجھتے ہیں۔ نہ تو وہ باقاعدہ مدرسہ سے پڑھے عالم ہیں اور نہ ہی مناظرہ پسند ہیں۔ مخالف کی طرف سے دعوت مناظرہ کا سن کر انہوں نے بات کرنے کی حامی بھر لی، جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

قارئین، ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مناظرہ اور مقابلہ بازی سے پرہیز کیا جائے۔ اسی لیے ہم کسی کو دعوتِ مناظرہ نہیں دیتے۔ لیکن ہم پر اعتراض کرنے والے اگر غلط فہمی میں مبتلا ہو کر ہمیں چیلنج دینے لگیں تو پھر بات کرنی پڑتی ہے۔

اس پی ڈی ایف میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ دونوں فریقوں کی بات کو جوں کا توں پیش کر دیا جائے، تاہم دونوں مناظر صاحبان کی غیر ضروری باتوں اور تکرار کو طوالت کے خوف سے حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھا گیا ہے کہ کسی بھی مناظر کی دلیل والی بحث کو ویسے کا ویسا ہی رکھا جائے۔ بہت سی جگہوں پر لفظی غلطی کو درست کیا گیا ہے، جو کہ موبائل پر لکھنے کے دوران اکثر ہو جاتی ہے، تاہم اب بھی غلطیاں موجود ہو سکتی ہیں۔ ہم اس مناظرہ کی تحریر کی ایک ویڈیو بھی بنائیں گے، ان شاء اللہ۔ اگر کسی دوست کو اس پی ڈی ایف کے کسی حصہ پر قطع و برید کا شک ہو تو وہ ہم سے ویڈیو طلب کر سکتا ہے۔

یہ مناظرہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں شیعہ دعویٰ پر بارہ گھنٹے کی گفتگو ہوئی۔ پھر دوسرے حصہ میں اہل سنت دعویٰ پر بارہ گھنٹے کی گفتگو ہوئی۔

زیر نظر پی ڈی ایف دونوں حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول اور حصہ دوم کی پی ڈی ایف لگ الگ، یا ویڈیو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ٹیلی گرام لنک جوائن کریں۔ نیز اس ٹیلی گرام چینل پر تحفظ عقائد تشیع کی دیگر کاوشوں کو بھی مومنین کے استفادہ کے لیے رکھا گیا ہے، جن میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، الحمد للہ۔

https://t.me/tahaffuzaqaidtashayyo

از انتظامیہ، ثقلین سے تمسک۔

معاویہ: شیعہ مناظر صاحب کہاں ہیں؟ وقت بتائیں مناظرہ کا۔

مختار حیدر: جی میں حاضر ہوں۔ جناب معاویہ صاحب، سب کچھ اپنی پسند اور مرضی سے کریں گے؟ پہلے یہ بتائیں کہ اگر کوئی تحریف کا قائل ہو تو کیا یہ لازم ہے کہ اس کو کافر کہا جائے؟ اپنا وقت لیں معاویہ صاحب۔ میں بھی مصروف شخص ہوں۔ میں بھی کبھی مصروف ہو کر دیر کر سکتا ہوں جواب میں۔

معاویہ: کفر کی بات بعد میں دیکھتے ہیں۔ پہلے یہ بتائیں کہ اس موضوع پر بات کرنی ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: بات کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بات کی کچھ تفصیل بتائیں۔

معاویہ: تفصیل تب جب بات طے ہو۔ بسم اللہ کریں بتائیں کہ تحریف پر بات کرنی ہے؟ بات طے ہو تو تفصیل پر آتے ہیں۔

مختار حیدر: میرے بھائی، میں کہہ چکا کہ بات کر لیتے ہیں۔

معاویہ: پھر تفصیل میں بھی بتاؤں گا اور آپ سے بھی پوچھوں گا۔ تو اب دعویٰ جواب دعویٰ بھیج کر پھر تفصیل پر آتے ہیں۔ میں دعویٰ بھیجتا ہوں اپنا۔

مختار حیدر: نہ میرے بھائی۔ اپنی پسند ہر معاملے میں نہ چلاؤ۔

معاویہ: تو موقف بتائے بغیر تفصیل کس بات پر؟

مختار حیدر: پہلے یہ بتاؤ کہ آپ لوگ تحریف کو اس قدر کیوں پکڑے رکھتے ہو؟

معاویہ: بتا چکا ہوں۔

مختار حیدر: موقف کب بتایا؟

معاویہ: تو بتانے تو دو نہ آپ۔

مختار حیدر: دوہرا دیں، بسم اللہ۔

معاویہ: اس لیے کہ جب شیعہ قرآن کو ہی نہیں مانتا تو باقی موضوعات پر کیسے بات ہو گی؟ میرا دعویٰ اور موقف ہے کہ شیعہ اپنے مذہب پر رہ کر موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔

مختار حیدر: موجودہ قرآن پر ایمان نہ رکھنے کا مطلب؟

معاویہ: کہ اس کو اصل قرآن نہیں مانتے بلکہ تحریف شدہ مانتے ہیں۔

مختار حیدر: بالفرض اگر اکا دکا افراد تحریف شدہ مان بھی لیں تو کیا؟

معاویہ: اکا دکا نہیں شیعہ ائمہ معصومین۔ جن پر شیعوں کے مذہب کی بنیاد ہے۔

مختار حیدر: بالفرض محال ایسا ثابت ہو گیا تو کیا کہا جائے گا؟

معاویہ: محال نہیں یقینی ہے۔ تو ایسا کہنے والوں پر کفر کا حکم لگے گا۔

مختار حیدر: تو آپ کہہ رہے ہیں کہ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے؟

معاویہ: بالکل۔

مختار حیدر: چلیں ٹھیک ہو گیا۔ تو میرے بھائی، پہلے آپ اپنے متقدمین سے "تحریف قرآن" کی تعریف پیش کریں۔ پھر میں دعویٰ رکھوں گا، انشااللہ (01)

معاویہ: تعریف کیوں؟ کیا آپ کو تحریف کی تعریف نہیں آتی؟

مختار حیدر: میری تعریف تو آپ نہیں مانیں گے نا۔ کفر کفر کے نعرے لگاتے ہیں آپ لوگ۔ کم از کم تحریف قرآن کی تعریف تو بتائیں اپنے 👈 متقدمین سے (02)

معاویہ: تعریف تو ایک ہی ہو گی اگر آپ صحیح بیان کریں گے تو، کیا آپ عربی دوسری پڑھتے ہیں جو تعریف میں فرق ہو گا؟ جب پتا نہیں آپ کو تب پوچھیں، ورنہ خوامخواہ وقت ضائع نہ کریں۔

مختار حیدر: اگر کوئی سادہ بندہ تحریف کے قائل کو کافر نہ مانے تو اس پر کیا حکم لگاتے ہیں آپ لوگ؟

معاویہ: سادہ کی مثال کیوں؟

مختار حیدر: دو باتیں کلئیر کریں۔

معاویہ: یعنی تعریف کے بہانے وقت ضائع کرنے کا موڈ ہے جناب کا۔

مختار حیدر: چلیں، سادہ نہ سہی، پڑھا لکھا فرد اگر تحریف قرآن کے قائل کو کافر نہ سمجھے تو اس کی کیا حیثیت ہے؟: وقت ضائع آپ کر رہے ہیں۔ تعریف بتائیں، بات ختم۔ (03)

معاویہ: تحریف کا معنی رد و بدل کرنا۔ جیسا کا یہودیوں کے بارے میں ہے کہ، یحرفون الکلم عن مواضعه...، یعنی وہ تورات میں تحریف کرتے تھے۔ اللہ کی نازل کردہ بات کو تبدیل کرتے تھے۔

معاویہ: تو اس کی سمجھائیں گے کہ قرآن کو جو نہ مانے وہ کافر ہے (اشارہ 03 کی طرف)(04)

مختار حیدر: جناب میں نے متقدمین کا کہا۔ اپنے فرمودات نہ سنائیں۔

معاویہ: کیوں قرآن کا معنیٰ قبول نہیں؟

مختار حیدر: اگر وہ نہ سمجھے تو؟ (اشارہ 04 کی طرف)

معاویہ: یعنی ابھی سے ہی قرآن کو چھوڑ دیا اور اپنے مولویوں کے پیچھے لگ گئے؟

مختار حیدر: بات کو گھماؤ نہیں۔ وقت ضائع ہو رہا ہے۔

معاویہ: تو وہ خود اللہ کو جواب دیگا۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 02 کی طرف)

مختار حیدر: آپکے مولویوں سے تعریف پوچھی ہے۔ وہ بھی پرانے والے مولویوں کی۔

معاویہ: گھمانا آپ والا طریقہ ہے۔

مختار حیدر: کلئیر کریں۔

معاویہ: کیا؟

معاویہ: قرآن کی تعریف قبول کیوں نہیں؟(05)

مختار حیدر: گناہ گار ہو گا؟ تبھی جواب دے گا نا۔

معاویہ: گناہ گار ہو یا کافر، جواب اللہ حق دیگا۔

معاویہ: کہاں تک جاؤ گے جناب۔

معاویہ: جتنا چلنا ہے چلو، اپنے لیے ہی گڑھا کھود رہے ہو۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 01 کی طرف)

معاویہ: 👆 (اشارہ 05 کی طرف)

معاویہ: متقدمین پر کب سے ایمان لانا شروع کر دیا؟ قرآن اور امام گئے؟

مختار حیدر: قرآن کی تعریف میں آپ سے نہیں سمجھوں گا۔

مختار حیدر: اپنے متقدمین سے بتائیں،

معاویہ: حدیث ثقلین کہاں گئی اب؟

معاویہ: تو کس سے؟ قرآن کیوں نہیں؟

مختار حیدر: وقت ضائع ہو رہا ہے۔ تعریف بتاؤ، بات ختم۔

معاویہ: وجہ آپ ہی ہیں اس کی۔ قرآن سے بتائی ہے۔

مختار حیدر: لگتا ہے آپ کے متقدمین نے تحریف قرآن کی تعریف نہیں کی۔

معاویہ: قرآن کیوں نہیں؟ حدیث ثقلین بھول گئے آج۔

معاویہ: سب دیکھ رہے ہیں کہ شیعہ مناظر کیسے بہانے تلاش رہا ہے۔

مختار حیدر: بات نہ بنائیں۔

معاویہ: تعریف ہو گئی۔(06)

معاویہ: اب جواب دعویٰ بھیجیں۔

مختار حیدر: تعریف پیش کریں یا مانیں کہ متقدمین سے یہ بات آپ تک نہیں پہنچی۔

مختار حیدر: 😂 (اشارہ 06 کی طرف)

مختار حیدر: میں چاہتا نہیں تھا ہنسنا۔ لیکن مجبور ہو گیا۔

معاویہ: قرآن کیوں (نہیں) مان رہے(؟) شیعہ رو رہے ہیں اور آپ کو ہنسی۔

مختار حیدر: قرآن مجید مانتے ہیں۔ لیکن آپ کی پریشانی بھی تو دور کرنی ہے۔

معاویہ: تو اس میں موجود تعریف کو؟ قرآن کو چھوڑ کر پاکستان پریشان کون ہے؟

مختار حیدر: شیعہ خوب سمجھ رہے ہیں کہ تحریف کا نام لے کر کافر کافر کے نعرے لگانے والے اپنے بزرگوں سے تعریف بھی پیش نہیں کر سکتے۔

معاویہ: قرآن سے تعریف بتائی ہے وہ بھی شیعہ دیکھ رہے ہیں۔ حدیث ثقلین کس نے چھوڑی وہ بھی۔(07)

مختار حیدر: پہلے مانو کہ بزرگوں سے یہ نہیں ملی۔ میں نے تعریف سمجھنی نہیں۔ آئینہ دکھانا ہے۔ جو کہ دکھا دیا۔

مختار حیدر: موضوع نہ بدلو(اشارہ 07 کی طرف)

معاویہ: پہلے مانو کہ قرآن چھوڑ دیا جناب نے۔

مختار حیدر: سائل میں ہوں۔

معاویہ: آئینہ سب دیکھ رہے ہیں۔ قرآن گیا اور حدیث ثقلین بھی۔

مختار حیدر: میری بات کا جواب دینا ہے آپ نے۔

معاویہ: سائل ہو تو جواب مل گیا نہ۔

مختار حیدر: نہیں، متقدمین(سے پیش کریں)۔

معاویہ: قرآن کو نہیں مان رہے آپ؟ قرآن کہہ رہا ہے کہ تحریف کا معنی ہے ردوبدل کرنا، لیکن جناب نہیں مان رہے۔

مختار حیدر: مان لیں کہ دستیاب نہیں، پھر قرآن مجید کی تعریف پر بات کر لیں گے۔

معاویہ: مان لیں کہ قرآن چھوڑ دیا آپ نے آج۔

مختار حیدر: نہیں جواب؟

معاویہ: جواب تو آپ کے پاس نہیں۔

مختار حیدر: ابھی پتہ چلنا ہے کہ کون قران مجید چھوڑے گا۔

معاویہ: قرآن گیا، حدیث ثقلین بھی گئی، مولوی پر ایمان باقی رہا۔

معاویہ: لوگ سمجھ گئے کہ شیعہ مناظر تحریف پر بات کرنے کی ہمت نہیں۔

مختار حیدر: تم اتنی دیر سوچ لو، یا ساتھیوں سے مشورہ کر لو۔ میں کھانا کھالوں۔ امید ہے میری واپسی تک تعریف مل جائے گی، ☜ متقدمین سے

مختار حیدر: ابھی یہ شروعات ہے، آئندہ تحریف پر شیعہ سے بات کرنے سے پہلے آپ سو مرتبہ سوچیں گے، ان شااللہ۔

معاویہ: لوگوں نے دیکھ لیا، مناظرہ ہوئے بغیر ہی سب سمجھ گئے۔ کہاں شیعہ قرآن کو نہیں مانتا۔ تحریف قرآن کے مسئلے میں شیعہ حدیث ثقلین بھول جاتا ہے۔ مولویوں کا سہارا لیتا ہے لیکن اس میں بھی ناکامی ہوتی ہے ان کو۔

مختار حیدر: لگتا ہے برے پھنسے ہو دوست۔ چلو تمہیں آسان الفاظ میں بتاتا ہوں۔(08)

جو تعریف آپ نے قرآن مجید سے پیش کی تحریف کی، اس سے آپ کا کوئی پرانا عالم متفق ہے؟ اگر ہے تو حوالہ دیں۔

مختار حیدر: ابھی تو مناظرہ شروع ہی کہاں ہوا ہے۔ ابھی سے یہ حالت ہے آپ کی؟ بہتر یہ ہے کہ طنزیہ جملوں کے پیچھے چھپ کر بات گھمانے کے بجائے مطلب کی بات کی جائے۔

معاویہ: پھر عالم؟ میں نام بتا بھی دوں عالم کاتب بھی کیا فرق پڑتا ہے؟ اگر قرآن سے کوئی شیعہ عالم اتفاق نہ کرے تو آپ کس کی مانو گے؟

معاویہ: شروع ہونے سے پہلے ہی نتیجہ نکل گیا ہے۔

مختار حیدر: ناکامی مجھے ہوئی؟ خوب۔ تحریف کے بہانے میں نے تکفیر کا نعرہ بلند کیا ہے؟ جب نعرے لگائے ہیں اور مناظرہ کرنے آن پہنچے ہیں، تو تعریف بھی پیش کریں۔ تا کہ پتہ چلے کہ جہالت کا شکار نہیں آپ۔ دلائل بھی ہیں۔

مختار حیدر: بہت فرق پڑے گا۔ نام لے کر دیکھو۔ ابھی تو تھوڑا سا نتیجہ نکلا ہے۔ باقی انشاء اللہ جلد ہی نکل آئے گا۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 08 کی طرف)

معاویہ: ضرورت ہی نہیں۔ قرآن میں واضح موجود ہے جس کا انکار بھی نہیں کر رہے۔

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: پورا نکل گیا، قرآن کو نہیں مانتے سب نے دیکھ لیا۔

مختار حیدر: تمہارے علماء کو یہ تعریف نظر نہیں آئی یا پسند نہیں آئی؟ (09) گھمائیں بات کو۔ مجھے معلوم ہے آپ کے بزرگ اس معاملے میں خاموش ہیں۔ قرآن مجید ہی سے دکھاؤ تعریف، مگر اپنے بزرگوں کے توسط سے۔ آپ کے بزرگوں نے قرآن مجید نہیں پڑھا؟

معاویہ: آپ کو تو نظر آگئی نہ؟ اب آگے چلنے کا ارادہ ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 09 کی طرف)

معاویہ: یہ بھی ہو جائے گا۔ لیکن اس کا مقصد؟

مختار حیدر: پہلے مانو کہ نہیں دکھا سکتے، پھر آگے چلتے ہیں۔ مقصد بعد میں۔

معاویہ: پہلے مانو کہ قرآن کو نہیں مانتے. تو میں آگے چلوں۔ کب؟

مختار حیدر: آپ کے بزرگ تو آپکے خیال میں مانتے تھے نا۔ ان سے دکھاؤ۔

معاویہ: یعنی قرآن کو نہیں بزرگوں کو مانتے ہو؟

مختار حیدر: لاحول ولا قوہ۔

مختار حیدر: آپکے بزرگوں کو (میں) مانوں؟ عقل کہاں ہے آپکی جناب (10)۔ سوال میرا اور قرآن کا نہیں اس سوال میں۔ سوال آپکے بزرگوں اور قرآن کا ہے۔ تمہارے علماء کو یہ تعریف نظر نہیں آئی یا پسند نہیں ائی؟

معاویہ: یہی تو سب حیران ہیں کہ جناب کہ عقل کہاں ہے جبھی ایسی باتیں کر کے وقت ضائع کر رہا ہے (اشارہ 10 کی طرف)

معاویہ: جب قرآن آگیا تو بزرگ کیوں؟

مختار حیدر: مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کے پاس جواب نہیں۔ کل آ جانا جواب ڈھونڈ کر۔ ہم جلدی نہیں کریں گے۔

معاویہ: چلو میں اگر اپنے بزرگ سے دکھا دوں تو جواب دعویٰ بھیجو گے؟ (11)

مختار حیدر: وقت ضائع کرنے کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ تعریف پیش کرو بزرگوں سے۔

مختار حیدر: اتنی دیر سے سمجھ میں آیا؟ (اشارہ 11 کی طرف) دوسرے یہ کہ جناب آئے ہیں "کافر کافر" کا نعرہ لگاتے ہوئے۔ اس لیے کٹہرے میں آپ نے کھڑے ہونا ہے۔ دعویٰ میں رکھوں گا تحریف سے متعلق۔

معاویہ: اب موضوع سے ہی ہٹ گئے کہا میرے دعویٰ کو چھوڑ کر اپنا دعویٰ رکھو گے؟ (12)

مختار حیدر: آپ اپنی صفائی دیں گے۔

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 12 کی طرف)

معاویہ: کافر ثابت کرونگا، بات شروع تو کرو۔ (13)

مختار حیدر: موضوع تحریف قرآن ہے۔

مختار حیدر: انشا اللہ، یہ نوبت ہی نہیں آئے گی۔ اس سے پہلے ہی آپ کے لیے کافی مشکلات آ جائیں گی۔ (اشارہ 13 کی طرف) ۔ کون کیا ثابت کرتا ہے، وقت بتائے گا۔

معاویہ: تو شیعوں کا ایمان بالقرآن کا کیا کرنا ہے اب؟

مختار حیدر: فرار؟ (14) تعریف؟

معاویہ: موضوع تو طے ہی یہی تھا۔ اب کیوں پینترا بدلا؟

معاویہ: سب دیکھ رہے ہیں (اشارہ 14 کی طرف)

مختار حیدر: او بھائی، موضوع کب بدلا؟

معاویہ: اوپر تو مجھ سے دعویٰ پوچھ کر ایک گھنٹہ بحث کی کیوں؟

مختار حیدر: میں مدعی بنوں تو موضوع تبدیل ہو جاتا ہے؟

معاویہ: جب بات ہی اہل السنت پر کرنی تھی تو شیعہ متقدمین سے تعریف[1] کیوں پوچھی؟ (15)

مختار حیدر: دعویٰ نہیں پوچھا تھا۔ تحریف قرآن پر رائے پوچھی تھی۔

معاویہ: آپ تو سائل تھے نہ؟

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 15 کی طرف) آپ کے بزرگ شیعہ تھے؟

معاویہ: سائل ہو آپ۔

مختار حیدر: تحریف کی تعریف پوچھنے میں سائل۔

---

[1] صفحہ نمبر 02 پر میسج (01) کے تحت مختار صاحب تصریح کے ساتھ پوچھ چکے کہ "اپنے متقدمین سے تعریف پیش کریں" لیکن معاویہ صاحب کو متقدمین کے لفظ کا مطلب معلوم نہیں تھا، اس لیے وہ "متقدمین" سے "شیعہ" مراد لے رہے تھے۔

معاویہ: جواب چاہیے جواب۔ کیوں پوچھا شیعہ متقدمین والا سوال[2]؟

مختار حیدر: ایک گھنٹے سے بحث کر رہے ہو آپ اور یہی نہیں سمجھ سکے کہ کس کے بزرگوں کی بات ہے؟ (16)

مختار حیدر: عقل کہاں ہے آپ کی؟ آپ بہت کنفیوز ہو گئے ہو۔ ابھی بریک لے لو، کل تیاری کر کے آ جانا۔ آپ کو یہی نہیں پتہ کہ آپ کے بزرگ شیعہ تھے یا نہیں؟

معاویہ: آپ کچھ بھی کہیں لوگ سمجھدار ہیں کہ آپ بات نہیں کرنا چاہتے۔ چلو میں آپ کے دعوے پر بھی کرتا ہوں بات لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے دعوے کے اگلے دن ہی شیعہ کے عقیدے تحریف پر بات ہو گی۔ الحمد للہ ہم کو یقین اکمل ہے کہ شیعہ قیامت تک اہل السنت کو موجودہ قرآن کا محرف ثابت نہیں کر سکتا۔ لیکن شیعہ کی جان جاتی ہے تحریف پر اپنا دفاع کرنے سے۔

مختار حیدر: میرے بھائی، آپ کے لوگوں نے تو ہر حال میں آپ کے نعرے مارنے ہیں۔ لیکن دیگر اہل سنت لوگوں میں اپنا امیج خراب نہ کرو۔ کل تیاری کر کے آ جانا۔

معاویہ: امیج تو شیعوں میں آپ کا خراب ہوا ہے۔

مختار حیدر: تعریف؟ (اشارہ 16 کی طرف)۔ تعریف؟ یا جان جا رہی ہے؟

معاویہ: اہل السنت کے نظریے پر بات کرنی ہے؟

مختار حیدر: تعریف؟ (اشارہ 16 کی طرف)

معاویہ: پہلے بات صاف کرو کہ کس کے نظریہ پر بات کرنی ہے۔ مجھ سے میرا موقف پوچھ کر پیچھے ہٹ گئے۔

مختار حیدر: یعنی تعریف نہیں معلوم متقدمین سے؟

معاویہ: کیوں پوچھ رہے ہو یہ سوال مجھ سے؟

مختار حیدر: پیچھے نہیں ہٹا۔ پہلے وجہ بتا چکا۔

مختار حیدر: لوگوں کو آپ کی بے چارگی بتانے کے لیے۔ دیگر وجوہات بھی ہیں۔

معاویہ: کونسی بے چارگی؟

مختار حیدر: آپ کے پاس آج کے دن پونے گیارہ بجے تک کا وقت ہے تحریف کی تعریف کے لیے۔ اگر جواب نہ دے سکے تو کل رات نو بجے دوبارہ بات شروع کریں گے۔ لیکن اس امید پر کہ آپ تب تک تعریف تلاش کر لیں گے۔

معاویہ: میں کیوں تعریف کروں؟ وجہ؟

مختار حیدر: کمال ہے یار۔ ایک پوری قوم پر تکفیر کا نعرہ لگاتے ہو، اور حال یہ ہے کہ ☜ اپنے بزرگوں سے تحریف قرآن کی تعریف نہیں بتا سکتے؟ افسوس ہوا یہ جان کر۔

معاویہ: ہماری تکفیر پر بات کر ہی نہیں رہے آپ، تو میں کیوں تعریف کروں؟

---

[2] مختار صاحب کے اشارہ کرنے کے باوجود معاویہ صاحب مسلسل متقدمین سے شیعہ مراد لے رہے ہیں۔

مختار حیدر: میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اب بریک لے لو۔ میں خود تمہیں آفر کر رہا ہوں۔ کل تیاری کے ساتھ آجانا۔

معاویہ: جواب دیں۔

مختار حیدر: اوہ بھائی۔۔۔۔ آپ گروپ میں تشریف ہی اس لیے لائے ہیں کہ ہمیں کافر ثابت کریں۔ اب کٹہرے میں کھڑے ہو کر ذہن ماؤف ہو گیا؟ تعریف پیش کریں۔

معاویہ: تو شیعوں کو کافر ثابت کرنے پر بات ہی نہیں کر رہے نہ آپ، آپ تو خود دعویٰ کرنے کی موڈ میں ہیں۔

مختار حیدر: وقت ضائع ہو رہا ہے اور تعریف ہنوز غائب۔

معاویہ: کیوں تعریف کروں میں؟ میں کیوں تعریف کروں؟

مختار حیدر: ھھھ۔ معذرت کر لو بھائی۔ زبردستی تھوڑی ہے۔

مختار حیدر: اور آپ نے تعریف نہیں کرنی۔ بطور راوی ہم تک نقل کرنی ہے۔

معاویہ: پہلے وجہ بتاؤ کہ مجھ سے تعریف کیوں پوچھ رہے تھے؟ کیوں کروں میں؟

مختار حیدر: تم سے نہیں بھائی۔ تمہارے توسط سے تمہارے علماء کی کی ہوئی تعریف پوچھ رہا ہوں۔ پراااااااانے علماء کی تعریف۔

معاویہ: مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟

مختار حیدر: تین منٹ باقی ہیں۔

معاویہ: تو جواب دو کہ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔

مختار حیدر: تو اپنے ہمسائے سے پوچھوں؟ تم مناظر بن کر آئے ہو۔ تم دے ہی پوچھوں گانا۔ یاالٰہی، یہ ماجرا کیا ہے۔

معاویہ: مجھ سے کیوں پوچھا؟

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: چالاک بن رہے تھے الٹا خود پھنس گئے۔

مختار حیدر: یہ تمہاری حالت ہے میرے بھائی۔

معاویہ: ابھی تک نہیں بتایا کہ مجھ سے تعریف کیوں پوچھی؟

مختار حیدر: ایڈمن حضرات سے گذارش ہے کہ کل رات نو بجے تک مجھے اجازت دیں۔

گروپ رولز کے مطابق مجھے اور معاویہ صاحب کو ایڈمن رکھنا ہے یا نہیں کل رات تک، یہ آپ پر منحصر ہے۔

معاویہ: واپس آکر وجہ بتانا۔ کہ مجھ سے تعریف کیوں پوچھی۔

مختار حیدر: السلام علیکم ورحمتہ اللہ

مختار حیدر: برادران، مختار حاضر ہے۔

مختار حیدر: مناسب ہے کہ نئے آنے والے ساتھیوں کے لیے خلاصہ عرض کر دوں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب کے ایک چاہنے والے نے ہمیں تحریف قرآن پر بات کرنے کی دعوت دی تھی اور قبول کرنے پر معاویہ صاحب کو لائے ہیں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب کے بقول تحریف کا قائل کافر ہے۔





مختار حیدر: پھر میں نے معاویہ صاحب سے تحریف ☜ قرآن کی تعریف ☞ ازروئے متقدمین[3] ☜ پوچھی، ☞ جس کا جواب معاویہ صاحب کی طرف سے ذاتی جواب کی صورت میں آیا۔ ابھی ان کے اس جواب پر جرح باقی ہے۔ میں نے مطالبہ کیا کہ یہی تعریف اپنے متقدمین سے دکھاؤ۔ کیا ان کو اس تعریف کا پتہ نہیں تھا یا ان کو یہ تعریف پسند نہیں، کہ انہوں نے اسے اختیار نہیں کیا۔ ابھی دو نقاط تشنہ ہیں۔

اول۔: تحریف قرآن کی تعریف متقدمین سے۔

دوم: تحریف قرآن کے قائل کو کافر نہ ماننے والے کا کیا حکم ہے۔

معاویہ صاحب نے اس پر حکم لگایا ہے کہ وہ گناہگار ہے یا کافر۔ فیصلہ اللہ کرے گا۔ لیکن میرا مطالبہ ہے کہ معاویہ صاحب کوئی ایک حکم بتائیں۔ جیسے وہ تحریف کے قائل پر واضح ایک ہی حکم لگاتے ہیں۔

[3] مختار بھائی نے متقدمین سے تحریف کی تعریف پر اس لیے اتنا زور دیا تھا کہ خود بعض شیعہ علماء اس بات کو مانتے ہیں کہ ہماری کتب میں بھی طرح طرح کی روایات ہیں، اسی لیے ہمارے متقدمین نے تحریف نہیں کی۔ مثلاً منظور مینگل صاحب کا ویڈیو کلپ یوٹیوب پر موجود ہے، جس میں انہوں نے اس بات کو بیان کیا ہے۔ اور پھر آخر میں اس شخص کے لیے نقد انعام کا بھی اعلان کیا ہے، جو متقدمین سے تحریف قرآن کی تعریف لے آئے۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب۔ امید ہے آپ نے تیاری کر لی ہو گی۔ تعریف بتائیں یا معذرت کر لیں۔ پھر بات کو آگے بڑھاتے ہیں (اشارہ 17 کی طرف)۔ @معاویہ صاحب۔ اینڈ

مختار حیدر: کل معاویہ صاحب کو نو بجے کا وقت دیا گیا تھا۔ بہتر تھا کہ وہ یا تو آتے یا پھر نہ آنے کی وجہ پہلے بتا کر وقت تبدیل کروا لیتے۔ معاویہ صاحب کا یہ جواب بھی دیکھ لیں جو انہوں نے تحریف قرآن کے قائل کو کافر نہ والے کے بارے میں کہا۔ اب میں سوا دس بجے تک انتظار کروں گا، پھر ابوذر صاحب کی میزبانی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کل تک کی اجازت لوں گا۔ اگر معاویہ صاحب آ گئے تو مزید وقت بھی حاضر ہے۔ اینڈ۔

معاویہ: آج میرے پاس وقت نہیں اس لیے کل بات کرتے ہیں۔ میرا وہ میسج دکھائیں کہ میں نے آج نو بجے کا کہا ہو۔ باقی مختار صاحب نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا کہ وہ مجھ سے تحریف کی تعریف کیوں پوچھ رہے ہیں؟

مختار حیدر: اللہ کے بندے، آپ کو پڑھنا نہیں آتا کیا؟ کب کہا کہ آپ نے نو بجے کا وقت دیا۔ یہ کہا کہ آپ کو نو بجے کا وقت دیا گیا۔ جس میسج کو مینشن کر کے آپ نے میسج کیا ہے، اسے غور سے پڑھیں۔

معاویہ: کب دیا گیا تھا؟ اور اگر واقعی آپ نے دیا تھا تو میں نے جواب میں کیا کہا تھا؟

مختار حیدر: خاموشی نیم رضا

معاویہ: نکاح میں یا ہر جگہ؟

معاویہ: اب بولو کہ کیوں پوچھ رہے ہو مجھ سے تعریف؟ تو ہم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں اس ہر بات کرنے کو تیار ہو؟

مختار حیدر: میں نے تعریف سیکھنے کے لیے نہیں پوچھی۔ یہ دکھانے کے لیے پوچھی ہے کہ کافر کافر کہنے والوں کے بزرگ تحریف کی تعریف بھی نہ کر پائے (18)۔ ابھی اینڈ لکھو گے تو بات کروں گا۔

معاویہ: End

مختار حیدر: یہ جواب ہے تعریف پوچھنے کا (اشارہ 18 کی طرف)۔

مختار حیدر: اس کی تو تسلی کرنی آپ لوگوں کی۔ منصف مزاج لوگ اس مناظرے سے بہت کچھ سیکھیں گے اس بارے میں۔

معاویہ: لمبی چوڑی مت سناؤ۔ صاف صاف بولو کہ ہم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں اس ہر بات کرنے کو تیار ہو؟ (19)

مختار حیدر: ابھی بتاؤ کہ تعریف ملی یا آج بھی وقت ضائع کرنے کا ارادہ ہے؟ اگر نہیں ملی تو اقرار کر لو۔ پھر تمہاری پیش کی ہوئی قرآنی تعریف پر بات کر لیتے ہیں۔

معاویہ: جواب؟ (اشارہ 19 کی طرف)

مختار حیدر: اصول کی پاسداری کیا کرو۔ میں نے اینڈ نہیں لکھا تھا ابھی۔

معاویہ: فالتو وقت نہیں میرے پاس جناب یہ تحریر پڑھنے کا۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 17 کی طرف)

معاویہ: دوٹوک جواب۔ کیا کر رہے ہو یہ۔

مختار حیدر: بھاگ لو بچے، تمہارے بس کی بات نہیں۔ اینڈ۔

معاویہ: جواب؟ ہم شیعہ کو کافر کیوں کہتے ہیں اس ہر بات کرنے کو تیار ہو؟ (20) کسی اور کو لاؤ کو مجھ سے شیعوں کے کفر پر بات کرے۔: یہ بیچارہ ٹائم پاس ہے۔

معاویہ: جب شیعوں کے کفر پر بات کے لیے راضی ہو جاؤ تو بتانا۔ خدا حافظ

مختار حیدر: معاویہ صاحب، جو کفر کا فتویٰ تم ہم پر لگا رہے تھے، وہ میں تمہارے بڑوں پر لگاؤں گا۔ ہمت ہے تو بات کرو، ڈر گئے ہو تو بھاگ لو (21)۔ قارئین، تین بار اینڈ لکھنے کی بات معاویہ صاحب کو کہہ چکا۔ لیکن یہ صاحب اصول پر چل ہی نہیں سکتے۔ ابھی آپ ان کو باقاعدہ فرار ہوتا دیکھیں گے۔ خود ہی آئے تھے مناظرہ کرنے۔

معاویہ: اصول کی بات تب ہو جب شیعہ مناظر بات کرنے کو تیار ہو۔

مختار حیدر: آپ فرار کے راستے دیکھ رہے ہیں۔ میں کل سے بات کر رہا ہوں۔ تعریف پیش کرو یا معذرت کر لو۔ پھر تمہاری پیش کی ہوئی قرآنی تعریف پر بات کرتے ہیں

مختار حیدر: End

معاویہ: جو بات کرنے کا کہے وہ بھاگ رہا ہے مطلب؟

مختار حیدر: معاویہ صاحب پھر بتائے بغیر غائب ہو گئے ہیں۔ پونے گیارہ بجے گفتگو روک دی جائے گی۔ چاہے معاویہ صاحب آئیں یا نہ آئیں۔ لیکن ایک بات سب نے محسوس کر لی ہو گی۔ اب معاویہ صاحب بات کرنے کے قابل نہیں رہے۔ آج یا کل آپ ان کو جاتا ہوا دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ بھاگنے پر تو وہ پہلے ہی تیار بیٹھے تھے، اس میسج نے رہی سہی کسر بھی نکال دی (اشارہ 21 کی طرف)۔

معاویہ: میری بات واضح ہے۔ فالتو کا وقت نہیں۔ بات کرنی ہے تو آؤ۔

مختار حیدر: اس واضح بات کی چٹنی بنے گی ابھی۔

معاویہ: اگر شیعہ کے کفر پر بات نہیں کرنی تو بھی بتاؤ۔ پھر تمہارے دعویٰ پر آتے ہیں۔

مختار حیدر: شکر ہے۔ میں سمجھا بھاگ گئے ہو آپ۔ وقت آپ نے ضائع کیا ہوا ہے سب کا کل سے۔

معاویہ: تو کیا ارادہ ہے اب؟ میں تعریف کیوں پیش کروں؟

مختار حیدر: یار تم پڑھتے نہیں میسج؟ کتنی بار اس بات کا جواب دے چکا ہوں۔ کیا سمجھ نہیں آتا میرا لکھا ہوا؟

معاویہ: تو اس جواب پر میں کیا کہہ چکا ہوں؟ (22)

مختار حیدر: اپنے بڑوں سے یہ تہمت ہٹاؤ کہ انہیں تحریف کی تعریف نہیں آتی تھی۔

مختار حیدر: کچھ بھی نہیں۔ فرار بس (اشارہ 22 کی طرف)

معاویہ: بتاؤ؟ کچھ بھی نہیں کہا میں نے، سوچ لو۔ کہیں جھوٹے نہ ہو جاؤ۔ (23)

مختار حیدر: مینشن کر دو میرے بھائی

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 23 کی طرف)

مختار حیدر: اب یہی باتیں رہ گئیں تمہارے پاس؟

معاویہ: یہ کیا تھا (اشارہ 19 کی طرف)

معاویہ: یہ دیکھا تھا؟ (اشارہ 20 کی طرف)

مختار حیدر: واہ۔ یہ تعریف کا جواب ہے؟

معاویہ: اہل السنت کو تحریف کا قائل ثابت کرنا ہے نہ جناب نے؟

مختار حیدر: اہل سنت کے بڑوں کا۔ ساتھ میں آپ لوگوں کے متعلق بہت کچھ ویسے ہی نکل آئے گا۔

معاویہ: کب بات کرنی ہے؟

معاویہ: اہل السنت کے بڑوں پر کب بات کرنی ہے؟ تحریف کی تعریف پر رکھیں مناظرہ؟

مختار حیدر: تم بات کو پلٹنے میں ماہر ہو تو میں بات کو پکڑے رہنے میں ماہر ہوں۔

معاویہ: چاہتے کیا ہو تم؟

مختار حیدر: تعریف پیش کرو۔ وقت ضائع مت کرو۔

معاویہ: تعریف پر مناظرہ کرنا ہے،؟ مناظرہ کرلو اس پر۔

مختار حیدر: گھماؤ بات اور بھاگ لو تحریف قرآن کے موضوع سے۔ جو چل رہا ہے وہ تو بھگت لو۔

معاویہ: مناظرہ کرنا ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: گھماؤ بات۔ شاباش۔

مختار حیدر: معذرت کرو میرے بھائی۔ شان نہیں گھٹے گی۔ بات بھی آگے بڑھ جائے گی۔

معاویہ: نہ اہل السنت کو تحریف کا قائل ثابت کرنے پر آرہے ہو، نہ شیعہ کے کفر پر آرہے ہو، نہ تحریف کی تعریف پر، کیا ڈرامہ رچایا ہوا ہے یہاں؟

مختار حیدر: شاباش۔

معاویہ: مناظرہ کس موضوع پر کرنا ہے؟ مناظرہ کرلو تعریف پر۔

مختار حیدر: پہلے ابتدائی باتوں کو بھگت لو میرے بھائی۔

معاویہ: میں پرسوں تحریف کی تعریف پر سنی اور شیعہ کتب سے تعریف دکھاؤنگا۔ تم مجھے سنیوں اور شیعہ کتب سے غلط ثابت کرنا۔ (24)

مختار حیدر: اتنا برا تم پھنسے نہیں جتنا تم نے دل پر لے لیا۔

مختار حیدر: نہ نہ (اشارہ 24 کی طرف)

معاویہ: خدا حافظ پرسوں تک

مختار حیدر: متقدمین سے (تعریف پیش کرنی ہے) (اشارہ 24 کی طرف)

مختار حیدر: پرسوں بھی یہ صاحب تحریف قرآن کی تعریف اپنے متقدمین سے لے آئیں تو غنیمت ہے۔ بہر حال، یہ تو پتہ چلا کہ ان دو دنوں میں انہوں نے سب کا وقت خوامخواہ ضائع کیا۔ تعریف نہیں آتی تو بتا دے کہ نہیں پتہ۔ لیکن یہ طے ہے کہ اگر لائے بھی تو متاخرین کی تعریف کے انبار لائیں گے۔

مختار حیدر: پرسوں رات نو بجے تک اللہ حافظ۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، بندہ حاضر ہے۔

مختار حیدر: نو بج چکے ہیں۔

ابوذر: جناب معاویہ صاحب، طے شدہ وقت ہو چکا ہے اور دس منٹ سے آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ مختار بھائی موجود ہیں گروپ میں۔

معاویہ: کل ان شاء اللہ، آج کچھ مصروفیات کی وجہ سے بات نہیں کر سکتا۔

مختار حیدر: ان شاء اللہ۔

مختار حیدر: برادران، کل تک کے لیے اللہ حافظ۔

مختار حیدر: وعلیکم السلام۔

برادران، مختار حیدر حاضر ہے۔

معاویہ: جی مختیار صاحب۔

معاویہ: تعریف پر مناظرہ شروع کرتے ہیں تحریف کی۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب۔

معاویہ: میں تحریف کا معنی لکھ کر بھیجتا ہوں جس پر میں دلائل دونگا۔

مختار حیدر: بھاگنے کی تیاری؟

معاویہ: آپ بھی تحریف کا معنی لکھ کر بھیجو اور اس پر دلائل دو۔ میں بھیج رہا ہوں۔

معاویہ: دعویٰ علی معاویہ مناظر اہل السنت۔ تحریف کا معنی ہے تبدیلی کرنا، یا ردوبدل کرنا۔

مختار حیدر: بحث کی ضرورت نہیں۔ غلط یا صحیح، اپنے متقدمین سے تحریف کی تعریف پیش کرو۔ تا کہ بات آگے بڑھے۔

معاویہ: اب آپ لکھیں جلدی سے۔ بحث کی ضرورت ہے۔ دماغ سے ہوا جیسے نکلے گی جناب کے؟

مختار حیدر: میرے سادہ دل بھائی، تمہارے حافظہ کو کیا ہو گیا ہے؟ متقدمین سے تعریف پیش کریں۔

معاویہ: معنیٰ بھیجیں تحریف کی۔

مختار حیدر: نہ نہ، بھاگنے کا راستہ مت نکالو۔ یہ کس بے وقوف نے کہا کہ یہ مناظرہ کا عنوان ہے۔ دو دن بحث کی آپ نے۔ تین دن غائب رہے۔ اور اب آئے ہو نیا موضوع لے کر۔ صدقے۔

معاویہ: بھاگ کون رہا ہے سب سمجھ گئے ہیں۔

مختار حیدر: ابھی یہیں رک جاؤ۔

معاویہ: شیعہ کے منکر قرآن ہونے سے بات نہ کرنے کے بہانے ہیں سب۔

مختار حیدر: میں سکرین شاٹ بھیجتا ہوں۔

معاویہ: اس لیے اتنے دن ضائع کر دیے۔ اگر اہل السنت کے عقیدے پر بات ہوتی تو دیر ہی نہ کرتے۔

مختار حیدر: الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

معاویہ: چلو جلدی تحریف کا معنی بتاؤ کہ تمہارے نزدیک کیا معنی ہے؟

مختار حیدر: پانچ دن جھک مار کے بھی تعریف لانے کے بجائے بھاگنے کی تیاری؟

معاویہ: لوگ لیفٹ کر کے جا رہے ہیں تم شیعوں کے فالتو قسم کی بحث سے۔

معاویہ: اصل بحث پر بات کرنے کا دم ہی نہیں شیعوں میں۔

مختار حیدر: تم اپنی فکر کرو۔

معاویہ: متقدمین سے اپنی حدیث کی اصلاحات دکھا سکتے ہو[4]؟ موثق، حسن، ضعیف، مرسل، وغیرہ۔ ورنہ چھوڑو حدیث کی ان اصطلاحات کو۔(25)

مختار حیدر: بحث ایسی ہو گی کہ تمہیں نانی یاد آ جائے گی۔ یہ وعدہ ہے مختار کا۔ تحریف کی تعریف کرو۔

مختار حیدر: میں پانچ دن جھک نہیں ماروں گا(اشارہ 25 کی طرف)۔ نہیں ہو گی تو مان لوں گا۔

معاویہ: نانی کیا تم کو پرنانی یاد آ رہی ہے۔ شیعہ عقیدہ پر بات کرنے سے موت آ رہی ہے تم کو۔ چلو اب جلدی جواب دو۔

مختار حیدر: میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گا(26)۔ لوگوں نے دیکھ لیا کہ پانچ دن جھک ماری تم نے۔ اور وقت ضائع کیا (متقدمین سے تحریف کی تعریف پیش نہ کر سکے)۔ اب اپنی قرآنی تعریف پر آ جاؤ۔

مختار حیدر: تمہیں شیعہ عقیدہ ایسا سمجھاؤں گا کہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ اب مزید ہنسی مت اڑواؤ اپنی۔ اپنی قرآنی تعریف پیش کرو[5]

مختار حیدر: تمام لوگ یہ اچھی طرح سمجھ لیں۔ کافر کے نعرے مارنے والوں کے بزرگ تحریف قرآن کی تعریف بھی نہیں کر کے گئے۔ اور اس کی وجہ مناظرہ کے دوران سامنے آئے گی۔

---

[4] اگر ہم اپنے متقدمین سے اپنی اصطلاحات حدیث نہ دکھا سکیں تو اس پر ہمیں الزام نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ ہم اس معاملہ کو لے کر کسی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگاتے۔ جبکہ معاویہ صاحب تحریف قرآن کے بہانے ایک پوری قوم پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اس لیے ان کو چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں مختار صاحب کا مطالبہ پورا کرتے یا پھر تسلیم کرتے کہ ان کے متقدمین نے تحریف قرآن کی تعریف نہیں کی ہے۔

[5] پہلے معاویہ صاحب نے متقدمین سے تحریف قرآن کی تعریف پیش کرنے سے بچنے کے لیے قرآن مجید کے آیت کا بہانہ کیا۔ پانچ دن کی بحث سے مختار صاحب نے یہ ثابت کیا کہ نہ تو معاویہ صاحب کے پاس تعریف ہے اور نہ یہ حوصلہ کہ وہ مانیں کہ ہاں، ہمارے متقدمین نے تحریف کی تعریف نہیں کی۔ اور اب جبکہ مختار صاحب معاویہ صاحب ہی کی پیش کی ہوئی آیت پر آئے ہیں، تو معاویہ صاحب نے اپنی ہی پیش کی ہوئی آیت سے بھی جان چھڑا لی۔

معاویہ: کس بات سے بھاگنے نہیں دوگے آپ(27)(اشارہ 26 کی طرف)؟ اس پر دم ہی نہیں تم میں، کرو بات کہ شیعہ جس طرح کافر ہیں۔

مختار حیدر: اپنی تعریف پیش کرو۔ کہ تم لوگ صرف الزامات لگانا جانتے ہو(اشارہ 27 کی طرف)۔ صفائی دینی پڑے تو سوائے فرار کے کوئی راستہ نہیں ملتا۔

معاویہ: یہ لو تحریف کا معنی، ایک دلیل قرآن سے دی تھی میں نے، جس کے تم منکر ہوئے تھے۔ دوسری اپنے بزرگ سے۔

48 | التاء مع الجيم والحاء والخاء | باب التاء

كما بين المُفِيح والمُبِيح .

(407) تَجْنِيس التَّحْرِيف : هو أن يكون الاختلاف فى الهيئة « كَبُرْد وبُرْد » .

(408) تَجْنِيس التَّصْحِيف : هو أن يكون الفارق نقطة « كأنقى وأتقى » .

(409) تَجَاهلُ العَارف[1] : هو سَوْق المعلوم مساق غيره لِنُكتة ، كقوله تعالى حكاية عن قول نبينا ﷺ : ﴿ وَإِنَّآ أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴾ (سبأ : 24) .

(410) التجارة : عبارة عن شراء شيء لبيع[2] بالربح .

التاء مع الحاء

(411) التَّحقيق : إثبات المسألة بدليلها .

(412) التَّحَرِّى : طلب أحرى الأمرين ...

(413) التَّحْرِيف : تغيير اللفظ دون المعنى .

(414) التُّحْفة : ما أُتحف ... من البر .

(415) التَّحْذِير : هو معمول بتقدير « اتق » تحذيرًا مما بعده نحو « إياك والأسد » أو ذكر المُحَذَّر منه مكررًا نحو : « الطريق الطريق » .

مُعجم التعريفات

للعلامة علي بن محمد السيد الشريف الجرجاني

(٨١٦ هـ = ١٤١٣م)

قاموس لمصطلحات وتعريفات علم الفقه واللغة والفلسفة والمنطق والتصوف والنحو والصرف والعروض والبلاغة

تحقيق ودراسة

محمد صديق المنشاوي

دار الفضيلة

(420) تَخْصِيص العِلَّة : هو تخلُّف الحُكم عن الوصف المُدَّعى عليه فى بعض الصُّوَر لمانع ، فيقال : الاستحسان ليس من باب خُصوص العلل ، يعنى ليس بدليل مُخصِّص للقياس ، بل عدم حُكم القياس لعدم العِلَّة .

(1) عند البلاغيين : انظر : « بغية الإيضاح » (4/ 59) . (2) فى الأصل : « لبيع » ولعله تصحيف .

(3) قاله الغزالي . انظر : « معجم المصطلحات الصوفية » (59) .

(4) عند الأصوليين . انظر : « التوقيف » ص 165 .

مختار حیدر: نہ بچے، منکر نہیں ہوا تھا۔

مختار حیدر: اب اپنی قرآنی تعریف سے بھی بھاگ لیے؟

معاویہ: قائم ہوں۔

مختار حیدر: تمہارے بزرگوں کی تعریف (تحریف قرآن) سننا چاہتا تھا۔ جو تمہیں پانچ دن بعد بھی نہ ملی۔

معاویہ: بولو آگے۔ اب کیا کہتے ہو؟

مختار حیدر: صبر۔ ابھی یاد رکھنا کہ جو تعریف تم نے معجم التعریفات سے پیش کی ہے، اس پر بحث بعد میں ہو گی۔

مختار حیدر: انہی الفاظ کی آیت پیش کی تھی تم نے؟

المآئدۃ ٥ — ١٣٨ — لایحب اللہ ٦

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾

١٢۔ اور لے چکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل سے اور مقرر کئے ہم نے ان میں بارہ سردار اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہو اگر تم قائم رکھو گے نماز اور دیتے رہو گے زکوۃ اور یقین لاؤ گے میرے رسولوں پر اور مدد کرو گے ان کی اور قرض دو گے اللہ کو اچھی طرح کا قرض تو البتہ دور کروں گا میں تم سے گناہ تمہارے اور داخل کروں گا تم کو باغوں میں کہ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں پھر جو کوئی کافر رہا تم میں سے اس کے بعد تو وہ بیشک گمراہ ہوا سیدھے راستہ سے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

١٣۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کر دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت پھیرتے ہیں کلام کو اسکے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگذر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ

١٤۔ اور وہ جو کہتے ہیں اپنے کو نصاریٰ ان سے بھی لیا تھا ہم نے عہد ان کا پھر بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی پھر ہم نے لگا دی آپس میں انکی دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر جتا دے گا ان کو اللہ جو کچھ کرتے تھے

منزل ٢

معاویہ: آگے چلو۔

معاویہ: آیت پیش کی تھی یہ والی۔

مختار حیدر: "کلام کو اس کے ٹھکانے سے پھیرنا" کس قسم کی تحریف ہے؟

معاویہ: کیا معنی لے رہے ہو؟ تحریف کی۔

مختار حیدر: تم نے بتانا ہے۔ تم نے پیش کی تھی۔ آیت، آج سے پاااااااااااانچ دن پہلے۔

معاویہ: ترجمہ تم نے بھیجا ہے نہ کہ میں نے۔

مختار حیدر: احسان نہیں مانتے میرا تو تم ترجمہ بھیج دو۔

معاویہ: کس کا ترجمہ تھا؟

مختار حیدر: آپ کو کیسا لگا؟

معاویہ: درست تو ہے لیکن ہے کس کا؟

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس سب کے بعد[۱۱۵] سو وہ ہو گئے جیسے پتھر یا ان سے بھی سخت اور پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے جاری ہوتی ہیں نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان سے پانی اور ان میں ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے[۱۱۶]

۱۱۵۔ یعنی عامیل کے جی اٹھنے کے بعد مطلب یہ کہ ایسی نشانی قدرت دیکھ کر بھی تمہارے دل نرم نہ ہوئے۔

۱۱۶۔ یہودیوں کے دل پتھر سے زیادہ سخت ہیں: یعنی بعض پتھروں سے بڑا نفع پہنچتا ہے کہ انہار اور پانی بکثرت ان سے جاری ہوتا ہے۔ اور بعض پتھروں سے پانی کم نکلتا ہے اور اول قسم کی نسبت نفع کم ہوتا ہے اور بعض پتھروں سے گو کسی کو نفع نہ پہنچے مگر خود ان میں ایک اثر اور تاثر تو موجود ہے مگر ان کے قلوب ان تینوں قسموں کے پتھر سے سخت تر ہیں نہ ان سے کسی کو نفع اور نہ ان میں کوئی مضمون خیر موجود۔ اور اللہ اے یہودیو تمہارے اعمال سے بے خبر ہرگز نہیں۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اب کیا تم اے مسلمانو توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ان میں ایک فرقہ تھا کہ سنتا تھا اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو جان بوجھ کر اور وہ جانتے تھے[۱۱۷]

۱۱۷۔ توریت میں تحریف: فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام الٰہی سننے کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے وہاں سے آکر یہ تحریف کی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ تمام کلام کے آخر میں ہم نے یہ بھی سنا کہ (کر سکو تو ان احکام کو کر لینا ورنہ ان کے ترک کا بھی تم کو اختیار ہے) اور بعض نے فرمایا کہ کلام الٰہی سے مراد توریت ہے اور تحریف سے مراد یہ ہے کہ (اس کی آیات میں تحریف لفظی و معنوی کرتے تھے) کبھی آپ کی نعت کو بدلا کبھی آیت رجم کو اڑا دیا وغیرہ۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہوئے اور جب تنہا ہوتے ہیں ایک دوسرے کے پاس تو کہتے ہیں تم کیوں کہہ دیتے ہو ان سے جو ظاہر کیا ہے اللہ نے تم پر تاکہ جھٹلائیں تم کو اس سے تمہارے رب کے آگے کیا تم نہیں سمجھتے[۱۱۸]

معاویہ: یہ بھی وہی ترجمہ ہے۔: تو اب؟

مختار حیدر: آیت وہ نہیں ہے میرے پیارے۔

معاویہ: لفظ تو وہی ہے نہ۔

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: یہ کیا بات کر دی۔ کیوں؟

مختار حیدر: تیری سادگی اچھی لگتی ہے میرے بھائی۔

معاویہ: اور تیری بولتی بند ہونا۔

مختار حیدر: وہی آیت پیش کرو جو پانچ دن پہلے پیش کی تھی۔ یا اب اس آیت سے بھی بھاگو گے؟

معاویہ: مقصد؟

مختار حیدر: بالکل۔ پچھلے تین دن میری ہی بولتی بند رہی۔

مختار حیدر: بھاگو۔ کوئی معیار ہے یار تمہارا۔ ہر جگہ سے فرار؟

معاویہ: اس سے میری غلط کیسے؟ تم اسی تحریف کے بھی قائل ہو۔

مختار حیدر: یہ والی آیت بھی دیکھیں گے، لیکن پہلے وہ جو پاااااااااااانچ دن پہلے پیش کی تھی۔ بھاگو۔

معاویہ: تمہارا نظریہ ہے کہ علی حسن حسین کا نام قرآن سے نکال دیا گیا ہے۔

مختار حیدر: آیت لاؤ آیت۔ پانچ دن پہلے والی۔

معاویہ: آیات کی ترتیب بدل دی گئی ہے بقول شیعہ۔

مختار حیدر: بھاگو، بھاگ بچے بھاگ۔

معاویہ: میں تو مانتا ہوں اس آیت کی ترجمے کو۔

مختار حیدر: پیش کرو۔ مانو یا نا مانو، میری بلا سے۔

معاویہ: تو جب بات میری ہی ثابت ہوئی تو اب کیا رہا تمہارے پاس؟

معاویہ: کیا پیش کروں؟

مختار حیدر: سکین دوسری آیت کا کیوں بھیجا؟

مختار حیدر: پانچ دن پہلے والی آیت کا سکین دو۔ (28)

معاویہ: تا کہ تمہاری جہالت اور دھو کا سامنے آئے۔

معاویہ: میں نے اس سے انکار کب کیا؟

مختار حیدر: ھھھ، الٹا چور۔۔۔۔۔۔

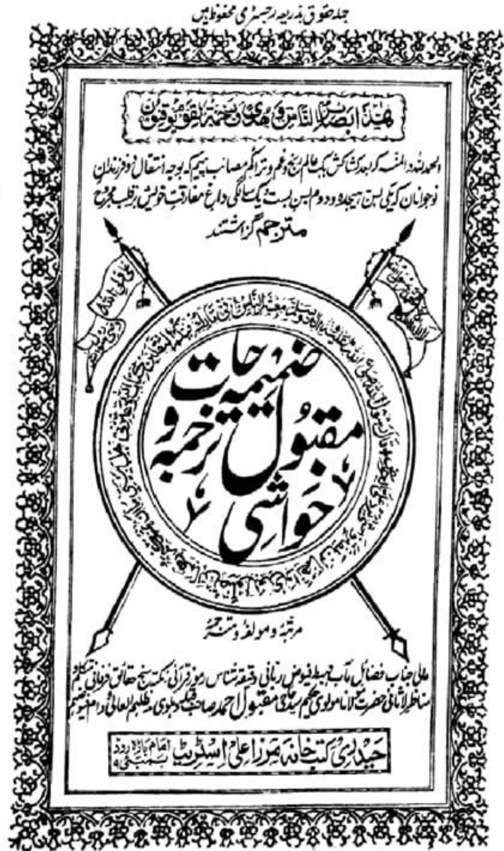
معاویہ: کیسے۔

مختار حیدر: آیت پیش کر پیارے بھائی۔

معاویہ:لو دیکھو۔ شراب خور خلفاء نے لفظ بدل دیا۔


یوسف ١٢ — ٣٨٤ — وما أبرئ ١٣

ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝



باب اول ـ فصل هشتم ١١٨

حیوة القلوب ٥
امام شناسی
علامہ مجلسی
تحقیق سید علی امامیان

پیشی نگرفتن است، و تشبیه به دو انگش...
نیست زیرا که بلندتر است و پیشی مـ...
فی‌الجمله آن است که لفظ و معنی قرآن...
ندارد؛ و ایضاً عمل قرآن مجید بتمامه از...
وصف حضرت رسول ﷺ وارد شده ا...
و ایضاً ایشان شهادت می‌دهند بر حـ...
ایشان چنانچه در حدیث وارد شده که:...
دشمنان ایشان(۱)؛ و بعضی از روایات ر...
و ابن بابویه در اکثر کتب خود از حد...
حضرت امیر المؤمنین علیه السلام پرسیدند که:...
فرزندان او که نهم ایشان مهدی قائم صلـ...
و کتاب خدا از ایشان جدا نمی‌شود تا در حوض بر من وارد می‌شوند»(۳).

و صفار در بصائر الدرجات و عیاشی در تفسیر، حدیث ثقلین را به سندهای بسیار از طریق اهل بیت علیهم السلام روایت کرده‌اند(۴).

وایضاً در بصائر الدرجات از حضرت باقر علیه السلام روایت کرده است که: خدا را در زمین سه حرمت است: قرآن و عترت من و کعبه که خانهٔ محترم خداست، امّا قرآن را پس تحریف کردند و تغییر دادند؛ و امّا کعبه را پس خراب کردند؛ و امّا عترت مرا پس کشتند، همهٔ اینها امانتهای خدا بودند و همه را ضایع کردند(۵).

بدان که حدیث ثقلین و سفینه و باب حطّه متواترند و لغویان همه نقل کرده‌اند و ابن اثیر

١. تفسیر فرات کوفی ١٣٨؛ تفسیر عیاشی ١/١٠.
٢. کافی ٢/٦٢٨؛ تفسیر عیاشی ١/٩.
٣. کمال الدین ٢٤٠؛ معاني الاخبار ٩٠؛ عیون اخبار الرضا ١/٥٧.
٤. بصائر الدرجات ٤١٢ـ٤١٤؛ تفسیر عیاشی ١/٤ و ٥.
٥. بصائر الدرجات ٤١٣.

مختار حیدر:ترس آرہا تم پر۔

معاویہ: یہ لو، یہاں تحریف کی جو بھی معنی لو نہیں بچ سکتے۔

مختار حیدر:تمہاری عقل بالکل ماؤف ہو گئی ہے۔

معاویہ: لیکن شیعہ تم پر ترس نہیں کریں گے۔

مختار حیدر:آیت پیش کرو غریب آدمی(29)میری فکر چھوڑو میرے بھائی۔ کوئی ایک ایسی بات کر دو آج کہ لوگ کہیں کہ معاویہ بھائی میں ابھی کچھ عقل باقی ہے۔

معاویہ: یہ لو، علی اور اماموں کے الفاظ قرآن میں نہیں۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ ا
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَ
بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ٨٢] قَالَ: بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ مِنَ
الْمُلَبَّسُ بِالظُّلْمِ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ
سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿فَنَكْثُ
إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وكُفْرَهُمْ بِهَا، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ

٥ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يَ
الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ:
وَلَايَتِنَا.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ
جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا۟ ٱلتَّوْرَ
قَالَ: الْوَلَايَةُ.

أصول الكافي

ثقة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
المتوفى سنة ٣٢٩ هـ

الجزء الأول

منشورات الفجر
بيروت - لبنان

٧ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مثنى عَنْ زرارة، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْـنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ﴾ [الشورى: ٢٣] قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

٨ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ﴾ [النساء: ١٣] (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ ووَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ) فَقَدْ ﴿فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٧١] هَكَذَا نَزَلَتْ.

٩ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا۟ رَسُولَ ٱللَّهِ﴾ [الأحزاب: ٥٣] فِي عَلِيٍّ والْأَئِمَّةِ ﴿كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟﴾ [الأحزاب: ٦٩].

١٠ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَنِ ٱتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ﴾ [طه: ١٢٣] قَالَ: مَنْ قَالَ: بِالْأَئِمَّةِ واتَّبَعَ أَمْرَهُمْ ولَمْ يَجُزْ طَاعَتَهُمْ.

١١ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَآ أُقْسِمُ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ۝١ وَأَنتَ حِلٌّۢ بِهَٰذَا ٱلْبَلَدِ ۝٢ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝٣﴾ [البلد: ١-٣] قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ومَا وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام.

مختار حیدر: بھاگ بچے، بھاگ۔

معاویہ: آج تو گئے کام سے، کفر واضح کر رہا ہوں۔ اب بولو تحریف کی کونسی معنی ہے یہاں؟ بتاؤ جس معنی میں ہے تحریف؟

مختار حیدر: تیری ایسی کلاس لوں گا کہ کوئی تمہیں آئندہ مناظرہ کے لیے لانے سے پہلے ہی شرمندہ ہو جائے گا۔

معاویہ: بتاؤ تحریف کس معنی کی ہے؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 29 کی طرف)

معاویہ: فی الحال تو تیری کلاس چل رہی ہے

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 29 کی طرف)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 28 کی طرف)

مختار حیدر: کچھ شرم تو آ رہی ہو گی، چپکے چپکے۔ آگیا میرا بھائی تو تڑاک پر۔

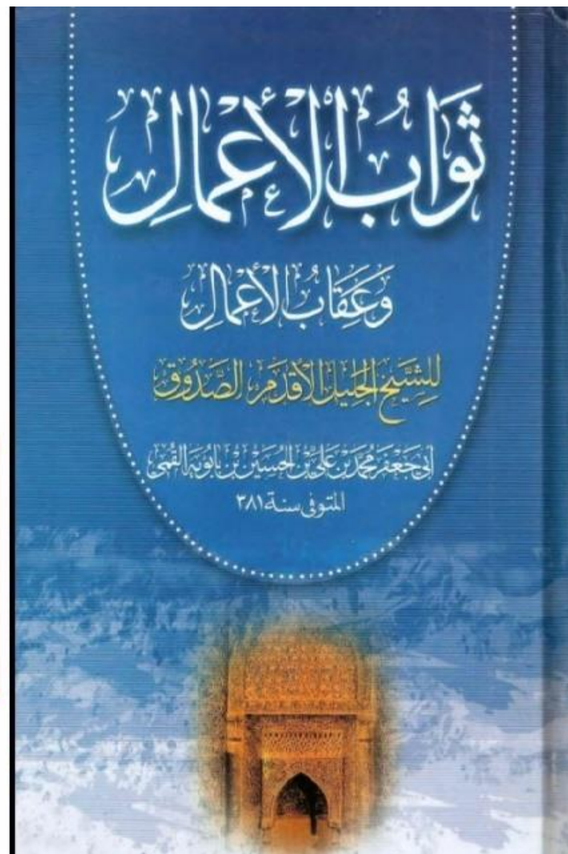
معاویہ: تحریف کس معنی میں ہے یہاں؟ کونسی معنی والی تحریف ہے؟

مختار حیدر: شرم کرو میرے بھائی، اتنی کلاس کے بعد تو پانچ دن پہلے والی آیت پیش کر دو۔

معاویہ: اپنے گھر کی معنی بتا، چھترول تو تمہاری ہو رہی ہے۔

مختار حیدر: اگر میں اپنی پانچ دن پہلے پیش کی ہوئی آیت سے بھاگ رہا ہوں تو واقعی میری چھترول ہو رہی ہے۔

معاویہ: یہاں تحریف کس معنی میں ہے۔



عليه السلام قال : من قرأ سورة العنكبوت والروم في شهر رمضان ليلة ثلاثة وعشرين فهو والله يا أبا محمد من أهل الجنة لا أستثني فيه أبداً ولا أخاف أن يكتب الله عليّ في يميني إثماً، وإن لهاتين السورتين من الله مكاناً .

﴿ ثواب من قرأ سورة لقمان ﴾

بهذا الإسناد ، عن الحسن ، عن عمرو بن جبير العرزمي ، عن أبيه ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : من قرأ سورة لقمان في كل ليلة وكل الله به في ليلته ملائكة يحفظونه من إبليس وجنوده حتىّ يصبح ، فإذا قرأها بالنهار لم يزالوا يحفظونه من إبليس وجنوده حتىّ يمسي .

﴿ ثواب من قرأ سورة السجدة ﴾

بهذا الإسناد ، عن الحسن ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال ، من قرأ سورة السجدة في كل جمعة أعطاه الله في كتابه بيمينه ولم يحاسبه بما كان منه ، وكان من رفقاء محمد وأهل بيته صلى الله عليهم .

﴿ ثواب من قرأ سورة الاحزاب ﴾

بهذا الإسناد ، عن الحسن ، عن عبدالله بن سنان ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من كان كثير القراءة لسورة الأحزاب كان يوم القيامة في جوار محمد صلى الله عليه وآله وسلم وأزواجه ، ثمّ قال : سورة الأحزاب فيها فضائح الرّجال والنساء من قريش وغيرهم ، يا ابن سنان إنّ سورة الأحزاب فضحت نسا قريش من العرب وكانت أطول من سورة البقرة ولكن نقصوها وحرّفوها [1] .

﴿ ثواب قراءة سورة حمد سبأ وحمد فاطر ﴾

(١) الحسن في هذا السند وفي جميع أحاديث ثواب قراءة السور في هذا الكتاب هو الحسن بن علي بن أبي حمزة البطائني الواقفي صاحب كتاب فضائل القرآن .

١٣٩

مختار حیدر: لگا بچے لگا حوالے۔ جب میں لگانے لگوں گا تو تم حواس میں نہیں رہو گے۔

معاویہ: کہ سورہ احزاب میں تحریف ہوئی، کس طرح کی تحریف ہے یہ؟ تحریف کا معنی بتا جلدی۔ تم اپنے کفر پر آنے کی ہمت نہیں کر رہے۔ ہم پر تحریف کے الزام پر دل کھول کر بات کرنا میں جواب دونگا۔ بھاگنے والے تم ہو نہ کہ ہم۔ کیونکہ تمہاری کتب میں گند بھرا ہوا ہے اس لیے ڈرتے ہو۔

مختار حیدر: تمام لوگ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں۔

معاویہ صاحب مناظرہ سے پہلے اپنی اتنی بے عزتی اس لیے کروا رہے ہیں کہ یہ مناظرہ والی بے عزتی سے بچنا اور بھاگنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ مناظرہ نہ بھی ہوا تو تمام لوگ موجود رہیں گروپ میں۔ میں ایسے حقائق سامنے رکھوں گا کہ تکفیری آئندہ تحریف کا نام سن کر بھاگیں گے۔ تم اپنی فکر کرو میرے بھائی۔ پانچ دن پہلے والی آیت پیش کرنے میں شرم آ رہی ہے؟

معاویہ: تعریف بھول گئے نہ اب تحریف کی؟ تعریف کا بہانا کر کے بھی جان نہیں چھوٹی جناب کی۔

مختار حیدر: پہلے تو تمہارے چماٹ چچے پرسنل میں آ کر کہہ رہے تھے کہ معاویہ نے قرآن مجید سے تعریف پیش کر دی ہے، بات آگے بڑھاؤ۔ اب ان چچوں کو بتاؤ کہ مختار میری پیش کی ہوئی آیت پر آیا ہے، جا کر اسے تنگ کرو۔

معاویہ: تحریف کیا تعریف کیا ثابت ہوئی اب اتنا بتاؤ؟

مختار حیدر: پانچ دن پہلے والی آیت کے منکر ہو؟ (30)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف)

معاویہ: چلو پانچ دن میں تحریف کی تعریف کیا ثابت ہوئی؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف)

مختار حیدر: تم نے غیر متعلقہ سکین لگا کر غلطی کی میرے بھائی۔ ہاتھ تو نرم میں نے ویسے بھی نہیں رکھنا تھا۔ مگر اب جو رگڑا لگاؤں گا تمہیں، وہ پہلے کسی نے نہیں لگایا ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

معاویہ: متعلقہ تھے سارے۔ تم جو بھی تحریف کا معنی لو گے خود ہی پھنسو گے۔ کوئی راستہ نہیں۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف)

معاویہ: مجھ سے بات کرو۔

مختار حیدر: میری فکر چھوڑو میرے بھائی۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 30 کی طرف) (31)

معاویہ: تو کس کی فکر کروں؟

معاویہ: اس سے کیا معنیٰ ثابت ہوئی؟ (اشارہ 31 کی طرف)

معاویہ: اس کی بات کر رہے ہو نہ؟ (سورہ مائدہ آیت 13 والے سکین کی طرف اشارہ) (32)

مختار حیدر: تم شاید سمجھ رہے ہو کہ جس متن کی آیت تم نے پانچ دن پہلے پیش کی، وہ ایک ہی ہے۔ لیکن ایسا نہیں۔ قارئین یہ آیات پڑھیں اور سمجھیں کہ قرآن مجید کا منکر کون ہے۔ کون بھاگ رہا ہے اپنی ہی پیش کی ہوئی آیت سے۔

معاویہ: اس معنی کے مطابق یہ ثابت ہوا کہ شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں آیات کے ٹھکانے بدل دیے گئے ہیں (اشارہ 32 کی طرف)

مختار حیدر: اب صبر

معاویہ: ایسا ہی ہے نہ؟

مختار حیدر: اب دیر ہو گئی بھائی۔ اب مجھے آیات لگانے دو۔

لایحب اللہ ٦ ۱۰۸ المآئدۃ ۵

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝۱۲

۱۲۔ اور لے چکا ہے اللہ عہد بنی اسرائیل سے اور مقرر کیے ہم نے ان میں بارہ سردار اور کہا اللہ نے میں تمہارے ساتھ ہو اگر تم قائم رکھو گے نماز اور دیتے رہو گے زکوٰۃ اور یقین لاؤ گے میرے رسولوں پر اور مدد کرو گے ان کی اور قرض دو گے اللہ کو اچھی طرح کا قرض تو البتہ دور کروں گا میں تم سے گناہ تمہارے اور داخل کروں گا تم کو باغوں میں کہ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں پھر جو کوئی کافر رہا تم میں سے اس کے بعد تو وہ بیشک گمراہ ہوا سیدھے راستے سے

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳

۱۳۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کر دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت پھیرتے ہیں کلام کو اسکے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگذر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ

۱۴۔ اور وہ جو کہتے ہیں اپنے کو نصاریٰ ان سے بھی لیا تھا ہم نے عہد ان کا پھر بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی پھر ہم نے لگا دی آپس میں انکی دشمنی اور کینہ قیامت کے دن تک اور آخر جتا دے گا ان کو اللہ جو کچھ کرتے تھے

منزل ۲

لا یحب اللہ ۶ ۱۵۴ المآئدۃ ۵

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا
كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

۳۸۔ اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت کاٹ ڈالو انکے ہاتھ سزا میں ان کی کمائی کی تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب ہے حکمت والا

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

۳۹۔ پھر جس نے توبہ کی اپنے ظلم کے پیچھے اور اصلاح کی تو اللہ قبول کرتا ہے اس کی توبہ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾

۴۰۔ تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے واسطے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی عذاب کرے جس کو چاہے اور بخشے جس کو چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي
الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ
لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ
اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ
مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ
قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

۴۱۔ اے رسول غم نہ کر ان کو جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئے بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانہ چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کر لینا اور یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جس اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے ان کو دنیا میں ذلت ہے اور ان کو آخرت میں بڑا عذاب ہے

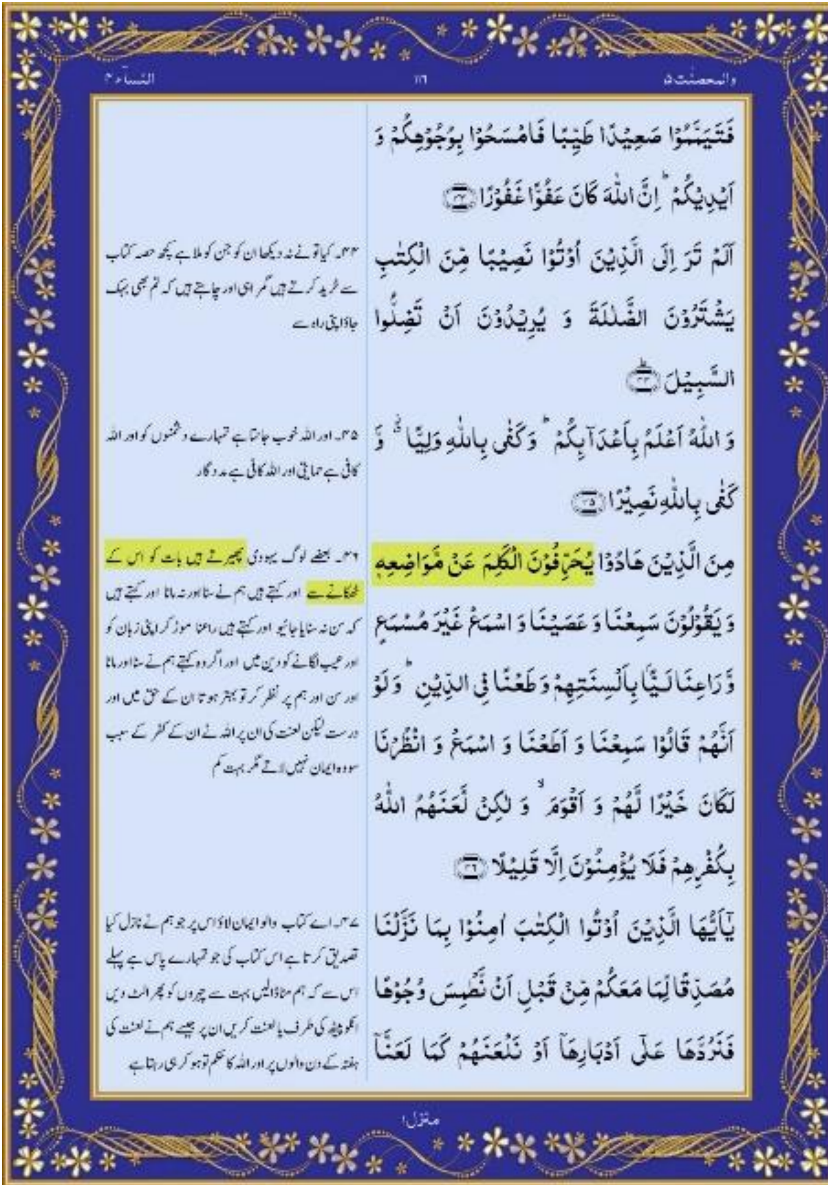
منزل ۲

معاویہ: جو بھی تحریف کا معنی لو، کام اتر گیا اب تمہارا۔

مختار حیدر: میری فکر چھوڑو میرے بھائی۔

معاویہ: آگے چلو۔

مختار حیدر: اب صبر کر کے "یحرفون الکلم عن مواضعه" کا ترجمہ کرو۔ (33)


والمحصنت ۵ ۱۱۶ النساء ۴

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (۴۳)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ (۴۴)

۴۴۔ کیا تو نے نہ دیکھا ان کو جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب سے خرید کرتے ہیں گمراہی اور چاہتے ہیں کہ تم بھی بہک جاؤ اپنی راہ سے

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (۴۵)

۴۵۔ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو اور اللہ کافی ہے حمایتی اور اللہ کافی ہے مددگار

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَ اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (۴۶)

۴۶۔ بعضے لوگ یہودی پھیرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور کہتے ہیں کہ سن نہ سنایا جائیو اور کہتے ہیں راعنا موڑ کر اپنی زبان کو اور عیب لگانے کو دین میں اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سن اور ہم پر نظر کر تو بہتر ہوتا ان کے حق میں اور درست لیکن لعنت کی ان پر اللہ نے ان کے کفر کے سبب سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر بہت کم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

۴۷۔ اے کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا تصدیق کرتا ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے پہلے اس سے کہ ہم مٹا ڈالیں بہت سے چہروں کو پھر الٹ دیں انکو پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ان پر جیسے ہم نے لعنت کی ہفتہ کے دن والوں پر اور اللہ کا حکم تو ہو کر ہی رہتا ہے

منزل ۱

معاویہ: جو بھیجا ہے تم نے وہ بھی صحیح ہے۔ آگے چلو۔

مختار حیدر: لکھ دو۔

معاویہ: ٹھیک ہے

معاویہ: وہی والی سمجھ لو (34)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 33 کی طرف)

معاویہ: 👆 (اشارہ 34 کی طرف)

مختار حیدر: لکھ دو میرے بھائی

معاویہ: متفق ہوں میں اس سے

مختار حیدر: لکھ دو

معاویہ: لکھنے کیلئے ضد کیوں؟ وقت ضائع۔

مختار حیدر: تاکہ سند رہے۔ تم کر رہے ہو (وقت ضائع)۔

معاویہ: پانچ دفعہ بھیجا ہے کہ متفق ہوں۔ کیا یہ سند نہیں؟

مختار حیدر: ایک دفعہ لکھ دو۔

معاویہ: بے کار آدمی۔

مختار حیدر: فصبر جمیل۔

معاویہ: لو، بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانہ چھوڑ کر۔

مختار حیدر: کیا مطلب بنا اس کا؟ بات کتاب میں موجود رہتی ہے، صرف ٹھکانہ بدلتا ہے؟

معاویہ: تمہارا ہی مطلب لیتے ہیں۔ کہ ایک معنیٰ یہی ہے کہ بات کی جگہ بدلتے ہیں۔ (35)

مختار حیدر: چلو، یہ اچھے انداز میں بات کی آپ نے۔ سامنے ہوتے تو تم آنکھوں سے گلے لگاتا اپنے بھائی کو۔

معاویہ: سر کھپا رہے ہو اپنا بس۔

مختار حیدر: باقی کیا کیا معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں؟ (36)

معاویہ: میرے سامنے آنے کا دم ہی نہیں تم جیسوں میں۔

مختار حیدر: چلو ایسے ہی سہی۔

معاویہ: باقی وہی جو میں نے بھیجی ہے۔

مختار حیدر: 👈 (اشارہ 36 کی طرف)۔: مینشن کر دو۔

معاویہ: لو (درج ذیل سکین پیش کیا)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

۷۴۔ پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اس سب کے بعد[۱۱۵] سو وہ ہو گئے جیسے پتھر یا ان سے بھی سخت اور پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے جاری ہوتی ہیں نہریں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور نکلتا ہے ان سے پانی اور ان میں ایسے بھی ہیں جو گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے[۱۱۶]

۱۱۵۔ یعنی عامیل کے جی اٹھنے کے بعد مطلب یہ کہ ایسی نشانی قدرت دیکھ کر بھی تمہارے دل نرم نہ ہوئے۔

۱۱۶۔ یہودیوں کے دل پتھر سے زیادہ سخت ہیں: یعنی بعض پتھروں سے بڑا نفع پہنچتا ہے کہ انہار اور پانی بکثرت ان سے جاری ہوتا ہے۔ اور بعض پتھروں سے پانی کم نکلتا ہے اور اول قسم کی نسبت نفع کم ہوتا ہے اور بعض پتھروں سے گو کسی کو نفع نہ پہنچے مگر خود ان میں ایک اثر اور تاثر تو موجود ہے مگر ان کے قلوب ان تینوں قسموں کے پتھر سے سخت تر ہیں نہ ان سے کسی کو نفع اور نہ ان میں کوئی مضمون خیر موجود۔ اور اللہ اے یہودیو تمہارے اعمال سے بے خبر ہرگز نہیں۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

۷۵۔ اب کیا تم اے مسلمانو توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ان میں ایک فرقہ تھا کہ سنتا تھا اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو جان بوجھ کر اور وہ جانتے تھے[۱۱۷]

۱۱۷۔ توریت میں تحریف: فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام الٰہی سننے کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے وہاں سے آکر یہ تحریف کی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دیا کہ تمام کلام کے آخر میں ہم نے یہ بھی سنا کہ (کر سکو تو ان احکام کو کر لینا ورنہ ان کے ترک کا بھی تم کو اختیار ہے) اور بعض نے فرمایا کہ کلام الٰہی سے مراد توریت ہے اور تحریف سے مراد یہ ہے کہ (اس کی آیات میں تحریف لفظی و معنوی کرتے تھے) کبھی آپ کی نعت کو بدلا کبھی آیت رجم کو اڑا دیا وغیرہ۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

۷۶۔ اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہوئے اور جب تنہا ہوتے ہیں ایک دوسرے کے پاس تو کہتے ہیں تم کیوں کہہ دیتے ہو ان سے جو ظاہر کیا ہے اللہ نے تم پر تاکہ جھٹلائیں تم کو اس سے تمہارے رب کے آگے کیا تم نہیں سمجھتے[۱۱۸]

مختار حیدر: ذرا تشریح کر دو۔

معاویہ: یعنی اللہ کے کلام کو بدل دیتے ہیں (37)۔ تو اب بدلنے ک مطلب کیا ہوا؟

مختار حیدر: میں منتظر ہوں اپنے بھائی کی بات کا۔

معاویہ: کس بات کا۔

مختار حیدر: کہ بدلنے کا کیا مطلب ہوا۔

معاویہ: یہ والا۔ (اشارہ 37 کی طرف)

معاویہ: کہ اللہ نے کچھ کہا اور یہودیوں نے اس کو بدل کر کچھ کہہ دیا۔

مختار حیدر: اوکے۔

معاویہ: جگہ بدلنے کی بات نہیں۔ کلام بدلنے کی ہے۔ (38)

مختار حیدر: یعنی دوسرا مطلب یہ ہوا کہ اپنی بات کو شامل کرنا۔ کلام کی جگہ۔ یہی ہے نا۔

معاویہ: بدل دینا، کلام کو۔

مختار حیدر: کس سے؟

معاویہ: کلام جو بدلتا تھا۔

مختار حیدر: ؟

معاویہ: کیا لکھا ہے یہاں؟ (اوپر والے صفحہ کے سکین کی طرف اشارہ)

مختار حیدر: کلام بدلتے تھے، اوکے ہو گیا۔ کس سے بدلتے تھے؟ یہ تم واضح نہیں کر رہے۔

معاویہ: کلام کو بدلنے کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ کس سے بدلنا، اس پر بات نہیں۔ بدلنے پر بات ہے، کہ کلام کو بدل دیا۔

مختار حیدر: میں جو مطلب سمجھوں گا، تم دوران مناظرہ اس کا انکار کر دو تو مجھے کتنے نفل کا ثواب ہو گا مطلب نکالنے پر (39)۔ یہ کام آپ نے کرنا ہے میرے بھائی۔ کیسے بدل دیا؟ (40)

معاویہ: میں تو ہر مطلب کو مانتا ہوں۔ (اشارہ 39 کی طرف) (41)

مختار حیدر: ابھی جگہ بدلنے والی بات سے تم اوپر مکر گئے ہو، لیکن میں نے شاٹ لے لیا ہے۔

مختار حیدر: لکھ دو بھائی (اشارہ 41 کی طرف) (42)

معاویہ: جیسے میں کہوں کہ شیعہ کافر ہے، اور کوئی میرا کلام بدل کر کہہ دے کہ، شیعہ مسلمان ہے۔ (اشارہ 40 کی طرف) (43)

معاویہ: لکھ دیا (اشارہ 42 کی طرف) (44)

مختار حیدر: جگہ والی بات کو بھی کلئیر کر دو۔

مختار حیدر: کہاں؟ (اشارہ 44 کی طرف)

معاویہ: جیسے میں کہوں کی شیعہ اہل بیت کا دشمن ہے، کوئی میرا کلام بدل کر کہہ دے کہ شیعہ اہل بیت کا محب ہے۔

مختار حیدر: یعنی تمہارا کہا ہوا لفظ نکالے اور اپنا لفظ ڈال دے۔ یہی؟ (اشارہ 43 کی طرف)

معاویہ: جی بالکل، یہ بھی تحریف ہے۔

مختار حیدر: (اشارہ 35 کی طرف)

معاویہ: یہ بھی ہے۔ دونوں ہیں۔

مختار حیدر: اب اس پر دوبارہ آتے ہیں جس سے تم مکر گئے۔

معاویہ: دونوں میں متکلم کے کلام میں تبدیلی ہوتی ہے۔

معاویہ: میں کسی سے نہیں مکرا۔

مختار حیدر: (اشارہ 35 کی طرف) یہاں تم مکرے تھے بھائی۔

معاویہ: کلام کی جگہ بدلنا۔ یا کلام بدلنا۔ دونوں تحریف ہیں۔

معاویہ: یہ کب کہا تھا میں نے؟ اپنے بھیجے گئے اسکین پر نہ؟

مختار حیدر: ھھھ۔ مینشن کیا ہے میں نے۔ لکھ کر بھی مکر جاؤ گے؟

معاویہ: تمہارے بھیجے گئے اسکین میں جگہ بدلنا، اور میرے والے میں کلام بدلنا۔ یہاں بات کس کے اسکین پر چل رہی تھی؟

مختار حیدر: تم نے ترجمہ درست مانا تھا میرے سکین کا۔ اور اگر مترجم دیکھا ہے تو تمہارے ہی عالم کا ہے۔

معاویہ: اب بھی مانتا ہوں، انکار کس نے کیا؟

مختار حیدر: چلو آگے چلتے ہیں۔

معاویہ: آپ کے گروگھنٹال نے تحریف کس معنی میں لکھا ہے؟

مختار حیدر: ابھی آیت کی بات چل رہی ہے بھائی۔

مختار حیدر: دو نقاط پر ہم متفق ہو گئے۔

اول۔ تحریف کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے الفاظ کو ان کے مقام سے ہٹا دیا جائے۔

دوم۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حرف، لفظ یا جملے کو نکال کر اپنے حرف، لفظ یا جملے ڈال دیے جائیں۔ متفق؟

معاویہ: ٹھیک ہے۔

مختار حیدر: اچھی بات ہے۔

معاویہ: دونوں کا ثبوت دوں شیعہ کتب سے؟ (45)

مختار حیدر: اب کیا مزید مفہوم موجود ہے آیت میں؟

مختار حیدر: نہیں میرے بھائی، قرآن کافی ہے (اشارہ 45 کی طرف)

معاویہ: یعنی شیعہ قرآن میں دونوں طرح کی تحریف بھی مانتے ہیں۔

مختار حیدر: اس کی نوبت نہیں آئی ابھی۔ جلدی مت کرو میں ادھر ہی ہوں۔ بات کو مکمل کرتے ہیں۔

معاویہ: آخر بات یہیں آنی ہے۔

مختار حیدر: جب آنی ہے، تب لے آئیں گے۔

معاویہ: کیونکہ اصل موضوع یہی ہے کہ شیعہ کا ایمان موجودہ قرآن پر نہیں۔

مختار حیدر: ابھی تحریف کی کوئی اور قسم ذہن میں ہو تو وہ بتاؤ۔ نہیں بھائی، موضوع میں طے کروں گا۔

معاویہ: یہی کافی ہیں شیعوں کو کافر قرار دینے کے لیے۔ اچھا اچھا، یہاں بھی فرمائش۔

مختار حیدر: آگے بھاگ پڑتے ہو۔ پہلے سے طے ہے۔

معاویہ: تم جو چلتے نہیں۔ یعنی شیعوں کے کفر پر۔

مختار حیدر: اگر کتاب اللہ سے صرف نکالا جائے، اور اپنے الفاظ نہ ڈالے جائیں، تو کیا یہ تحریف نہیں؟ جب طے کروں گا، تب دیکھیں گے۔

معاویہ: یہ نقصان ہے، کمی کرنا۔

مختار حیدر: تحریف میں شمار ہو گا یا نہیں؟

معاویہ: یہ بھی شیعوں سے ثابت ہے، کوئی راستہ نہیں تمہارے پاس۔

مختار حیدر: ہاں یا ناں میں جواب دو۔

معاویہ: ہو گا، کیونکہ متکلم کے کلام میں تبدیلی ہوئی۔ ہاں۔

مختار حیدر: اگر کتاب اللہ میں اپنا کلام ڈالا جائے، نکالا کچھ نہ جائے، تو کیا یہ تحریف میں شمار ہو گا؟

معاویہ: بالکل ہے، یہ بھی متکلم کے کلام میں تبدیلی ہے۔

مختار حیدر: چلیں، بہتر ہو گیا۔ اب تحریف کی چار اقسام پر ہم متفق ہو گئے ہیں۔
اگر آپ وہ چاروں لکھ دیں تو بہتر ہے، ورنہ مجھے موقع دیں، میں لکھ کر سامنے رکھ دوں اور آپ پڑھ کر تائید کر دیں۔

معاویہ: میرے پاس وقت نہیں سب لکھنے کا، بس ہو گیا اتفاق۔

مختار حیدر: تحریف کی چار اقسام پر اتفاق۔

1۔ الفاظ کتاب اللہ میں رہیں، لیکن جگہ بدل جائے۔

2. کتاب اللہ کے حروف، الفاظ یا جملے نکال کر اپنے حروف، الفاظ یا جملے ڈالے جائیں۔

3. کتاب اللہ سے صرف نکالا جائے، ڈالا کچھ نہ جائے۔

4. کتاب اللہ میں صرف ڈالا جائے، نکالا کچھ نہ جائے۔

مختار حیدر: متفق؟

معاویہ: بالکل متفق۔

معاویہ: اب کیا کرنا ہے؟

مختار حیدر: میرے بھائی، سخت الفاظ پر معذرت۔ تمہارے بے تکے جوابات غصہ دلا دیتے ہیں بعض دفعہ۔: 🌹۔ ایک بات رہ گئی ہے۔ تحریف کے قائل کو کافر نہ ماننے والے پر کیا حکم لگے گا؟

معاویہ: غصے پر تو سارا گروپ کنٹرول کیے ہوئے تھا تمہاری حرکتوں پر۔

مختار حیدر: چلو، معزرت کر لی میں نے، تم ❤️ بڑا کر لو۔

معاویہ: اگر مسئلہ سمجھ کر بھی کافر نہ کہے تو وہ بھی کافر ہے۔

مختار حیدر: اگر مسئلہ نہ سمجھتا ہو تو؟

معاویہ: تو اس کا بے عقل یا پاگل سمجھا جائے گا۔

معاویہ: جو یہ بھی نہ سمجھے کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں، تو اسے پاگل ہی کہیں گے۔

مختار حیدر: چلیں، بات کچھ صاف ہو گئی۔

معاویہ: اب؟

مختار حیدر: ویسے کافر نہ ماننے والوں پر جو آپ نے دو حکم لگائے ہیں، یہ آپ کی ذاتی رائے ہے یا آپ کے کسی عالم کا قول؟

معاویہ: دو حکم کونسے؟ جو کفر کو کفر نہ کہے تو وہ کافر ہی ہوتا ہے۔ البتہ نا سمجھ اور پاگل مرفوع القلم ہوتا ہے۔

مختار حیدر: مسئلہ سمجھ کر کافر نہ مانے تحریف کے قائل کو، وہ کافر۔ اور، جو مسئلہ نہ سمجھے، وہ پاگل یا بے عقل۔

معاویہ: دونوں ہو گئے۔

مختار حیدر: ذاتی رائے ہے یا عالم کا قول؟ ویسے یہ بتانا ضروری نہیں۔ دوبارہ نہیں پوچھوں گا اگر نہیں بتانا چاہتے۔

معاویہ: متفقہ ہیں۔

مختار حیدر: ٹھیک ہے۔

معاویہ: اور کچھ۔

مختار حیدر: نہیں، ابتدائی بات میری طرف سے مکمل ہو گئی۔ ٹف ٹائم دیا آپ نے، 😉۔ کل دعویٰ پیش کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

معاویہ: کیوں دعویٰ پیش کرو گے؟ یہ ساری بحث کس لیے تھی؟ یاد ہے یا نہیں؟

مختار حیدر: آپ کے گروپ میں آتے ہی یہ بات ہوئی تھی، کہ اگر کافر کافر کے نعرے لگاتے ہوئے میرا بھائی مناظرے کی دعوت دینے آیا ہے تو پہلے خود کٹہرے میں کھڑا ہو جائے۔ بالکل یاد ہے۔ یہ بحث اس لیے تھی کہ بعد میں ہم وقت ضائع نہ کریں، کہ یہ بات ایسے نہیں، ویسے نہیں۔ ہم اس بحث کے بعد تحریف کی تعریف پر متفق ہو گئے ہیں۔ یہ کام دوران مناظرہ

ناممکن تھا۔ ہم[6] اس بحث کے بعد تحریف کے قائل کو کافر نہ کہنے والے کے بارے میں حکم پر آپ نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

مختار حیدر: ہم ❎

معاویہ: تو بات کفر کے نعرے پر ہو گی، کہ شیعوں کو کافر کیوں کہا جاتا ہے۔

مختار حیدر: نہیں، میرے دعوے پر ہو گی۔

معاویہ: میرے دعوے پر کیوں نہیں؟ کافر کیوں کہتے ہیں ہم یہ تو سن لو نہ ہم سے؟ ہم شیعوں کو کافر کہتے ہیں تم کو اس نعرے سے تکلیف ہے نہ؟ تو کرو اس پر بات، بولو۔

مختار حیدر: اسی بات میں "کیوں" کا جواب بھی نکل آئے گا۔ آپ کے چاہنے والے نے ہمیں دعوت دی تھی مناظرہ کی۔ اس لیے دعویٰ رکھنے کا زیادہ حق ہمارا ہے۔ ہمیں کوئی تکلیف نہیں۔ لیکن اگر کوئی سننا چاہے تو ہمارے پاس بھی دلائل ہیں۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ جب آپ تحریف کے قائل نہیں تو گھبرانے کا کیا مطلب؟

مختار حیدر: باقی بات کل کریں گے۔

معاویہ: یہ کوئی معقول وجہ نہیں۔ آپ کو ہمارے نعرے پر تکلیف ہے تو بات بھی اسی پر ہو گی۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ جس بات پر تکلیف ہے اس پر بات نہیں کر رہے۔

مختار حیدر: میں نے بتایا کہ تکلیف نہیں ہے۔ لیکن اس غلط فہمی کو ہم دور ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے طریقہ بھی ہمارا ہو گا۔

معاویہ: واہ سبحان اللہ، یعنی ہم شیعہ کو کافر کہتے ہیں اس پر شیعوں کو تکلیف نہیں۔ غلط فہمی کس طرح دور ہو گی؟

مختار حیدر: نہیں میرے بھائی، یہ تمہاری رائے ہے۔ تمہیں مبارک، ہم تمہیں اپنا مسلمان بھائی ہی سمجھتے ہیں۔

معاویہ: غلط فہمی اس طرح دور ہو گی نہ کہ جن باتوں کی وجہ سے شیعوں کو کافر کہا جاتا ہے، اس کو غلط ثابت کرو۔

مختار حیدر: جب کل دعویٰ رکھ کر بات شروع کروں گا۔

معاویہ: کوئی ضرورت نہیں آپ کے دعوے کی۔

مختار حیدر: رزلٹ یہی نکلے گا، اطمینان رکھیں۔

مختار حیدر: گھبراؤ نہیں بھائی۔

معاویہ: پہلے اس پر بحث ہو گی کہ دعویٰ کون کرے گا۔

معاویہ: گھبرا تو آپ رہے ہو میرے دلائل سے۔ بالکل نہیں (دعویٰ پیش کرنے سے روکا)۔

مختار حیدر: چلو دونوں دعویٰ رکھیں گے باری باری۔ پہلے میں۔ پھر زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کا وقفہ، پھر آپ کا دعویٰ۔

معاویہ: آپ مجھ پر الزام لگائیں گے کہ اہل السنت قرآن کو نہیں مانتے۔ اگر بالفرض یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ اہل سنت قرآن پر ایمان نہیں رکھتے، تو اس سے شیعوں کا ن قرآن پر ایمان کیسے ثابت ہو گا؟

---

[6] مختار صاحب کی طرف سے "ہم" کا لفظ کاٹ دیا گیا تھا اگلے میسج میں۔ یہ ٹائپنگ کی غلطی تھی۔ یہ چونکہ اہم عبارت ہے، اس لیے ہم نے پروف ریڈنگ میں بھی اس کو درست نہیں کیا۔

مختار حیدر: یقین کرو میرے دوست، ایسا ہی ہو گا۔

معاویہ: ٹھیک ہے۔ پہلے میرے دعویٰ پر بات ہو گی۔

مختار حیدر: اب میں نے اتنی بات مانی اپنے بھائی کی، زیادہ ضد نہ کریں، پہلا دعویٰ میرا۔

معاویہ: بھائی کہہ کر دھوکا نہ دو۔ بات صاف ہے۔ پہلے میرے دعویٰ پر بات ہو گی۔

مختار حیدر: ورنہ طے تو یہ تھا کہ صرف میرا دعویٰ ہو گا۔ نہیں کہتا جناب (بھائی)۔

معاویہ: کب طے تھا؟

مختار حیدر: جب آپ تشریف لائے تھے گروپ میں۔ گھبرا گئے ہو دوست؟

معاویہ: پہلے ہی اہل السنت اس دھوکا باز نعرے سے دھوکا کھا چکے ہیں خمینی انقلاب سے۔

معاویہ: باقی بات کل ہو گی۔

مختار حیدر: صرف الزام لگانے آتے ہیں؟

معاویہ: باقی کل۔

مختار حیدر: کل دعویٰ رکھوں گا، اور ہو سکتا ہے کہ وہی رکھوں جو آپ کو پسند ہو۔

مختار حیدر: پہلے دن کی گفتگو میں ہی میں نے معاویہ صاحب کو دعویٰ رکھنے سے روک دیا تھا۔ ویسے بھی اپنی صفائی ہم اپنے طریقہ اور مرضی سے دیں گے۔ ہمیں اس بارے مجبور کرنا غیر اخلاقی ہے۔ لیکن میں نے رعایت دیتے ہوئے اپنے دوست کو کہہ دیا ہے کہ دوسرا دعویٰ تمہارا۔ اب کل تک کے لیے اجازت۔ اللہ نگہبان۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب کی کوشش ہے خود مدعی بننے کی۔ لیکن یہ چند وجوہ کی وجہ سے ممکن نہیں۔ اول یہ کہ میں وقتاً فوقتاً خود مدعی بننے کا عندیہ دیتا رہا ہوں۔ ثبوت کے لیے یہ شاٹس دیکھیں۔(46)



مختار حیدر: دوسری وجہ میرے مدعی بننے کی یہ ہے کہ ہم اپنی صفائی اپنی مرضی سے دیں گے۔ کسی کے پابند نہیں کہ اس اس طرح صفائی پیش کرو۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ معاویہ صاحب کے مطالبات اور کفر کے دعوے مشکوک ہیں۔ ان کا تحریف کے قائل کو کافر کہنے کا دعویٰ ان کے مفتی صاحب کے دعویٰ سے مختلف ہے۔ اس لیے معاویہ صاحب کو دعویٰ پیش کرنے میں پہل کرنے کی اجازت ہم نہیں دیں گے۔

مختار حیدر: یہ سکین دیکھیں۔ 👇

banuri.edu.pk/readquestion/2018-07-28/شیعہ-کو-مسلمان-سمجھنا

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ۵ پاکستان

دار الإفتاء

شیعہ کو مسلمان سمجھنا

سوال

ایک شخص شیعہ کے عقائد و نظریات سے خوب واقف بھی ہو اور پھر بھی ان کو مسلمان کہے اور مسلمان مانے تو ایسے شخص کے ساتھ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ اور قرآن وسنت اور اجماع کی روشنی میں اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب

اہلِ تشیع میں سے اگر کسی کا عقیدہ کفریہ ہو، (مثلاً: تحریفِ قرآنِ کریم کا قائل ہونا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود یا نبی ماننا، امامت کو نبوت سے افضل ماننا، اپنے ائمہ کے لیے علمِ غیب کلی ثابت کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرنا وغیرہ) تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اگر کسی شیعہ کا عقیدہ کفر تک نہ پہنچتا ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوگا، البتہ گم راہ اور اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہوگا۔

اب جو شخص شیعہ کو مسلمان مانے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔ وہ مطلقاً تمام شیعہ کو مسلمان کہتا ہے۔

2۔ کفریہ عقائد جاننے کے باوجود انہیں مسلمان کہتا ہے۔ تو ان دونوں صورتوں میں مذکورہ شخص غلطی پر ہے اور گم راہ ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ لیکن جب تک خود ان عقائد کو غلط سمجھے اسے کافر کہنا درست نہیں ہے، اس سے ایسے تعلقات بالکل نہ رکھے جائیں کہ وہ اپنا نظریہ اور فکر دوسروں میں پھیلا سکے۔ اور اگر وہ ان عقائد ہی کو صحیح سمجھنے لگے تو اس صورت میں یہ شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

3۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہر شیعہ کافر نہیں ہے، بلکہ جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتا ہو وہ کافر ہوگا، اور جس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچتے ہوں وہ شیعہ کافر نہیں ہے، البتہ اہلِ سنت سے خارج اور ... اس شخص کا موقف درست ہے۔ ایسے شخص سے تعلقات قطع نہ کیے جائیں۔

شیعہ کو مسلمان سمجھنا | جامعہ علوم اسلامیہ

banuri.edu.pk/readquestion/2018-07-28/شیعہ-کو-مسلمان-سمجھنا

سرورق | تعارف | دارالافتاء | امور تعلیم | بینات | رابطہ | تلاش کریں

3۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہر شیعہ کافر نہیں ہے، بلکہ جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتا ہو وہ کافر ہوگا، اور جس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچتے ہوں وہ شیعہ کافر نہیں ہے، البتہ اہلِ سنت سے خارج اور گم راہ ہے تو اس شخص کا موقف درست ہے۔ ایسے شخص سے تعلقات قطع نہ کیے جائیں۔

"لا شک في تکفير من قذف السيدة عائشة رضي الله عنها أو أنکر صحبة الصديق أو اعتقد الألوهية في علي أو أن جبرئيل غلط في الوحي أو نحو ذلک من الکفر الصريح المخالف للقرآن". (ردالمحتار، باب المرتد / مطلب مہم: في حکم سب الشيخين ۴/ ۲۳۷)فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر: 143909201565

دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

ایمان و عقائد | کفر و شرک اور ان کے احکام | کفر و شرک اور ان کی اقسام

نکاح | طلاق | ایمان و نذور | حدود | جہاد | لقطہ و لقیط | شرکت | مضاربت | وقف | بیوع | کفالہ و حوالہ | عبادات | معاملات

مختار حیدر: اس فتویٰ کو دیکھیں۔ پوچھنے والے نے پوچھا کہ شیعہ کے عقائد جاننے والا اگر شیعہ کو مسلمان سمجھے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ☜ اس فتویٰ میں ایک نہ آیت اہم بات ہے، جو معاویہ صاحب جیسے جو شیلے کفریہ نعرے باز کے خلاف جاتی ہے، لیکن وہ میں آخر میں عرض کروں گا۔ فی الحال یہ دیکھیں کہ مفتی صاحب نے تحریف کے قائل شیعہ کو مسلمان سمجھنے والے شخص کو گمراہ کہا ہے، جبکہ معاویہ صاحب نے کافر کہا تھا۔ یہ تینوں سکین ایک ہی کمپیوٹر سکرین کے ہیں۔ ویب سائٹ کا ایڈریس، فتویٰ نمبر وغیرہ موجود ہیں، آپ انٹرنیٹ پر جا کر چیک کر سکتے ہیں۔ اب میں معاویہ صاحب کا فتویٰ لگاتا ہوں۔

23:04

ثقلین سے تمسک

Papa, Raza, +1 (347) 667-7789, +33 7 58...

الفاظ پر@ 23:02

+92 334 2613263
اب کیا کرنا ہے؟
ایک بات رہ گئی ہے 23:02

تحریف کے قائل کو کافر نہ ماننے والے پر کیا حکم لگے گا؟ 23:03

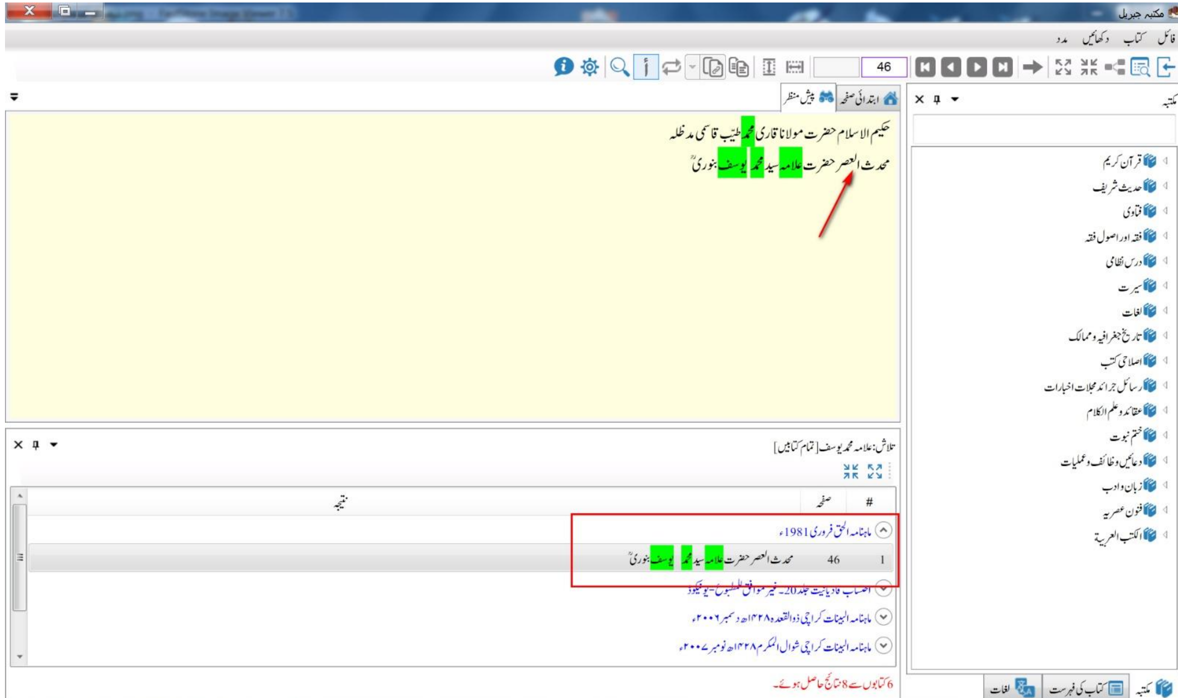
+92 334 2613263 ~علی معاویہ
You
میرے بھائی، سخت الفاظ میں معزرت. تمہارے بے تکے جوابات غصہ دلا دیتے ہیں بعض دفعہ
غصے پر تو سارا گروپ کنٹرول کیے ہوئے تھا تمہاری حرکتوں پر 23:03

+92 334 2613263
غصے پر تو سارا گروپ کنٹرول کیے ہوئے تھا تمہاری حرکتوں پر
چلو، معزرت کر لی میں نے، تم ❤ بڑا کر لو. 23:04

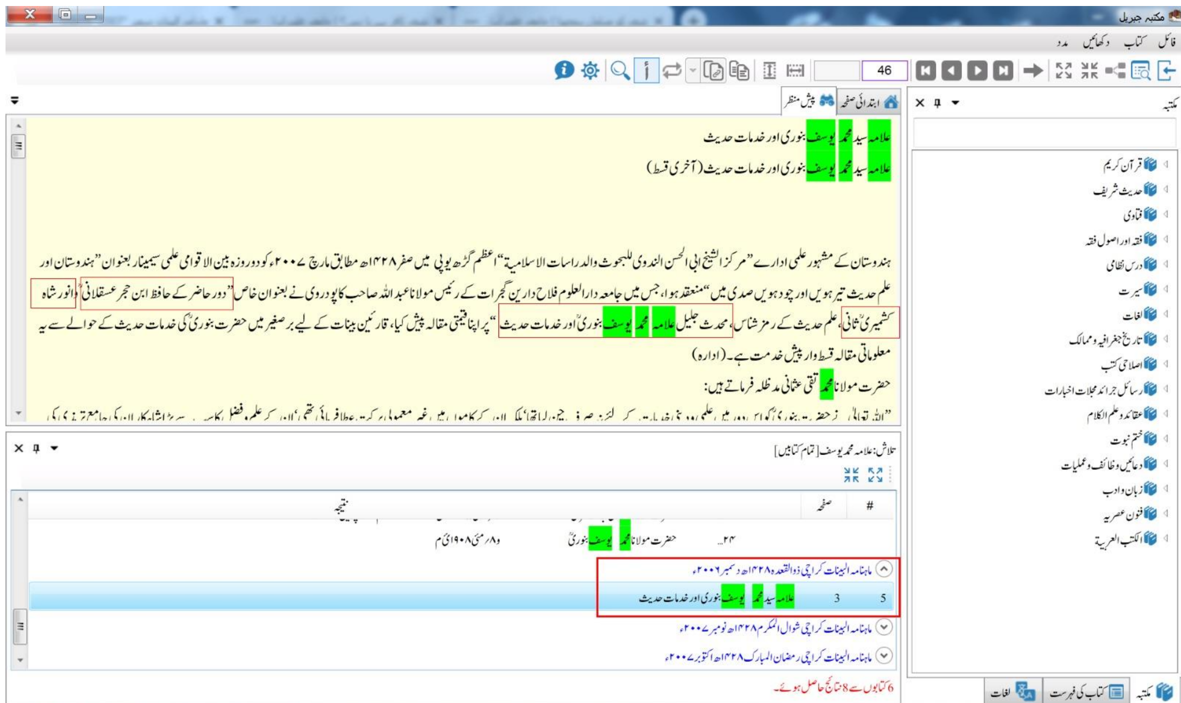
+92 334 2613263 ~علی معاویہ
You
تحریف کے قائل کو کافر نہ ماننے والے پر کیا حکم لگے گا؟
اگر مسئلہ سمجھ کر بھی کافر نہ کہے تو وہ بھی کافر ہے 23:04

Type a message

مختار حیدر: جب بغض اور عداوت کا یہ عالم ہو کہ معاویہ صاحب اپنے مفتی کی بھی نہ مانیں، تو ہم ان کو اپنے طریقہ سے منوائیں گے، ان کی فرمائش پر نہیں چلیں گے۔ ویسے بتاتا چلوں کہ جن کا فتویٰ میں نے دکھایا یہ عام مفتی صاحب نہیں۔ یہ ان کے محدث العصر ہیں۔ صاحب ان کے سامنے کچھ نہیں۔



مختار حیدر: یہ سکین دیوبندیوں کے بنائے ہوئے کمپیوٹر سوفٹ ویئر "مکتبہ جبریل" کا ہے۔



معاویہ: مختار صاحب یہ کیا طریقہ ہے؟ مجھے آفلائن دیکھ کر میدان خالی دیکھ شروع ہو گئے کیا؟

مختار حیدر: یہ مفتی صاحب دور حاضر کے ابن حجر اور انور شاہ کشمیری ثانی ہیں۔ محدث جلیل ہیں۔

معاویہ صاحب ان کے سامنے 👈 کچھ 👉 نہیں۔

مختار حیدر: نہ نہ دوست۔

معاویہ: تو پھر یہ کیا کر رہے ہو؟

مختار حیدر: آپ کو میدان میں لانے کے لیے شروع ہوا ہوں۔ اپنے وقت پر حاضر ہو کر مطلب کی بات کر رہا ہوں۔

معاویہ: آفلائن والے کو کیا پتا کہ گروپ میں کیا ہو رہا ہے؟

مختار حیدر: کوئی اعتراض ہے اوپر کی باتوں پر تو بتاؤ۔ ٹائم نو بجے کا طے ہے۔

معاویہ: سامنے والے کا جواب سنے بغیر اپنے پہلی بات سے آگے کیوں چلے؟

معاویہ: آفلائن دیکھ کر کیوں شور مچایا گروپ میں؟

مختار حیدر: میں نو بجے کے بعد بولا ہوں۔ آپ لیٹ ہیں۔ لیکن الٹا چور۔۔۔۔

معاویہ: میں نے کب کہا تھا کہ میں نو بجے آؤنگا؟

مختار حیدر: دوست شور مچانے کے بجائے کام کی بات کرو۔ آپ کب کوئی اصول کی بات کہتے ہیں۔

معاویہ: پہلے آپ کی حرکتیں تو واضح کروں۔

مختار حیدر: ایڈمن حضرات نے نو بجے طے کیا ہے۔

معاویہ: یہ اصول کب طے ہوا تھا؟ ایڈمن سے مناظرہ کر رہے ہو یا مجھ سے؟

مختار حیدر: جی جی، فرار کی راہ ہموار کریں۔

معاویہ: جواب دو جواب؟

مختار حیدر: آپ سے، اگر چلے نہ گئے۔

معاویہ: کیا مذاق بنایا ہوا ہے یہاں؟

مختار حیدر: کام کی بات کرو۔

معاویہ: تو ایڈمن کی بات کیوں کر رہے ہو مجھ سے؟ کام ہی کر رہا ہوں۔

مختار حیدر: تم دیر سے آ کر سینہ زوری مت کرو۔

معاویہ: یہ بولو کہ ایڈمن کس بنیاد پر بننا چاہتے ہو؟

مختار حیدر: شاباش، وقت ضائع کرو۔

معاویہ: دیر کیسے؟ میں نے وقت دیا تھا 9 کا؟ مدعی کس بنیاد پر بننا چاہتے ہو؟

مختار حیدر: اگر حواس قائم ہیں تو دعویٰ رکھتا ہوں۔ اوپر بتا چکا ہوں۔ (47)

معاویہ: کیوں دعویٰ رکھتے ہو؟

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 47 کی طرف)

معاویہ: مینشن کرو، لیکن ایک ایک پر بحث کر کے۔ سارے ایک ساتھ نہیں۔

مختار حیدر: 👈 بیکار وقت نہیں ہے 👉، تمہارے ہی الفاظ تھے؟ آرام سے پڑھ لو اوپر جا کر۔

معاویہ: کل تو بہت وقت تھا آج کیا ہوا؟

مختار حیدر: مینشن کر دیتا ہوں۔

معاویہ: مینشن کرو پہلی وجہ، جلدی سے۔ مدعی بننے کی۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 46 کی طرف)

معاویہ: یہ وجہ کس بنیاد پر صحیح ہے؟ پہلے ایک وجہ پر بات مکمل کرو۔

مختار حیدر: اتنی بحث کی، جھک مارنے کے بجائے میسج پڑھ لیتے دوست، اگر آ ہی گئے ہو۔ بتا چکا۔

معاویہ: اگر میں اپنے مدعی بننے والے میسج یہاں مینشن کروں تو مجھ مدعی مانو گے؟

مختار حیدر: اب وقت ضائع کرو۔ نہیں۔ میں نے وہ قبول نہیں کیے تھے۔

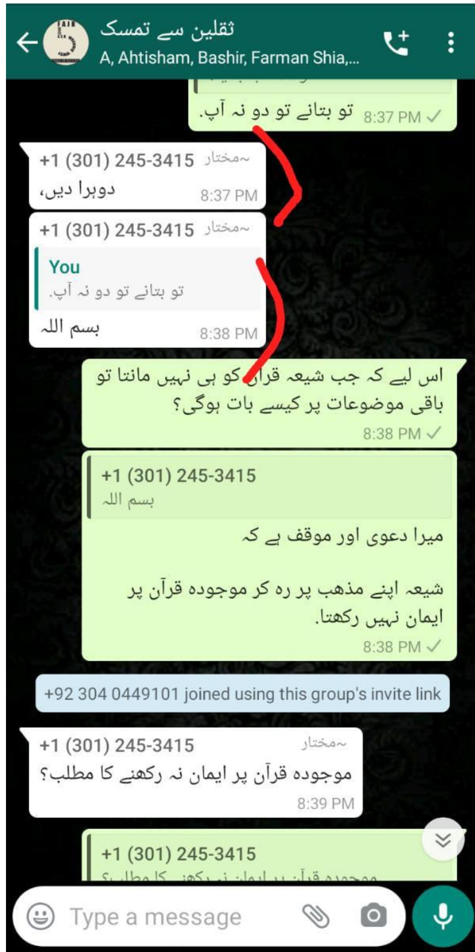
معاویہ: پھر میں تمہاری بات کیوں مانوں؟

مختار حیدر: تو پھر بھاگ لو۔

معاویہ: تو میں نے بھی آپ کے مدعی والی بات قبول نہیں کی۔

معاویہ: بھاگ تو آپ رہے ہو۔ بکو اسی قسم کی وجوہات بتا کر۔

مختار حیدر: میں تو پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ مشکل ہے تم تحریف (کی تعریف) والی ہزیمت اٹھانے کے بعد مناظرہ کرو۔



معاویہ: یہاں آپ نے مجھ سے میرا موقف مانگا ہے۔

مختار حیدر: میں نے ایک شریفانہ آفر کر دی ہے۔ دوسری بار میں دعویٰ تمہارا۔ اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

معاویہ: مناظرہ تو تم کو کرنا ہی نہیں پہلے دن سے ہی۔

مختار حیدر: تمہارا موقف سن لیا۔ اب اس بارے تمہاری غلط فہمی اپنے طریقہ سے دور کروں گا۔

معاویہ: بے کار بات۔

مختار حیدر: بھاگ لو پھر۔

معاویہ: میرا موقف سن کر مان لیا؟ یا نہیں؟

مختار حیدر: مرضی میرے دوست کی۔ نہیں۔

معاویہ: کیوں نہیں مانا؟

مختار حیدر: جواب مناظرہ میں دوں گا۔

معاویہ: یعنی نہیں دینا۔

مختار حیدر: تم جتنے مرضی جتن کر لو۔ پہلا دعویٰ میرا ہو گا۔ بات فائنل۔ دم ہے تو آؤ میدان میں۔

معاویہ: یہ باتیں ابھی کرنے کی ہیں نہ کہ مناظرہ کے دوران۔ مناظرہ کے دوران تو دلائل ہوتے ہیں۔

مختار حیدر: کیوں نہیں، موقع تو دو میرے دوست۔

معاویہ: کس بنیاد پر تم مدعی بنو گے؟ زبردستی ہے کیا؟ (48)

مختار حیدر: دلائل میں وجوہات ہوں گی۔

معاویہ: موقع دے رہا ہوں۔ بتاؤ ابھی۔ کس کے وجوہات ہونگے دلائل میں؟

مختار حیدر: نہیں، کوئی زبردستی نہیں (اشارہ 48 کی طرف)۔ آپ جا سکتے ہیں اگر پسینہ آرہا ہے تو۔

مختار حیدر: پہلی وجہ مینشن کر چکا۔ اسی کے نیچے بقیہ دو موجود ہیں۔

معاویہ: اس کی دھجیاں اڑا چکا ہوں اپنے دعویٰ کی بات کر کے۔

مختار حیدر: ضد نہ کرو، تم کو بھی موقعہ ملے گا۔

معاویہ: اب دوسری وجہ پر آؤ۔

مختار حیدر: پہلی وجہ کے نیچے۔

معاویہ: دوسری وجہ پر آتے ہیں اب۔

معاویہ: سوال یہ ہے کہ صفائی کس بات کی پیش کروگے ؟

مختار حیدر: تمہارے الزامات کے متعلق۔

معاویہ: کیا میری بات سنی ہے کل ہم کافر کیوں کہتے ہیں شیعوں کو ؟

معاویہ: الزامات سنے ہیں میرے ؟

مختار حیدر: میں نے چار وجوہات جان لی ہیں کل۔ سن چکا۔

معاویہ: میں نے شیعوں کے قرآن پر ایمان نہ ہونے پر کب دلائل دیے تھے ؟ اس الزام پر دلائل دیکھے ہیں میرے ؟

مختار حیدر: دوسری باری میں دیکھوں گا، اگر تم ثابت قدم رہے۔

معاویہ: جب میرے موقف پہ دلائل ہی نہیں دیکھے تو کس طرح صفائی کی بات کر رہے ہو ؟

مختار حیدر: یہ مجھ پر چھوڑو۔

معاویہ: دوسری باری ؟ کیا مطلب۔ کیا تم پر چھوڑوں ؟

مختار حیدر: دوسرا مرحلہ تمہارے دعویٰ پر ہو گا۔

معاویہ: پہلا میرا۔

مختار حیدر: ناممکن۔

مختار حیدر: یقین کرو میرے دوست، میرے پاس آپ کے بہت سے شکوک دور کرنے کا طریقہ موجود ہے۔

معاویہ: جواب دو۔

معاویہ: کیا تم پر چھوڑوں ؟

مختار حیدر: کہ میں جواب کیسے دیتا ہوں۔ اب کام کی بات پر آجاؤ۔

معاویہ: کس بات کا جواب ؟

معاویہ: کس بات کا جواب دوگے ؟

مختار حیدر: تمہارے الزام کا۔

مختار حیدر: آج کا دن تم نے پھر ضائع کرنا ہے۔

معاویہ: میرے الزام کی حقیقت تو دیکھی نہیں تم نے، پھر کیسے جواب دوگے ؟

مختار حیدر: یہ مجھ پر چھوڑو۔

معاویہ: آج کے دن جناب کی علمی اوقات دکھا رہا ہوں۔ کیا چھوڑوں ؟

مختار حیدر: دل کے بہلانے کو یہ خیال اچھا ہے۔

معاویہ: حقیقت دیکھے بغیر کس بات کا جواب دوگے ؟

مختار حیدر: تم نہیں سدھرو گے۔

معاویہ: جو الزام لگاتا ہے اسی سے سوال ہوتا ہے نہ کہ تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟

معاویہ: جب وہ الزام پر دلائل دیتا ہے اس کے بعد صفائی ہوتی ہے نہ؟

مختار حیدر: سیانے کہتے ہیں کہ منہ دیکھ کر چپی کرنی چاہیے۔

معاویہ: اس لیے تم کو چپی کے لائق نہیں سمجھ رہا میں۔

مختار حیدر: پھر بھاگ لو دوست۔

معاویہ: دوسری وجہ پر بھی گئے۔

مختار حیدر: خوش ہو جاؤ خواب دیکھ کر دوست۔

معاویہ: اب تیسری وجہ پر آتے ہیں۔

مختار حیدر: چلو، ایسے ہی سہی۔

معاویہ: یہ بھی ناسمجھی پر مبنی ہے۔

معاویہ: تیسری وجہ کی بنیاد یہ فتوی بنا رہے ہیں مختیار صاحب۔(49)

معاویہ: ایسا ہی ہے نہ؟ مختیار صاحب؟

مختار حیدر: مختار، مختار ہے نام میرا، دوست۔

مختار حیدر: جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے (اشارہ 49 کی طرف

معاویہ: فتوی ہی بنیاد ہے نہ تیسری وجہ کی؟(50)

مختار حیدر: صحیح بات کو تم پتا نہیں کس دن مانو گے، خیر۔

مختار حیدر: لگتا تو ایسا ہی ہے، دوست (اشارہ 50 کی طرف)

مختار حیدر: اب اپنے مفتی کی واٹ لگانے کا ارادہ تو نہیں، دوست۔(51)

معاویہ: اب آگے چلتے ہیں فتوی کے طرف۔

معاویہ: آپ کی عقل کی واٹ (اشارہ 51 کی طرف)(52)

مختار حیدر: میں کئی بار چل چکا۔اب آپ کی باری۔

مختار حیدر: ایک ہی بات ہے (اشارہ 52 کی طرف)

معاویہ: توبہ کی بات سے کیا سمجھ رہے ہو جناب آپ؟ یعنی جو شخص شیعہ کے کفریہ عقائد جاننے کے بعد بھی اس کو مسلمان سمجھتا ہو، اس پر توبہ لازم ہے۔

مختار حیدر: شاباش، ھگ دواب۔

معاویہ: تم ھگ رہے ہو اب۔

مختار حیدر: توبہ سے پہلے کیا ہے، میرے دوست۔

معاویہ: توبہ سے پہلے شیعہ کے مسلمان ماننے کی بات نہیں۔ توبہ کرنے کو کہا گیا شیعہ کو مسلمان کہنے والے کو؟ توبہ تب ہی ہے جب شیعوں کے کفریہ عقائد جاننے کے بعد بھی اسے مسلمان کہے۔

مختار حیدر: توبہ سے پہلے گم راہ کا لفظ ہے، غور سے دیکھو۔

معاویہ: تو؟

مختار حیدر: میرے دوست آنکھوں کا استعمال کرو۔

معاویہ: گم راہ سے کیا سمجھ رہے ہو؟

مختار حیدر: تم نے کہا کافر ہے، مفتی صاحب کہتے ہیں گم راہ ہے۔

معاویہ: تو کیا کافر گمراہ نہیں ہوتا؟

مختار حیدر: جو تم سمجھاؤ گے، وہی سمجھ لیں گے، ہم تو بے عقل لوگ ہیں شاید تمہاری نظر میں۔

معاویہ: کافر کیا سیدھی راہ پر ہوتا ہے؟ بولو۔

مختار حیدر: کافر کا لفظ دکھاؤ(53)

معاویہ: کافر گم راہ ہوتا ہے کہ نہیں؟

مختار حیدر: بونگی مارنا تم پر ختم ہے۔

معاویہ: میرے خلاف کیسے ہے یہ فتویٰ؟ کافر گم راہ ہی ہوتا ہے۔ اس فتوی میں پہلے گمراہ کہا گیا، ساتھ میں اس پر توبہ کو لازم کہا گیا، اب کیا بچا تمہارے پاس جو میرے خلاف ہو؟

معاویہ: تیسری وجہ بھی گئی پانی میں۔

مختار حیدر: ھھھ۔

معاویہ: ورنہ جواب دو۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 53 کی طرف)۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 51 کی طرف)۔

معاویہ: اب تو میرا مدعی بننا بنتا ہے۔ کیونکہ تمہاری ساری وجوہات کی دھجیاں اڑ گئیں۔

مختار حیدر: مبارک ہو دیوبندی دوستو۔ اب جب بھی گمراہ کی بات ہو تو اس سے مراد کافر لینا۔ عیسائی، یہودی، اور دیگر غیر مسلم اب مفتی معاویہ کے بقول گمراہ نہیں۔ تو شہزادہ ہے میرے دوست۔

معاویہ: یہ سوال کا جواب نہیں میرے۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 53 کی طرف)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 51 کی طرف)

معاویہ: اب میں مدعی بنو گا۔

مختار حیدر: نہ بچے۔

معاویہ: آج جو تمہارا حشر ہوا ہے وہ قیامت تک سارے شیعوں کو یاد رہے گا۔ (54)

مختار حیدر: یہ حسرت لے کر گروپ سے بھاگ تو سکتے ہو، لیکن مدعی نہیں بن سکتے۔

مختار حیدر: گڈ (اشارہ 54 کی طرف)

مختار حیدر: اگر حشر کی زبان ہوتی تو تمہیں بہت کوستا یہ جان کر۔ اب شیعوں کو مزید مزہ چکھانا ہے یا بھاگنے کی تیاری ہے۔ (55)

معاویہ: کل میں مدعی بنوں گا۔

مختار حیدر: نہ دوست۔ 👆 (اشارہ 55 کی طرف)

معاویہ: کیونکہ میری وجہ وزنی ہے۔

مختار حیدر: تمہاری کیا بات ہے،

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 55 کی طرف)

معاویہ: میری وجہ اس طرح وزنی ہے کہ پہلے الزام لگانے والی کی بات سنی جاتی ہے ہے۔ پھر اس پر فریق مخالف سے صفائی مانگی جاتی ہے۔

مختار حیدر: گھبراؤ نہیں، زیادہ بات نہیں کروں گا۔

معاویہ: میری اس وجہ کو توڑ کر دکھادو۔

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 55 کی طرف)

مختار حیدر: ریزہ ریزہ کر چکا۔ پر تم "میں نامانوں" کے قبیلے سے ہو (56)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 55 کی طرف)

مختار حیدر: قارئین، میں زیادہ سے زیادہ معاویہ صاحب کو دوسری باری میں مدعی بننے کا حق دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ معاویہ صاحب کو میری طرف سے کچھ نہیں ملے گا (57)۔ یہ بھی میری کشادہ دلی ہے (58)۔ ورنہ ان کے تمام شکوک میری باری میں ہی دور ہو جائیں گے، ان شاء اللہ۔ پونے گیارہ بجے تک میں معاویہ صاحب کی باضابطہ رضامندی کا انتظار کروں گا، اگر وہ نہ مانے تو یکطرفہ طور پر اپنا دعویٰ رکھ دوں گا۔ معاویہ صاحب بات کر سکے تو ٹھیک، ورنہ اللہ کے حوالے۔ آپ میں سے جو لوگ چشم کشا حقائق دیکھنا چاہتے ہیں، وہ دعا کریں کہ معاویہ صاحب ثابت قدم رہیں۔ ویسے امکان کم ہی ہے، کہ معاویہ صاحب حوصلہ کریں۔ تحریف کی تعریف میں ان کا پھولا ہوا سانس سمجھدار لوگ دیکھ چکے۔

معاویہ: کب؟ (اشارہ 56 کی طرف)

معاویہ: کیوں؟ (اشارہ 57 کی طرف)

معاویہ: واہ(اشارہ 58 کی طرف)۔ یعنی شیعوں کے کفر پر بات کر کے مجھ پر احسان کرو گے؟ تعریف پر ناکام رہے اور مدعی بننے پر بھی۔

مختار حیدر: دیوبندی جارہے ہیں مایوس ہو کر۔

معاویہ: دیوبندی تو مطمئن ہیں کہ شیعہ بات کرنی کی ہمت ہی نہیں کر رہا۔

مختار حیدر: 👈 تمام دیوبندی دوست متوجہ ہوں 👉

معاویہ صاحب نے اپنے فتوے سے آپ سب کو کافر قرار دے دیا ہے۔ اور وہ یہ چیز سمجھ چکے ہیں۔ اسی لیے اس وقت تک مجھ سے مناظرہ نہیں کریں گے، جب تک ان کو باندھ کر مناظرہ نہ کروایا جائے۔ آپ کو شک ہے تو معاویہ صاحب پر دباؤ ڈالیں کہ مناظرہ کریں۔ میں دعویٰ رکھ رہا ہوں۔ اب معاویہ صاحب کے سوالوں کا جواب مناظرہ میں دوں گا۔ مناظرہ سے پہلے اب ان کے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔

مختار حیدر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

🌹 اے اللہ، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے 🌹۔

👈 مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

🔴 نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

🔴 نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔

🔴 نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

🔴 نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام وامہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب پر حجت تمام کرنے کے لیے میں نے وقت سے پہلے دعویٰ رکھ دیا ہے۔ اب بھی معاویہ صاحب گفتگو نہ کر سکیں، تو نہ آیت شرم کی بات ہو گی۔ کل رات نو بجے تک معاویہ صاحب نے مناظرہ شروع نہ کیا تو ان کو مفرور سمجھ کر میری طرف سے یہ مناظرہ منسوخ کر دیا جائے گا۔ باقی ایڈمن حضرات، خصوصی طور پر ابوذر بھائی جانیں، اور گروپ جانے۔ اللہ نگہبان برادران۔

ابوذر: کل رات نو بجے تک معاویہ صاحب کا انتظار کریں گے، وہ نہ آئے تو ان کو شکست خوردہ سمجھتے ہوئے یہ مناظرہ ختم کر دیا جائے گا۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔

مختار حیدر: میں مقررشدہ وقت پر حاضر ہوں۔

معاویہ: مجھے آپ کا مدعی بننا قبول نہیں۔ زبردستی مدعی بن رہے ہو آپ۔

مختار حیدر: پہلے دن سے مجھے معلوم ہے دوست۔ میں نے اپنی صفائی پیش کرنی ہے۔ میری مرضی چلے گی۔

ابوذر: معاویہ صاحب کو ایڈ من شپ سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ایک دن پہلے دعویٰ دیکھ کر بھی یہ صاحب تیاری نہ کر سکے۔ کل یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ آج انہوں نے نو بجے مناظرہ شروع نہ کیا تو ان کی شکست سمجھی جائے گی۔ پندرہ منٹ اضافی بھی دیے گئے۔ لیکن یہ صاحب اپنی حرکتوں سے بعض نہیں آئے۔ کل رات نو بجے تک ان کے پاس مزید وقت ہے۔ جب بھی مناظرہ کا حوصلہ پیدا ہو، مجھے میسج کر دیں، ایڈ من بنا دوں گا۔ اس سے زیادہ موقع دینا میرے خیال میں مناسب نہیں۔ کل مختار بھائی نے ان کے مفتی کا فتوی بتاتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے فتوی میں ایک اہم بات ہے، جو بعد میں بتائی جائے گی۔ ان سے درخواست ہے کہ فری ہیں تو بات مکمل کریں۔

مختار حیدر: ابوذر بھائی، معاویہ صاحب کا وہ سکرین شاٹ بھیج دیں، جس میں انہوں نے کیا تھا کہ شیعہ اپنے اصولوں پر رہتے ہوئے اپنا ایمان قرآن پر ثابت نہیں کر سکتا۔ پھر میں بات مکمل کرتا ہوں۔

مختار حیدر: شکریہ۔ جی قارئین، غور کر لیں کہ معاویہ صاحب کیا فرما رہے ہیں۔ مفتی معاویہ کے فرمان کے مطابق "شیعہ اگر اپنے مذہبی اصول پر رہے گا تو وہ قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھ سکتا"۔ جبکہ 👈 شیعہ ہے ہی وہ جو شیعہ اصولوں پر قائم ہو 👉۔ اگر کوئی شیعہ 👈 سنی اصولوں 👉 پر چلنے لگے تو وہ سنی کہلائے گا، شیعہ نہیں۔ بات بہت سادہ ہے۔ مفتی معاویہ کے بقول اب اگر شیعہ اصول پر رہتے ہوئے قرآن مجید پر ایمان نہیں رکھا جا سکتا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ 👈 دنیا میں کسی شیعہ کا قرآن مجید پر ایمان نہیں 👉۔

معاویہ left 👉 👉 👉 👉 👉 👉 👉 👉



مختار حیدر: لیکن معاویہ صاحب کی اس جہالت کا پردہ انہی کے مفتی کے ذریعے چاک ہو جاتا ہے۔

banuri.edu.pk/readquestion/2018-07-28/شیعہ-کو-مسلمان-سمجھنا

جواب

اہلِ تشیع میں سے اگر کسی کا عقیدہ کفریہ ہو، (مثلاً: تحریفِ قرآنِ کریم کا قائل ہونا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود یا نبی ماننا، امامت کو نبوت سے افضل ماننا، اپنے ائمہ کے لیے علمِ غیب کلی ثابت کرنا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرنا وغیرہ) تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، اور اگر کسی شیعہ کا عقیدہ کفر تک نہ پہنچا ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوگا، البتہ گم راہ اور اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہوگا۔

اب جو شخص شیعہ کو مسلمان مانے تو اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔ وہ مطلقاً تمام شیعہ کو مسلمان کہتا ہے۔

2۔ کفریہ عقائد جاننے کے باوجود انہیں مسلمان کہتا ہے۔ تو ان دونوں صورتوں میں مذکورہ شخص غلطی پر ہے اور گم راہ ہے، اس پر توبہ لازم ہے۔ لیکن جب تک خود ان عقائد کو غلط سمجھے اسے کافر کہنا درست نہیں ہے، اس سے ایسے تعلقات بالکل نہ رکھے جائیں کہ وہ اپنا نظریہ اور فکر دوسروں میں پھیلا سکے۔ اور اگر وہ ان عقائد ہی کو صحیح سمجھنے لگے تو اس صورت میں یہ شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

3۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہر شیعہ کافر نہیں ہے، بلکہ جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتا ہو وہ کافر ہوگا، اور جس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچے ہوں وہ شیعہ کافر نہیں ہے، البتہ اہلِ سنت سے خارج اور ... اس شخص کا موقف درست ہے۔ ایسے شخص سے تعلقات قطع نہ کیے جائیں۔

سرخ ڈبے کے الفاظ پر غور کریں۔ مفتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ "اگر کسی شیعہ کا عقیدہ کفریہ ہو۔۔۔" یعنی مفتی صاحب مان گئے کہ تمام شیعوں کا عقیدہ کفریہ نہیں۔ کفریہ عقیدہ میں پہلی مثال مفتی صاحب نے قرآن مجید ہی کی دی ہے۔ یعنی مفتی صاحب مان رہے ہیں کہ تمام شیعہ قرآن مجید کے تحریف شدہ ہونے کے قائل نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شیعہ قرآن مجید کو محفوظ مانتے ہیں، انہوں نے یہ عقیدہ کیا سنی حدیث سے لیا ہے؟ یہ وہ بات ہے جو اس بے چارے معاویہ صاحب کو نہیں سمجھ آ رہی۔ یہ حضرت مناظرانہ روش میں اس قدر آگے جا چکے ہیں کہ اپنے ہی مفتیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نشاندہی کی جائے تو مانتے نہیں۔

☜ تمام دیوبندی دوست متوجہ ہوں ☞

آپ کے مفتی کے فتویٰ کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ایسے شیعہ بھی موجود ہیں جو کفریہ عقائد نہیں رکھتے۔ وہ قرآن مجید کو محفوظ مانتے ہیں۔ اب یہ آپ پر ہے کہ اپنے مفتی کی مانیں یا معاویہ صاحب کی، جو سات دن چھترول کروا کے بھی خوش ہیں کہ میدان مار لیا۔ اب کل تک کے لیے اجازت، معاویہ صاحب کو کل رات نو بجے تک کی اضافی مہلت دے دی گئی ہے۔ اگر معاویہ صاحب میں کچھ بھی علمی جرات ہو تو آ کر پہلے ہمارے دعویٰ کا سامنا کریں۔

بعد میں ہم ان کے دعویٰ کو رد کریں گے، ان شاء اللہ۔

مختار حیدر: معذرت قارئین، صاحب کا میسج اب دیکھا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ میرے دعویٰ پر بات کریں گے، ان کو ایڈمن بناؤں۔ ابوذر اور توصیف بھائی کی اجازت سے بناتا ہوں۔

مختار حیدر: ابوذر بھائی نے بتایا کہ معاویہ صاحب چھوڑ چکے ہیں گروپ۔

مختار حیدر: ان کو لنک سینڈ کیا ہے، اگر جوائن کرتے ہیں تو ایڈمن بنایا جائے گا۔

ابوذر: معاویہ صاحب کو لنک سینڈ کر دیا گیا ہے۔

مختار حیدر: قارئین، ایک لطیفہ دیکھ لیں۔ یہ معاویہ صاحب جان بچا کر بھاگے ہیں۔

گیارہ بج کر نو منٹ پر کہا کہ مجھے ایڈ من بناو، تمہارے ہی دعویٰ پر بات کروں گا۔ پھر میرے گیارہ بج کر تیرہ منٹ والے میسج سے پہلے گروپ چھوڑ دیا۔ یعنی آمادگی ظاہر کرنے کے بعد بمشکل چار منٹ انتظار کیا۔





معاویہ joined via an invite link 👉 👉 👉 👉 👉

ابوذر: السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ جی معاویہ صاحب، آپ کو ایڈ من بنایا جائے؟ پرسنل میسج کر دیں۔ کچھ کام ہے، اگر معاویہ صاحب نے حامی بھری تو واپسی پر ایڈ من بناتا ہوں۔ تب تک شاید مختار بھائی بھی گروپ میں آ جائیں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب۔ اگر بطور گروپ ممبر آئے ہیں، تو خوش آمدید۔ اگر بطور مناظر آئے ہیں تو بتائیں، تاکہ انتظامیہ آپ کو ایڈ من بنائے۔

معاویہ: میں گروپ والوں کو بتا دوں کہ میں نے گروپ اس لیے لیفٹ کیا تھا کہ انہوں نے مجھے ایڈ من سے ہٹا دیا تھا اور خود جناب اپنے علمی نقطے بیان کر رہے تھے تاکہ علی معاویہ جواب نہ دے سکے۔

ابوذر: ابھی کچھ دیر تک شرائط بھیجتا ہوں۔ دونوں مناظر اگر اتفاق کریں تو پھر بات شروع کرواتے ہیں۔ پابندی دونوں پر لازم ہوگی۔

ابوذر: ◆ مناظرہ کا عنوان: تحریف قرآن ◆

شیعہ مناظر: مختار حیدر صاحب

دیوبندی مناظر: علی معاویہ صاحب

شرائط برائے مناظرہ:

1۔ ایک وقت میں ایک ہی دلیل پر بات ہوگی۔

2۔ ایک وقت میں ایک ہی دلیل کے سکین پیش کیے جائیں گے۔ کتاب کا ٹائیٹل اور دیگر معلومات ساتھ ہی پیش کی جا سکتی ہیں۔

3۔ ایک مناظر جب اپنی بات مکمل کر کے اینڈ لکھے تو دوسرا مناظر بات کرے۔

4۔ دوسرا مناظر جب دلیل کا رد پیش کر چکے اور اینڈ لکھے تو پہلا مناظر بات کرے۔

5۔ اگر جواب دینے میں پانچ منٹ سے زیادہ تاخیر ہو تو مدعی کا وقت اسی ضائع شدہ وقت کے برابر بڑھا دیا جائے گا۔

6۔ دونوں مناظر صاحبان کے پاس اپنے دعویٰ کے دلائل پیش کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ بارہ گھنٹے ہوں گے۔ کھانے اور نماز کا وقفہ اس میں شامل نہیں ہوں گے۔

7۔ دونوں مناظر صاحبان ایک دوسرے کو، اور ایک دوسرے کے اکابرین کو ادب سے ذکر کریں گے، بد تمیزی کر...

مختار حیدر: السلام علیکم برادران

مختار حیدر: مختار حیدر مقررہ وقت پر حاضر ہے

مختار حیدر: قارئین کی معلومات کے لیے کچھ باتیں، جن پر میرا اور معاویہ صاحب کا اتفاق ہو چکا، پیش کرتا ہوں۔



مختار حیدر: معاویہ صاحب نے تحریف کے قائل کو کافر، جبکہ کافر کو کافر نہ ماننے والے کو بھی کافر قرار دیا ہے۔

مختار حیدر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

🌹 اے اللہ، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے 🌹۔

👈 مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ :

🔴 نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

🔴 نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔

🔴 نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: تمام قارئین متوجہ ہوں

میں، مختار حیدر، تمام اہل قبلہ کو اور مسلمانوں کے تمام مسالک (بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث و دیگر) کو مسلمان سمجھتا ہوں۔

میں قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہوں، کیونکہ ان کو پاکستان کی سپریم کورٹ نے کافر قرار دیا ہے۔

اس مناظرہ کے دوران جن لوگوں کے بارے میں میں کفر کے الفاظ لکھوں گا، وہ میرا عقیدہ نہیں، بلکہ معاویہ صاحب کے بیانات کی روشنی میں ان کا لگایا ہوا فتویٰ ہو گا۔ اور میرا یہ انداز محض الزامی ہے، وگرنہ میں ذاتی طور پر ان تمام لوگوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ اپنے دعویٰ کے پہلے نقطہ پر دلائل کا آغاز کرتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ ہم روایات کی بحث کریں، ایک ایسے شخص کے بارے میں معاویہ صاحب کے کفر کے فتوی کو معاویہ صاحب سے ہی لاگو کرواتے ہیں، جو کہ صوفی قسم کے لوگوں کے پیر و مرشد ہیں۔ اس سے اہل سنت کے دیگر مسالک کے لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اگر بالفرض محال معاویہ صاحب اور ان کے ہمنواوں کا شیعوں کے خلاف تکفیر کا نعرہ کامیاب ہو گیا تو اگلی باری دیگر مسالک کے اہل سنت کی ہے۔

لوقفنا وقلنا هذا وحده هو الذي نتلوه يوم القيامة. قال: ولولا ما يسبق للقلوب الضعيفة ووضع الحكمة في غير أهلها لبينت جميع ما سقط من مصحف عثمان رضي الله عنه. قال: وأما ما استقر في مصحف عثمان فلم ينازع أحد فيه.

قلت: ذكر الشيخ محيي الدين في «الفتوحات المصرية» أنّ الذي يتعين اعتقاده أنه لم يسقط من كلام الله تعالى شيء لانعقاد الإجماع على ذلك والله أعلم.

وقال: لا يعرف حقائق الحروف المقطعة أوائل السور إلا أهل الكشف والوجود فإنها ملائكة وأسماؤهم أسماء الحروف. قال: وقد اجتمعت بهم في واقعة وما منهم ملك إلا وأفادني علماً لم يكن عندي فهم من جمله أشياخي من الملائكة فإذا نطق القارىء بهذه الحروف كان مثل ندائهم فيجيبونه بقول القارىء: ﴿الٓمٓ﴾ فيقول هؤلاء الثلاثة من الملائكة ما تقول فيقول القارىء ما بعد هذه الحروف فيقولون: صدقت إن كان خيراً ويقولون: هذا مؤمن حقاً نطق حقاً وأخبر حقاً فيستغفرون له وهكذا القول في ألف لام مَ صاد وأخواتها وهم أربعة عشر ملكاً آخرهم نون والقلم وقد ظهروا في منازل القرآن على وجوه مختلفة فمنازل ظهر فيها ملك واحد مثل نون وصاد ومنازل ظهر فيها اثنان مثل ﴿طسٓ ويسٓ وحمٓ﴾ وهكذا، وصورها مع التكرار تسعة وسبعون ملكاً بيد كل ملك شعبة من الإيمان فإن الإيمان بضع وسبعون شعبة والبضع من واحد إلى تسعة فقد استوفى غاية البضع فمن نظر في هذه الحروف بهذا الباب الذي فتحت له يرى عجائب وتكون هذه الأرواح الملائكة التي هي الحروف أجسامها تحت تسخيره وبما بيدها من شعب الإيمان تمده وتحفظ عليه إيمانه.

وقال في قوله تعالى: ﴿وَيُرْسِلُ ٱلصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَآءُ﴾ [الرعد: ١٣] الصواعق أهوية محترقة اشتعلت فما تمر بشيء إلا أثرت فيه ولولا الأثير الذي هو نار بين السماء والأرض ما كان حيوان ولا نبات ولا معدن في الأرض لشدة البرد الذي في السماء الدنيا، فهو يسخن العالم لتسري فيه الحياة بتقدير العزيز العليم. قال: واعلم أن الأثير الذي هو ركن النار متصل

٩٤



مختار حیدر: جی جناب،

شیخ محی الدین ابن عربی صاحب فرمارہے ہیں کہ اگر ☜ قلوب ضعیفہ ☞ اور حکمت کی بات غیر اہل کو بتانے سے ممانعت پہلے سے نہ ہوتی تو میں بتاتا کہ ☜ مصحف عثمان میں سے کیا کیا رہ گیا ہے ☞

مختار حیدر: یہ ابن عربی صاحب معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے ☜ ▒ کافر ☞ ▒ ہیں۔

مختار حیدر: ابن عربی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ جو کچھ مصحف عثمان میں باقی ہے، اس کے بارے میں کسی نے تنازع نہیں کیا، یعنی تحریف قرآن کے اپنے بیان پر مزید زور دیا ہے۔ بتاتا چلوں کہ بالا عبارت ابن عربی کی کتاب "فتوحات مکیہ" کی تلخیص میں سے انتخاب "الکبریت الاحمر فی بیان علوم شیخ الاکبر" سے لی گئی ہے۔ یہ تلخیص اور انتخاب "امام ابی المواھب عبد الوھاب بن احمد بن علی التلمسانی الشافعی المصری" کا ہے جو کہ امام شعرانی کے نام سے مشہور ہیں۔

مختار حیدر: کتاب کا سرورق یہ ہے۔

الكبريت الأحمر
في بيان علوم الشيخ الأكبر

تأليف
الإمام أبي المواهب عبد الوهاب بن أحمد بن علي التلمساني
الشافعي المصري المعروف بالشعراني
المتوفى سنة ٩٧٣ هـ

ضبطه وصححه
عبد الله محمود محمد عمر

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

مختار حیدر: مصنف نے فتوحات مکیہ سے اختصار اور انتخاب کی کہانی مقدمہ کے شروع میں بیان کی ہے۔

ملاحظہ کریں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[مقدّمة المؤلف]

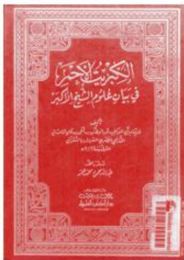
الحمد لله رب العالمين، والصلاة والتسليم على سيدنا محمد وعلى سائر الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبهم أجمعين.

وبعد فهذا كتاب نفيس انتخبته من كتابي المسمى بـ«لواقح الأنوار القدسية» الذي كنت اختصرته من «الفتوحات المكية» خاصٌ فَهْمُهُ بالعلماء الأكابر وليس لغيرهم منه إلا الظاهر، قد اشتمل على علوم وأسرار ومعارف لا يكاد يخطر علمها على قلب الناظر فيه قبل رؤيتها فيه، وقد سميته بـ«الكبريت الأحمر في بيان علوم الشيخ الأكبر» ومرادي بالكبريت الأحمر إكسير الذهب ومرادي بالشيخ الأكبر محيي الدين بن العربي رضي الله تعالى عنه. أعني أن مرتبة علوم هذا الكتاب بالنسبة لغيره من كلام الصوفية كمرتبة إكسير الذهب بالنسبة لمطلق الذهب كما سنشير إلى ذلك بما نقلناه عن الشيخ رحمه الله في أبواب فتوحاته، و«الكبريت الأحمر» يتحدث به ولا يرى لعزته.

واعلم يا أخي أنني قد طالعت من كتب القوم ما لا أحصيه وما وجدت كتاباً أجمع لكلام أهل الطريق من كتاب «الفتوحات المكية» لا سيما ما تكلم فيه من أسرار الشريعة وبيان منازع المجتهدين التي استنبطوا منها أقوالهم، فإن نظر فيه مجتهدٌ في الشريعة ازداد علماً إلى علمه واطلع على أسرارٍ في وجوه الاستنباط وعلى تعليلاتٍ صحيحة لم تكن عنده، وإن نظر فيه مفسرٌ للقرآن فكذلك أو شارحٌ للأحاديث النبوية فكذلك أو متكلمٌ فكذلك أو محدث فكذلك أو لغويٌّ فكذلك أو مقرىءٌ فكذلك أو معبرٌ للمنامات فكذلك أو عالمٌ بالطبيعة وصنعة الطب فكذلك أو عالم بالهندسة فكذلك أو نَحْوِيٌّ فكذلك أو منطقيٌّ فكذلك أو صوفيٌّ فكذلك أو عالمٌ بعلم حضرات الأسماء الإلهية فكذلك أو عالم بعلم الحرف فكذلك.

فهو كتاب يفيد أصحاب هذه العلوم وغيرها علوماً لم تخطر لهم قطّ

٧



مختار حیدر: مصنف نے جہاں "قال" کہا ہے، وہاں اس کی مراد "ابن عربی" سے ہے۔ یہ ویسے بھی ظاہر سی بات ہے کیونکہ ابن عربی کی کتاب کی تلخیص کی جارہی ہے۔ تاہم تسلی کے لیے درج ذیل عبارت ملاحظہ کرلیں۔

الشيء إلى ما ليس من جنسه امتثالاً لأمر ربها». وبقوله في الباب السابع والأربعين: «اعلم أن علومنا وعلوم أصحابنا ليست من طريق الفكر، إنما هي من الفيض الإلٰهي» انتهى والله أعلم.

وأنا أسأل الله العظيم كل ناظر في هذا الكتاب أن يصلح ما يراه فيه من الزيغ والتحريف عملاً بقوله ﷺ: «والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه».

إذا علمت ذلك فأقول وبالله التوفيق:

قال الشيخ رحمه الله في الباب الثاني من «الفتوحات» في قوله تعالى: ﴿وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ﴾ [يس: ٦٩] إن الشعر محل الإجمال، واللغز، والرمز، والتورية أي ما رمزنا لمحمد ﷺ ولا لغزنا ولا خاطبناه بشيء ونحن نريد شيئاً آخر ولا أجملنا له الخطاب بحيث لم يفهمه. وأطال في ذلك؛ وقال فيه: أقل درجات أهل الأدب مع القوم التسليم لهم فيما يقولون وأعلاها القطع بصدقهم وما عدا هذين المقامين فحرمان. وقال فيه: الخلاف لا يصح عندنا ولا في طريقنا لأنّ الكل ينظرون كل شيء بعينه، ومن هنا قالوا الكامل يكنى بأبي العيون.

وقال في قوله تعالى: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أي الأبصار المحجوبة وهو اللطيف الخبير أي لطيف بعباده حيث تجلى لهم على قدر طاقتهم ومضعفهم عن حمل تجلية الأقدس على ما تعطيه الألوهية.

وقال في قوله تعالى: ﴿وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ﴾ [طه: ١١٤] اعلم أن رسول الله ﷺ أعطي القرآن مجملاً قبل جبريل من غير تفصيل الآيات والسور فقيل له ولا تعجل بالقرآن الذي عندك قبل جبريل فتلقيه على الأمة مجملاً فلا يفهمه أحد عنك لعدم تفصيله: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤] أي بتفصيل ما أجمل من المعاني في التوحيد والأحكام لا زدني أحكاماً كما توهمه بعضهم فقد كان ﷺ يقول: «اتركوني ما تركتكم» فاعلم ذلك.

وقال أيضاً في الباب الثاني منها: اعلم يا أخي أنه لو كانت علوم

٩



مختار حیدر: اس کتاب کے مندرجات پر ابن عربی کے چاہنے والے کوئی اعتراض نہیں کر سکتے، کیونکہ ابن عربی نے یہ کتاب اور دیگر کتب الہامی فرشتے کی مدد سے لکھی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

على بال. وقد أشرنا لنحو ثلاثة آلاف علم منها في كتابنا المسمى بـ«تنبيه الأغبياء على قطرة من بحر علم علوم الأولياء» فإن علوم الشيخ كلها مبنية على الكشف والتعريف ومطهرة من الشك والتحريف كما أشار رضي الله تعالى عنه إلى ذلك في الباب السابع والستين وثلثمائة من «الفتوحات» بقوله: «وليس عندنا بحمد الله تعالى تقليد إلا للشارع ﷺ» وبقوله في الكلام على الأذان: «واعلم أني لم أقرر بحمد الله تعالى في كتابي هذا قط أمراً غير مشروع وما خرجت عن الكتاب والسنة في شيء منه». وبقوله في الباب الخامس والستين وثلثمائة: «واعلم أن جميع ما أتكلم به في مجالسي وتصانيفي إنما هو من حضرة القرآن وخزائنه فإني أعطيت مفاتيح الفهم فيه والإمداد منه، كل ذلك حتى لا أخرج عن مجالسة الحق تعالى ومناجاته بكلامه وبقوله في باب الأسرار والنفث في الروع من وحي القدوس لكن ما هو مثل وحي الكلام ولا وحي الإشارة والعبارة، فَفَرِّقْ يا أخي بين وحي الكلام ووحي الإلهام تكن من أهل ذي الجلال والإكرام». وبقوله في الباب السادس والستين وثلثمائة: «واعلم أن جميع ما أكتبه في تأليفي ليس هو عن روية وفكر، وإنما هو عن نفث في رُوعي على يد ملك الإلهام» وبقوله في الباب الثالث والسبعين وثلثمائة: «جميع ما كتبته وأكتبه في هذا الكتاب إنما هو من إملاءٍ إلٰهي وإلقاء رباني أو نفث روحاني في روح كياني كل ذلك بحكم الإرث للأنبياء والتبعية لهم لا بحكم الاستقلال». وبقوله في الباب التاسع والثمانين من «الفتوحات» والباب الثامن والأربعين وثلثمائة منها: «واعلم أن ترتيب أبواب «الفتوحات» لم يكن عن اختيار ولا عن نظر فكري وإنما الحق تعالى يملي لنا على لسان ملك الإلهام جميع ما نسطره وقد نذكر كلاماً بين كلامين لا تعلق له بما قبله ولا بما بعده وذلك شبيه بقوله تعالى: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] بين آيات طلاق ونكاح وعدة وفاة تتقدمها وتتأخرها». وبقوله في الباب الثاني من «الفتوحات»: «اعلم أن العارفين إنما كانوا لا يتقيدون بالكلام على ما بوبوا عليه فقط لأن قلوبهم عاكفة على باب الحضرة الإلٰهية مراقبة لما يبرز منها، فمهما برز لها أمرٌ بادرت لامتثاله وألفته على حسب ما حُدَّ لها فقد تلقى

٨



مختار حیدر: نیز ابن عربی کا دعویٰ ہے کہ اس کا علم اور اس کے اصحاب کا علم غور و فکر نہیں، بلکہ فیض الٰہی سے ہے۔

ملاحظہ کریں

الشيء إلى ما ليس من جنسه امتثالاً لأمر ربها». وبقوله في الباب السابع والأربعين: «اعلم أن علومنا وعلوم أصحابنا ليست من طريق الفكر، إنما هي من الفيض الإلٰهي» انتهى والله أعلم.

وأنا أسأل الله العظيم كل ناظر في هذا الكتاب أن يصلح ما يراه فيه من الزيغ والتحريف عملاً بقوله ﷺ: «والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه».

إذا علمت ذلك فأقول وبالله التوفيق:

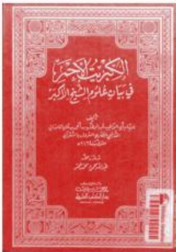
قال الشيخ رحمه الله في الباب الثاني من «الفتوحات» في قوله تعالى: ﴿وَمَا عَلَّمْنَٰهُ ٱلشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِى لَهُۥٓ﴾ [يس: ٦٩] إن الشعر محل الإجمال، واللغز، والرمز، والتورية أي ما رمزنا لمحمد ﷺ ولا لغزنا ولا خاطبناه بشيء ونحن نريد شيئاً آخر ولا أجملنا له الخطاب بحيث لم يفهمه. وأطال في ذلك؛ وقال فيه: أقل درجات أهل الأدب مع القوم التسليم لهم فيما يقولون وأعلاها القطع بصدقهم وما عدا هذين المقامين فحرمان. وقال فيه: الخلاف لا يصح عندنا ولا في طريقنا لأنّ الكل ينظرون كل شيء بعينه، ومن هنا قالوا الكامل يكنى بأبي العيون.

وقال في قوله تعالى: ﴿لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ﴾ [الأنعام: ١٠٣] أي الأبصار المحجوبة وهو اللطيف الخبير أي لطيف بعباده حيث تجلى لهم على قدر طاقتهم ومضعفهم عن حمل تجلية الأقدس على ما تعطيه الألوهية.

وقال في قوله تعالى: ﴿وَلَا تَعْجَلْ بِٱلْقُرْءَانِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰٓ إِلَيْكَ وَحْيُهُۥ﴾ [طه: ١١٤] اعلم أن رسول الله ﷺ أعطي القرآن مجملاً قبل جبريل من غير تفصيل الآيات والسور فقيل له ولا تعجل بالقرآن الذي عندك قبل جبريل فتلقيه على الأمة مجملاً فلا يفهمه أحد عنك لعدم تفصيله: ﴿وَقُل رَّبِّ زِدْنِى عِلْمًا﴾ [طه: ١١٤] أي بتفصيل ما أجمل من المعاني في التوحيد والأحكام لا زدني أحكاماً كما توهمه بعضهم فقد كان ﷺ يقول: «اتركوني ما تركتكم» فاعلم ذلك.

وقال أيضاً في الباب الثاني منها: اعلم يا أخي أنه لو كانت علوم

٩



مختار حیدر: جی قارئین،

یہ تھے ☜ محی الدین ابن عربی، شیخ الکبیر ☞

جو کہ معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے ☜ کاااااافر ☞ ثابت ہو چکے۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب نے کوئی کام کی بات کرنی ہے تو کریں، ورنہ میں ان چند لوگوں کا ذکر کرتا ہوں، جنہوں نے معاویہ صاحب کے بنائے اس کا ااااافر کو کافر نہیں مانا، بلکہ ان موصوف کی کتب کی شروحات لکھی ہیں۔

یوں یہ لوگ بھی بقول معاویہ صاحب کا اااااافر ہو گئے ہیں۔

کیونکہ معاویہ صاحب نے فتوی دیا ہے کہ جو کافر کو علم ہوتے ہوئے بھی کافر نہ مانے، وہ بھی کافر ہے

مختار حیدر: End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب سے پہلے بات تو یہ کہ جناب نے دو گھنٹے کا وقت رکھا ہے اور پہلے سے تحریر شدہ لمبے لمبے بھیج کر جواب طلب کرنے کے چکر میں ہیں۔ جناب آپ نے اگر وقت مقرر کیا ہے (59) تو اس کے مطابق آپ کو بات کرنی چاہیے نہ کہ لمبے میسج بھیج کر اپنی ناسمجھی دکھانی چاہیے۔ اب میں ان کی طرح پہلے سے تحریر شدہ میسج کاپی پیسٹ تو نہیں کرونگا لیکن ان کی دلیل کا دھوکا سب کے سامنے واضح کرونگا۔

وقال: زيارة العبد لربه في الجنة تكون على عدد صلاته في دار الدنيا ورؤيته له على قدر حضوره فيها مع ربه.

وقال: ينبغي لقارىء القرآن إذا لم يكن من أهل الكشف أن يبحث ويسأل علماء الشريعة عن كل شيء ثبت عندهم أنه كان قرآناً ونسخ فيحفظه ليزيده الله بذلك درجات في الجنة حين يقال له يوم القيامة: اقرأ وارق.

قال: وقد زعم بعض أهل الكشف أنه سقط من مصحف عثمان كثير من المنسوخ. قال: ولو أن رسول الله ﷺ، كان هو الذي تولى جمع القرآن

٩٣

لوقفنا وقلنا هذا وحده هو الذي نتلوه يوم القيامة. قال: ولولا ما يسبق للقلوب الضعيفة ووضع الحكمة في غير أهلها لبينت جميع ما سقط من مصحف عثمان رضي الله عنه. قال: وأما ما استقر في مصحف عثمان فلم ينازع أحد فيه.

قلت: ذكر الشيخ محيي الدين في «الفتوحات المصرية» أن الذي يتعين اعتقاده أنه لم يسقط من كلام الله تعالى شيء لانعقاد الإجماع على ذلك والله أعلم.

معاویہ: دیکھیں قارئین واضح طور پر یہاں منسوخ آیات کی بات چل رہی ہے نہ کہ تحریف کی۔ منسوخ آیات کو تحریف کہہ کر دھوکا دینا یہ ان کا طریقہ ہے جو آپ اگلے بارہ گھنٹے دیکھیں گے۔

معاویہ: منسوخ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خود کسی آیت کو بدلا یا ختم کیا ہو۔ اور تحریف یعنی اللہ کے کلام کو کوئی دوسرا تبدیل کرے۔ تو کہاں منسوخ اور کہاں تحریف۔ تو ان کی پہلی دلیل کا حال دیکھ لیں آپ۔

معاویہ: End

مختار حیدر: جی قارئین، دھوکہ بازی اور جھوٹ بولنا معاویہ صاحب کا پرانا وطیرہ ہے۔ یہ صاحب دوسروں کی آنکھ میں دھول بھی جھانکتے ہیں اور دیدہ دلیری بھی کرتے ہیں۔ پہلے یہ دیکھیں کہ اپنے پہلے میسج میں انہوں نے کہا کہ دو گھنٹے کا وقت میں مختار نے طے کیا ہے۔ یہ سکرین شاٹ دیکھیں۔



مختار حیدر: 👈 (اشارہ 59 کی طرف)، یہ موصوف کا الزامی میسج۔ دیکھ لیں کہ کس نے آج کا وقت دو گھنٹے مقرر کیا ہے۔ ان کا اعتراض لکھے ہوئے میسج پر ہے۔

مختار حیدر: میں نے نو بج کر بیس منٹ پر اپنی ٹرن ختم کی۔ معاویہ صاحب نے چوبیس منٹ لگائے ہیں دو جھوٹ گھڑنے میں۔ میں نے میسج پہلے سے اس لیے تیار کیے تا کہ قارئین کا وقت ضائع نہ ہو اور دلائل زیادہ سے زیادہ دیے جائیں۔ معاویہ صاحب، کمر کس لو، میرے پاس اتنے دلائل ہیں کہ بارہ گھنٹے صرف میں میسج کرتا رہوں تو بھی ختم نہ ہوں۔ اب آتا ہوں آپ نے جو حوالہ پیش کر کے جہالت دکھائی ہے۔ آپ کی اس روش کو کہتے ہیں "مدعی سست گواہ چست"۔ میں نے جو عبارت پیش کی وہ 👈 شیخ الکبیر 👉 کی اپنی لکھی ہوئی ہے۔ آپ نے جو عبارت پیش کی اس میں شیخ الکبیر کا نام نہیں۔ میں نے جو عبارت پیش کی اس میں آپ جیسے 👈 کمزور دلوں 👉 کا ذکر کر کے بات آگے بڑھائی گئی ہے۔ کیا منسوخ کی بات کرنے سے کمزور دل کو 👈 تکلیف 👉 ہوتی ہے؟ کچھ تو انصاف اور حق کی بات کرو۔ کیا ہم بدھو ہیں؟ کہ تمہاری جاہلانہ تاویلوں کو مان لیں۔ سیدھی طرح شیخ الکبیر کی عبارت پر بات کرو۔ مجہولوں کے بہانے اب اپنے ہی فتویٰ سے شیخ الکبیر کو تم نہیں بچا سکتے۔ 👈 شیخ الکبیر 👉 نے تصریح کر دی ہے کہ وہ تحریف کی بات کر رہے ہیں۔ تم سے اچھی بہانے بازی تو امام شعرانی نے کر لی ہے۔ میں نے سرخ رنگ سے عبارت خواہ مخواہ ہائی لائٹ نہیں کی۔ مگر تم نے تو بالکل ہی ردی جواب پیش کیا ہے۔ تمہارا جواب قارئین دیکھ چکے، وہ فیصلہ کریں گے کہ کون دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ آپ لوگوں کا المیہ ہے۔ اپنے کفر کے فتوے دوسروں پر تو لگاتے ہو، مگر اپنے باپے زد میں آئیں تو فرار کر جاتے ہو۔ میں روز روشن کی طرح شیخ الکبیر کو تمہارے فتویٰ کی روشنی میں کافر ثابت کر چکا۔ اب وقت ہے تمہارے قرار دے اس شیخ الکبیر کے ماننے والوں کو کافر قرار دینے کا۔

ویسے تم نے شیخ الکبیر کی وکالت کر کے ثابت کر دیا کہ 👈 تم خود بھی اپنے ہی دعویٰ کی روشنی میں کاااااافر ہو 👉۔

مختار حیدر: دوسرا کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے دوسرے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

هدية العارفين
أسماء المؤلفين وآثار المصنفين
من كشف الظنون
٢
تأليف
إسماعيل باشا بن محمد أمين بن مير سليم
البابابي أصلا والبغدادي مولدا ومسكنا
المتوفى ١٣٣٩هـ
اعتنى به
محمد عبد القادر عطا
المجلد السابع
محتوى الجزء الثاني من هدية العارفين:
م - ي
دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKI

٦ .... هدية العارفين / الجزء الثاني

٥٤٢٣- ابن جبير: مجاهد بن جبير المخزومي أبو الحجاج المقري المكي مولى عبد الله بن السائب المتوفى ساجداً في الصلاة سنة ١٠٤ أربع ومائة. صنف تفسير القرآن.

٥٤٢٤- الموفق العامري: مجاهد بن عبد الله العامري أبو الجيش صاحب دانية لقب بالموفق كان مملوكا لمحمد بن أبي عامر المتوفى سنة ٤٠٦ ست وأربعمائة. له كتاب العروض.

٥٤٢٥- حكيم سنائي: أبو المجد مجدود وقيل محدود وأيضاً ممدود بالميم ابن آدم الغزنوي الشهير بحكيم سنائي كان حكيما عارفا أديبا ولد سنة ٤٣٧ وتوفي بغزنين سنة ٥٢٥ وقيل سنة ٥٤٥ والأول أصح. من تصانيفه حديقة الحقيقة وشريعة الطريقة منظوم فارسي في مجلد مشهور. زاد السالكين. سير العباد إلى المعتاد. طريق التحقيق. عقل نامة. منظومة فارسية.

٥٤٢٦- ابن جميع: مجلى بن جميع بن نجا القرشي المخزومي القاضي أبو المعالي الأرسوفي المصري الشافعي المتوفى سنة ٥٥٠ خمسين وخمسمائة. من تصانيفه أدب القاضي على مذهب [5/2] الشافعي. الذخائر في فروع الشافعية. كتاب الجهر بالبسملة. معجم الشيوخ.

٥٤٢٧- الأكبر آبادي: محب الله الأكبر آبادي الهندي الحنفي الصوفي المتوفى سنة ١٠٥٨ ثمان وخمسين وألف. صنف الشرح على فصوص الحكم للشيخ محيي الدين بن عربي.

٥٤٢٨- العامري: محب الله بن زين العابدين بن زكريا ابن شيخ الإسلام البدر الغزي العامري الدمشقي المتوفى بها سنة ١١١٦ ست عشرة ومائة وألف. له تاريخ مرتب على الوقائع اليومية.

٥٤٢٩- البهاري: محب الله البهاري الهندي الحنفي المتوفى سنة ١١١٩ تسع عشرة ومائة وألف له من الكتب الجوهر الفردية. سلم العلوم في المنطق مسلم الثبوت في الفروع.

٥٤٣٠- صولت الهندي: السيد محبوب شير ابن السيد علي شير الدهلوي الهندي المتخلص بصولت المتوفى سنة ١٢٨٥ خمس وثمانين ومائتين وألف. له ديوان شعره فارسي في ألفي بيت.

٥٤٣١- السيواسي: محرم بن أبي البركات محمد بن العارف بن الحسن الزيا... ثم القسطموني أبو الليث الواعظ الحنفي الخلوتي المتوفى سنة ١٠٠٠ ألف. ... إعراب الفوائد الضيائية للجامي في النحو. ترجمة نفحات الأنس بالعربية. ترغيب... الرضاع محرم الجماع بلزوم الانقطاع. القول البديع في الصلاة على الحبيب ال...

یہ صاحب محب اللہ اکبر آبادی ہندی حنفی صوفی ہیں۔ ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کی کتاب "فصوص الحکم" کی شرح لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دیئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین آپ دیکھ رہے ہیں کہ جناب کس طرح فالتو کے میسج بھیج کر ٹیکسٹ کا حجم بڑھا رہے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میسجز میں کام کی بات کوئی بھی نہیں ملے گی آپ کو۔ باقی اتنے لمبے میسج تھوڑے وقت میں بھیجے کا مطلب یہی ہے کہ ان میسجز میں سے کافی میسجز جناب کے نہیں بلکہ کسی دوسرے کے ہیں جس کو مجھ پر بڑا غصہ ہے جو وہ اپنے الفاظ کے ذریعے نکال رہا ہے۔ خیر اب آتے ہیں جواب کی طرف۔ وقت ہر تو آپ بھی متفق تھے اسی لیے تو آپ نے شکر ادا کیا دو گھنٹے وقت طے ہونے پر۔ اگر متفق نہیں تھے تو پہلے بولتے۔ اب رونے کا فائدہ نہیں۔ پھر یہ بات کی جناب نے کہ علی معاویہ نے 24 منٹ

لیے۔ جناب آپ ٹھہرے کاپی پیسٹر، میں تو خود لکھ کر بھیج رہا ہوں نہ کے کسی دوسرے کے لمبے میسج یہاں بھیج کر علامہ بننے کی ناکام کوشش کر رہا ہوں۔ اب آتے ہیں اکبریت الاحمر پر۔

میں نے واضح طور پر سیاق وسباق سے حوالہ بھیجا کہ یہاں مصحف عثمانی میں جس اسقاط کا ذکر ہے وہ اسقاط منسوخ آیات کا ہے نہ کہ غیر منسوخ آیات کا جو قرآن کا حصہ ہیں۔ جناب نے میرے پیش کردہ حوالے کا جواب دیا تو ہی نہیں بس مجھ پر اپنا غصہ اتار دیا۔ جناب کچھ علمی باتیں بھی کیا کریں نہ کہ مجھ بدشد کہنے کے۔ باقی رہا جناب کا یہ کہنا کہ شیخ ابن عربی نے کمزور والوں کی بات کی ہے تو گویا وہ تحریف کی بات کر رہے ہیں، تو یہ آپ کا غلط گمان ہے جس کو کوئی حقیقت نہیں۔ اب آتے ہیں عبارت کی طرف..

شیخ صاحب نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ ضعیف دل والے اور حکمت کی باتوں سے ان جان لوگوں کے سامنے ایسی باتیں آئیں گی تو وہ اس کائنات الٹا مطلب سمجھ کر بات کا پتنگڑ بنا کر کیا سے کیا مطلب نکال لیں گے۔ جیسا کہ آپ جیسے ضعیف القلب اور حکمت سے دور لوگوں نے اس کو تحریف سمجھ کر الزام جڑ دیا۔ تو شیخ صاحب کی یہ کرامت ہے جو انہوں نے آپ جیسوں کا حال سمجھ کر تفصیل نہیں لکھی ورنہ آپ جیسے ان منسوخ آیات کو تحریف بنا کر پیش کرتے۔ باقی آپ کا یہ کہنا کہ فلاں کافر ہوا وغیرہ، تو یہ بھی آپ صرف خود کو کافر ہونے سے بچا رہے ہیں جو کہ میرے دعویٰ میں سب دیکھنے والے ہیں صبر کریں منسوخ کو تحریف کہہ کر فتوے کھانا صرف خود کو بچانے کی ناکام کوشش ہے۔End

مختار حیدر: میرے دوست، تمہارے لیے کام کی بات تبھی ہوگی جب میں کھوں کہ معاویہ: تم نے لاجواب کر دیا۔ اس کے علاوہ تمہارے لئے کام کی بات کوئی نہیں۔ الزام لگانے کے بجائے ایک کام کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اے اللہ ہم دونوں میں سے اپنے میسیجز کے لیے دوسروں کی مدد لینے والے پر، یا ایک بھی لفظ کسی دوسرے سے وصول کرنے والے پر اپنی لعنت نازل فرما، اور تم اپنی ٹرن میں اس پر آمین کہنا۔

ڈھٹائی اور چوری سینہ زوری آپ پر ختم ہے۔ پہلے کہا کہ میں نے دو گھنٹے کا وقت طے کیا۔ میں سکرین شاٹ رکھا تو پھر شرمندہ ہونے کے بجائے کہہ رہے ہو کہ تم بھی متفق تھے۔ میں نے کب انکار کیا کہ میں متفق نہیں تھا۔ لیکن وقت میں نے طے نہیں کیا تھا، اور اس سلسلے میں تم نے جھوٹ بولا، اور پھر بعد میں سینہ زوری کی کوشش کی۔ مگر میں مختار ہوں 😉

مختار حیدر: صرف کاپی پیسٹر نہیں، میں اور بھی جوہر رکھتا ہوں، پتہ چل جائے گا تمہیں مناظرہ کے اختتام تک میں شہید خرم ذکی کے قبیلہ سے ہوں۔ یاد ہے، اس ایک بندے نے تمہاری ٹیم کو پریشان کر دیا تھا۔ میں نے اتنی تفصیل بتائی، لیکن تم جان بوجھ کر نہیں سمجھو گے۔ ایک بار پھر دوہراتا ہوں، تمہارے لیے نہیں، قارئین کے لیے تاکہ کوئی شک میں نہ رہے۔ تمہیں منوانے کے لیے تو بارہ گھنٹے کیا بارہ صدیاں بھی کم ہیں۔

مختار حیدر: اپنے ہی حوالے کو غور سے دیکھو۔ شیخ الکبیر کہہ رہے ہیں کہ 👈 و قد زعم 👉۔ یعنی بعض اہل کشف کا یہ 👈 زعم 👉 ہے۔ اگر نہیں پتہ تو دوسروں سے پوچھ لو کہ 👈 زعم 👉 کیا مطلب رکھتا ہے۔ پھر شیخ الکبیر نے اپنا عقیدہ بیان کیا اور منسوخ کی بات نہیں کی۔ بلکہ کافر کافر کے نعرے مارنے والوں کے کمزور دلوں کی بات کی۔ یہ بھی غور کرو

کہ یہ ☜ زعم ☞ والے لوگ اس قدر بے حیثیت تھے شیخ الکبیر کی نگاہ میں کہ ان کا نام بھی نہ لیا۔ بلکہ ☜ بعض ☞ کہہ کر جان چھڑائی۔ کمزور دلوں کی بات کے بعد کہا کہ جو باقی ہے اس میں ☜ کسی نے نزاع نہیں کیا ☞ مگر آپ لوگ شیخ الکبیر سے بڑے محقق سمجھتے ہو اپنے آپ کو آپ کہتے ہو کہ نہیں شیخ الکبیر صاحب، نہیں۔ ☜ شیعہ نے نزاع کی ہے ☞۔

مختار حیدر: اب آؤ اس طرف کہ جدھر میں نے اشارہ کیا، مگر تم تو واضح دلیل نہیں سمجھتے، اشارہ کی کیا حیثیت ہے۔ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ☜ فتوحات مصریہ ☞ میں شیخ نے اپنا عقیدہ بیان کیا ہے کہ ☜ کلام اللہ میں سے کچھ بھی ساقط نہیں ہوا ☞ امام شعرانی نے یہ زحمت کیوںںںںں کی؟ اس لیے کہ اوپر والی عبارت سے ☜ کتاب اللہ سے سقوط ☞ کا ثبوت ہی ملتا ہے۔ اسی لیے میں نے کہا تھا کہ مدعی سست گواہ چست۔

شیخ الکبیر جو کچھ کہہ رہے ہیں، امام شعرانی ان کو بچانے کے لیے اس کی تردید کر رہے ہیں۔ لیکن وہ عبارت نقل نہیں کر رہے، کہ جس کے بل بوتے پر وہ شیخ الکبیر کو بچانا چاہتے ہیں۔

اول تو وہ عبارت اس قابل تھی نہیں کہ نقل کی جاتی، اسی لیے نقل نہیں کی گئی۔ اور بالفرض محال اس کا مطلب وہی ہوتا جو امام شعرانی نے کہا، تب بھی ہم شیخ الکبیر کی اسی عبارت کو پکڑ کر آپ کا لگایا ہوا کفر کا فتویٰ ہی پیش کرتے۔ کیوں کہ انہوں نے جو کچھ لکھا ☜ الہام کے فرشتے ☞ کی مدد سے لکھا۔

مختار حیدر: تم نے تو وقت ضائع کرنا ہے، مگر میں نقاب کشائی ہی کروں گا، تا کہ اہل انصاف اہل سنت حقیقت جان سکیں، اور شیعہ بھائیوں کے پاس آئندہ کے لیے تم جیسوں کو لاجواب کرنے کے دلائل حاصل ہو جائیں۔

مختار حیدر: تیسرا کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے ☜ کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ☞ فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے تیسرے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب ☜ علی بن سید محمد الامدی شافعی ☞ ہیں۔ یہ صاحب قاہرہ کے مدرسہ احمدیہ کے استاد تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کی کتاب "الدور الاعلی" کی ☜ شرح ☞ لکھی ہے۔

یعنی یہ صاحب بھی باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دیئے ☜ ░ کافر ☞ ░ کے عقیدت مند ہیں۔ End



المتوفى سنة ١١٢٧ سبع وعشرين ومائة وألف. صنف الحاشية الفر... الآداب.

٤٩٠٢- [768/1] واله الداغستاني: علي قليخان بن الخاس ... شمخال الداغاستاني المتخلص بواله ولد بأصبهان وسافر إلى الهند ... سبعين ومائة وألف. من تصانيفه ديوان شعره فارسي في أربعة آلاف ... فارسي في ترجمة ٢٥٠٠ شاعر.

٤٩٠٣- **القلعي**: علي بن تاج الدين محمد بن سالم القلعي الم... منفي بالإسكندرية سنة ١١٧٢ اثنتين وسبعين ومائة وألف. من تص... الاختراع وهو بديعية. تكميل الفضل بعلم الرمل. ديوان شعره. شرح البديعية لأستاذه عبد الغني النابلسي. الفرج في مدح عالي الدرج. وسع الاطلاع بديع الأوضاع بديعية أيضا.

٤٩٠٤- **العمروسي**: علي بن خضر بن أحمد العمروسي المالكي المتوفى سنة ١١٧٣ ثلاث وسبعين ومائة وألف. له حاشية على إتحاف المريد شرح جوهرة التوحيد. شرح مختصر الشيخ خليل في فروع المالكية مجلدين.

٤٩٠٥- **الميقاتي**: علي بن مصطفى الدباغ أبو الفتوح الحلبي الشافعي المعروف بالميقاتي ولد سنة ١١٠٤ وتوفي سنة ١١٧٤ أربع وسبعين ومائة وألف. من تصانيفه حاشية على شرح الدلائل للفاسي. شرح الجامع الصحيح للبخاري.

٤٩٠٦- **الأمدي**: علي ابن السيد محمد الشافعي المدرس بمدرسة الأحمدية في القاهرة ثم سافر وجاور بمكة المكرمة وتوفي بها سنة ١١٦٦ ست وستين ومائة وألف. له شرح الدور الأعلى لمحيي الدين بن عربي.

٤٩٠٧- **البياي**: علي بن الحسن البياي الحنفي. له المعاني السنية شرح مقدمة السنوسية في العقائد فرغ منها سنة ١١٨٧.

٤٩٠٨- **البيومي**: علي بن حجازي بن محمد البيومي الخلوتي ثم الأحمدي الشافعي نزيل مصر ولد سنة ١١٠٨ وتوفي بمصر سنة ١١٨٣ ثلاث وثمانين ومائة وألف. له من الكتب الأسرار الخفية الموصلة إلى الحضرة العلية في شرح حكم العطائية. خواص الأسماء الإدريسية. رسالة في الحدود. الرسالة الوحدانية شرح أربعين النووية. شرح الإنسان الكامل للجيلي. شرح الصيغة الأحمدية. شرح الصيغة المطلسمة. الفوز والانتباه في بيان من لا يلتفت إلى سواه. فيض الرحمن على رسالة الشيخ رسلان. الهداية للإنسان إلى الكريم المنان شرح حكم العطائية أيضا. وغير ذلك.

٤٩٠٩- [769/1] المرادي: علي ابن السيد محمد ابن السيد مراد بن علي المرادي

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شیعہ مناظرین کی ہمیشہ سے یہی روش رہی ہے کہ گھما پھرا کر وہی باتیں الفاظ بدل کر کر دو اور اہل السنت مناظر کے اصل نقطے اور سوال کے جواب نہ دو۔ کیونکہ ان کو پتا ہے کہ کہ ان کی عوام تو جاہل ہوتی ہے، بات سمجھے بغیر واہ واہ کرنے والے اور نعرے لگانے والی ہوتی ہے۔ لیکن الحمد للہ ہم موجود ہیں شیعہ مناظرین کی علمی اوقات کا پردہ فاش کرنے کے لیے۔ جناب لعنت تو شیعوں کے نزدیک کوئی بری چیز یا عیب نہیں، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کہنے پر شیعہ یہ کہتے ہیں۔ پھر آپ پر لعنت کا کیا اثر ہو گا؟ باقی یہ تو یقینی بات ہے کہ جناب اتنے لمبے لمبے میسج اتنی جلدی لکھ کر بھیج نہیں سکتے، تو کوئی ان کو پیچھے سے کاندھا دے کر کھڑا ہے۔

معاویہ: ڈھٹائی میری یا آپ کی بے وقوفی؟ آپ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی عورت کہے کہ مجھے سنگسار مت کرو، اس مرد نے مجھ سے زنا کرنا چاہا، اس لیے اسے سنگسار کرو۔ تو اس کو یہی کہا جائے گا کہ تم بھی زنا پر راضی تھی اسی لئے تجھے بھی سنگسار کرنا ہو گا. ایسا ہے کہ نہیں؟ یا شیعہ مذہب میں کوئی دوسرا حکم ہے؟ تو وقت کا معاملہ جتنا آپ مجھ پر تھوپ رہے ہیں اتنے ہی آپ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ جس طرح میں نے خرم ذکی کی چیخیں نکالی تھیں اسی طرح آپ کی بھی نکالنے والا ہوں۔ اور جس طرح اس پر وہاں موجود شیعہ ناراض ہوئے تھے اس طرح آپ پر بھی ہونے والے ہیں۔

معاویہ: بعض اہل کشف کہ بات سے یہ کیسے مراد لے رہے ہیں آپ کہ یہ ان کا اپنا عقیدہ نہیں؟ اور یہ آپ نے کیسے سمجھا کہ وہ اسقاط سے مراد تحریف مراد لے رہے ہیں؟ یہی تو بے وقوفی ہے جناب کی کہ اہل کشف کی بات آگے بڑھانے پر اس کو بیان کرنے کو آپ جیسے ضعیف القلب لوگ تحریف سمجھ رہے ہیں۔ رہی نزاع والی بات، تو اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ باقی تحریف شدہ ہے؟ یہ آپ کی سوچ ہے جو دوسروں پر لگانے کی ناکام کوشش ہے۔ رہی بات امام شعرانی کی فتوحات مصریہ کا حوالہ دینے والی، تو اس سے بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں۔

امام شعرانی نے یہ بات اس لیے لکھ دی ہے تا کہ آپ جیسے ضعیف القلب اور حکمت سے دور لوگ اس سے تحریف نہ سمجھ لیں، اس لیے امام شعرانی نے واضح کر دیا کہ اس سے تحریف مراد نہیں ہے کیونکہ شیخ ابن عربی کا عقیدہ تحریف والا نہیں جیسا کہ فتوحات مصریہ میں ان کا عقیدہ موجود ہے۔ تو امام شعرانی گویا آپ جیسوں کا رد کر رہے ہیں جو غلط مطلب لے کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ باقی یہ ڈرامے بازی سب سمجھ رہے ہیں کہ خود کو کفر سے بچانے کے لیے شیعہ زبردستی دوسروں کی عبارات کو سیاق و سباق سے کاٹ کر ان کا غلط مطلب لے کر فتوے جڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور کچھ نہیں۔ End

مختار حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم برادران

مختار حیدر: اپنی ٹرن شروع کرتا ہوں۔ گھما پھرا کر بات تم کر رہے ہو پیارے دوست۔ اہل انصاف خوب سمجھ رہے ہیں۔ عوام کس کی بے وقوف ہے، یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں، تم بس مناظرہ کرو۔ آپ موجود ہیں، اچھی بات ہے۔ حق کی مخالفت کرنے والے ہمیشہ موجود رہے ہیں۔

مختار حیدر: یہ عبارت لکھ کر تم نے میسجز لکھنے میں دوسروں کی مدد لینے والے پر لعنت کرنے پر امین کہنے سے جان چھڑائی ہے۔ اس سے سب کو پتہ چل گیا کہ کون اپنے میسج لکھنے میں دوسروں کی مدد لے رہا ہے۔

لیکن لعنت کو بے اثر کہہ کر تم نے اللہ کی قدرت پر اعتراض اٹھایا ہے۔ سورہ نساء کی آیت 52 پڑھو۔ اللہ تعالی کہہ رہا ہے کہ جس پر وہ لعنت کرے، اس کا کوئی مددگار نہیں رہتا۔ جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ لعنت اثر نہیں کرتی۔ تمہارا یہ بیان قرآن مجید کے خلاف ہے، اگر تمہاری توبہ کی توفیق مکمل سلب نہیں ہوئی تو توبہ کرو۔ اگر سلب ہو چکی ہے تو جاہلانہ تاویل کر کے تکبر کا اظہار کرنا مت بھولنا۔ آخر میں پھر وہی حرکت۔ اگر یقین تھا کہ میں نے کسی سے میسج لکھوائے ہیں تو لعنت پر امین کہہ دیتے۔ لیکن تم نے نہ تو میسجز کے لیے دوسروں کی مدد لینے والے پر لعنت کے لیے امین کہی، اور نہ اپنی غلطی مانو گے۔ تمہاری حالت سب کو پتہ ہے۔:Surat No 4 :سورۃالنساء-Ayat No 52

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ ؕ وَ مَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰہُ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ نَصِیۡرًا ﴿ؕ۵۲﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے لعنت کی ہے اور جسے اللہ تعالٰی لعنت کر دے، تُو اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

www.theislam360.com

مختار حیدر: ڈھٹائی کا اعلی نمونہ ہے یہ عبارت۔

بات یہ تھی کہ تم نے کہا کہ وقت میں (مختار) نے مقرر کیا، جبکہ میں نے سکرین شاٹ مہیا کر دیا کہ وقت تم نے مقرر کیا تھا۔ تمہارا یہ میسج اعلی نمونہ ہے ڈھٹائی وضد اور جھوٹ کا۔ خرم ذکی شہید کی چیخیں نکلوانے کا کہہ کر تم نے ڈرامہ با ادب، با ملاحظہ، ہوشیار یاد دلا دیا۔ اس میں شہزادہ آکر اپنے باپ سے کہتا ہے کہ دھوبی کے لڑکے نے مجھے مکہ مارا، جو میں نے اپنے دائیں جبڑے پر روکا۔ پھر اس نے ایک اور مکہ مارا، جو میں نے اپنے بائیں جبڑے پر روکا۔ میں نے خوامخواہ تمہیں شہزادہ نہیں کہا تھا دوست، تمہارے جوہر دیکھ کر ہی کہا ہے۔ اب دعا کرو کہ بادشاہ نہ کہہ دوں 😉 تم نے بھی اسی طرح ہی کیا تھا۔ ویڈیو نیٹ پر موجود ہے۔ لیکن خرم ذکی شہید کی طرف سے اپلوڈ کی گئی ویڈیوز سے کچھ لوگوں کو تکلیف ہوئی، اور اب چھ میں سے چار ویڈیوز پاکستان میں پراکسی کے بغیر نہیں کھل رہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ شیعہ ان سے ناراض ہوئے، جبکہ میں وہی ویڈیوز دیکھ کر خرم ذکی شہید کا مداح بنا تھا، کاش کہ ان سے ایک ملاقات بھی ہو جاتی۔

مختار حیدر: میں تفصیل سے سمجھا چکا، اور تمہارے علاوہ سب سمجھ چکے۔ اگر سمجھ نہیں آ رہا تو کوئی بات نہیں۔ زبردستی تھوڑی ہے۔ وقت ضائع نہیں کرنے دوں گا۔ کیونکہ میرے پاس بقول تمہارے حوالوں کا ڈھیر ہے، ڈھیر

مختار حیدر: میرے دوست، میں اللہ تعالی سے دعا کر کے تمہارے لیے آسمان سے ایک سیڑھی لگوا دوں، اور تم اس پر چڑھ کر تمام حقائق اپنی آنکھوں سے دیکھ لو، تب بھی مجھے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ لہذا فائدہ نقصان کی ٹینشن نہ لو، مجھے اپنے تمام دلائل قارئین کے سامنے رکھنے دو۔ (60)

مختار حیدر: بہت خوب۔ تم کفر کا فتوی لگاؤ تو یہ دین کی خدمت ہے، ہم آئینہ سامنے رکھیں تو یہ ڈرامہ بازی ہے (61)۔ بہت خوب۔

کیا تم ترمذی کی حدیث بھول گئے؟ اگر کفر کا فتوی لگانے والا خطاکار ہو فتوی لگانے میں، تو کفر کا فتوی اسی کی طرف لوٹے گا۔ میں نے خود تم پر اور تمہارے ممدوحین پر کفر کا فتوی نہیں لگایا، بلکہ تمہارا ہی فتوی لوٹایا ہے تمہاری طرف۔ عبارات کا غلط مطلب کون لے رہا ہے، یہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

☜ قارئین کے لیے هدیہ ☞ ۔

میرا ارادہ تھا کہ مناظرہ کے پہلے دن قارئین کے سامنے کم از کم چودہ افراد ایسے پیش کر دوں، جو معاویہ صاحب کے بقول کافر ہیں۔ لیکن معاویہ صاحب کے وقت ضائع کرنے کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔

ابھی میں اختصار کے ساتھ مزید پانچ افراد کے نام پیش کر رہا ہوں، جن کا ذکر ☜ هدية العارفين ☞ میں ہے۔ اس کتاب سے دو افراد پہلے پیش کر چکا ہوں۔ تاہم ان پانچ افراد کے سکین پیش نہیں کروں گا، کیونکہ شرائط میں ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی دلیل پر بات ہو گی اور ایک ہی دلیل کے سکین پیش کیے جائیں گے۔ اس مناظرہ کی پی ڈی ایف میں ان پانچ افراد کے سکین بھی لگائے جائیں گے[7]، ان شا اللہ۔

چھٹے شخص خود امام شعرانی ہیں۔ ان کے مطلوبہ سکین پہلے ہی پیش کر چکا ہوں۔

چوتھا کافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے ☜ کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ☞ فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے چوتھے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب ☜ ابو الفتح، محمد بن مظفر الدين محمد بن حمد اللہ، الشيخ المكي ☞ ہیں۔ یہ صاحب ◆ شيخ اكملی ◆ کے نام سے مشہور تھے، اور مشائخ میں شمار ہوتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کے فارسی رسالہ کی ☜ شرح ☞ لکھی ہے، جس کا نام "الجانب الغربي في حل مشكلات محي الدين ابن عربي" ہے۔ یعنی یہ صاحب بھی باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دیے ☜ کافر ☞ کے عقیدت مند ہیں۔

پانچواں کافر:

[7] اب اس پی ڈی ایف میں ان افراد کے سکین بھی پیش کیے جا رہے ہیں جن کی بات مختار صاحب نے دوران مناظرہ کی تھی۔

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے پانچویں شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب علی اصغر بن عبد الصمد البکری القنوجی ھندی ◆ حنفی ◆ ہیں۔ یہ صاحب حنفیوں کے بڑے فقہاء میں شمار کیے جاتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ "شیخ ابن عربی" صاحب کی کتاب "فصوص الحکم" کی شرح لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دیئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

چھٹا کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے چھٹے شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب ابراہیم بن عبد اللہ الصاروخانی الرومی ◆ مفتی مدینہ ◆ اور عشاقی البروسوی کے نام سے جانے جاتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ انہوں نے "شیخ ابن عربی" صاحب کی صفائی دیتے ہوئے صنف المسک الازفر فی تبرئہ الشیخ الاکبر لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دیئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

ساتواں کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے ساتویں شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب یازیجی زادہ محمد بن صالح رومی ◆ حنفی ◆ اور یازیجی زادہ کے نام سے جانے جاتے تھے۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ انہوں نے "شیخ ابن عربی" صاحب کی فصوص الحکم کی شرح لکھی ہے۔ یعنی یہ صاحب باقاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دیئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

آٹھواں کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتویٰ کی وجہ سے کافر بننے والے آٹھویں شخص کا حوالہ ملاحظہ کریں۔

یہ صاحب عمر بن عبد الجلیل بن محمد جمیل ◆ حنفی بغدادی قادری ◆ ہیں۔

ان صاحب نے یہ کارنامہ انجام دیا ہے کہ انہوں نے "شیخ ابن عربی" صاحب کے رسالہ وحدہ الوجود کا حاشیہ لکھا ہے۔ یعنی یہ صاحب با قاعدہ طور پر معاویہ صاحب کے قرار دئے کافر کے عقیدت مند ہیں۔

نوواں کاااافر:

ابن عربی کے بعد معاویہ صاحب کے کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے نوواں شخص خود امام شعرانی ہیں۔ جنہوں نے فتوحات مکیہ کی تلخیص لکھی اور ابن عربی سے اپنی بے تحاشا عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ حوالہ شیخ ابن عربی کے کفر کے بارے بات کرتے ہوئے دیا جا چکا ہے۔

بمصر ولد سنة ٨٣١ وتوفي في رجب من سنة ٩٢٤ أربع وعشرين وتسعمائة له أرجوزة في ألفقه. ديوان شعره. شرح الأرجوزة.

٦٧٤١- الباذلي: محمد بن داود بن محمد الباذلي الحموي شمس الدين أبو عبد الله الكردي الشافعي ولد بجزيرة ابن عمر سنة ٨٤٥ وتوفي بها سنة ٩٢٥ خمس وعشرين وتسعمائة من مؤلفاته بديع البديع في مدح الشفيع عارض بها بديعية الحلي. تحفة ذوي الأرب فيما يرد علينا من استشكال حلب. التحفة المرضية في المسائل الشامية. مقدمة وأيضا تقدمة العاجل لذخيرة الآجل. حاشية على شرح جميع الجوامع للمحلى. غاية المرام في رجال البخاري إلى سيد الأنام.

٦٧٤٢- جلال المصري: محمد بن القاسم المصري القاضي جلال الدين المالكي المتوفى سنة ٩٢٦ ست وعشرين وتسعمائة. له شرح الرسالة. شرح منتهى السؤال والأمل في علمي الأصول والجدل لابن الحاجب.

٦٧٤٣- سورمه لي زاده: محمد بن محمد بن محمد العمري العدوي الرومي الحنفي الخطيب بجامع الفتح المعروف بسورمه لي زاده المتوفى سنة ٩٢٦ ست وعشرين وتسعمائة له رسالة في إملاء الخط العربي. القراءة الثلاثة للأئمة الثلاثة. قصيدة في القراءة. شرح القصيدة المذكورة.

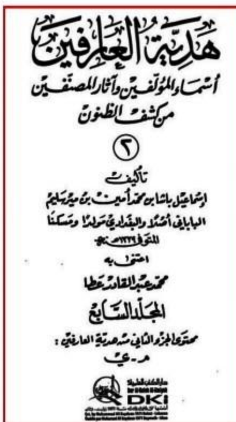
٦٧٤٤- الشيخ الملكي: أبو الفتح محمد بن مظفر الدين محمد بن حميد الدين عبد الله المعروف بالشيخ أكملي من مشائخ السلطان سليم الأول العثماني المتوفى في حدود سنة ٩٢٦ ست وعشرين [229/2] وتسعمائة **له الجانب الغربي في حل مشكلات محيي الدين بن عربي من الفصوص رسالة فارسية.**

٦٧٤٥- التدموري: محمد بن محمود بن آجا التدموري المتوفى سنة ٩٢٥ خمس وعشرين وتسعمائة. له نظم فتوح الشام للواقدي في أثنى عشر ألف بيت.

٦٧٤٦- زيني جلبي: محمد شاه بن محمد الفناري زين الدين الحنفي المعروف بزيني حلبي قاضي حلب توفي سنة ٩٢٦ ست وعشرين وتسعمائة صنف رسالة في أبوي النبي ﷺ.

٦٧٤٧- القاضي السمرقندي: الشيخ جلال الدين محمد الزاهد السمرق... بالقاضي النقشبندي من خلفاء الشيخ عبيد الله الأحرار توفي في حدود سن... وعشرين وتسعمائة صنف سلسلة العارفين وتذكرة الصديقين في مناقب شيخة ال...

٦٧٤٨- البردعي: محمد بن محمد بن محمد بن محمد البردعي محي ال... ثم الرومي الحنفي توفي سنة ٩٢٧ سبع وعشرين وتسعمائة بأدرنه. صنف من ا...



٤٨٨٦- **المرعشي**: علي بن فضل الله بن محمد المرعشي الشافعي المتوفى سنة ١١٣٤ أربع وثلاثين ومائة وألف. صنف مواهب العزيز في شرح الوجيز للغزالي في الفروع.

٤٨٨٧- **الطرابلسي**: أبو الحسن علي بن عبد الصادق بن أحمد بن عبد الصادق بن محمد بن عبد الله العبادي " نسبة للعبائدة قبيلة من بني سليم " الصوفي الفقيه المالكي ولد بساحل طرابلس الغرب وتوفي بها سنة ١١٣٨ ثمان وثلاثين ومائة وألف. من تآليفه أسباب الغنا أي علم الثروة. تحفة الإخوان في الرد على فقراء الزمان. شرح الصغرى للسنوسي. شرح مختصر رسالة ابن أبي زيد القيرواني في الفقه. شرح منظومة ابن عاشر. شرح منظومة أبي عبد الله الأوجلي في التوحيد. شرح منظومة عبد الغني المغربي فيما يجب عينا وفيما يجب على [766/1] الكفاية. شرح هداية المعيد له. منظومة في عيوب النفس. هداية المعيد إلى الطريق المبتغى الحميد في نظم أصول الطريق للشيخ زروق.

٤٨٨٨- **القنوجي**: علي أصغر بن عبد الصمد البكري القنوجي الهندي الحنفي من أعاظم فقهائهم ولد سنة ١٠٥١ وتوفي سنة ١١٤٠ أربعين ومائة وألف. من تصانيفه تبصرة المدارج في علم السلوك. ثواقب التنزيل في تفسير القرآن. شرح فصوص الحكم لمحيي الدين بن عربي. القصيدة المهيمنية في النفحة المحمدية. اللطائف العلية في المعارف الإلهية. النفائس العلية في كشف أسرار المهيمنية.

٤٨٨٩- **العاملي**: أبو الحسن علي بن محمد طاهر بن عبد الحميد بن موسى بن علي بن معتوق العاملي النباطي الشيعي الفتوني الأصبهاني نزيل النجف المتوفى في حدود سنة ١١٤٠ أربعين ومائة وألف. له شرح الكفاية. شريعة الشيعة ودلائل الشريعة فرغ منها سنة ١١٢٩. الفوائد الغروية في الأصول. مشكاة الأنوار في تفسير القرآن. ديوان شعره في المراثي. رسالة في الرضاع.

٤٨٩٠- **العنسي**: علي بن محمد بن علي العنسي اليمني القاضي من غلاة الشيعة كان أديباً شاعراً توفي بالحيمة سنة ١١٣٩ تسع وثلاثين ومائة وألف. له عنوان الشرف.

٤٨٩١- **الدمشقي**: درويش علي بن محمد الدمشقي الشاذلي الحنفي نقيب الرماية بدمشق المتوفى في حدود سنة ١١٣٠ ثلاثين ومائة وألف. صنف مفتاح كنز د... أصول الرماية وتعليم الغلام.

٤٨٩٢- **الحريشي**: علي بن أحمد أبو الحسن الحريشي " بضم الحاء الم... الراء وسكون الياء المثناة " الفاسي داراً الفقيه المالكي توفي حاجاً بمكة ودفن... ١١٤٥ خمس وأربعين ومائة وألف. له من التآليف شرح الشفاء للقاضي عيا... منظومة ابن زكرى في مصطلح الحديث. شرح الموطأ للإمام مالك. مختصر ال...




هدية العارفين
أسماء المؤلفين وآثار المصنفين
من كشف الظنون
١
تأليف
إسماعيل باشا بن محمد أمين بن مير سليم
البابانى أصلا والبغدادي مولدا ومسكنا
المتوفى ١٣٣٩هـ
اعتنى به
محمد عبد القادر عطا
المجلد السادس
محتوى الجزء الأول من هدية العارفين:
أ - ل
DKI

في البيان. مطالع السعد لمطالع الجوهر الفرد وهو شرح على مختصر أبيه في الصرف والنحو. نفح الأزهار في منتخبات الأشعار مطبوع.

٢٨٧- جه جه لي زاده: الشيخ إبراهيم نور الدين القسطموني الشهير بج... القادري المتوفى بعد سنة ١٢٦٠ ستين ومائتين بعد الألف. له شرح وصية الإ... فرائد اللآلي في شرح أسماء المتعالي. منظومة في العقائد تركي.

٢٨٨- الديار بكري: إبراهيم بن حسين الدياربكري المدرس الحنفي تو... سنة ١٢٥٥ خمس وخمسين ومائتين وألف. له الرسالة الولدية.

٢٨٩- نادري الكازروني: ميرزا إبراهيم الكازروني المتخلص بنادري ك... توفي سنة ٢١٥٨ ثمان وخمسين ومائتين وألف. من تصانيفه أنفس وآفاق فارسي في المثنويات. جهل صباح كذا. ديوان شعره. شائق ومشتاق كذا. كلستان خليل كذا. مشرق العشاق كذا. منهج العشاق كذا.

٢٩٠- الأشقودره وي: إبراهيم صدقي بن إبراهيم الأشقودره وي الرومي الحنفي نزيل اسكدار المدرس في مدرسة شمسي باشا سافر إلى الحرمين حج ورجع إلى الآستانة سنة ١٢٣٨ ثمان وثلاثين ومائتين وألف. له التحفة اليتيمة في المسائل الاعتقادية فرغ منها سنة ١٢٣٨. الدرة اليتيمة في الأحاديث القدسية. الرسالة الصدقية. الشافية للمريض والكافية للمريد. الفوائد اليتيمة. منجية الفقراء. كان حيا سنة ١٢٤٧.

٢٩١- الفاسي السنوسي: السيد إبراهيم بن إدريس الحسني السنوسي المالكي الفاسي ولد ببلده ثم انتقل إلى الإسكندرية ثم إلى القاهرة وتوفي بها سنة ١٣٠٤ أربع وثلاثمائة وألف. من تصانيفه سيف النصر بالسادة الكرام أهل بدر نظماً ونثراً في مجلد. وشرع في تفسير القرآن وشرح البخاري وشرح مختصر الشيخ خليل ولم يوافه الأجل بإتمامها.

٢٩٢- عشاقي البروسوي: إبراهيم بن عبد الله الصاروخاني الرومي المعروف بالعشاقي المفتي بمدينة بروسة المتوفى بها سنة ١٣٠٩ تسع وثلاثمائة وألف. صنف المسك الأزفر في تبرئة الشيخ الأكبر محيي الدين بن عربي.

٢٩٣- رحمي الكريدي: إبراهيم بن عبد الحميد الكريدي الرومي المتخلص برحمي توفي سنة ١٣١٢ ثاني عشرة وثلاثمائة وألف صنف واسطة السلوك في سياسة الملوك.

٢٩٤- [45/1] المصري: إبراهيم باشا بن حسن المصري الطبيب المتوفى سنة...له الروض الآسي في الطب السياسي طبع بمصر سنة ١٢٩٣ ثلاث وتسعين ومائتين وألف.

٢٩٥- الدسوقي: إبراهيم بن عبد الغفار الدسوقي المصري الأديب توفي سنة ١٣٠١ إحدى وثلاثمائة وألف. له المقالة الشكرية للحضرة الإسماعيلية على إنشاء دار الوراقة

المكتبة الشاملة - [بحث في النصوص]

هدية العارفين — الإصدار : 1 — http://www.shamela.ws

حَاشِيَة على الشَّمَائِل.

مولد النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم.

نفائس التَّنْصِيص فِي شرح التَّلْخِيص.

يازيجي زَاده مُحَمَّد بن صَالح الرُّومِي من اهل كليبولى الْمَعْرُوف بِيَاز يجي زَاده الْحَنَفِيّ الزَّاهِد من مشائخ البيرامية الْمُتَوفَّى سنة 855 خمس وَخمسين وَثَمَانمِائَة.

لَهُ محمدية فِي سيرة الاحمدية منظومة تركية فِي التصوف مُجَلد كَبِير.

مغارب الزَّمَان لغروب الاشياء فِي الْعين والعيان مُجَلد.

شرح الفصوص لمحيي الدّين ابْن عَرَبِيّ.

ابْن حميد مُحَمَّد بن على بن احْمَد الْمحلى المصرى محب الدّين أَبُو الطّيب الشَّافِعِي الشاذلي الْمَعْرُوف بِابْن حميد الْمُتَوفَّى سنة 855

هدية العارفين — 2 — 198 — إخفاء التشكيل

مسلسل	النص	الكتاب	الباب	الجزء	الصفحة
15	إذا مات فلم يمكن من ذلك بل دفن بمقابر الصوفية وبعد وفاته شهد محيي الدين ابن عربي الطائي الصوفي وتقي الدين خزعل	البداية والنهاية ط إحياء التراث	وممن توفي فيها	13	136
16	إذا مات فلم يمكن من ذلك بل دفن بمقابر الصوفية وبعد وفاته شهد محيي الدين ابن عربي الطائي الصوفي وتقي الدين خزعل	البداية والنهاية ط الفكر	ياقوت ويقال له يعقوب بن عبد الله	13	116
17	بهاء الدين أنه كان يذهب إلى تفضيل علي على عثمان موافقة لشيخه محيي الدين ابن عربي ولمنام رآه بجامع دمشق معرضا عنه	البداية والنهاية ط الفكر	ثم دخلت سنة تسع وستين وستمائة	13	258
18	سنة تسع وثلثمائة والف صنف المسك الازفر في تبرئة الشيخ الاكبر محيي الدين ابن عربي رحمى الكريدى ابراهيم بن عبد الحميد	هدية العارفين	* رحمى الكريدى - ابراهيم بن عبد الحميد	1	44
19	الصوفي الحنفي صنف كشف تاج التراجم من دائرة الجود والمراحم لمحيي الدين ابن عربي فرغ منه سنة سبع وتسعمائة السمهودي	هدية العارفين	الزقاق - علي بن القاسم بن محمد أبو	1	740
20	في علم السلوك ثواقب التنزيل في تفسير القرآن شرح فصوص الحكم لمحيي الدين ابن عربي القصيدة المهيمنية في النفحة	هدية العارفين	العمرى - على بن مراد بن عثمان بن على	1	766
21	المكرمة وتوفي بها سنة ست وستين ومائة والف له شرح الدور الاعلى لمحيي الدين ابن عربي البيباى على بن الحسن البيباى الحنفي	هدية العارفين	البيومى - على بن حجازى بن محمد البيومى	1	768
22	من التآليف حاشية على الاستعارات حاشية على رسالة وحدة الوجود لمحيي الدين ابن عربي حاشية على مغنى اللبيب الحواشي	هدية العارفين	* الاسبيرى - عمر بن على بن ابراهيم بن	1	799
23	المتوفي سنة ثمان وخمسين والف صنف الشرح على فصوص الحكم للشيخ محيي الدين ابن عربي العامري محب الله بن زين العابدين بن	هدية العارفين	الروضى - حسام الدين محسن بن الحسن بن	2	5
24	مغارب الزمان لغروب الاشياء في العين والعيان مجلد شرح الفصوص لمحيي الدين ابن عربي ابن حميد محمد بن على بن احمد المحلى	هدية العارفين	ابن حميد محمد بن على بن احمد المحلى	2	198

النتائج : 104

المكتبة الشاملة - [بحث في النصوص]

هدية العارفين — الإصدار : 1 — http://www.shamela.ws

الْبَغْدَادِيّ – عمر بن عبد الْجَلِيل بن مُحَمَّد جميل بن درويش ابْن عبد المحسن الْحَنَفِيّ الْبَغْدَادِيّ القادرى نزيل دمشق ولد سنة 1155 وَتوفى سنة 1194 اربع وَتِسْعين وَمِائَة والف لَهُ من التآليف.

حَاشِيَة على الاستعارات.

حَاشِيَة على رِسَالَة وحدة الْوُجُود لمحيي الدّين ابْن عَرَبِيّ.

حَاشِيَة على مغنى اللبيب.

الحواشي الفتوحية على شرح النونية لخضر بك شرح الصَّلَوَات المحمدية للشَّيْخ الاكبر محيي الدَّين.

شرح مُخْتَصر القدورى.

الكمالين على الجمالين لعلى القارى وصل فِيهَا إِلَى اوائل سُورَة الْعمرَان وَغير ذَلِك.

هدية العارفين — 1 — 799 — إخفاء التشكيل

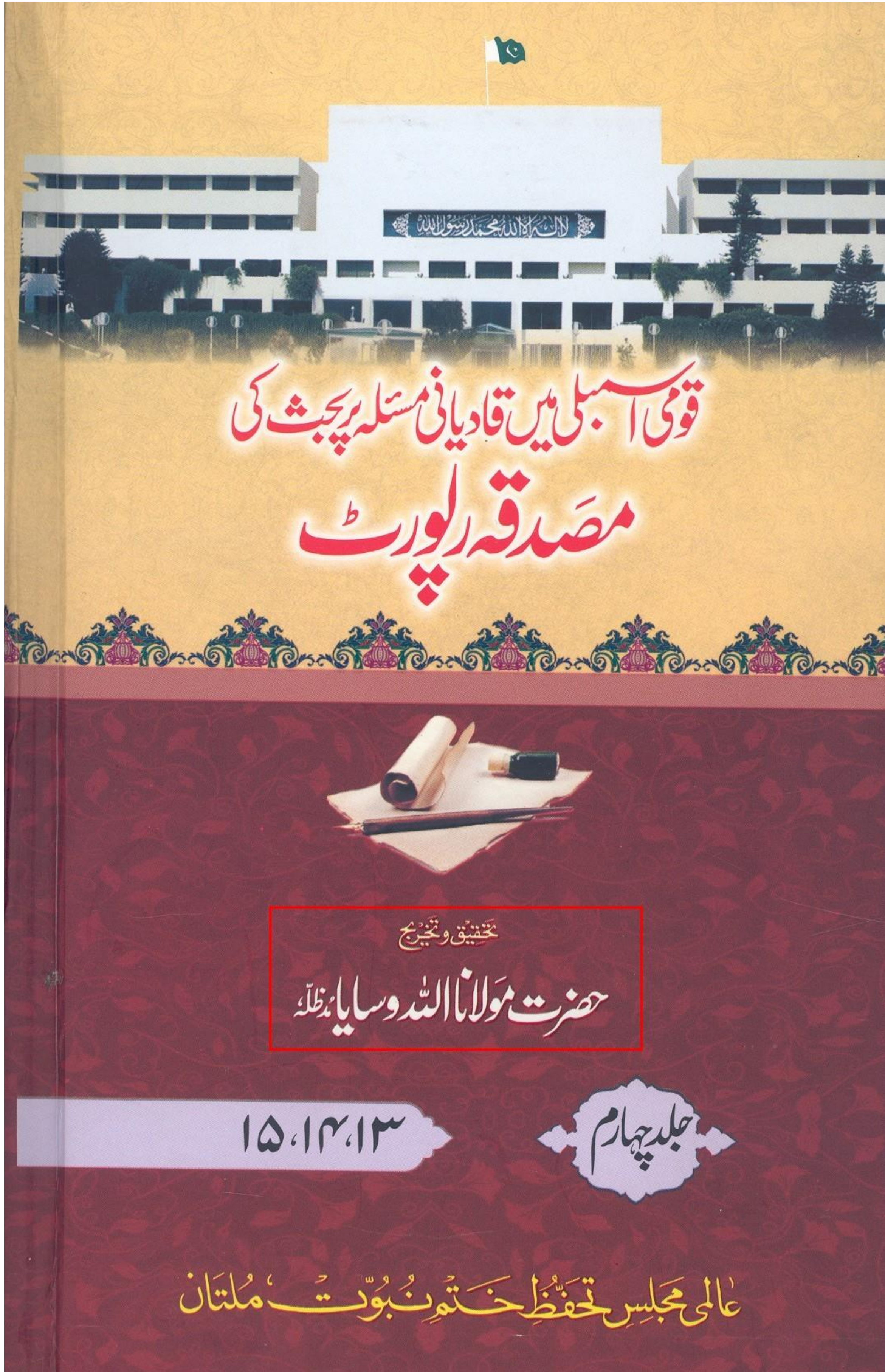
مسلسل	النص	الكتاب	الباب	الجزء	الصفحة
13	محاضرات الأبرار ومسامرات الأخيار خمس مجلدات وغير ذلك قال الشيخ محيي الدين ابن عربي رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في	فوات الوفيات لابن شاكر الكتبي:	الشيخ محيي الدين ابن عربي	3	438
14	بهاء الدين أنه كان يذهب إلى تفضيل علي على عثمان موافقة لشيخه محيي الدين ابن عربي ولمنام رآه بجامع دمشق معرضا عنه	البداية والنهاية موافق	الشيخ أبو نصر بن أبي الحسن	13	258
15	إذا مات فلم يمكن من ذلك بل دفن بمقابر الصوفية وبعد وفاته شهد محيي الدين ابن عربي الطائي الصوفي وتقي الدين خزعل	البداية والنهاية ط إحياء التراث	وممن توفي فيها	13	136
16	إذا مات فلم يمكن من ذلك بل دفن بمقابر الصوفية وبعد وفاته شهد محيي الدين ابن عربي الطائي الصوفي وتقي الدين خزعل	البداية والنهاية ط الفكر	ياقوت ويقال له يعقوب بن عبد الله	13	116
17	بهاء الدين أنه كان يذهب إلى تفضيل علي على عثمان موافقة لشيخه محيي الدين ابن عربي ولمنام رآه بجامع دمشق معرضا عنه	البداية والنهاية ط الفكر	ثم دخلت سنة تسع وستين وستمائة	13	258
18	سنة تسع وثلثمائة والف صنف المسك الازفر في تبرئة الشيخ الاكبر محيي الدين ابن عربي رحمى الكريدى ابراهيم بن عبد الحميد	هدية العارفين	* رحمى الكريدى - ابراهيم بن عبد الحميد	1	44
19	الصوفي الحنفي صنف كشف تاج التراجم من دائرة الجود والمراحم لمحيي الدين ابن عربي فرغ منه سنة سبع وتسعمائة السمهودي	هدية العارفين	الزقاق - علي بن القاسم بن محمد أبو	1	740
20	في علم السلوك ثواقب التنزيل في تفسير القرآن شرح فصوص الحكم لمحيي الدين ابن عربي القصيدة المهيمنية في النفحة	هدية العارفين	العمرى - على بن مراد بن عثمان بن على	1	766
21	المكرمة وتوفي بها سنة ست وستين ومائة والف له شرح الدور الاعلى لمحيي الدين ابن عربي البيباى على بن الحسن البيباى الحنفي	هدية العارفين	البيومى - على بن حجازى بن محمد البيومى	1	768
22	من التآليف حاشية على الاستعارات حاشية على رسالة وحدة الوجود لمحيي الدين ابن عربي حاشية على مغنى اللبيب الحواشي	هدية العارفين	* الاسبيرى - عمر بن على بن ابراهيم بن	1	799

النتائج : 104

مختار حیدر: اب معاویہ صاحب، آپ سے مخاطب ہوتا ہوں۔ میرے پاس دیوبندی علماء کی ایک لسٹ بھی موجود ہے، جو شیخ الکبیر کے مداح ہونے کی وجہ سے ☜ بقول آپ کے ☞ کافر ہو چکے ہیں۔ لیکن میں ایک حوالہ پیش کر کے موجودہ بحث سمیٹتا ہوں۔ ایک اور کاااافر:

معاویہ صاحب کے ☜ کافر کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ☞ فتوی کی وجہ سے کافر بننے والے ایک دیوبندی عالم ☜ مولانا اللہ وسایا ☞ صاحب ہیں۔ انہوں نے ☜ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ ☞ نامی کتاب لکھی اور اس میں معاویہ صاحب کی زبان سے کافر قرار دیئے جانے والے "ابن عربی" اور "امام شعرانی" کو ☜ رحمہ، شیخ، شیخ اکبر، عارف باللہ ☞ جیسے القابات دیئے ہیں اور ان دونوں حضرات کی وکالت کی ہے۔

یعنی معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے یہ وسایا صاحب کافر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کریں۔



[2013] شیخ ابن عربیؒ اور شیخ شعرانیؒ

شیخ محی الدین ابن عربیؒ کی طرف خاص طور سے یہ بات زور شور سے منسوب کی جاتی ہے کہ وہ غیر تشریعی نبوت کے قائل ہیں، مگر ان کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو: ''فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالٰھیۃ والنھی فمن ادّعاھا بعد محمد ﷺ فھو مدع شریعۃ اوحی بھا الیہ سواء وافق بھا شرعنا او خالف''

''پس نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اولیاء اللہ کے لئے صرف معارف باقی رہ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی امر (کسی چیز کا حکم) یا نہی (کسی چیز سے منع کرنا) کے دروازے بند ہو چکے۔ اب ہر وہ شخص جو اس کا دعویٰ کرے وہ درحقیقت شریعت کا مدعی ہے۔ خواہ اس کا الہام ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔''

(فتوحات مکیہ ج۳ ص۳۹)

اس عبارت نے واضح کر دیا کہ:

۱...... شیخ اکبرؒ کے نزدیک مدعی شریعت صرف وہ نہیں ہے جو شریعت محمدیہؐ کے بعد نئے احکام لائے۔ بلکہ وہ مدعی نبوت بھی ان کے نزدیک مدعی شریعت ہے۔ جس کی وحی بالکل شریعت محمدیہ کے موافق ہی ہو۔

۲...... آنحضرت ﷺ کے بعد جس طرح نئی شریعت کا دعویٰ ختم نبوت کا انکار ہے۔ شریعت محمدیہ کی موافق وحی کا دعویٰ بھی ختم نبوت کا انکار ہے۔

۳...... شیخ اکبرؒ کے نزدیک تشریعی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے جسے شریعت نبوت کہے، خواہ وہ نبوت شریعت جدیدہ کی مدعی ہو اور خواہ شریعت محمدیہ کی موافقت کا دعویٰ کرے۔ پس غیر تشریعی نبوت سے مراد وہ کمالات نبوت اور کمالات ولایت ہوں گے جن پر شریعت [2014] نبوت کا اطلاق نہیں کرتی اور وہ نبوت نہیں کہلاتی۔

عارف باللہ امام شعرانیؒ نے ''الیواقیت والجواہر'' میں شیخ اکبرؒ کی مندرجہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے اس کے ساتھ یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں: ''فان کان مکلفا ضربنا عنقہ والاضربنا عنہ صفحاً''

(الیواقیت ج۲ ص۳۸)

''اگر وہ شخص مکلف یعنی عاقل بالغ ہو تو ہم پر اس کا قتل واجب ہے۔ ورنہ اس سے اعراض کیا جائے گا۔''

مختار حیدر: اللہ وسایا صاحب کی کتاب دیوبندی "مکتبہ جبریل" اور elmedeen.com پر موجود ہے۔

مختار حیدر: End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختار صاحب اپنی عادت سے مجبور ادھر اُدھر کی باتیں بھیج کر 12 گھنٹے پورے کرنے کے چکر میں ہیں بس۔ جس آدمی کو بات سمجھنے کی صلاحیت نہیں وہ بھی مناظر بن کر میدان میں آیا ہے۔ میں نے لکھا کہ شیعوں کے نزدیک لعنت بری چیز یا عیب نہیں۔ اور جناب قرآن کی آیت پیش کر رہے ہیں۔ جناب بات سمجھ کر پھر بات کیا کریں۔ پھر جناب ڈائریکٹر بن کر قصے سنانا شروع کر گئے اور لوگوں کا وقت ضائع کرنے لگ گئے۔ جناب یہاں مجلس نہیں چل رہی جو آپ کے نیپالی قصے یہاں چلیں

گے، یہاں دلائل سے بات ہو گی نہ کہ کہانیوں سے۔ خرم ذکی کی چیخیں نکلنے والی بات اور وہیں موجود شیعوں کا اس پر غصہ ہونے والی بات کوئی جواب نہیں جناب نے۔ جناب چیخے کیوں تھے آپ کے خرم ذکی اور وہاں موجود شیعہ اس پر کیوں ناراض کہے تھے؟ کچھ فرمائیں اس پر؟ میں نے مختار صاحب کی دلیل کا توڑ پیش کیا لیکن ان کا کوئی علمی جواب انہوں نے نہیں دیا۔ اگر کوئی علمی توڑ پیش کی ہو تو وہ میسج ذرا مجھے مینشن کر دے(62)۔ باقی جناب کا یہ کہنا کہ کون کون اور کتنے کتنے کافر ہو رہے ہیں۔

یہ بات صرف ایک فضول بک بک کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ جب تحریف ثابت ہی نہیں تو کفر کا فتویٰ کہاں سے اور کیسے لگا؟

معاویہ: یہ کیا جواب دیا ہے آپ نے(اشارہ 60 کی طرف)،؟ یہ کوئی جواب ہے؟(63) میرے جس میسج کو مینشن کر کے یہ میسج کاپی پیسٹ کیا ہے جناب نے، اس کا جواب چاہیے جواب..

معاویہ: یہ تو بالکل فالتو کا میسج ہے، کوئی ضرورت نہیں اس بات کی(اشارہ 61 کی طرف)۔ جناب اگلی دلیل پیش کریں فالتو وقت ضائع نہ کریں۔ آپ کے استدلال کے پرخچے آسمانوں میں آڑ رہے ہیں۔End

مختار حیدر: میرے دوست، کاش کہ بارہ دن ہوتے تو لوگ دیکھتے کہ دلائل کے معاملہ میں آپ لوگ کتنے کھوکھلے ہو۔ سمجھ کس کو کیا آئی، یہ قارئین پر چھوڑ دو، تم ٹینشن نہ لو۔ لعنت پر ☜ آمین ☞ کہنا پھر گول کر گئے؟ 😉

مختار حیدر: بھئی اگر کوئی مومن مجھے کچھ بتانے کے لیے میسج کرنا چاہے، تو کر سکتا ہے۔ سب سمجھدار لوگ دیکھ چکے کہ معاویہ صاحب دوسروں کے سہارے چل رہے ہیں۔ بار بار مینشن نہیں کروں گا(اشارہ 62 کی طرف)، لوگ پڑھ چکے میرا جواب ☜ کئی مرتبہ ☞

مختار حیدر: ھھھ، یہ عقلمندوں کے لیے تھا دوست(اشارہ 63 کی طرف)،

مختار حیدر: دلائل کس نے دیے، اور کون الف بے لکھ رہا ہے، یہ فیصلہ قارئین کو کرنے دو۔

مختار حیدر: جی جناب،

یہ دوسری شخصیت ☜ اماااااام العصر، الشیخ محمد انور کشمیری، دیوبندی ☞ پیش خدمت ہیں، جنہوں نے تحریف قرآن کے عقیدے کا اظہار کیا ہے۔ یہ دیوبندیوں کے علماء کے بھی استاد ہیں۔

کشمیری صاحب سابقہ آسمانی کتب میں تحریف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"واعلم أن في التحريف ثلاثه مذاهب"

یعنی، "جان لو کہ تحریف کے بارے میں تین مذاہب ہیں"

اس کے بعد علامہ صاحب نے تینوں مذہب بیان کیے ہیں۔ اور تیسرے مذہب کے بارے کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک کتب سماویہ میں ☜ لفظی تحریف ☞ نہیں ہوئی، بلکہ ان کے نزدیک صرف اور صرف معنوی تحریف ہوئی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس جماعت پر لازم ہے کہ قرآن کو بھی تحریف شدہ مانے، کیونکہ قرآن میں بھی معنوی تحریف کم نہیں ہے۔

☜ پھر موصوف اپنی تحقیق کا نچوڑ پیش کرتے ہیں ☞ اور کہتے ہیں کہ

"والذی تحقق عندي أن التحريف فيه لفظي أيضا"

یعنی، "میرے نزدیک ثابت شدہ یہ ہے کہ اس قرآن میں لفظی تحریف بھی ہے"

علامہ صاحب یہیں نہیں رکے، بلکہ آگے فرماتے ہیں کہ

"أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به"

یعنی، "یہ جان بوجھ کر کیا گیا، یا یہ غلطی سے ہوا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

فيض الباري

على

صحيح البخاري

من أمالي الفقيه المحدث الأستاذ الكبير

إمام العصر الشيخ محمد أنور الكشميري ثم الديوبندي المتوفى ١٣٥٢هـ

جمع هذه الأمالي وحررها

مع

حاشية البدر الساري

إلى فيض الباري

صاحب الفضيلة الأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي

من أساتذة الحديث بالجامعة الإسلامية بدابهيل

الجزء الرابع

يحتوي على الكتب التالية:

الشركة . الرهن . العتق . المكاتب . الهبة . الشهادات . الصلح . الشروط
الوصايا . الجهاد والسِّيَر . فرض الخمس . الجزية والموادعة . بدء الخلق
أحاديث الأنبياء . المناقب . فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
مناقب الأنصار

تنبيه

أدرجنا نصّ «صحيح البخاري» كاملاً وميّزناه بحرف أكبر من حرف الشرح. كما ميّزنا ألفاظ الصحيح ضمن الشرح بوضعها بين قوسين ولوّناها بالأحمر. ووضعنا في الحواشي «البدر الساري إلى فيض الباري» للأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي

منشورات محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية بيروت لبنان

قوله: (وقال الشعبي: لا تجوزُ شهادةُ أهلِ المِلَلِ بَعْضِهم على بعض لقوله تعالى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ﴾ [المائدة: ١٤] الآية قلت: باب الحِقْد والغمر غيرُ باب الشهادة، ولا اختصاص له بالكافرِ والمسلم، فإنها لا تُقْبل في الوجهين.

قوله: (وقال ابن عباس)... الخ، واعلم أنَّ في التحريف ثلاثةُ مذاهبَ: ذهب جماعةٌ إلى أن التحريفَ في الكتب السماوية قد وقع بكُلٍّ نحو في اللفظ والمعنى جميعًا، وهو الذي مال إليه ابنُ حَزْمٍ؛ وذهب جماعةٌ إلى أن التحريف قليلٌ، ولعلَّ الحافِظَ ابنَ تيمية جنح إليه؛ وذهب جماعةٌ إلى إنكارِ التحريف اللفظي رأسًا، فالتحريفُ عندهم كلُّه معنوي. قلت: يَلْزَمُ على هذا المذهب أن يكونَ القرآنُ أيضًا مُحرَّفًا، فإنَّ التحريفَ المعنويَّ غيرُ قليل فيه أيضًا، والذي تحقَّق عندي أن التحريفَ فيه لفظيٌّ أيضًا، أما إنه عن عمد منهم، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به.

٣٠ ـ بابُ القُرْعَةِ في المُشْكِلَاتِ

وَقَوْلِهِ: ﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَـٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران: ٤٤]. وَقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلَامُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ، فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ﴾: أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ﴾ [الصافات: ١٤١] مِنَ المَسْهُومِينَ. وَقالَ أَبُو هُرَيرَةَ: عَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ اليَمِينَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

٢٦٨٦ ـ حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنا أَبِي: حَدَّثَنا الأَعْمَشُ قالَ: حَدَّثَني الشَّعْبِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ المُدْهِنِ في حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ في أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ في أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِينَ في أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالمَاءِ عَلَى الَّذِينَ في أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: ما لَكَ؟ قالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ المَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ». [طرفه في: ٢٤٩٣].

٢٦٨٧ ـ حدّثنا أَبُو اليَمانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ ...
الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ أُمَّ العَلَاءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ ...
مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ في السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى ...

= شهادةَ النَّصارى بعضهم على بعض، وعن يحيى بن أَكْثَم: جمعت قول مائة فقيه ...
الكتاب، بعضهم على بعض إلاّ عن ربيعةَ، فإني وجدت عنه قَبولها وردّها. وإنّما ...
لأن الكُفر لم يُخرِجهم عن وِلاية بعضهم على بعض في تزويج بناتهم، والبيع على ...
فِسقِهم عن ذلك، ولأنه يجوزُ تقريرُ الكافر على كُفره، ولا يجوز تقريرُ الفاسِق ...
وأبي ليلى، والثوري، وسائر الكُوفيين، إلا أن أبا ليلى يعتبرُ اتفاقَ المِلَّة للقَبُول، اهـ

فَيضُ البَارِي على صَحِيحِ البُخَارِي

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، آپ کا کفر کا فتویٰ آپ کی طرف ہی پلٹ آیا۔

اب یا تو قرآن مجید اور اپنے کفر کے فتوے کو ترجیح دیں، جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے، اور انور کشمیری صاحب کو کافر قرار دیں۔

یا پھر توبہ کریں کہ آپ لوگ کافر کافر کے نعرے لگا کر انتشار پھیلاتے ہیں، اور حاصل صرف یہ ہوتا ہے کہ اپنے ہی بزرگ کافر کرواتے ہیں۔ قارئین کی تسلی کے لیے یہ سکین پیش کر رہا ہوں (64)۔ انور کشمیری صاحب اتنے بڑے دیوبندی عالم ہیں کہ ایک مفتی صاحب کی تعریف کے لیے ایک نام "ابن حجر" کا چنا گیا تو دوسرا "انور کشمیری صاحب" کا چنا گیا۔ 👈

علامہ سید محمد یوسف بنوری اور خدمات حدیث

علامہ سید محمد یوسف بنوری اور خدمات حدیث (آخری قسط)

ہندوستان کے مشہور علمی ادارے "مرکز الشیخ ابی الحسن الندوی للبحوث والدراسات الاسلامیۃ" اعظم گڑھ یوپی میں صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء کو دو روزہ بین الاقوامی علمی سیمینار بعنوان "ہندوستان اور علم حدیث تیرہویں اور چودھویں صدی میں" منعقد ہوا، جس میں جامعہ دارالعلوم فلاح دارین گجرات کے رئیس مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی نے بعنوان خاص "دور حاضر کے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ وانور شاہ کشمیریؒ ثانی، علم حدیث کے رمز شناس، محدث جلیل علامہ محمد یوسف بنوریؒ اور خدمات حدیث" پر اپنا قیمتی مقالہ پیش کیا، قارئین بینات کے لیے برصغیر میں حضرت بنوریؒ کی خدمات حدیث کے حوالے سے یہ معلوماتی مقالہ قسط وار پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں:

تلاش: علامہ محمد یوسف [تمام کتابیں]

#	صفحہ	نتیجہ
		ماہنامہ البینات کراچی ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ دسمبر ۲۰۰۷ء
5	3	علامہ سید محمد یوسف بنوری اور خدمات حدیث
		ماہنامہ البینات کراچی شوال المکرم ۱۴۲۸ھ نومبر ۲۰۰۷ء
		ماہنامہ البینات کراچی رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ اکتوبر ۲۰۰۷ء

6 کتابوں سے 8 نتائج حاصل ہوئے۔

مختار حیدر: ایک اور سکین دیکھیں، جب ان مفتی یوسف بنوری صاحب کو جامعہ کی مسند تدریس پر بٹھایا گیا تو رونے لگے کہ 👈 انور شاہ کشمیری 👉 جیسے 👈 علم کے سمندر 👉 کی مسند پر بٹھایا جا رہا ہوں۔ 👈

ماہنامہ البینات کراچی رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ اکتوبر ۲۰۰۷ء

ڈابھیل میں شیخ الحدیث کے منصب پر

مولانا بنوریؒ جب سفر مصر سے واپس آئے تو گجرات کے مشہور مدرسہ جامعہ ڈابھیل میں صدارت تدریس کے لئے آپ کا انتخاب ہوا، اور اس طرح آپ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور حضرت شاہ صاحب کی مسند درس حدیث کے وارث ہوئے' مولانا نے بخاری شریف اور بعض دیگر صحاح کی کتابوں کا درس شروع فرمایا۔ راقم الحروف جامعہ کے درجۂ عربی پنجم کا طالب علم تھا' اس سال کے دورہ کے طلبہ نے سنایا کہ حضرت بنوریؒ جب جامعہ کے دارالحدیث میں مسند درس پر تشریف لائے تو اپنے استاذ کی یاد تازہ ہوگئی اور سبق شروع کرنے سے پہلے زار و قطار رونے لگے' فرماتے تھے کہ: یہ بھی اشراط الساعۃ میں ہے کہ علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ ایسے علم کے سمندر کی مسند پر آج مجھ جیسا ادنیٰ طالب علم بیٹھا ہے اور جس جگہ پر بیٹھ کر حضرت شاہ صاحبؒ درس دیتے تھے اس سے تھوڑا ہٹ کر بیٹھ کر درس شروع کرایا، یہ ان کے بلند اخلاق اور اپنے اساتذہ کی عظمت و توقیر کی نشانی تھی۔ حضرت بنوریؒ کے درس کی شہرت دور دور پھیل چکی تھی' اطراف کے مدارس کے بعض اساتذۂ حدیث بھی ڈابھیل تشریف لا کر اپنے اشکالات حل کراتے تھے' اس طرح حضرت بنوریؒ کا وجود مسعود پورے علاقے کے علماء و فضلاء کے لئے باعث خیر و برکت تھا۔ حضرت بنوریؒ نے بعض ذی استعداد جوان علماء کی علمی رہنمائی کر کے انہیں بہترین اساتذہ کی فہرست میں کھڑا کر دیا۔

پاکستان کا سفر اور دارالعلوم ٹنڈو الٰہ یار میں علم حدیث کی خدمت

پاکستان بننے کے بعد ہندوستان میں کچھ حالات ابتر رہے اور مدارس میں طلبہ کی تعداد بھی کم رہ گئی، اس لئے کہ پنجاب' سندھ' سرحد سے طلباء' دوسری طرف مشرقی بنگال کے طلباء کی آمد بند ہوگئی' ادھر پاکستان میں علامہ عثمانیؒ' مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ' مولانا احتشام الحق تھانویؒ اور دیگر علماء کرام پاکستان میں دارالعلوم دیوبند کے طرز کی درسگاہیں قائم کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے' چنانچہ ان ہی اکابرین کی نظر

تلاش: علامہ محمد یوسف [تمام کتابیں]

#	صفحہ	نتیجہ
		ماہنامہ البینات کراچی شوال المکرم ۱۴۲۸ھ نومبر ۲۰۰۷ء
6	9	علامہ سید محمد یوسف بنوری اور خدمات حدیث
		ماہنامہ البینات کراچی رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ اکتوبر ۲۰۰۷ء
7	9	علامہ سید محمد یوسف بنوری اور خدمات حدیث
		ماہنامہ البینات کراچی شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ ستمبر ۲۰۰۷ء

6 کتابوں سے 8 نتائج حاصل ہوئے۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، اس ایک شخصیت کے تحریف قرآن کے قائل ہونے پر آپ کے کفر کے فتوی کی وجہ سے تمام دیوبندی قوم کافر ہو گئی ہے۔ حالانکہ ہم دیوبندی بھائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ نے نادان دوست کا کردار ادا کر کے اپنی قوم پر کفر کا فتوی لگا دیا ہے۔ بہتر ہے کہ توبہ کر لیں، اور تحریف کے معاملے میں کفر کا فتوی واپس لے لیں۔

لیکن قارئین، میں جانتا ہوں کہ ☜ مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر ☞ ۔ آپ اب معاویہ صاحب کی قلابازیاں ملاحظہ کیجیے گا، اور دیکھیے گا کہ کس طرح یہ سیدھی بات کی جلیبی بناتے ہیں۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بارہ دن اگر ایسے ہی چلانے ہیں فالتو کے میسج کر کے تو بارہ سال بھی بولتے تو وہ بھی بے کار تھے۔ کچھ بھی کام کی بات نہیں کہی گئی وہی فالتو کی باتیں اٹھا کر کاپی پیسٹ کر دی۔ میں نے کہا کہ جواب کہاں دیا ہے میری وضاحت کا وہ ذرا مینشن کرو؟ ابھی تک نہیں کیا کیونکہ جواب دیا ہے نہیں جناب نے۔ ایک دھوکا دینے کی کوشش کی تھے انہوں نے جو اسی کتاب اکبریت الأحمر سے اس کا پردہ فاش ہو گیا اور بس۔ اور وہی رٹ کہ فلاں فلاں کافر ہوا۔ یہ صرف مجنونا بڑھکیاں ہیں اور کچھ نہیں۔ میں بتا چکا ہوں کہ کوئی تحریف ثابت ہی نہیں ہوئی تو کفر کا فتویٰ لگ جانے کی بات کرنے خیالی پلاؤ پکا کر کھاؤ اور اپنے شیعوں کو بھی کھلاؤ۔

معاویہ: تو؟ پھر کہا ہوا(65)؟ کیا ثابت کرنا چاہتے ہو ان اسکینز سے اور کس طرح(اشارہ 64 کی طرف)؟ کوئی بھی تحریف کا قائل ثابت نہیں ہوا ہے۔ خوامخواہ میں وقت ضائع مت کرو جلدی سے دوسری دلیل دو[8] تا کہ لوگ دیکھیں کہ کن کھوکھلے استدلال کی بنیاد پر دعویٰ کر کے بیٹھے ہو۔End

مختار حیدر: جی قارئین، آپ نے ملاحظہ کی معاویہ صاحب کی لاچاری؟

مختار حیدر: میرے دیے ہوئے حوالے کو چھوا تک نہیں۔ جھوٹ کے پلندوں کے ذریعے جواب دینا تو دور کی بات رہی۔ اصل حوالہ یہ تھا(انور شاہ کشمیری صاحب کے فتح الباری کے حوالے کی طرف اشارہ)۔ جسے معاویہ صاحب نہ آیت صفائی سے گول کرنا چاہتے تھے۔ لیکن عام قارئین بھی معاویہ صاحب کی یہ پالیسی سمجھ چکے ہیں کہ یہ جہاں لاجواب ہوتے ہیں، وہاں ایسے انجان بن جاتے ہیں کہ جیسے کچھ ہے ہی نہیں۔ ہم تو پھر بھی مناظر لوگ ہیں معاویہ صاحب 😉 ۔ آپ کی یہ استادی نہیں چلنے دیں گے۔ قارئین، اب اگلی ٹرن میں معاویہ صاحب الٹی قلابازی لگا کر اس حوالے کا جواب نہ دینے کی وجہ بتائیں گے، سب تیار رہیے گا۔

مختار حیدر: کچھ بھی نہیں ہوا، بس آپ کی بولتی بند ہو گئی، اور بس(اشارہ 65 کی طرف)

مختار حیدر: تمہاری کیا بات ہے شہزادے، میں کب سے تمہیں یہ خطاب دے چکا۔

مختار حیدر: یقیناً تمہارے ٹیکسٹ حوالوں سے بھرے ہوئے ہیں، مجھے اور قارئین کو بصارت کا مسئلہ ہے، اس لیے ہمیں نظر نہیں آرہے 😉

---

[8] قارئین، یہاں معاویہ صاحب کی لاچاری واقعی دیکھنے کے لائق ہے۔ اس وقت تک معاویہ صاحب کو دوستوں کی طرف سے ایسا کچھ بھی دستیاب نہیں ہوا تھا کہ معاویہ صاحب اس کو مختار صاحب کی انور شاہ کشمیری والی دلیل کے رد میں پیش کر سکتے۔

مختار حیدر: مومنین کرام، کبھی معاویہ صاحب کی یہ حالت دیکھی آپ نے؟ بہت دفعہ دیکھی، مجھے پتہ ہے 😉

مختار حیدر: میرے دوست، تمہارے استادوں کے استاد تحریف کے قائل ثابت ہو گئے، اور تمہارے کفر کے فتویٰ کی وجہ سے بقول تمہارے کافر بھی ہو گئے، اور تم ذرا بھی جرح نہیں کر پائے حوالے پر؟ جھوٹی جرح ہی کر دو، تا کہ کچھ تو بھرم رہ جائے۔ ایک موقعہ اور دیتا ہوں۔ اگر عقل بالکل ماؤف ہو گئی ہے، اور کوئی جرح نہیں سوجھ رہی، تو بتاؤ، میں اگلا حوالہ رکھتا ہوں۔

End

معاویہ: قارئین ان جناب نے کبریت الأحمر سے قرآن میں سے آیات نکالے جانے کی بات کی جس کی وضاحت میں اسی کتاب سے کر چکا کہ وہ منسوخ آیات کے بارے میں تھا(66)۔ پھر جناب نے ضعیف القلب کے الفاظ سے تحریف پر استدلال کی کوشش کی جس کا جواب میں دے چکا۔ پھر جناب نے امام شعرانی والی بات کی جس کی وضاحت بھی میں کر چکا۔ انور شاہ کاشمیری رح کا کی بات ذرا اس سے پہلے والا صفحہ بھیجیں کہ ابن عباس رض والی کس بات کی تشریح کر رہے ہیں شاہ صاحب؟

ادھورا حوالہ دے کر دوسروں کے اسکین اٹھا کر پیش کرنا آسان ہے جناب۔End

مختار حیدر: یہ بات تو پتھر پر لکیر کی طرح ثابت ہو چکی (اشارہ 66 کی طرف)۔

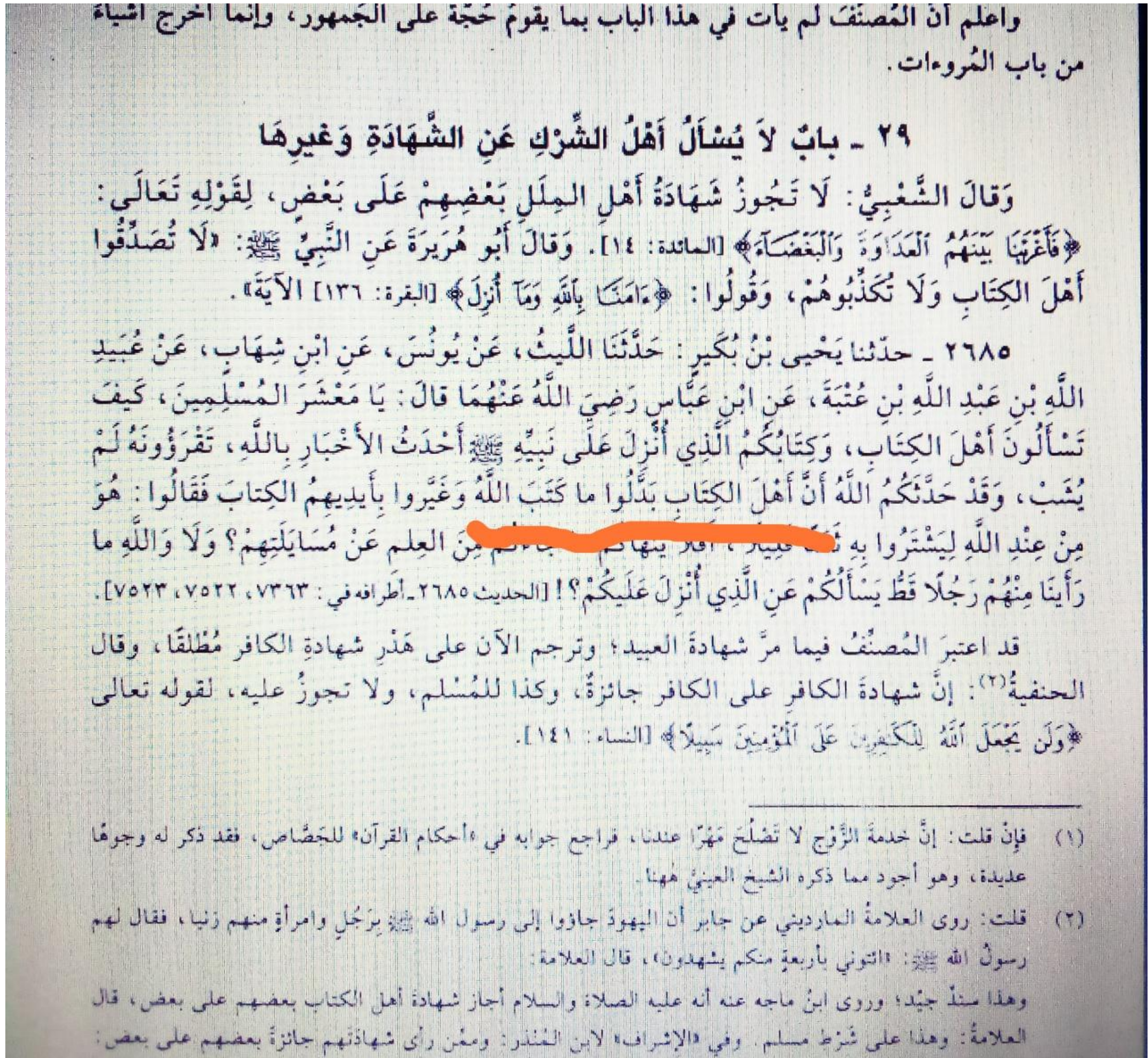
مومنین کرام سے دست بستہ عرض ہے کہ شیخ الکبیر کے حوالہ جات سنبھال لیں، اور آئندہ تکفیر کرنے والوں کے سامنے ادب سے پیش کر دیں اور بتا دیں کہ معاویہ صاحب اس سلسلے میں 👈 جواب کہاں ہے، جواب کہاں ہے 👉 ہی کہتے رہ گئے تھے۔ میرے پیارے دوست، میرے عزیز دوست، میں نے انور شاہ کشمیری صاحب کا اپنا نظریہ بیان کرنے والی عبارت پیش کی ہے۔ آپ سو صفحات پیچھے جائیں یا آگے چلے جائیں، کوئی فائدہ نہیں۔ مجھ سے فرمائش کرنے کے بجائے آپ پیش کر دو وہ صفحہ۔ اور پھر بے وقوفانہ تاویلات کر دو، بات ختم۔ آخر تمہیں پتہ ہے پچھلے صفحے کا تبھی تو فرمائش کر رہے ہو نا۔

مختار حیدر: جی قارئین، آپ نے دیکھ لیا کہ معاویہ صاحب نے دوسرا موقعہ گنوا دیا اور کوئی جواب نہ دے پائے، کشمیری صاحب کے بارے میں حوالے کا۔ ساتھ ہی یہ ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے کشمیری صاحب کے نام کے ساتھ رحمہ لکھا ہے۔ اب معاویہ صاحب ایک بار پھر اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر ہو گئے ہیں۔ لیکن میرے دوست، گھبرانا نہیں۔ اپ صرف اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر ہوئے ہو۔ میں تمہیں اب بھی اپنا مسلمان بھائی سمجھتا ہوں۔

مختار حیدر: اب حق تو یہ ہے کہ کشمیری صاحب پر معاویہ صاحب کا کفر کا فتویٰ لگایا جاہے، اور دیوبندی قوم کو کہا جائے کہ کشمیری صاحب کو کافر مانو۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان پر معاویہ صاحب کا یہ فتویٰ لگایا جائے کہ تحریف کے قائل کو کافر نہ کہنے والا بھی کافر ہوتا ہے۔ یوں معاویہ صاحب کی وجہ سے پوری دیوبندی قوم کو معاویہ صاحب کی زبان سے کافر قرار دلوایا جائے۔ لیکن میں معاویہ صاحب کو ایک موقعہ اور دیتا ہوں(67)۔ شاید اب عقل کام کرنے لگی ہو، اور کوئی ایسا جواب گھڑ لیں، جو قارئین کو بے شک لطیفہ لگے، لیکن معاویہ صاحب کے ماننے والے مطمئن ہو جائیں۔

مختار حیدر: End

معاویہ: قارئین ان کا کام صرف دھوکا دینا ہے بس اور کچھ نہیں۔



واعلم أن المصنف لم يأت في هذا الباب بما يقوم حجة على الجمهور، وإنما أخرج أشياء من باب المروءات.

٢٩ - بابٌ لاَ يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغيرِهَا

وَقالَ الشَّعْبِيُّ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ المِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ وَٱلْبَغْضَآءَ﴾ [المائدة: ١٤]. وَقالَ أَبُو هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ﴾ [البقرة: ١٣٦] الآيَةَ».

٢٦٨٥ - حدّثنا يَحْيى بْنُ بُكَيرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قالَ: يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِينَ، كَيفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الكِتَابِ، وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللَّهِ، تَقْرَؤُونَهُ لَمْ يُشَبْ، وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ وَغَيَّرُوا بِأَيدِيهِمُ الكِتَابَ فَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ العِلمِ عَنْ مُسَايَلَتِهِمْ؟ وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَينَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيكُمْ؟! [الحديث ٢٦٨٥ - أطرافه في: ٧٣٦٣، ٧٥٢٢، ٧٥٢٣].

قد اعتبرَ المُصنِّفُ فيما مرَّ شهادةَ العبيد؛ وترجم الآن على هَدْرِ شهادةِ الكافر مُطْلقًا، وقال الحنفيةُ[٢]: إنَّ شهادةَ الكافرِ على الكافر جائزةٌ، وكذا للمُسْلم، ولا تجوزُ عليه، لقوله تعالى ﴿وَلَن يَجْعَلَ ٱللَّهُ لِلْكَٰفِرِينَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾ [النساء: ١٤١].

(١) فإنْ قلت: إنَّ خدمةَ الزَّوْج لا تَصْلُحَ مَهْرًا عندنا، فراجع جوابه في «أحكام القرآن» للجَصَّاص، فقد ذكر له وجوهًا عديدة، وهو أجود مما ذكره الشيخ العينيّ هُهنا.

(٢) قلت: روى العلامةُ الماردينيُّ عن جابرٍ أن اليهودَ جاؤوا إلى رسول الله ﷺ برَجُلٍ وامرأةٍ منهم زنيا، فقال لهم رسولُ الله ﷺ: «ائتوني بأربعةٍ منكم يشهدون»، قال العلامة: وهذا سندٌ جيّد؛ وروى ابنُ ماجه عنه أنه عليه الصلاة والسلام أجاز شهادة أهل الكتاب بعضهم على بعض، قال العلامةُ: وهذا على شرط مسلم. وفي «الإشراف» لابن المنذر: وممَّن رأى شهادتهم جائزةً بعضهم على بعض:

جس طرح **کبریت الأحمر** سے انہوں نے دھوکا دینے کی کوشش کی اسی طرح **فیض الباری** سے بھی۔

دیکھیں ان کے بھیجے گئے اسکین سے پہلے والا صفحہ یہ ہے جس میں ابن عباس رض اہل کتاب کا ان کی کتب میں تحریف کرنے کا ذکر چل رہا ہے اور اسی کی تشریح کرتے ہوئے **انور شاہ کاشمیری** رح نے کتب ساویہ میں اہل کتاب کا تحریف کرنے کے بارے میں علماء کا نظریہ بیان کیا ہے۔ ہو سکتا یہ جناب پچھلی عبارت میں بے وقوفیاں دکھانے کی طرح یہاں بھی بے وقوفانہ بھڑکی ماریں کہ یہاں کاشمیری صاحب تو قرآن کی بات کر رہے ہیں نہ کہ پچھلی کتب کی۔ تو اس بے وقوفی کا ابھی سے راستہ روک دوں کہ قرآن کا ذکر علامہ کاشمیری رح نے يلزم على هذا المذهب... کے الفاظ سے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو اہل کتاب کا اپنی کتب میں لفظی تحریف کرنے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ اہل کتاب نے اپنی کتب تحریف معنوی کی ہے بس۔ تو علامہ صاحب رح نے ان کو بطور الزام کہا کہ يلزم على هذا المذهب ان القرآن ايضاً محرفا... یعنی اس بات سے تو پھر قرآن بھی محرف ثابت ہو گا...۔ پھر آگے شاہ صاحب نے والذی تحقق عندی... سے واضح کیا ہے کہ میرے نزدیک تو اہل کتاب نے تحریف معنوی کے ساتھ ساتھ تحریف لفظی بھی کی ہے۔ یہ ہے بات جس کو ان لوگوں نے غلط مطلب لے کر تحریف القرآن پر فٹ کر دیا ہے۔

معاویہ: اب ذرا علامہ کشمیری رح کا نظریہ ان کی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب سے دیکھیں۔

ترجمہ اکفار الملحدین ۲۸۰

حضرت علیؓ کی یہ خصوصیت (استیصال خوارج) انہی خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے، جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے خلفاء کو مخصوص وممتاز فرمایا ہے، چنانچہ مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے ساتھ جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، عجمی اقوام کے ساتھ جنگ اور عراق وشام کی فتح اور ان ممالک میں دین اسلام کا استحکام وغلبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور مراد ومعانی قرآن کے منکر خوارج سے جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور تمام امت کو ایک قراءت قرآن (لغت قریش) پر جمع کر دینا (اور اختلاف لغات وقراءت کو مٹا دینا) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، یہ وہ کارنامہ ہے جس سے (مخالفین ومنکرین پر) حجت قائم ہوگئی، اور واضح ہوگیا کہ اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا بھی انکار کرے (یا اس میں تاویل کرے) وہ کافر ہے، اور اسی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان یہود ونصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے سے بچالیا جنہوں نے اپنی کتابوں میں ایسے اختلافات کا دروازہ کھولا جن سے تحریف وتبدیل کی راہ ہموار ہوگئی (اور دونوں کتابیں خود انہی کے ہاتھوں مسخ ومحرف ہوکر رہ گئیں)،

پس اللہ تعالیٰ کی رضائے عظیم ان خلفائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شامل حال ہو، اور اس احسان عظیم پر اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کی جانب سے ان کو وہ عظیم تر اجر عطا فرمائیں جو اس نے کسی بھی نبی کے خلفاء کو اس نبی کی اطاعت وپیروی پر عطا فرمایا ہو، اور ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ان خلفاء کے مدارج وفضائل اور خصوصیات ومزایا کی معرفت عطا فرمائی اور ہمارے دلوں کو ان خلفاء کے اور ان کے ماسوا تمام صحابہ کرامؓ کے کینہ اور عداوت سے پاک وصاف اور محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضائے خاص ان سب صحابہ کے شامل حال ہو (اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے) وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ (کی

دیکھیں قارئین، علامہ انور شاہ کاشمیری رح تو واضح طور پر تحریف کے قائل کو کافر کہہ رہے ہیں اور یہ جناب ان کو تحریف کا قائل کہہ کر دھوکا دے رہے ہیں۔End

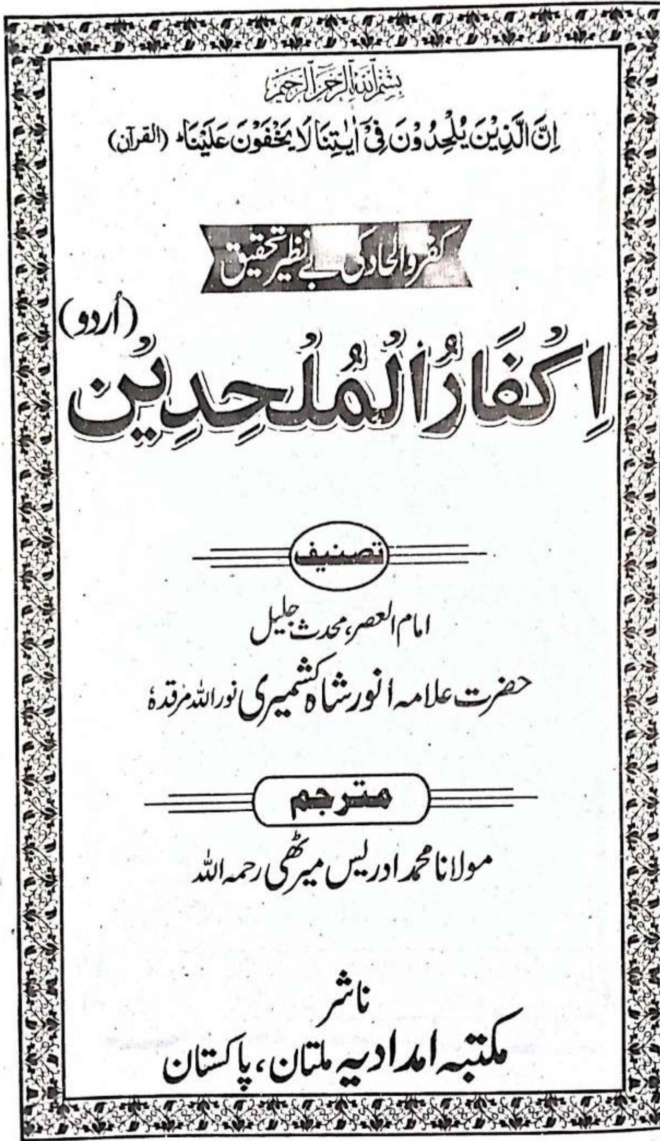
مختار حیدر: چلیں، کچھ تو بات کی آپ نے۔ آپ کو عربی آتی ہے؟(68)۔

مختار حیدر:"والذی تحقق عندي أن التحریف ☜فيه☞ لفظي أيضا"

یعنی، "میرے نزدیک ثابت شدہ یہ ہے کہ اس قرآن میں لفظی تحریف بھی ہے"

مختار حیدر: کیا آپ کو معلوم ہے کہ ☜ ہ ☞ کا کیا مطلب ہے؟

مختار حیدر: ☜ ہ ☞ واحد چیز کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جبکہ سابقہ کتب سماویہ تین ہیں، جن کے لیے جمع کا صیغہ ہونا چاہیے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا (القرآن)
کفر و الحاد کی بے نظیر تحقیق
اِکفارُ المُلحِدِین (اردو)
تصنیف
امام العصر، محدث جلیل
حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ
مترجم
مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمہ اللہ
ناشر
مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان

مختار حیدر: (اشارہ 67 کی طرف)

مختار حیدر: قارئین، میں نے کہہ دیا تھا کہ شاید معاویہ صاحب ایسا جواب لے آئیں جو آپ کے لیے لطیفہ ہو۔ یہ لیں، لطیفہ حاضر ہے۔ آپ کے عذر کو کشمیری صاحب کی اگلی عبارت مزید زمین بوس کر رہی ہے۔ یہ پڑھیں،

"أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة. فالله تعالی أعلم به"یعنی،

"یہ جان بوجھ کر کیا گیا، یا یہ غلطی سے ہوا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

کیا کتب سماویہ کے بارے میں کسی کو شک ہے کہ ان میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی یا غلطی سے ہوئی؟ قرآن مجید کی آیات بتا رہی ہیں کہ سابقہ کتب میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی۔ یہ بات بچے بچے کو پتہ ہے۔ کیا آپ کے کشمیری صاحب کو یہ نہیں پتا تھا؟ کہ شک کا اظہار کر رہے ہیں کشمیری صاحب۔ کیوں اپنے استادوں کے استاد کو اتنا کم علم ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہو کہ

ان کو یہی نہیں پتہ تھا کہ سابقہ کتب میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی ہے یا غلطی سے ہوئی ہے۔ یہ عبارت تحریف قرآن کو ثابت کرتی ہے، بس۔

مختار حیدر: اب آتے ہیں اس کی طرف (اکفار الملحدین کے سکین کی طرف اشارہ)۔ اس میں ایک بہت بڑا نقص یہ ہے کہ یہ کشمیری صاحب کے الفاظ نہیں، بلکہ ترجمہ ہے۔ اصل عبارت لایا کرو، دوست۔ ہماری طرف سے اس کا سادہ سا جواب ہے۔ ہماری کتب میں موجود قرآن مجید کو محفوظ ماننے والی روایات آپ لوگوں کو کیوں نظر نہیں آتیں؟ آپ لوگ اپنا سارا زور صرف تحریف کے متعلقہ روایات پر کیوں دیتے ہو؟ اب ہماری باری آئی ہے تو کہتے ہو کہ شاہ صاحب کی یہ عبارت چھوڑ دو صرف وہ دیکھو۔ کیوں بھئی؟ ہم بھی تمہاری پکڑ کے لیے تمہاری ہی پالیسی پر چلیں گے، اور شاہ صاحب کی صرف تحریف والی عبارت کو ہی درست مانیں گے۔ میرا دعویٰ ہے کہ جو عبارت آپ نے پیش کی، وہ پرانی ہے، بعد میں شاہ صاحب نے اپنا نظریہ بدل لیا، اور تحریف کے قائل ہو گئے، اور بخاری جیسی عظیم کتاب کی شرح لکھتے ہوئے اپنا یہ عقیدہ کھول کر بیان کر دیا۔ اپنے ہی بھیجے ہوئے حوالے کو غور سے پڑھو اور آئندہ کے لیے تکفیر بازی سے پرہیز اختیار کر لو۔

ترجمہ اکفار الملحدین ۲۸۰

حضرت علیؓ کی یہ خصوصیت (استیصال خوارج) انہی خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے، جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے خلفاء کو مخصوص و ممتاز فرمایا ہے، چنانچہ مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے ساتھ جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، عجمی اقوام کے ساتھ جنگ اور عراق و شام کی فتح اور ان ممالک میں دین اسلام کا استحکام وغلبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور مراد و معانی قرآن کے منکر خوارج سے جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور تمام امت کو ایک قراءت قرآن (لغت قریش) پر جمع کر دینا (اور اختلاف لغات وقراءت کو مٹا دینا) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، یہ وہ کارنامہ ہے جس سے (مخالفین و منکرین پر) حجت قائم ہو گئی، اور واضح ہو گیا کہ اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا بھی انکار کرے (یا اس میں تاویل کرے) وہ کافر ہے، اور اسی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے سے بچا لیا جنہوں نے اپنی کتابوں میں ایسے اختلافات کا دروازہ کھولا جن سے تحریف و تبدیل کی راہ ہموار ہو گئی (اور دونوں کتابیں خود انہی کے ہاتھوں مسخ و محرف ہو کر رہ گئیں)، پس اللہ تعالیٰ کی رضائے عظیم ان خلفائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شامل حال ہو، اور

مختار حیدر: لکھاہے کہ ☜ اور اختلاف لغات و قرات کو مٹانا) حضرت عثمان کی خصوصیت ہے ☞ یعنی پہلے اختلاف تھا؟

مختار حیدر: پھر لکھاہے کہ ☜ اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا انکار کرے ☞ ہم بھی موجودہ قرآن کو محفوظ اور کلام اللہ مانتے ہیں۔ حوالہ تو آپ نے دیا تھا کشمیری صاحب کو بچانے کے لیے، مگر وہ نہ بچ سکے۔ مگر ہماری بے قصوری ثابت ہو گئی۔ الحمدللہ۔ جی قارئین، آپ نے دیکھا کہ تین مواقع دینے پر بھی معاویہ صاحب سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور کشمیری صاحب کی حالت جوں کی توں رہی۔ اور کشمیری صاحب کی اس حالت کے ذمہ دار معاویہ صاحب ہیں، انہوں نے تحریف قرآن کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے، ہم نے نہیں۔ پھر دکھ کی بات یہ کہ خود بھی اپنے ہی فتویٰ کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ حالانکہ ہم انہیں کافر نہیں سمجھتے۔ لیکن جو گڑھا انہوں نے ہمارے لیے کھودا، اس میں خود بھی گرے اور اپنے بہت سے لوگوں کو بھی گرایا۔ اب طے شدہ وقت پورا ہو چکا ہے۔ کاش کہ پندرہ بیس منٹ اور ہوتے تو ایک مزید ایک شخصیت پیش کرتا۔

مختار حیدر: باقی گفتگو ان شاءاللہ کل ہو گی۔ اللہ حافظ۔ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ساری پرانی باتیں جو شیعہ کرتے آرہے ہیں، ان کا توڑ الحمد للہ اہل السنت ہر دفعہ کرتے آ رہے ہیں۔ جناب اپنی روش سے مجبور ہیں کیونکہ ان کے استاد وہی لوگ ہیں جو فالتو کی بھرتی کر کے صفحات کالے کرتے ہیں لیکن ان کے دلائل کی حیثیت مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہوتی ہے۔ اب دیکھیں اپنی باتوں کا رد۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی کہاوت 100٪ یہاں پرفٹ ہو رہی ہے جناب پر جو انہوں نے "ان التحريف فيه" میں سے "ہ" ضمیر کو لے کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ سب سے پہلی بات تو میں قارئین کو بتادوں کہ فیض الباری علامہ انور شاہ کاشمیری رح کی تصنیف یعنی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی نہیں بلکہ بخاری پڑھاتے وقت ان کے شاگردوں نے لکھا اور جمع کر کے شائع کر دیا گیا، جیسا اس کے ٹائٹل پیج پر[9] ہی لکھا ہوا ہے کہ "من امالی المحدث الفقیہ..." یعنی یہ علامہ کاشمیری رح کے دروس کو ان کے شاگردوں نے لکھ کر جمع کیا ہے۔ اور ہر پڑھا لکھا یہ بات سمجھتا ہے کہ جب استاد کے سبق پڑھاتے وقت شاگرد اس کو اپنے پاس لکھتے ہیں تو جلدی جلدی لکھنے میں الفاظ کی غلطی (69) تو لازماً ہوتی ہے[10]۔ تو یہاں بھی غلطی میں ضمیر واحد کا آگیا جمع کے بجائے۔

اس لیے تو میں نے اپنے پچھلے میسجز میں وضاحت سے یہ عبارت شروع سے بیان کی تا کہ عوام سمجھ سکے کہ یہاں بات قرآن پاک کی تو ہے ہی نہیں بلکہ اہل کتاب کا کتب سماویہ میں تحریف کرنے پر ہے۔ میری اس وضاحت کا کوئی جواب ان سے نہیں بن سکا اور نہ ہی بن سکے گا۔ کیونکہ غلط مطلب لے کر دھوکا دینے والے کا ہمیشہ یہی حال ہوتا ہے (70)۔ یہ آپ ہی کے بھیجے گئے حوالے سے دیکھیں کہ یہ علامہ کاشمیری رح کی تصنیف نہیں بلکہ املاء ہے جو ان کے شاگردوں نے جمع کیا ہے۔

ابوذر: معاویہ صاحب دس منٹ ہو چکے آپکے آخری میسج کو۔

ابوذر: اینڈ لکھنا بھول تو نہیں گئے؟

---

[9] سکین اگلے صفحہ پر موجود ہے

[10] یہ معاویہ صاحب کا جھوٹ بالکل واضح ہے۔ کتاب چھپنے سے پہلے اس کی متعدد بار پروف ریڈنگ ہوتی ہے۔ اگر یہ الفاظ انور شاہ کشمیری صاحب کے نہ ہوتے تو پروف ریڈنگ کرتے ہوئے ان کو کاٹ دیا جاتا۔

فيض الباري
على
صحيح البخاري

من أمالي الفقيه المحدث الأستاذ الكبير
إمام العصر [illegible] أنور الكشميري ثم الديوبندي المتوفى ١٣٥٢هـ
جمع هذه الأمالي وحررها
مع
حاشية البدر الساري
إلى فيض الباري
صاحب الفضيلة الأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي
من أساتذة الحديث بالجامعة الإسلامية بدابهيل
الجزء الرابع
يحتوي على الكتب التالية:
الشركة . الرهن . العتق . المكاتب . الهبة . الشهادات . الصلح . الشروط
الوصايا . الجهاد والسير . فرض الخمس . الجزية والموادعة . بدء الخلق
أحاديث الأنبياء . المناقب . فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
مناقب الأنصار

تنبيه
أدرجنا نص «صحيح البخاري» كاملاً وميزناه بحرف أكبر
من حرف الشرح. كما ميزنا ألفاظ الصحيح ضمن الشرح
بوضعها بين قوسين ولوناها بالأحمر. ووضعنا في الحواشي
«البدر الساري إلى فيض الباري» للأستاذ محمد بدر عالم الميرتهي

منشورات محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية بيروت لبنان

معاویہ: صبر۔

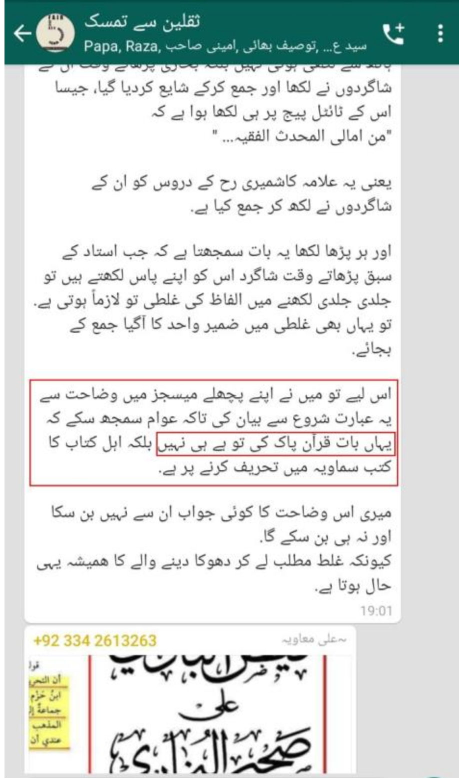
معاویہ: دوسرا یہ کہ فیض الباری تو پھر بھی املاء ہے، میں تو تمہارے شیخ کلینی کی اس کے ہاتھ سے لکھی الجامع الکافی میں الفاظ کی غلطیاں دکھا سکتا ہوں (71)، کم سے کم مراۃ العقول ہی پڑھ کر دیکھو، کافی مقامات پر باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ یہ لفظ ایسے نہیں ایسے ہے[11]۔ تو جناب کی یہ کوشش بھی ناکام رہی۔ میں نے علامہ کشمیری رح کی ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب اکفار الملحدین سے واضح حوالا پیش کیا تھا (72) جس کے بارے میں انہوں نے بس اتنا کہا کہ یہ ان کا پہلے کا موقف ہے کہ تحریف کا قائل کافر ہے اور فیض الباری والا بعد کا ہے۔ جناب یہ آپ کے بے وقوفانہ بات ہے اور کچھ نہیں۔ پہلے تو آپ یہ ثابت کریں کہ فیض الباری حضرت کی اپنی تصنیف ہے؟ پھر یہ ثابت کریں کہ فیض الباری والی بات بعد کی ہے اور اکفار الملحدین والی بعد کی، باقی جناب کی ساری باتیں ہوائی فائرنگ کے سواء کچھ نہیں، End

---

[11] املاء کی غلطی کرنے اور عقیدے کے بیان میں غلطی کرنے میں بہت فرق ہے۔ انور شاہ کشمیری صاحب نے پورے ایک پیراگراف میں اپنا عقیدہ بیان کیا ہے، جبکہ معاویہ صاحب اس کو املاء کی غلطی کہہ کر جان چھڑا رہے ہیں۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔

مختار حیدر: شکر ہے کہ معاویہ صاحب کو کچھ الفاظ مل گئے بولنے کے لیے، کل صورتحال کافی خراب رہی۔ فائدہ اب بھی کچھ نہیں ہو گا، ان شاء اللہ۔ لوگوں نے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے دلائل کو بھی کمزور کہا۔ اس لیے تم دلائل کی طاقت کا ترازو قارئین کے ہاتھ میں رہنے دو۔ خود زحمت مت کرو پیارے دوست۔ چلیں کہیں تو آپ نے غلطی مانی (اشارہ 69 کی طرف)، املاء ہی میں سہی۔ قارئین، ان کے میسج کو غور سے پڑھ لیں۔



مختار حیدر: غلطی سے ہ کے آنے کے اعتراف سے یہ تو ثابت ہوا کہ کل فیہ سے جو مطلب معاویہ صاحب نکال رہے تھے، وہ غلط تھا۔ معاویہ صاحب کا طریقہ ہے کہ جو کام خود کرو، اس میں ملوث ہونے کا الزام دوسرے پر لگا دو۔

اس میسج کے آخر میں دھوکے کا رونا رویا ہے معاویہ صاحب نے (اشارہ 70 کی طرف)۔ لیکن دھوکہ دینے کا کام خود کر رہے ہیں۔

قوله: (وقال الشعبي: لا تجوزُ شهادةُ أهلِ المِلَلِ بَعْضِهم على بعض لقوله تعالى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ ٱلْعَدَاوَةَ﴾) [المائدة: ١٤] الآية قلت: باب الحِقْد والغمر غيرُ باب الشهادة، ولا اختصاص له بالكافرِ والمسلم، فإنها لا تُقْبل في الوجهين.

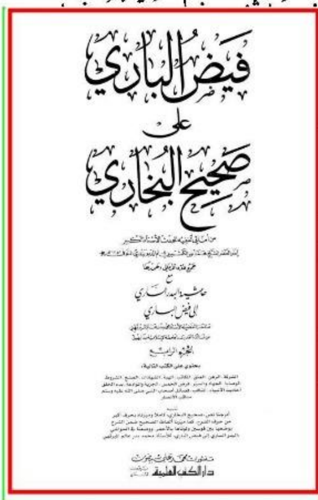
قوله: (وقال ابن عباس)... الخ، واعلم أنَّ في التحريف ثلاثةُ مذاهب: ذهب جماعةٌ إلى أن التحريفَ في الكتب السماوية قد وقع بكُلٍّ نحو في اللفظ والمعنى جميعًا، وهو الذي مال إليه ابنُ حَزْم؛ وذهب جماعةٌ إلى أن التحريف قليلٌ، ولعلَّ الحافِظَ ابنَ تيميةَ جنح إليه؛ وذهب جماعةٌ إلى إنكارِ التحريف اللفظي رأسًا، فالتحريفُ عندهم كلُّه معنوي، قلت: يَلْزَمُ على هذا المذهب أن يكونَ القرآنُ أيضًا مُحرَّفًا، فإنَّ التحريفَ المعنويَّ غيرُ قليل فيه أيضًا، والذي تحقَّق عندي أن التحريفَ فيه لفظيٌّ أيضًا، أما إنه عن عمد منهم، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به.

٣٠ - بابُ القُرْعَةِ في المُشْكِلاتِ

وَقَوْلِهِ: ﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران: ٤٤]. وَقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلَامُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ، فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ﴾: أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ ٱلْمُدْحَضِينَ﴾ [الصافات: ١٤١] مِنَ المَسْهُومِينَ. وَقالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمِ اليَمِينَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ: أَيُّهُمْ يَحْلِفُ.

٢٦٨٦ - حدّثنا عُمَرُ بْنُ حَفصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قالَ: حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ المُدْهِنِ في حُدُودِ اللَّهِ وَالوَاقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ في أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ في أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِينَ في أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالمَاءِ عَلَى الَّذِينَ في أَعْلَاهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: ما لَكَ؟ قالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ المَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ». [طرفه في: ٢٤٩٣].

٢٦٨٧ - حدّثنا أَبُو اليَمانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ: ... الأَنْصَارِيُّ: أَنَّ أُمَّ العَلَاءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ ... مَظْعُونٍ طَارَ لَهُ سَهْمُهُ في السُّكْنَى، حِينَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى ...



= شهادةَ النَّصارى بعضهم على بعض، وعن يحيى بن أَكْثَم: جمعت قول مائة فقيه م... الكتاب، بعضهم على بعض إلاَّ عن ربيعةَ، فإني وجدت عنه قَبولها وردّها. وإنما ... لأن الكُفر لم يُخرِجهم عن وِلاية بعضهم على بعض في تزويج بناتهم، والبيع على ... فِسقِهم عن ذلك، ولأنه يجوزُ تقريرُ الكافر على كُفْره، ولا يجوز تقريرُ الفاسِقِ ... وأبي ليلى، والثوري، وسائر الكُوفيين، إلا أن أبا ليلى يعتبرُ اتفاقَ المِلَّة للقَبُول، اهـ

مختار حیدر: بڑے تیر والا لفظ قرآن ہے۔ (73) کہہ رہے ہیں کہ تیسرے ذکر کردہ مذہب والوں پر لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کو بھی محرف مانیں۔ پھر دلائل دے رہے ہیں کہ کیوں محرف مانیں۔ پہلی دلیل دی کہ معنوی تحریف تو اس میں بھی کم نہیں، دو چھوٹے تیر والی عبارت اس متن کی ہے۔ پھر اپنی تحقیق بتاتے ہوئے فاش غلطی کر گئے۔ کہتے ہیں کہ اس میں لفظی تحریف بھی ہے۔ اپنے تحریف کے عقیدہ کے تابوت میں آخری کیل آخری جملے کے ذریعے ٹھونک دی۔ یہ پڑھیں،

"أما إنه عن عمد منهم ، لمغلطة. فالله تعالى أعلم به"

یعنی، "یہ جان بوجھ کر کیا گیا، یا یہ غلطی سے ہوا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے"

کیا کتب سماویہ کے بارے میں کسی کو شک ہے کہ ان میں تحریف جان بوجھ کر کی گئی یا غلطی سے ہوئی؟ کہیں سے تحریف کے عقیدے کی نفی نہیں ہوتی معاویہ صاحب۔ وہ پر بحث کر دیا پچھلے جملے پر جاؤ۔

مختار حیدر: یہ املاء اس قابل نہیں تو اس کو دریا برد کر دو بھائی (معاویہ صاحب کے اس جملے کی طرف اشارہ کہ فیض الباری کو انور شاہ کشمیری صاحب نے املاء کروایا تھا)۔ یہاں آپ نے شرائط کی خلاف ورزی کی (اشارہ 71 کی طرف)۔ طے تھا کہ الزامی دلائل نہیں ہوں گے۔ امید ہے ذہن میں رہے گا۔ شک ہے تو شرائط پڑھ لیں، دوبارہ۔

مختار حیدر: جھوٹ بول دیا آپ نے دوست (اشارہ 72 کی طرف)۔ میں نے بس اتنا نہیں کہا تھا۔ بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا یہ ترجمہ ہے، شاہ صاحب کی لکھی ہوئی عبارت نہیں۔ بھول گئے؟ میرے دوست، بات سادہ ہے۔ اکفار الملحدین تب لکھی جب فرصت ہوتی تھی، جب استادوں کے استاد ہو گئے اور لیکچر دینے شروع کیے تو پھر لکھنے کا وقت کہاں 😉، پھر تو املا ہی کرواتے تھے نا۔ باقی آپ نے جو عبارت پیش کی وہ رائے نہیں، بلکہ فتویٰ ہے۔ رائے کشمیری صاحب کی وہ ہے جو ان سے سن کر ان کے شاگردوں نے صراحت کے ساتھ لکھی۔ وہ سے بھی واضح کیا اور آخری جملے سے بھی۔ یہاں کشمیری صاحب کے ساتھ بھی وہی ہوا جو آپ کے ساتھ متعدد بار ہو چکا، یعنی خود اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر ہو گئے کشمیری صاحب۔ چونکہ آپ کوئی نیا حوالہ نہیں لائے، اس لیے اب بات کو آگے بڑھاتے ہیں، موجودہ بحث کا فیصلہ قارئین کریں گے۔

مختار حیدر: پہلے یہ تحریف کی تعریف کے چار نقاط دیکھ لیں جن پر آپ نے اتفاق کیا گیا، خصوصاً آخری دو۔

ثقلین سے تمسک
+92 334 2613263 is typing...
دیں، میں لکھ کر سامنے رکھ دوں اور آپ پڑھ کر تائید کر دیں۔
22:53
+92 334 2613263 ~علی معاویہ
You
چلیں، بہتر ہو گیا۔
اب تحریف کی چار اقسام پر ہم متفق ہو گئے ہیں۔
اگر آپ وہ چاروں لکھ دیں تو بہتر ہے، ورنہ مجھے موقع دیں...
میرے پاس وقت نہیں سب لکھنے کا
بس ہوگیا اتفاق
22:53
تحریف کی چار اقسام پر اتفاق .
1 . الفاظ کتاب اللہ میں رہیں ، لیکن جگہ بدل جائے۔
2. کتاب اللہ کے حروف، الفاظ یا جملے نکال کر اپنے حروف ، الفاظ یا جملے ڈالے جائیں۔
3. کتاب اللہ سے صرف نکالا جائے، ڈالا کچھ نہ جائے۔
4. کتاب اللہ میں صرف ڈالا جائے، نکالا کچھ نہ جائے۔
22:56
متفق؟ 22:57
1 UNREAD MESSAGE
+92 334 2613263 ~علی معاویہ
You
تحریف کی چار اقسام پر اتفاق .
1 . الفاظ کتاب اللہ میں رہیں ، لیکن جگہ بدل جائے۔
2. کتاب اللہ کے حروف، الفاظ یا جملے نکال کر اپنے حروف ، ...
بالکل متفق
23:00
Type a message

نيل الأوطار

شرح

منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار

تأليف

الإمام محمد بن علي بن محمد الشوكاني

"المتوفى سنة ١٢٥٥هـ"

خرج أحاديثه وعلق عليه

عصام الدين الصبابطي

الجزء الثاني

دار الحديث

القاهرة

جماعة أنها لا تذكر سراً ولا جهراً ، وأهل هذه المقالة منهم القائلون أنها ليست من القرآن .
وحكى القاضي أبو الطيب الطبري عن ابن أبي ليلى والحكم أن الجهر والإسرار بها سواء
فهذه المذاهب في الجهر بها وإثبات قراءتها ونفيها .

وقد اختلفوا هل هي آية من الفاتحة فقط أو من كل سورة ، أو ليست بآية ،
فذهب ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وطاوس وعطاء ومكحول وابن المبارك وطائفة
إلى أنها آية من الفاتحة ومن كل سورة غير براءة ، وحكى عن أحمد وإسحق وأبي عبيد
وجماعة من أهل الكوفة ومكة وأكثر العراقيين ، وحكاه الخطابي عن أبي هريرة وسعيد بن
جبير ، ورواه البيهقي في الخلافيات بإسناده عن علي بن أبي طالب والزهري وسفيان
الثوري ، وحكاه في السنن الكبرى عن ابن عباس ومحمد بن كعب أنها آية من الفاتحة
فقط. وحكي عن الأوزاعي ومالك وأبي حنيفة وداود وهو رواية عن أحمد أنها ليست
آية في الفاتحة ولا في أوائل السور . وقال أبو بكر الرازي وغيره من الحنفية : هي آية
بين كل سورتين غير الأنفال وبراءة وليست من السور بل هي قرآن مستقل كسورة قصيرة
وحكي هذا عن داود وأصحابه وهو رواية عن أحمد .

واعلم أن الأمة أجمعت أنه لا يكفر من أثبتها ولا من نفاها لاختلاف العلماء فيها
بخلاف ما لو نفى حرفاً مجمعاً عليه أو أثبت ما لم يقل به أحد فإنه كفر بالإجماع . ولا
خلاف أنها آية في أثناء سورة النمل ولا خلاف في إثباتها خطاً في أوائل السور في المصحف
إلا في أول سورة التوبة . وأما التلاوة فلا خلاف بين القراء السبعة في أول فاتحة الكتاب
وفي أول كل سورة إذا ابتدأ بها القارىء ما خلا سورة التوبة . وأما في أوائل السور مع
الوصل بسورة قبلها فأثبتها ابن كثير وقالون وعاصم والكسائي من القراء في أول كل سورة
إلا أول سورة التوبة وحذفها منهم أبو عمرو وحمزة وورش وابن عامر .

وقد احتج القائلون بالإسرار بها بحديث الباب وحديث ابن مغفل الآتي وغيرهما مما
ذكرنا . واحتج القائلون بالجهر بها في الصلاة الجهرية بأحاديث . منها حديث أنس وحديث
أم سلمة الآتيان وسيأتي الكلام عليهما . ومنها حديث ابن عباس عند الترمذي والدارقطني
بلفظ كان النبي ﷺ « يفتتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم » . قال الترمذي: هذا حديث
ليس إسناده بذاك وفي إسناده إسماعيل بن حماد ، قال البزار : إسماعيل لم يكن بالقوي .
وقال العقيلي: غير محفوظ، وقد وثق إسماعيل يحيى بن معين . وقال أبو حاتم :
وفي إسناده أبو خالد الوالبي اسمه هرمز وقيل هرم ، قال الحافظ : مج
أبو زرعة : لا أعرف من هو . وقال أبو حاتم : صالح الحديث . وقد ض

نيل الأوطار
شرح
منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار
الجزء الثاني

آپ کے علماء نے ﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴾ کی حیثیت میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ سورہ برات کے علاوہ ہر سورہ کا حصہ ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ یہ فقط الحمد کا حصہ ہے۔ تیسرے گروہ نے کہا کہ یہ کسی بھی سورہ کا شروع کا حصہ نہیں۔ اگر پہلا گروہ درست کہتا ہے تو بقیہ دو گروہوں کے نزدیک بسم اللہ اضافی بھی لکھی گئی ہے۔ یعنی یہ دو گروہ آپ کی کی ہوئی چوتھی تعریف کے مجرم بنیں گے۔ اگر دوسرا گروہ درست کہتا ہے تو باقی دو گروہوں میں سے ایک پر اضافے، اور دوسرے پر کمی کی تحریف کے عقیدے کا الزام لگے گا۔ اگر تیسرا گروہ درست کہتا ہے تو بقیہ دونوں گروہوں پر اضافے کے عقیدے کا الزام لگے گا۔ اب یہ آپ پر ہے کہ آپ کس گروہ کی بات کا درست مانتے ہیں اور کون سے دو گروہوں پر اپنی ہی کی ہوئی تحریف کی تعریف کے مطابق تحریف کے الزام قبول کرتے ہیں۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاش کہ میرے مد مقابل میرے پچھلے میسج سمجھ کر پڑھتے تو ٹھوکریں نہ کھاتے پھرتے۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ علامہ کاشمیری رح نے قرآن کو بیچ میں لائے ہی نہیں۔ میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہاں بحث کتب سماویہ پر ہے نہ کہ قرآن پر۔ اور جہاں قرآن کی بات کی گئی ہے وہ ان لوگوں کے رد میں کی گئی ہے جو اہل کتاب کے لفظی تحریف نہیں بلکہ معنوی تحریف مانتے ہیں۔ میں تو شروع سے ہی یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ کے آپ وہی باتیں گھما پھرا کر کر رہے ہیں کوئی نئی بات نہیں کر رہے۔ میرا دو دن پہلے والا یہ میسج دوبارہ پڑھ لیں(74)۔

معاویہ: انبیاء کے دلائل کو کمزور کہا گیا کہ نہیں یہ الگ بات ہے۔ فی الحال تو آپ کے دلائل کا حال سب کے سامنے ہے کہ زبردستی تحریف کا الزام تھوپ رہے ہو جو بن بھی نہیں رہا۔ غلطی جب املاء کرنے والے سے ہوئی تو پھر آپ کا اعتراض علامہ کاشمیری رح پر ختم ہوا۔ اور آپ نے اس دن جو یہ ہوائی فائرنگ کی تھی کہ فیض الباری علامہ انور شاہ کاشمیری رح کی بعد کی تصنیف ہے، یہ بات لغو اور بے کار رہی۔ میں نے تو اصل مطلب بتایا تھا نہ کہ عبارت کا لفظی ترجمہ۔ باقی یہ نشان لگا کر قرآن کے الفاظ دکھانا فضول ہے کچھ فائدہ نہیں، اس کی وضاحت اوپر کر چکا ہوں۔ رہی بات جان بوجھ کر کرنے یا غلطی سے ہونے کی، تو یہ بھی آپ کی کم علمی کا ایک اور ثبوت ہے کہ اس سے آپ قرآن میں تحریف ثابت ثابت کرنے کے در پر ہیں۔ اور ترجمہ بھی صحیح صحیح نہیں کر رہے۔ اما انہ عن عمد منهم لمغلطة... اس میں "یا" کا ترجمہ آپ نے کس لفظ کا کیا ہے؟ اب آئیں بسم اللہ والی بات کی طرف۔

جناب نے نیل الاوطار کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ تحریف ہے۔ حالانکہ یہ ان کی بے وقوفی کے سواء کچھ نہیں۔ ان سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ بتاؤ کہ جو علماء بسم اللہ کو فاتحہ کا حصہ نہیں مانتے ان کا اس بارے میں موقف کیا ہے؟ کیا وہ سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے؟ ذرا واضح کر کے بتائیں تاکہ آپ کے دھوکے کا جواب آپ ہی کے ہاتھ سے واضح کروں؟ باقی آپ کی بسم اللہ والی دلیل پر بحث تب کرونگا جب آپ کے واضح طور پر بتائیں گے کہ بسم اللہ جو فاتحہ کے شروع میں ہے اس کا قرآن کا حصہ مانا جاتا ہے کہ نہیں؟(75) الفاظ دیکھ کر جواب دینا، قرآن کا حصہ ہے کہ نہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم جو فاتحہ کے شروع میں ہے؟

معاویہ:اسکرین شاٹ بھیجنے سے پہلے سمجھ بھی لیا کریں کہ ہماری بات طے کیا ہوئی تھی اور آپ پیش کیا کر رہے ہیں۔سورتوں سے پہلے جب بسم اللہ کو قرآن کا حصہ مانا جاتا ہے تو اللہ کے کلام میں تبدیلی کیسے ہوئی؟End

مختار حیدر: دوست، آپ نے دو دن پہلے میسج کیا تھا، تو میں نے بھی تو دو دن پہلے جواب دیا تھا۔پڑھا نہیں؟(اشارہ 74 کی طرف)۔اب دوبارہ تفصیل سے دے دیا ہے۔عقل مندوں کے لیے کافی جواب دے چکا۔

مختار حیدر: یہاں سے شروع ہوا تھا میرا دو دن پہے والا جواب۔(اشارہ 68 کی طرف)۔

مختار حیدر: یہاں سے آج کا جواب شروع ہوا(اشارہ 73 کی طرف)۔

مختار حیدر: املاء کی غلطی آپ کے کہنے سے مانیں گے ہم؟ثبوت لاؤ دوست۔مجھ سے فوری فرمائش کی کہ شرح بخاری کے بعد میں معرض وجود میں آنے کی دلیل دوں۔اپنی باری اصولوں کی یاد نہیں اتی 😉۔جبکہ میں نے ایک واضح اور قابل قبول قرینہ پیش کر دیا ہے۔میرے دوست، ترجمہ میں اسی لیے چاشنی نہیں ہوتی کہ اس میں اصل زبان کی تمام ترجمانی نہیں ہوتی۔ 👈یا👉 کو لانے کے لیے جملہ خود تقاضا کر رہا ہے۔آپ بجائے اعتراض اٹھانے کے، بہتر ترجمہ پیش کر دو، تا کہ ہم بھی استفادہ کریں۔میرے دوست، دھوکہ دھوکہ کہنے سے جان نہیں چھوٹنے والی۔

آپ کی سادگی پر بہت خوشی ہوئی دوست(اشارہ 75 کی طرف)۔

مختار حیدر: پہلے ہی اچھی طرح سمجھا چکا۔سب مزید آسان کرتا ہوں۔سمجھ لینا اب 😉 (76)

مختار حیدر: بتاؤ کہ جو لوگ بسم اللہ کو ہر سورہ کا حصہ مانتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات کتنی ہیں؟ پھر بتاؤ کہ جو اسے صرف سورہ الحمد کا حصہ مانتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات کتنی ہیں؟ پھر بتاؤ کہ جو بسم اللہ کے کسی بھی سورہ کے شروع میں بطور آیت ہونے سے انکاری ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی آیات کتنی ہیں؟ آخر میں میتھ کا کوئی حیرت انگیز کلیہ ہمیں سکھا کر بتانا کہ یہ تینوں گروہوں کی آیات برابر ہیں۔Don't do this, it's a joke only 😅

مختار حیدر: اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کوئی کہے کہ سورہ رحمان میں 78 آیات کے بجائے 48 آیات ہیں، اور آیت نمبر 13 کے علاوہ باقی 👈فبای آلا ربکما تکذبان👉 کے الفاظ والی آیات کا قرآن مجید کا حصہ ہونے کا انکار کر دے تو کیا یہ تحریف نہیں کہلائے گی(77)؟سوچ کر جواب دینا۔End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میں شروع کرتا ہوں۔جناب فیض الباری میں املاء کی غلطی کا ثبوت میں پہلے ہی دے چکا ہوں لیکن آپ کی سمجھنے کی صلاحیت نہیں شاید۔میں نے بتایا تھا کہ اس مقام پر بحث کتب ساویہ میں اہل کتاب کی تحریف پر چل رہی ہے نہ کہ قرآن میں تحریف پر۔اس لیے قرآن کی تحریف مراد لینا غلط ہے۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی جس رو آیت کی تشریح وہاں کی گئی ہے وہ بھی اہل کتاب کی تحریف کے بارے میں ہی ہے۔اس لیے آپ لوگوں کا قرآن کی تحریف کو بیچ میں لانا غلط ہے۔باقی آپ نے قرآن کا ذکر موجود ہونے کی بات اس کی بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ وہ ان کے رد میں ہے جو اہل کتاب کا لفظی تحریف کا انکار کرتے اور معنوی تحریف ہی مانتے ہیں۔

معاویہ: آپ نے یہ تسلیم کیا کہ فیض الباری کی عبارت کے آخری حصہ میں کے ترجمے میں "یا" کے لفظ کا اضافہ کیا ہے(78)۔ اب آپ نے مجھ سے ترجمہ مانگا ہے تو میں کرتا ہوں، اما انہ عن عمد منھم لمغلطۃ یہ کہ جان بوجھ کر انہوں نے (تحریف) کی ہے (لوگوں کو) مغالطہ دینے کے لیے۔ یعنی اپنی عوام کو گمراہ کرنے کے لیے آسمانی کتب میں تحریف کرتے تھے۔ بسم اللہ پر اعتراض پر میں نے آپ سے سوال کیا تھا لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا کہ جو علماء بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا حصہ نہیں مانتے کیا وہ بسم اللہ کو قرآن کا حصہ بھی مانتے ہیں کہ نہیں(79)؟ واضح جواب دیں وقت ضائع کیے بغیر۔ جب آپ سوال کا جواب دیں گے تو پھر آپ کے سوالات کا جواب بھی آئے گا۔

معاویہ: یہ سوال ہی نہیں بنتا(اشارہ 77 کی طرف)۔ اس کی وضاحت تب ہو گی جب آپ میرے سوال کا جواب دیں گے۔

معاویہ: End

مختار حیدر: املاء کے غلط ہونے کا کوئی ثبوت نہیں آیا دوست۔ آپ کا بتانا سر آنکھوں پر، لیکن آپ کی بات میں جھول ہے۔ مانی نہیں جاسکتی آپ کی بات۔ قرآن کو ہم بیچ میں نہیں لائے، کشمیری صاحب لائے ہیں، دوست۔ آپ نے وضاحت کی، ہم نے احسن طریقے سے کر دی۔

ماشاءاللہ۔ چشم بد دور(اشارہ 78 کی طرف)۔ ہمارے 👉 یا 👈 پر اعتراض، اور خود 👉 تحریف 👈 اور 👉 لوگوں کو 👈 ڈال دیا۔ گڈ۔ عبارت آنکھیں کھول کر پڑھو دوست۔ مغالطہ کے لفظ سے پہلے 👉 کوما 👈 ہے(80)۔ پھر آگے اللہ تعالیٰ کے بہتر جاننے کے الفاظ ہیں۔ کچھ تو خیال کرو دوست۔

میں نے ایسا جواب دیا ہے کہ چوبیس گھنٹے گزرنے پر بھی آپ کے پاس جواب نہیں(81)۔ اوپر جا کر پڑھ لو دوبارہ، عزیز دوست۔ سوال بنتا ہے، اور خوب بنا ہے، سمجھ تو آپ بھی گئے ہیں 😉 (اشارہ 79 کی طرف)۔

مختار حیدر: قارئین، کشمیری صاحب کے حوالے پر ان کے اعتراض کا جواب دے چکا، بسم اللہ کے متعلق میری دلیل پر یہ ایسے ہی خاموش ہیں، جیسے کشمیری صاحب کے حوالے پر دوبار خاموش ہوئے تھے، لہٰذا میں بات آگے بڑھاتا ہوں۔ آپ کے لیے بات مزید آسان کرنے لگا ہوں۔ قارئین، یہ حوالہ بہت غور سے دیکھیں۔

المكتبة الشاملة - [سنن ابن ماجة ـ محقق ومشكول]

ملف بحث شاشات خدمات مذكرات ترقية حية نوافذ مساعدة

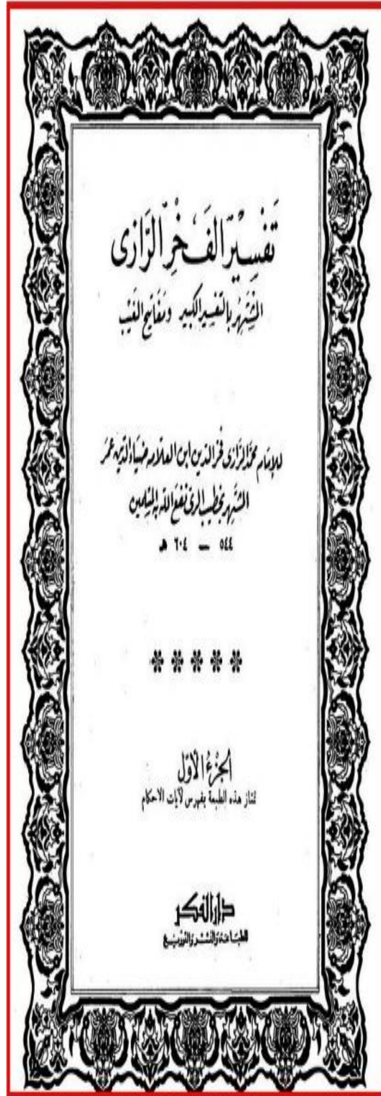
[هذا الكتاب من إضافات المستخدمين وليس صادرا عن الموقع الرسمي للمكتبة]

سنن ابن ماجة 273
المجلد الأول
كِتَابُ الطَّهَارَةِ
كِتَابُ الصَّلاَةِ
كِتَابُ الأَذَانِ
كِتَابُ الْمَسَاجِدِ
المجلد الثاني
المجلد الثالث
المجلد الرابع
المجلد الخامس

184- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ : بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ , قَالَ : وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ سُبْحَانَهُ : {سَلاَمٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ} ، قَالَ : فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، فَلاَ يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيمِ ، مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ ، وَيَبْقَى نُورُهُ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ.

إخفاء التشكيل 184 127 1

مختار حیدر: یہ سنن ابن ماجہ کا ایک راوی ہے۔ فضل رقاشی نام ہے۔ یہ فضل رقاشی تو سیدھا سیدھا بسم اللہ کے آیت ہی ہونے سے انکاری ہے (82)۔





المسائل الفقهية المستنبطة من الفاتحة ٢١٢

وأمر بإثباتها في أول كل سورة ، والذي يدل على أن الله تعالى أنزلها ، وعلى أنها من القرآن ما روي عن أم سلمة أن النبي ﴿ﷺ﴾ كان يعد بسم الله الرحمن الرحيم آية فاصلة ، وعن إبراهيم بن يزيد قال : قلت لعمرو بن دينار : أن الفضل الرقاشي يزعم أن بسم الله الرحمن الرحيم ليس من القرآن ، فقال : سبحان الله ما أجرأ هذا الرجل ! سمعت سعيد بن جبير يقول: سمعت ابن عباس يقول : كان النبي ﴿ﷺ﴾ إذا أنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم علم أن تلك السورة قد ختمت وفتح غيرها ، وعن عبد الله بن المبارك أنه قال : من ترك بسم الله الرحمن الرحيم فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية ، وروي مثله عن ابن عمر ، وأبي هريرة .

الفرع الثالث : القائلون بأن التسمية آية من الفاتحة وأن الفاتحة يجب قراءتها في الصلاة لا شك أنهم يوجبون قراءة التسمية أما الذين لا يقولون به فقد اختلفوا ، فقال أبو حنيفة وأتباعه والحسن بن صالح بن جني وسفيان الثوري وابن أبي ليلى : يقرأ التسمية سراً ، وقال مالك : لا ينبغي أن يقرأها في المكتوبة لا سراً ولا جهراً ، وأما في النافلة فإن شاء قرأها وإن شاء ترك .

الفرع الرابع : مذهب الشافعي يقتضي وجوب قراءتها في كل الركعات ، أما أبو حنيفة فعنه روايتان روى يعلى عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه يقرأها في كل ركعة قبل الفاتحة ، وروى أبو يوسف ومحمد والحسن بن زياد ثلاثتهم جميعاً عن أبي حنيفة ، أنه قال : إذا قرأها في أول ركعة عند ابتداء القراءة لم يكن عليه أن يقرأها في تلك الصلاة حتى يفرغ منها ، قال : وإن قرأها مع كل سورة فحسن .

الفرع الخامس : ظاهر قول أبي حنيفة أنه لما قرأ التسمية في أول الفاتحة فإنه لا يعيدها في أوائل سائر السور، وعند الشافعي أن الأفضل إعادتها في أول كل سورة ، لقوله عليه السلام كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله فهو أبتر .

الفرع السادس : اختلفوا في أنه هل يجوز للحائض والجنب قرا[...] الرحيم ؟ والصحيح عندنا أنه لا يجوز .

الفرع السابع : أجمع العلماء على أن تسمية الله على الوضوء م[...] على أنها غير واجبة لقوله ﴿ﷺ﴾ : توضأ كما أمرك الله به ، والتسمي[...] الوضوء ، وقال أهل الظاهر إنها واجبة فلو تركها عمداً أو سهواً لم تصح [...] أن تركها عامداً لم يجز ، وأن تركها ساهياً جاز .

یہاں تو اگر مگر کی گنجائش ہی نہیں۔ جی معاویہ صاحب، حوصلہ کریں اور اس ابن ماجہ کے راوی پر کفر کا فتویٰ لگائیں (83)۔

End

معاویہ: جناب اب آپ کے پاس کچھ نہیں بچا اب اس لیے فالتو کے میسج کر کے وقت ہوتا کر رہے ہیں۔ (84)

معاویہ: واہ جناب، کامہ بیچ میں آنے سے کیا ہوتا ہے (85) (اشارہ 80 کی طرف)؟ ذرا عربی گرامر سے بتائیں مجھے؟ جو بھی ہوتا ہو وہ کسی عربی گرامر کی کتاب سے دکھائیں کہ کامہ کی حیثیت عربی گرامر میں کیا ہے؟

معاویہ: آپ کے پاس جواب نہیں اس لئے اس لیے میرے سوال کی طرف آنے کو تیار ہی نہیں آپ (86) (اشارہ 81 کی طرف)۔ آپ جیسوں کے دھوکے ہم جانتے اس لیے سوالات ایسے کرتے ہیں جو سیدھا آپ کے دھوکے کو واضح کر دے۔ اب جب تک جواب نہیں دیں گے آپ تب تک میں سوال کرتا رہوں گا کہ فاتحہ کا حصہ اگر نہیں مانتے اہل السنت علماء تو کیا اس کو قرآن بھی نہیں مانتے؟

معاویہ: یہ جو نام آپ نے لکھے ہیں، کیا وہ بسم اللہ کو قرآن ک حصہ مانتے تھے کہ نہیں؟ (نیل الاوطار کے حوالے کی طرف اشارہ)۔ (87)

معاویہ: کونسا جواب دیا آپ نے؟ (اشارہ 81 کی طرف)۔ وہ ذرا مینشن تو کریں ابھی جس کا جواب میں نے نہیں دیا (88)؟ اور آپ کا دھوکا تو میرے پہلے سوال سے ہی کھل کر سامنے آگیا ہے۔

معاویہ: یہ فضل الرقاشی کو تھا ذرا کتب رجال سے اس کی حیثیت دکھائیں پھر اس کو ہمارا اکابر کہہ کر دھوکا دینے کی ناکام کوشش کریں (89) (مکتبہ شاملہ سے سنن ابن ماجہ کے راوی کے حوالے کی طرف اشارہ)۔ End

مختار حیدر: گڈ (اشارہ 84 کی طرف)۔ کامہ لکھنے والے نے ڈالا ہے دوست، عبارت واضح کرنے کے لیے (اشارہ 85 کی طرف)۔ غور سے دیکھو، تم نے کومہ اڑا دیا ہے (اشارہ 78 کی طرف)۔ کچھ تو فرق تھا تبھی یہ کیا نا: اما کا کیا ترجمہ کیا آپ نے؟ برے پھنسے ہو دوست (اشارہ 86 کی طرف)۔

مختار حیدر: یہاں اس حد تک آسان جواب دے چکا کہ بچے بھی سمجھ لیں (90) (اشارہ 76 کی طرف)۔ مگر آپ مخالف مناظر ہو، اس لیے آپ کو سمجھ نہیں آئے گا۔

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 87 کی طرف)۔ مینشن کر دیا دوست (اشارہ 88 کی طرف)۔ جھوٹ بولنا آپ پر ختم ہے (اشارہ 89 کی طرف)۔ مجھے دکھاؤ کہ میں نے فضل رقاشی کو آپ کا اکابر[12] کہاں کہا؟ (91) دھوکہ بھی آپ دے رہے ہیں۔ کفر کا فتویٰ کیوں نہیں دیا فضل رقاشی پر؟ اب یہ بھی نہیں کر پاوگے؟ کفر کا فتویٰ دو، دوست۔ End

معاویہ: جناب آپ نے تو بارہ گھنٹے کی بات کا کہا تھا لیکن ابھی سے ہی آپ ٹُس ہو گئے (92)۔ کامہ کی حیثیت کیا ہے ابھی تک نہیں بتایا (93)۔ اما لاء ترجمہ "یہ کہ"۔ (94)

معاویہ: کہاں ہے جواب؟ (اشارہ 90 کی طرف)، وہ جواب دکھائیں؟ "اچھی طرح سمجھ لو" کہنا جواب ہے؟ (95)

معاویہ: تو پھر آپ نے ایک معتزلی اور قدری کو کیا بنا کر پیش کیا؟ (اشارہ 91 کی طرف) (96)۔

معاویہ: جواب نہیں دیا کہ بسم اللہ کو قرآن کا حصہ مانا گیا کہ نہیں (97)؟ End

مختار حیدر: بارہ گھنٹوں کو پوری طرح استعمال کرنا چاہتا ہوں، اسی لیے اپنی پچھلی ٹرن سات منٹ میں ختم کی۔ ٹائم چیک کر لو دوست، (اشارہ 92 کی طرف)۔ تم نے چودہ منٹ میں چھ لائنیں لکھیں۔

مختار حیدر: جس میسج کو مینشن کر کے پوچھ رہے ہو، اسی میں بتایا ہے (اشارہ 93 کی طرف)۔

مختار حیدر: ریفرنس؟ (اشارہ 94 کی طرف)۔ کچھ واضح بھی کر دو، ٹائپنگ غلطی بھی ہے شاید (معاویہ صاحب کے میسج میں)

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 95 کی طرف)۔ لگتا ہے زیادہ ہی تگڑا حوالہ لگا دیا میں نے۔

مختار حیدر: اکابر کا لفظ دکھاؤ ورنہ مانو کہ تم نے جھوٹ بولا (اشارہ 96 کی طرف) (98)۔

[12] مختار صاحب نے فضل رقاشی کو راوی کے طور پر پیش کیا اور ثبوت میں سنن ابن ماجہ کی روایت پیش کی۔ لیکن معاویہ صاحب جان بوجھ کر یا نا سمجھی میں یہ سمجھے کہ فضل رقاشی کو اکابرین میں ظاہر کر کے پیش کیا گیا ہے۔

مختار حیدر: مینشن کرتا ہوں کہ کیا سمجھ کر پیش کیا(اشارہ 96 کی طرف)

مختار حیدر: 👆 (اشارہ 82 کی طرف)۔ 👈 راوی 👉 کہہ کر پیش کیا۔ انکار کروگے اس کے راوی ہونے پر؟

مختار حیدر: یہاں بھی 👈 راوی 👉 کہا۔(اشارہ 83 کی طرف)۔ اب اگر اتنی دیر میں ساتھیوں سے مدد لے کر تسلی کر لی ہے تو اس 👈 بسم اللہ کے منکر 👉 کو کافر لکھو، وقت ضائع کیے بغیر۔

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 97 کی طرف)، انجوائے کر رہا ہوں تمہاری حالت، میرے دوست۔ اب اپنی ٹرن کا آغاز اس 👈 معتزلی اور قدری 👉 کو کافر کہہ کر کرنا۔End

معاویہ: جناب آپ اپنا وقت جس طرح ضائع کرنا چاہتے ہیں کریں فالتو گفتگو کر کے۔ لیکن میری باری میں ان شاء اللہ دلائل ہی دلائل ہونگے نہ کہ فالتو باتیں(99)۔ اما لفظ کا ترجمہ ہے "یہ کہ"۔ یہ ھمزہ کہ زیر سے نہیں ھمزہ کے زبر سے ہے(100)۔ کسی عربی پڑھے لکھے سے پوچھ لیں کہ یہاں اما میں الف مفتوحہ ہے کہ مکسورہ؟ پھر آگے بات کریں۔

...التحريف اللفظي رأسًا، فالتحريفُ عندهم كلُّه م...

...القرآنَ أيضًا مُحرّفًا، فإنَّ التحريفَ المعنويَّ غير...

...فيه لفظيٌّ أيضًا، أما إنّه عن عمد منهم، لمغلطة.

٣٠ - بابُ القُرْعَةِ في المُشْكِلاتِ

معاویہ: جب ہمارے نزدیک کوئی معتبر بندہ ہی نہیں وہ تو اس کا نام کیوں پیش کیا میرے سامنے؟(101) ایک قدری اور معتزلی راوی کا اہل السنت سے کیا واسطہ؟(اشارہ 98 کی طرف) کافر ہے وہ جو بسم اللہ کو قرآن نہیں مانتا یہ تو واضح ہے چاہے وہ فضل راشی ہو یا کوئی اور۔ اب یہ بتاؤ کہ فضل رقاشی کو کیوں پیش کیا(102)؟ اگر صرف راوی کیا حیثیت سے پیش کیا تو شیعہ کتب میں زیدی، واقفیہ، وغیرہ راوی موجود ہیں جو آپ کے اماموں کی امامت کے منکر ہیں، تو کیا ان کے گمراہ کن عقائد کے جوابدہ آپ ہیں؟ جواب ابھی تک نہیں آیا کہ بسم اللہ کو اہل السنت علماء قرآن مانتے ہیں کہ نہیں؟End

مختار حیدر: اچھا، میں سمجھا آپ میری رد میں دلائل دے رہے ہیں، لیکن آپ نے اچھا کیا کہ بتا دیا کہ آپ نے دلائل تو اپنی باری کے لیے محفوظ کیے ہوئے ہیں، 😉 (اشارہ 99 کی طرف)۔ ریفرنس؟(اشارہ 100 کی طرف)(103)

مختار حیدر: ست بسم اللہ۔ جناب جلدی نہیں کرنی۔ کچھ وجوہات ہیں۔ ابھی پیش کرتا ہوں(اشارہ 101 کی طرف)۔

مختار حیدر: پہلی وجہ یہ کہ جناب نے 👈 پچاس منٹ 👉 سوچ بچار کی کہ اس بدبخت کو کافر لکھوں یا نہ لکھوں۔ میسجز کے اوقات چیک کر لو، دوست۔ آخر دوستوں نے چھان بین کر کے گرین سگنل دیا تو کفر کا فتویٰ جاری ہوا۔(104)

لیکن میرے دوست، This was a decoy[13]

[13] فضل رقاشی کو بطور چارہ ڈالا گیا تھا معاویہ صاحب کے سامنے، اسی طرف اشارہ ہے۔

مختار حیدر: لو، اب اصل بات کی طرف آتا ہوں۔

فتح الباري

بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

أشرف على تحقيق الكتاب وراجعه

شعيب الأرنؤوط — عادل مرشد

حقق هذا الجزء وخرّجه وعلّق عليه — شارك في تخريج نصوصه

أحمد برهوم — محمد كامل قره بللي — هيثم عبد الغفور

الجزء الثالث عشر

الرسالة العالمية

١٢ — سورة الفاتحة / ح ٤٤٧٤ — فتح الباري بشرح البخاري

قوله: «ألم تَقُل: لَأُعلِّمَنَّكَ سورة» في حديث أبي هريرة: قلت: يا رسول الله، ما السّورة التي قد وَعَدتَني؟ قال: «كيفَ تقرأ في الصلاة؟» فقرأتُ عليه أمَّ الكتاب.

قوله: «قال: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هي السَّبْع المَثَاني» في رواية معاذ في تفسير الأنفال: «فقال: هي ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾، السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي حديث أبي هريرة: «فقال: إنَّها السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي هذا تصريحٌ بأنَّ المراد بقوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِى﴾ [الحجر:٨٧] هي الفاتحة.

وقد روى النَّسائيُّ (٩١٥) بإسنادٍ صحيح عن ابن عبَّاس: أنَّ السَّبع المثاني هي السَّبع الطِّوال؛ أي: السُّوَر من أوَّل البقرة إلى آخر الأعراف ثمَّ براءة، وقيل: يونس. وعلى الأوَّل فالمراد بالسَّبع: الآيُ، لأنَّ الفاتحة سبع آيات، وهو قول سعيد بن جُبَير.

واختُلِفَ في تسميتها «مَثاني» فقيلَ: لأنَّها تُثَنَّى في كلِّ ركعة، أي: تُعاد، وقيل: لأنَّها يُثنَى بها على الله تعالى، وقيل: لأنَّها استُثنِيَت لهذه الأُمَّة لم تَنزِل على مَن قبلها، قال ابن التِّين: فيه دليل على أنَّ «بسمِ الله الرَّحمن الرحيم» ليست آية من القرآن، كذا قال، وعكس غيرُه لأنَّه أراد السّورة، ويُؤيِّده أنَّه لو أراد بقوله[1]: «الحمد لله ربِّ العالمينَ» الآية لم يَقُل: هي السَّبع المثاني، لأنَّ الآية الواحدة لا يقال لها سبعٌ، فدَلَّ على أنَّه أراد بها السّورة. و«الحمد لله رَبِّ العالمينَ» من أسمائها، وفيه قوّة لتأويلِ الشافعيّ في حديث أنس حيث[2] قال: كانوا يفتتحونَ الصلاة بالحمدُ لله رَبِّ العالمينَ[3]، قال الشافعيُّ: أراد السّورة، وتُعقِّبَ بأنَّ هذه السّورة تُسمَّى سورةَ الحمد لله، ولا تُسمَّى الحمد لله رَبِّ العالمينَ، وهذا الحديث يَرُدّ هذا التَّعَقُّب.

وفيه أنَّ الأمر يقتضي الفَوْر، لأنَّه عاتَبَ الصَّحابيَّ على تأخير إجابته. وفيه استعمال صيغة العموم في الأحوال كلّها، قال الخطَّابيُّ: فيه أنَّ حُكْم لفظ العموم أن يَجري على جميع

(١) لفظة «بقوله» سقطت من (س).
(٢) لفظة «حيث» سقطت من (س).
(٣) أخرجه البخاري في «الصحيح» (٧٤٣).

یہ لو۔ ابن التین صاحب۔ آپ کے اکابر میں سے۔ اور بسم اللہ کے آیت ہونے کے منکر۔ یہ دیکھو ان کا احوال

مكي: كان علامة ذا زهد وورع، سمع جده ومات في صفر سنة 647هـ [1249م] عن ثمانين سنة.

فرع إفريقية

563 - **أبو محمد عبد السلام**[1] **البرجيني**: الإمام الفقيه الفاضل العمدة الكامل العالم العامل أخذ عن الإمام المازري وغيره وعنه أبو محمد بن بزيزة وغيره، له فتاوى مشهورة، كان حياً سنة 606هـ وابن بزيزة ولد في السنة المذكورة كما سيأتي في ترجمته ويأتي في التتمة أنه حصلت له جفوة من الأمير عبد الواحد بن أبي حفص الهنتاتي.

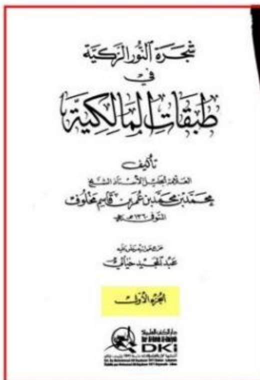
564 - **أبو محمد عبد الواحد**[2] **بن التين الصفاقسي**: الشيخ الإمام العلامة الهمام المحدث الراوية المفسر المتفنن المتبحر، له شرح على البخاري مشهور سماه المخبر الفصيح في شرح البخاري الصحيح له اعتناء زائد في الفقه ممزوجاً بكثير من كلام المدونة وشراحها مع رشاقة العبارة ولطف الإشارة، اعتمده الحافظ ابن حجر في شرح البخاري وكذلك ابن رشيد وغيرهما. توفي سنة 611هـ [1214م] بصفاقس وقبره بها معروف.

565 - **أبو عمرو عثمان بن سفيان بن عثمان التميمي التونسي**: عرف بابن شقر الإمام الفقيه المحدث الراوية أخذ عن أبي الحسين بن جبير وأبي الحسن المقدسي وغيرهما وعنه جماعة منهم أبو زيد عبد الرحمٰن الحضيري القيرواني المعروف بابن الدباغ مؤلف معالم الإيمان وأبو العباس أحمد البطرني قال أبو عمرو المذكور أنشدني أبو الحسين بن جبير لنفسه:

تأن في الأمر لا تكن عجلا ... فمن تأنى أصاب أو كادا
وكن بحبل الله معتصما ... تأمن به بغي كل من كادا
فكم رجاه فنال بغيته ... عبد مسيء بنفسه كادا

لم أقف على وفاته.

566 - **أبو يوسف يعقوب**[3] **بن ثابت الدهماني القيرواني**: العالم الرباني كان



(1) ورد ذكره في الحلل السندسية ص: 1021 الجزء الرابع.
(2) ترجمته في: نيل الابتهاج ص: 287.
(3) الحلل السندسية ص: 320 الجزء الأول، معالم الإيمان: 3/ 263 ـ 285.

مختار حیدر: جی دوست، الشیخ، الامام، علامہ، محدث، مفسر، متبحر اور شارح بخاری اب ان کو بھی کافر لکھ دو۔ یہ صاحب بھی فضل رقاشی کے ہم مسلک ہیں، بسم اللہ کے بارے میں۔ لیکن لکھ نہیں پاؤ گے، مجھے معلوم ہے 😉



مختار حیدر: اپنا یہ فتویٰ یاد رکھنا، جو ابھی ابھی جاری کیا ہے آپ نے۔

مختار حیدر: End

معاویہ: کس بات کا ریفرنس؟ (اشارہ 103 کی طرف)(105)

معاویہ: میں پچاس منٹ آپ جہالت واضح کر رہا تھا کو سب نے دیکھ لی۔ الحمد للہ ہم اپنے نظریے پر شخصیات کو ترجیح نہیں دیتے شیعوں کی طرح کہ قرآن میں تحریف کے قائل کو کافر کہنے سے انکار کریں اپنے مجتہدین کو بچانے کے لیے۔ (اشارہ 104 کی طرف)(106)

معاویہ: اس کا ترجمہ کر کے بتاؤ ذرا سب کو تا کہ آپ کی جہالت کا نظارہ سارا گروپ کرے۔[14] (107)

معاویہ: میں آپ کی طرح نہیں جو ڈرتا ہو۔ میں الحمد للہ اپنی بات پر ابھی بھی قائم ہوں۔

معاویہ: جواب کیوں نہیں دے رہے اس کا؟ (اشارہ 102 کی طرف)۔ جواب دو جواب؟ (108) End

مختار حیدر: گڈ (اشارہ 105 کی طرف)۔ مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 106 کی طرف)، سب نے سمجھ لی وجہ میرے دوست۔

مختار حیدر: ابن التین بسم اللہ کو قرآن کا حصہ ماننے سے انکاری ہے۔ (اشارہ 107 کی طرف)(109)

مختار حیدر: بہت بار جواب مینشن کر چکا۔ اب آپ ٹینشن نہ لو۔ قارئین پر چھوڑ دو (اشارہ 108 کی طرف)(110)

مختار حیدر: آپ بات کو طول دے رہے ہیں۔ ابن التین پر کفر کا فتویٰ دیں۔ یہ لیں ایک اور حوالہ۔

آپ کے علماء میں سے بعض بسم اللہ کو 👈 مطلقا 👉 آیت نہیں مانتے۔ شروع یا آخر یا سورہ نمل کے درمیان کی بات ہی ختم۔ (111)

مختار حیدر: End

---

[14] فتح الباری کے ابن التین کے سکین کی طرف اشارہ کیا ہے معاویہ صاحب نے۔

مثل الثلاثة ورجح النظر   تواتراً لها لدى من قد غبر
تواتر السبع عليه أجمعوا   ولم يكن في الوحي حشو يقع

(تنبيـــه)

اختلف العلماء في البسملة ، هل هي آية من أول كل سورة ، أو من الفاتحة فقط ، أو ليست آية مطلقاً . أما قوله في سورة النمل : ﴿ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾ [النمل : ٣٠] فهي آية من القرآن إجماعاً .

وأما سورة براءة فليست البسملة آية منها إجماعا ، واختلف فيما سوى هذا ، فذكر بعض أهل الأصول أن البسملة ليست من القرآن وقال قوم هي منه في الفاتحة فقط ، وقيل هي آية من أول كل سورة وهو مذهب الشافعي رحمه الله تعالى .

قال مقيده عفا الله عنه :

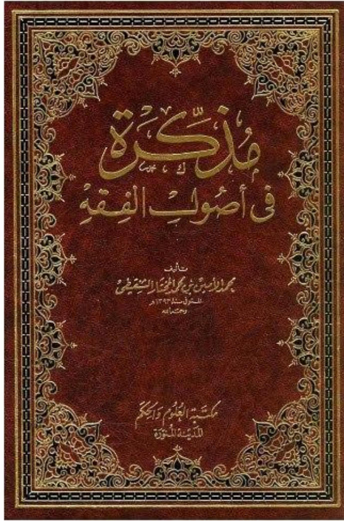
ومن أحسن ما قيل في ذلك ، الجمع بين الأقوال ، بأن البسملة في بعض القراءات كقراءة ابن كثير آية من القرآن وفي بعض القرآن ليست آية ، ولا غرابة في هذا .

فقوله في سورة الحديد : ﴿ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ [الحديد:٢٤] لفظة ﴿ هو ﴾ من القرآن في قراءة ابن كثير وأبي عمرو وعاصم وحمزة والكسائي وليست من القرآن ، في قراءة نافع وابن عامر لأنهما قرءا ﴿ فَإِنَّ اللَّهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴾ [الحديد : ٢٤] وبعض المصاحف فيه لفظة ﴿ هو ﴾ وبعضها ليست فيه وقوله : ﴿ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ [البقرة : ١١٥] . ﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴾ الآية

— ٦٦ —

[البقرة : ١١٦] . فالواو من قوله : ﴿ وقالوا ﴾ في هذه الآية من القرآن ، على قراءة السبعة غير ابن عامر ، وهي في قراءة ابن عامر ليست من القرآن لأنه قرأ : ﴿ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴾ [البقرة : ١١٦] بغير واو وهي محذوفة في مصحف أهل الشام ، وقس على هذا وبه تعرف أنه لا إشكال في كون البسملة آية في بعض الحروف دون بعض ، وبذلك تتفق أقوال العلماء . وأشار إلى هذا الجمع في المراقي بقوله :

وليس للقرآن تعزى البسمله   وكونها منه الخلاف[1] نقلـه
وبعضهم إلى القرآن نظر   وذاك للوفاق رأي معتبر



قال المؤلف رحمه الله

فأما ما نقل نقلا غ
(فصيام ثلاثة أيام متتاب
قطعاً إلى آخره .

خلاصة ما ذكره ف
(متتابعات) المذكورة
الاحتجاج به مع الجزم
لا يجوز الاحتجاج به لأ
بطل الاحتجاج به من
وقال قوم : يجوز الا

(١) الخلاف : أي المخالف ،

— ٦٧ —

معاویہ: یہ ترجمہ کن الفاظ کا ہے؟(اشارہ 109 کی طرف)۔وہی عربی الفاظ لکھ کر ترجمہ کرو(112)؟

معاویہ: وہ یہاں کاپی کر کے بھیجو(اشارہ 110 کی طرف)(113)

معاویہ: کیا ثابت کرنا چاہتے ہو اس سے؟وضاحت کرو[15]۔(114)۔ دھوکا ابھی واضح کرتا ہوں جناب کا، پہلے یہ بولو کہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہو اس سے؟(اشارہ 111 کی طرف)(115)End

مختار حیدر: ہائی لائٹ ہے عبارت، دوست(اشارہ 112 کی طرف)(116)۔ وقت ضائع نہیں کروں گا(اشارہ 113 کی طرف)

مختار حیدر: ابھی بتاتا ہوں(اشارہ 114 کی طرف)

مختار حیدر: پہلے بتا چکا۔ مزید بتاتا ہوں(اشارہ 115 کی طرف)

---

[15] مذکرۃ فی اصول الفقہ کے سکین کی طرف اشارہ ہے۔

مختار حیدر: یہ کتاب کا سرورق 👈





« الاعتبار ببقاء الجنة والنار » لتقي الدين علي بن عبدالباقي السبكي
المتوفى سنة ٧٥٦ .

وقال صديق حسن خان : « وقد ألف العلامة الشيخ مرعي الكر
رسالة سماها : « توفيق الفريقين على خلود أهل الدارين » ، وفي الباب رسالة
للسيد الإمام محمد بن إسماعيل الأمير ، ورسالة للقاضي العلامة المجتهد محمد بن
علي الشوكاني ، حاصلها بقاء الجنة والنار وخلود أهلها فيها »[1] .

وهنا أمور نحب بيانها :

الأول : أن هذا القول قول باطل وإن ذهب إليه عَلَمان من أعلام الإسلام ، فقد علّمنا شيخ الإسلام ابن تيمية ، وتلميذه ابن القيم أن حب الحق ينبغي أن يكون مقدما على حب الرجال . وأدلة بطلانه النصوص الكثيرة الدالة على خلود النار ، وهي نصوص قطعية الثبوت قطعية الدلالة ، وقد ذكرنا قول من نقل الإجماع على خلود النار .

الثاني : أنه لا يجوز بحال من الأحوال ذم شيخ الإسلام ابن تيمية وتلميذه ابن القيم بسبب هذه المقالة ، فقد كفرهما قوم ، وفسقهما قوم بسبب ذلك ، وكل هذا ليس بصواب ، فإنهما مجتهدان مأجوران مثابان ، ولو علما الحق في خلاف قولهما لاتبعاه ، ودعوى أن المخالف في مثل هذا يكفّر قائلة يُوصِل القائلين بهذا إلى تكفير أئمة هذه الأمة الذين لا يُمارَى في إمامتهم ، فإن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان يذهب إلى أن المسافر إذا لم يجد الماء لا يتيمم ولا يصلي ، وقد اتفقت الأمة على خلاف هذا ، والإمام مالك كان يرى أن « بسم الله الرحمن الرحيم » ليست آية

(١) يقظة أولي الاعتبار ، لصديق حسن خان : ص ٤٢ ، ورسالة الصنعاني طبعها المكتب الإسلامي ببيروت ، وقد حققها وكتب لها مقدمة ضافية الشيخ ناصر الدين الألباني فأجاد .

- ٤٥ -

من كتاب الله ، وقد أجمعت الأمة على أن ما بين الدفتين قرآن ، وقال أقوام بعدم زيادة الإيمان ونقصانه مع كونه مثبت بالكتاب والسنة صريح فيها ، والإجماع منعقد عليه .

الثالث : ينبغي أن ننبه أن لابن تيمية وابن القيم قولا بعدم فناء النار ، جاء في مجموع فتاوي شيخ الإسلام قوله في إجابة سؤال : « وقد اتفق سلف الأمة وأئمتها وسائر أهل السنة والجماعة على أن من المخلوقات مالا يعدم ولا يفنى بالكلية كالجنة والنار والعرش وغير ذلك ، ولم يقل بفناء جميع المخلوقات إلا طائفة من أهل الكلام المبتدعين ، كالجهم بن صفوان ومن وافقه من المعتزلة ونحوهم ، وهذا قول باطل يخالف كتاب الله ، وسنة رسوله ، وجماع سلف الأمة وأئمتها »[1] .

وإذا كان الأمر كذلك ، أي لهما قولان ، فلا يجوز أن نجزم بأن القول بفناء النار هو قولهما مالم يعلم أنه القول الأخير ، وإذا لم يعلم القول الأخير فالأولى التوقف في نسبة أحد المذهبين إليهما .

الرابع : الأدلة التي احتج بها شيخ الإسلام وابن القيم على فناء النار ، بعضها غير صحيح ، والصحيح منها غير صريح ، بل يمكن حمله على غير فناء النار ، بل على فناء النار التي يكون فيها عصاة الموحدين . وقد ناقش الصنعاني في رسالته التي يرد فيها على ابن تيمية وابن القيم هذه الأدلة ، وبين عدم نهوضها على ما ذهب إليه . وهذه الرسالة هي المسماة « برفع الأستار لإبطال أدلة القائلين بفناء النار »[2] .

(١) مجموع فتاوي شيخ الإسلام : (١٨/٣٠٧) .
(٢) طبعها المكتب الإسلامي ببيروت .

- ٤٦ -



مختار حیدر: امام مالک بسم اللہ کو 👈 کتاب اللہ 👉 کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ بہتر ہے مصنف پر لعنت بھیج دو، دوسرا کام مشکل ہے۔End

معاویہ: یہ دونوں اسکین آپ ہی نے بھیجے تھے نہ؟ دیکھو کیا لکھا ہے امام مالک رحمہ اللہ کا نظریہ

جماعة أنها لا تذكر سراً ولا جهراً ، وأهل هذه المقالة منهم القائلون أنها ليست من القرآن . وحكى القاضي أبو الطيب الطبري عن ابن أبي ليلى والحكم أن الجهر والإسرار بها سواء فهذه المذاهب في الجهر بها وإثبات قراءتها ونفيها .

وقد اختلفوا هل هي آية من الفاتحة فقط أو من كل سورة ، أو ليست بآية ، فذهب ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وطاوس وعطاء ومكحول وابن المبارك وطائفة إلى أنها آية من الفاتحة ومن كل سورة غير براءة ، وحكى عن أحمد وإسحق وأبي عبيد وجماعة من أهل الكوفة ومكة وأكثر العراقيين ، وحكاه الخطابي عن أبي هريرة وسعيد بن جبير ، ورواه البيهقي في الخلافيات بإسناده عن علي بن أبي طالب والزهري وسفيان الثوري ، وحكاه في السنن الكبرى عن ابن عباس ومحمد بن كعب أنها آية من الفاتحة فقط. وحكي عن الأوزاعي ومالك وأبي حنيفة وداود وهو رواية عن أحمد أنها ليست آية في الفاتحة ولا في أوائل السور . وقال أبو بكر الرازي وغيره من الحنفية : هي آية بين كل سورتين غير الأنفال وبراءة وليست من السور بل هي قرآن مستقل كسورة قصيرة وحكي هذا عن داود وأصحابه وهو رواية عن أحمد .

واعلم أن الأمة أجمعت أنه لا يكفر من أثبتها ولا من نفاها لاختلاف العلماء فيها بخلاف ما لو نفى حرفاً مجمعاً عليه أو أثبت ما لم يقل به أحد فإنه كفر بالإجماع . ولا خلاف أنها آية في أثناء سورة النمل ولا خلاف في إثباتها خطأ في أوئل السور في المصحف إلا في أول سورة التوبة . وأما التلاوة فلا خلاف بين القراء السبعة في أول فاتحة الكتاب وفي أول كل سورة إذا ابتدأ بها القارىء ما خلا سورة التوبة . وأما في أوائل السور مع الوصل بسورة قبلها فأثبتها ابن كثير وقالون وعاصم والكسائي من القراء في أول كل سورة إلا أول سورة التوبة وحذفها منهم أبو عمرو وحمزة وورش وابن عامر .

وقد احتج القائلون بالإسرار بها بحديث الباب وحديث ابن مغفل الآتي وغيرهما مما ذكرنا واحتج القائلون بالجهر بها في الصلاة الجهرية بأحاديث . منها حديث أنس وحديث أم سلمة الآتيان وسيأتي الكلام عليهما . ومنها حديث ابن عباس عند الترمذي والدارقطني بلفظ كان النبي ﷺ « يفتتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم » . قال الترمذي: هذا حديث ليس إسناده بذاك وفي إسناده إسماعيل بن حماد ، قال البزار : إسماعيل لم يكن بالقوي . وقال العقيلي: غير محفوظ، وقد وثق إسماعيل يحيى بن معين . وقال أبو حاتم : وفي إسناده أبو خالد الوالبي اسمه هرمز وقيل هرم ، قال الحافظ : مجـ أبو زرعة : لا أعرف من هو . وقال أبو حاتم : صالح الحديث . وقد ضـ

— ٢٣٣ —

نيل الأوطار

وأمر بإثباتها في أول كل سورة ، والذي يدل على أن الله تعالى أنزلها ، وعلى أنها من القرآن ما روي عن أم سلمة أن النبي ﴿ﷺ﴾ كان يعد بسم الله الرحمن الرحيم آية فاصلة ، وعن إبراهيم بن يزيد قال : قلت لعمرو بن دينار : أن الفضل الرقاشي يزعم أن بسم الله الرحمن الرحيم ليس من القرآن ، فقال : سبحان الله ما أجرأ هذا الرجل ! سمعت سعيد بن جبير يقول: سمعت ابن عباس يقول : كان النبي ﴿ﷺ﴾ إذا أنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم علم أن تلك السورة قد ختمت وفتح غيرها ، وعن عبد الله بن المبارك أنه قال : من ترك بسم الله الرحمن الرحيم فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية ، وروي مثله عن ابن عمر ، وأبي هريرة .

الفرع الثالث : القائلون بأن التسمية آية من الفاتحة وأن الفاتحة يجب قراءتها في الصلاة لا شك أنهم يوجبون قراءة التسمية أما الذين لا يقولون به فقد اختلفوا ، فقال أبو حنيفة وأتباعه والحسن بن صالح بن جني وسفيان الثوري وابن أبي ليلى : يقرأ التسمية سراً ، وقال مالك : لا ينبغي أن يقرأها في المكتوبة لا سراً ولا جهراً ، وأما في النافلة فإن شاء قرأها وإن شاء ترك .

الفرع الرابع : مذهب الشافعي يقتضي وجوب قراءتها في كل الركعات ، أما أبو حنيفة فعنه روايتان روى يعلى عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه يقرأها في كل ركعة قبل الفاتحة ، وروى أبو يوسف ومحمد والحسن بن زياد ثلاثتهم جميعاً عن أبي حنيفة ، أنه قال : إذا قرأها في أول ركعة عند ابتداء القراءة لم يكن عليه أن يقرأها في تلك الصلاة حتى يفرغ منها ، قال : وإن قرأها مع كل سورة فحسن .

الفرع الخامس : ظاهر قول أبي حنيفة أنه لما قرأ التسمية في أول الفاتحة فإنه لا يعيدها في أوائل سائر السور، وعند الشافعي أن الأفضل إعادتها في أول كل سورة ، لقوله عليه السلام كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله فهو أبتر .

الفرع السادس : اختلفوا في أنه هل يجوز للحائض والجنب قرا[...]
الرحيم ؟ والصحيح عندنا أنه لا يجوز .

الفرع السابع : اجمع العلماء على أن تسمية الله على الوضوء م[...]
على أنها غير واجبة لقوله ﴿ﷺ﴾ : توضأ كما أمرك الله به ، والتسمي[...]
الوضوء ، وقال أهل الظاهر إنها واجبة فلو تركها عمداً أو سهواً لم تصح [...]
أن تركها عامداً لم يجز ، وأن تركها ساهياً جاز .



معاویہ: امام مالک رحمہ اللہ تو بسم اللہ کو صرف فاتحہ کا حصہ نہیں مان رہے۔ اور نماز میں پڑھنے کا کہہ رہے ہیں، کیا غیر قرآن نماز میں پڑھا جاتا ہے؟

معاویہ: ان کو[16] امام مالک رحمہ اللہ کا نظریہ بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے(117)۔ امام مالک رح صرف فاتحہ کا حصہ نہیں مانتے۔ معاویہ: کاپی کرکے بھیجو؟(اشارہ 116 کی طرف)(118)۔ جواب؟(اشارہ 114 کی طرف)۔ جواب دو؟(اشارہ 107 کی طرف)۔ معاویہ:End

مختار حیدر: چلو، لعنت نہ سہی۔ غلطی ہی مان لی آپ نے، اچھی بات ہے(اشارہ 117 کی طرف)(119)۔۔ لیکن امام مالک کا معاملہ ختم نہیں ہوا۔

— ۱۷۱ —

الإحكام في أصول الأحكام

الجزء الرابع

قال ابو محمد وهذا خـ

قال ابو محمد : إلا أنها

عن زر بن حبيش عن ابن

عامر مسندة الى أبى الدرد

« وما خلق الذكر والانثى

ابن مغيث القاضى قال نا يحـ

أحمد بن ابى خليفة نا ابو

داود نا حفص بن عمر الحوضى نا حماد بن زيد نا أيوب السختيانى عن ابى قلابة عن انس بن مالك (١) . قال : اختلفوا فى القراءات على عهد عثمان بن عفان ، حتى اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلك عثمان . فقال : عندى تكذبون به وتختلفون فيه ، فماتأبى عنى كان اشد تكذيبا واكثر لحنا ، ياصحابة محمد: اجتمعوا فاكتبوا للناس . قال : فكتبوا ، قال : فحدثنى أنهم كانوا اذا ترادّوا فى آية ، قالوا : هذه أقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا ، فيرسل اليه وهو على ثلاثة من المدينة فيقول : كيف أقرأك رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فيقول : كذا وكذا فيكتبونها ، وقد تركوا لها مكاناً

قال أبو محمد : فهذه صفة عمل عثمان رضى الله عنه ، بحضرة الصحابة رضى الله عنهم فى نسخ المصاحف ، وحرق ما أحرق منها مما غير عمداً وخطأ . ومن العجب أن جمهرة من المعارضين لنا، وهم المالكيون ، قد صح عن صاحبهم ما * ناه المهلب بن ابى صفرة الاسدى التميمي قال نا ابن مناس نا ابن مسرور نا يحيي نا يونس بن عبد الاعلى نا ابن وهب حدثنى مالك بن انس. قال : اقرأ عبدالله ابن مسعود رجلا: « ان شجرة الزقوم طعام الاثيم » . فجعل الرجل يقول : طعام اليتيم . فقال له ابن مسعود : طعام الفاجر. قال ابن وهب: قلت لمالك :

(١) فى الأصل زيادة (العامرى) ولم نعرف له وجها

[16] ڈاکٹر عمر سلیمان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

أترى ان يقرأ كذلك ؟ قال نعم ! ارى ذلك واسعا . فقيل لمالك : افترى أن يقرأ بمثـل ما قرأ عمر بن الخطاب : فامضوا الى ذكر الله ؟ قال مالك : ذلك جائز . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنزل القرآن على سبعة احرف ، فاقرأوا منه ماتيسر مثل تعلمون يعلمون . قال مالك : ولا ارى فى اختلافهم فى مثل هـذا بأسا ، ولقد كان الناس ولهم مصاحف ، والستة الذين أوصى اليهم عمر بن الخطاب كانت لهم مصاحف .

قال ابو محمد : فكيف يقولون فى مثل هذا أيجيزون(١) القراءة هكذا ، فلعمرى لقد هلكوا وأهلكوا ، واطلقوا كل بائقة فى القرآن ، أو يمنعون من هذا ، فيخالفون صاحبهم فى اعظم الأشياء ، وهذا اسناد عنه فى غاية الصحة ، وهو مما اخطأ فيه مالك مما لم يتدبره ، لكن قاصدا الى الخير . ولو أن امرأ ثبت على هذا واجازه بعد التنبيه له على مافيه ، وقيام حجة الله تعالى عليه فى ورود القرآن بخلاف هذا ، لكان كافرا ، ونعوذ بالله من الضلال

قال ابو محمد : فبطل ماقالوه فى الاجماع باوضح بيان . والحمد لله رب العالمين

فصل

فيمن قال : مالا يعر

فيما ه

قال ابو محمد : قد ذكر

أصلا ، وهما : إما شئ لا يكو

وأن محمدا رسول الله ، والبر

القرآن ، وكالصلوات الخمس

(١) فى الاصل « لايجيزون » وهو خطأ

مختار حیدر: امام مالک نے قرآن مجید کے الفاظ بدلنے کی اجازت دی۔ مثال کے لیے جناب ابن مسعود اور جناب عمر کے الفاظ لائے گئے ہیں۔ یہاں سات حروف والی کہانی نہیں چلے گی۔ کیونکہ ابن حزم بہت غصے میں ہیں اس معاملے میں امام مالک پر۔

کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا، کہہ رہے ہیں کہ تنبیہ اور حجت قائم ہونے پر بھی ان کا یہ موقف ہو تا تو یہ کافر ہو جاتے اس بات پر۔ لہذا دوبارہ کہہ رہا ہوں، سات حروف والی کہانی نہیں چلے گی۔ اور آپ نے تحریف کی چار تعریفوں میں کہا تھا کہ قرآن مجید کے حروف نکالے جائیں اور اپنی مرضی کے حروف ڈالے جائیں تو تحریف ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے، امام مالک کو کافر کہہ لیں یا ابن حزم کو گمراہ اور الزام لگانے والا(120)۔۔End

معاویہ: اپنے اعتراضات سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے آ رہے ہو۔ نہ میرے سوالات کا جواب دے پا رہے ہو۔ یہ ہے شیعہ مناظر کا حال۔(121)۔

معاویہ: غلطی کرنے والا ملعون ہوتا ہے کیا شیعہ مذہب میں؟(اشارہ 119 کی طرف)۔

معاویہ: بالکل یہ بات اختلاف قرأت کی ہی چل رہی ہے جس کو آپ جیسے دھوکے باز تحریف بنا کر پیش کر رہے ہیں، دیکھتے جاؤ اب۔

—١٧٢—

أترى ان يقرأ كذلك ؟ قال نعم ! ارى ذلك واسعا . فقيل لمالك : افترى أن يقرأ بمثل ما قرأ عمر بن الخطاب : فامضوا الى ذكر الله ؟ قال مالك : ذلك جائز . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنزل القرآن على سبعة احرف ، فاقرأوا منه ماتيسر مثل تعلمون يعلمون . قال مالك : ولا ارى فى اختلافهم فى مثل هذا بأسا ، ولقد كان الناس ولهم مصاحف ، والستة الذين أوصى اليهم عمر بن الخطاب كانت لهم مصاحف .

قال ابو محمد : فكيف يقولون فى مثل هذا أيجيزون(١) القراءة هكذا ، فلعمرى لقد هلكوا وأهلكوا ، واطلقوا كل بائقة فى القرآن ، أو يمنعون من هذا ، فيخالفون صاحبهم فى اعظم الأشياء ، وهذا اسناد عنه فى غاية الصحة ، وهو مما اخطأ فيه مالك مما لم يتدبره ، لكن قاصدا الى الخير . ولو أن امرأ ثبت على هذا واجازه بعد التنبيه له على مافيه ، وقيام حجة الله تعالى عليه فى ورود القرآن بخلاف هذا ، لكان كافرا ، ونعوذ بالله من الضلال

قال ابو محمد : فبطل ماقالوه فى الاجماع باوضح بيان . والحمد لله رب العالمين

ابن مغیث القاضی قال نا یحـ ... ن
أحمـد بن ابی خلیفة نا ابو ... ن بن ... بن ... یم بن بی
داود نا حفص بن عمر الحوضی نا حماد بن زید نا أیوب السختیانی عن ابی
قلابة عن انس بن مالك (۱) . قال : اختلفوا فی القراءات علی عهد عثمان بن
عفان ، حتی اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلك عثمان . فقال : عندی تكذبون
به وتختلفون فیه ، فاتأبی عنی كان اشد تكذیبا واكثر لحنا ، یاصحابة محمد:
اجتمعوا فاكتبوا للناس . قال : فكتبوا ، قال : فحدثنی أنهم كانوا اذا
ترادوا فی آیة ، قالوا : هـذه أقرأها رسول الله صلى الله علیه وسلم فلانا ،
فیرسل الیه وهو علی ثلاثة من المدینة فیقول : كیف أقرأك رسول الله
صلى الله علیه وسلم ، فیقول : كذا وكذا فیكتبونها ، وقد تركوا لها مكاناً
قال أبو محمد : فهذه صفة عمل عثمان رضی الله عنه ، بحضرة الصحابة رضی
الله عنهم فی نسخ المصاحف ، وحرق ما أحرق منها مما غیر عمداً وخطأ . ومن
العجب أن جهرة من المعارضین لنا ، وهم المالكیون ، قد صح عن صاحبهم ما *

معاویہ: یہ دیکھیں قارئین، یہاں بحث ہی اختلاف قرأت کی چل رہی ہے۔ یہ الفاظ ان دھوکے باز شیعوں نے ہائے لائٹ ہی نہیں کیے تا کہ عوام کو دھوکہ دے سکیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے یہاں اپنی بات کی دلیل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دی ہے کہ جس قرأت پر چاہے پڑھو۔ تو بات واضح ہے کہ بحث قرأت کی ہے اور یہ لوگ اس سے تحریف ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں(122)۔

معاویہ: ابن حزم کے غصے سے تحریف کس طرح ثابت ہوتی ہے؟(اشارہ 120 کی طرف)۔ حالانکہ امام مالک رحمہ اللہ تو اس کو اختلاف قرأت کہہ کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں؟(123)

معاویہ: کاپی کرو جواب یہاں(اشارہ 118 کی طرف)۔، ابھی تک لاجواب۔ اعتراض سے بھاگا۔ یہی تم لوگوں کے دھوکے بازی کی دلیل ہے کہ اپنے اعتراض پر بات کرنے کو تیار ہی نہیں ہو۔End

مختار حیدر: وقت کم ہے دوست۔ بہت سے دلائل چھوڑنے پر رہے ہیں وقت کی کمی کی وجہ سے(اشارہ 121 کی طرف)۔

معاویہ: آج کا وقت مکمل، کل جواب دینا۔

مختار حیدر: اور تم چاہتے ہی یہی ہو کہ میں بات دوہرائے جاؤں۔ وقت ضائع کیا آج۔ خیر، کل بات کرتے ہیں۔

مختار حیدر: السلام علیکم برادران۔ تیزی سے معاویہ صاحب کے کچھ اعتراضات کا جواب دے کر اپنے دعویٰ کے دوسرے نقطہ کی طرف بڑھتا ہوں۔

مختار حیدر: قارئین کے سامنے مزید آسان کرتا ہوں۔(اشارہ 79 کی طرف)۔

فرض کریں کہ بسم اللہ کے بغیر قرآن مجید میں 6550 آیات ہیں۔

اب جو اہل سنت علماء بسم اللہ کو ہر سورت کا حصہ سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات 6664 ہوں گی۔

جو اسے صرف الحمد کا حصہ سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل 6551 آیات ہوں گی۔

جو اسے صرف سورہ نمل کی آیت کا ایک ٹکڑا سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک قرآن مجید کی کل آیات 6550 ہیں۔

آپ اندازہ لگائیں کہ جن کے بزرگ اب بھی قرآن مجید کے معاملے میں شک و اختلاف میں ہیں، وہ ہم پر قرآن مجید کو نہ ماننے کا الزام لگاتے ہیں، خوب۔

مختار حیدر: یہاں معاویہ صاحب نہ آیت صفائی سے نکلنا چاہتے تھے[17]، لیکن ہم نے پکڑ کر لی۔ قارئین یہ سوال بقول معاویہ صاحب کے اس لیے نہیں بنتا، کیونکہ یہ معاویہ صاحب اور ان کے اکابرین کو واضح طور پر موجودہ قرآن کا منکر ثابت کر رہا ہے۔ کشمیری صاحب کی دفعہ تو میں نے معاویہ صاحب کو تین مواقع دیئے تھے، کاش کہ وقت ہوتا تو میں معاویہ صاحب کو اس معاملے میں چھ مواقع دیتا۔ اور قارئین دیکھتے کہ یہ کس کس طرح کے حیلے بناتے۔ لیکن میرے پاس بارہ میں سے اب صرف چار گھنٹے باقی ہیں، اور میرے دعویٰ کے چار میں سے تین نقاط باقی ہیں۔

مختار حیدر: میرے اعتراضات نہیں، دلائل ہیں دوست (اشارہ 121 کی طرف)۔ اعتراضات آپ کی طرف سے ہیں۔ جو اعتراضات معقول تھے، ان کے جواب دے چکا۔ نامعقول اعتراضات اور خوامخواہ بار بار دوہرائے جانے والے اعتراضات کے جواب میں وقت ضائع ہو گا۔ قارئین سمجھ چکے ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔

مختار حیدر: میرے دوست، جس طرح میں نے کشمیری صاحب کے بارے میں آپ کو تین مواقع دئے، وقت ہوتا تو ابن التین اور امام مالک کے بارے میں بھی مواقع دیتا۔ تاکہ آپ کی بے چارگی بالکل عیاں ہو جاتی۔ لیکن عقلمندوں کے لیے بات پوری طرح سے واضح کر چکا ہوں۔

میں نے آپ کو ڈاکٹر صاحب پر لعنت کا آسان ہدف دیا تھا، کیونکہ امام مالک کی تکفیر کرنا تو آپ کے لیے ممکن ہی نہیں۔ لیکن آپ ھینگ لگے نہ پھٹکری، رنگ بھی چوکھا آئے والا فارمولا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

ہم پر کفر کا فتویٰ لگانے میں بڑی تیزی دکھاتے ہیں آپ، جبکہ اپنے فضل رقاشی پر پچاس منٹ کا وقت اور بہت سے دوستوں کی مدد چاہیے ہوتی ہے آپ کو؟ حالانکہ جو الفاظ فضل رقاشی کے ہیں، وہی الفاظ ابن التین اور امام مالک کے بارے میں ہیں۔ میں پہلے پیش کیے سکین دوبارہ لگا رہا ہوں، الفاظ بتانے کے لیے۔

[17] معاویہ صاحب کے اس میسج سے اگلا میسج مراد ہے، جس کو چند صفحات پہلے (79) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مختار حیدر: غور سے دیکھو

👈 لیس من القران 👉

کے الفاظ ہیں۔ ان الفاظ پر آپ نے پچاس منٹ بعد اس (فضل رقاشی) غریب پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اگر یہ آپ کے اکابرین میں سے ہوتا تو آپ پچاس سال بعد بھی اس پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے 😉۔

٢١٣ المسائل الفقهية المستنبطة من الفاتحة

وأمر بإثباتها في أول كل سورة ، والذي يدل على أن الله تعالى أنزلها ، وعلى أنها من القرآن ما روي عن أم سلمة أن النبي ﴿ﷺ﴾ كان يعد بسم الله الرحمن الرحيم آية فاصلة ، وعن إبراهيم بن يزيد قال : قلت لعمرو بن دينار : أن الفضل الرقاشي يزعم أن بسم الله الرحمن الرحيم ليس من القرآن ، فقال : سبحان الله ما أجرأ هذا الرجل ! سمعت سعيد بن جبير يقول: سمعت ابن عباس يقول : كان النبي ﴿ﷺ﴾ إذا أنزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم علم أن تلك السورة قد ختمت وفتح غيرها ، وعن عبد الله بن المبارك أنه قال : من ترك بسم الله الرحمن الرحيم فقد ترك مائة وثلاث عشرة آية ، وروي مثله عن ابن عمر ، وأبي هريرة .

الفرع الثالث : القائلون بأن التسمية آية من الفاتحة وأن الفاتحة يجب قراءتها في الصلاة لا شك أنهم يوجبون قراءة التسمية أما الذين لا يقولون به فقد اختلفوا ، فقال أبو حنيفة وأتباعه والحسن بن صالح بن جني وسفيان الثوري وابن أبي ليلى : يقرأ التسمية سراً ، وقال مالك : لا ينبغي أن يقرأها في المكتوبة لا سراً ولا جهراً ، وأما في النافلة فإن شاء قرأها وإن شاء ترك .

الفرع الرابع : مذهب الشافعي يقتضي وجوب قراءتها في كل الركعات ، أما أبو حنيفة فعنه روايتان روى يعلى عن أبي يوسف عن أبي حنيفة أنه يقرأها في كل ركعة قبل الفاتحة ، وروى أبو يوسف ومحمد والحسن بن زياد ثلاثتهم جميعاً عن أبي حنيفة ، أنه قال : إذا قرأها في أول ركعة عند ابتداء القراءة لم يكن عليه أن يقرأها في تلك الصلاة حتى يفرغ منها ، قال : وإن قرأها مع كل سورة فحسن .

الفرع الخامس : ظاهر قول أبي حنيفة أنه لما قرأ التسمية في أول الفاتحة فإنه لا يعيدها في أوائل سائر السور، وعند الشافعي أن الأفضل إعادتها في أول كل سورة ، لقوله عليه السلام كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه ببسم الله فهو أبتر .



الفرع السادس : اختلفوا في أنه هل يجوز للحائض والجنب قرا... الرحيم ؟ والصحيح عندنا أنه لا يجوز .

الفرع السابع : أجمع العلماء على أن تسمية الله على الوضوء م... على أنها غير واجبة لقوله ﴿ﷺ﴾ : توضأ كما أمرك الله به ، والتسمي... الوضوء ، وقال أهل الظاهر إنها واجبة فلو تركها عمداً أو سهواً لم تصح ... أن تركها عامداً لم يجز ، وأن تركها ساهياً جاز .

اور میری اس بات کا ثبوت ابن التین اور امام مالک ہیں۔ ان کے بالکل انہی الفاظ پر آپ نے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا، کیونکہ وہ آپ کے اکابرین میں سے ہیں۔

دوبارہ سکین رکھ رہا ہوں ابن التین اور امام مالک کے 👇

مختار حیدر: ☜ لیست ایه من القرآن ☞ کے الفاظ ہی ہیں نا ابن التین کے؟ اب آپ ادھر ادھر کی باتیں کر کے جان چھڑاؤ۔

فتح الباري بشرح صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢هـ

أشرف على تحقيق الكتاب وراجعه

شعيب الأرنؤوط   عادل مرشد

حقق هذا الجزء وخرّجه وعلّق عليه

أحمد برهوم   محمد كامل قره بللي

شارك في تخريج نصوصه

هيثم عبد الغفور

الجزء الثالث عشر

الرسالة العالمية

١٢   سورة الفاتحة / ح ٤٤٧٤   فتح الباري بشرح البخاري

قوله: «ألم تَقُل: لَأُعلِّمَنَّكَ سورة» في حديث أبي هريرة: قلت: يا رسول الله، ما السّورة التي قد وَعَدتَني؟ قال: «كيفَ تقرأ في الصلاة؟» فقرأتُ عليه أمَّ الكتاب.

قوله: «قال: ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ هي السَّبْع المَثَاني» في رواية معاذ في تفسير الأنفال: «فقال: هي ﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾، السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي حديث أبي هريرة: «فقال: إنَّها السَّبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته»، وفي هذا تصريحٌ بأنَّ المراد بقوله تعالى: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَٰكَ سَبْعًا مِّنَ ٱلْمَثَانِي﴾ [الحجر:٨٧] هي الفاتحة.

وقد روى النَّسائيُّ (٩١٥) بإسنادٍ صحيح عن ابن عبَّاس: أنَّ السَّبع المثاني هي السَّبع الطِّوال؛ أي: السُّوَر من أوَّل البقرة إلى آخر الأعراف ثمَّ براءة، وقيل: يونس. وعلى الأوَّل فالمراد بالسَّبع: الآيُ، لأنَّ الفاتحة سبع آيات، وهو قول سعيد بن جُبَير.

واختُلِفَ في تسميتها «مَثاني» فقيلَ: لأنَّها تُثنَّى في كلّ ركعة، أي: تُعاد، وقيل: لأنَّها يُثنَى بها على الله تعالى، وقيل: لأنَّها استُثنيَت لهذه الأُمّة لم تَنزِل على مَن قبلها، قال ابن التِّين: فيه دليل على أنَّ «بسم الله الرَّحمن الرحيم» ليست آية من القرآن، كذا قال، وعكس غيرُه لأنَّه أراد السّورة، ويُؤيِّده أنَّه لو أراد بقوله[1]: «الحمد لله ربِّ العالمينَ» الآية لم يَقُل: هي السَّبع المثاني، لأنَّ الآية الواحدة لا يقال لها سبعٌ، فدَلَّ على أنَّه أراد بها السّورة. و«الحمد لله رَبِّ العالمينَ» من أسمائها، وفيه قوّة لتأويلِ الشافعيّ في حديث أنس حيث[2] قال: كانوا يفتتحونَ الصلاة بالحمدُ لله رَبِّ العالمينَ[3]، قال الشافعيُّ: أراد السّورة، وتُعقِّبَ بأنَّ هذه السّورة تُسمَّى سورةَ الحمد لله، ولا تُسمَّى الحمد لله رَبِّ العالمينَ، وهذا الحديث يَرُدّ هذا التَّعقُّب.

وفيه أنَّ الأمر يقتضي الفَوْر، لأنَّه عاتَبَ الصَّحابيّ على تأخير إجابته. وفيه استعمال صيغة العموم في الأحوال كلّها، قال الخطَّابيُّ: فيه أنَّ حُكْم لفظ العموم أن يَجري على جميع

(١) لفظة «بقوله» سقطت من (س).
(٢) لفظة «حيث» سقطت من (س).
(٣) أخرجه البخاري في «الصحيح» (٧٤٣).

مختار حیدر: اب آتے ہیں امام مالک کی طرف، اور آپ کے اٹھائے بودے اعتراضات کی طرف۔

مختار حیدر: امام مالک بسم الله کو الحمد اور دیگر سوروں کے شروع کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ اس کا جو مطلب ہے وہ ڈاکٹر عمر سلیمان الاشقر نے واضح کر دیا ہے۔ یعنی یہ کتاب اللہ کی آیت کا انکار ہے۔ مگر میں پہلے بتا چکا کہ اپنے اکابرین پر آپ کفر کا فتوی نہیں لگائیں گے، چاہے آپ کی کتنی ہی ہنسی اڑے۔

مختار حیدر: جس طرح آپ نے ڈاکٹر صاحب اور امام مالک، دونوں کو پکڑے رکھا، اس طرح آپ نے امام مالک اور ابن حزم صاحب کو اکھٹے پکڑا ہوا ہے۔ اور یہ رسوائی اس لیے آپ کے حصہ میں آئی، کیونکہ آپ نے ہم پر کفر کا فتویٰ لگانا چاہا، جو کہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں آپ کی طرف اور آپ کے اکابرین کی طرف پلٹا۔

جماعة أنها لا تذكر سراً ولا جهراً ، وأهل هذه المقالة منهم القائلون أنها ليست من القرآن . وحكى القاضي أبو الطيب الطبري عن ابن أبي ليلى والحكم أن الجهر والإسرار بها سواء فهذه المذاهب في الجهر بها وإثبات قراءتها ونفيها .

وقد اختلفوا هل هي آية من الفاتحة فقط أو من كل سورة ، أو ليست بآية ، فذهب ابن عباس وابن عمر وابن الزبير وطاوس وعطاء ومكحول وابن المبارك وطائفة إلى أنها آية من الفاتحة ومن كل سورة غير براءة ، وحكى عن أحمد وإسحق وأبي عبيد وجماعة من أهل الكوفة ومكة وأكثر العراقيين ، ومحكاه الخطابي عن أبي هريرة وسعيد بن جبير ، ورواه البيهقي في الخلافيات بإسناده عن علي بن أبي طالب والزهري وسفيان الثوري ، وحكاه في السنن الكبرى عن ابن عباس ومحمد بن كعب أنها آية من الفاتحة فقط. وحكي عن الأوزاعي ومالك وأبي حنيفة وداود وهو رواية عن أحمد أنها ليست آية في الفاتحة ولا في أوائل السور . وقال أبو بكر الرازي وغيره من الحنفية : هي آية بين كل سورتين غير الأنفال وبراءة وليست من السور بل هي قرآن مستقل كسورة قصيرة وحكي هذا عن داود وأصحابه وهو رواية عن أحمد .

واعلم أن الأمة أجمعت أنه لا يكفر من أثبتها ولا من نفاها لاختلاف العلماء فيها بخلاف ما لو نفى حرفاً مجمعاً عليه أو أثبت ما لم يقل به أحد فإنه كفر بالإجماع . ولا خلاف أنها آية في أثناء سورة النمل ولا خلاف في إثباتها خطاً في أوائل السور في المصحف إلا في أول سورة التوبة . وأما التلاوة فلا خلاف بين القراء السبعة في أول فاتحة الكتاب وفي أول كل سورة إذا ابتدأ بها القارىء ما خلا سورة التوبة . وأما في أوائل السور مع الوصل بسورة قبلها فأثبتها ابن كثير وقالون وعاصم والكسائي من القراء في أول كل سورة إلا أول سورة التوبة وحذفها منهم أبو عمرو وحمزة وورش وابن عامر .

وقد احتج القائلون بالإسرار بها بحديث الباب وحديث ابن مغفل الآتي وغيرهما مما ذكرنا . واحتج القائلون بالجهر بها في الصلاة الجهرية بأحاديث . منها حديث أنس وحديث أم سلمة الآتيان وسيأتي الكلام عليهما . ومنها حديث ابن عباس عند الترمذي والدارقطني بلفظ كان النبي ﷺ « يفتتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم » . قال الترمذي: هذا حديث ليس إسناده بذاك وفي إسناده إسماعيل بن حماد ، قال البزار : إسماعيل لم يكن بالقوي . وقال العقيلي: غير محفوظ، وقد وثق إسماعيل يحيى بن معين . وقال أبو حاتم : وفي إسناده أبو خالد الوالبي اسمه هرمز وقيل هرم ، قال الحافظ : مج أبو زرعة : لا أعرف من هو . وقال أبو حاتم : صالح الحديث . وقد ض

نيل الأوطار

— ٢٣٣ —

مختار حیدر: بڑی معصومیت سے پوچھ رہے ہیں آپ کہ ☜ ابن حزم کے غصے سے تحریف کیسے ثابت ہوئی؟ ☞ (اشارہ 123 کی طرف)۔ ایک بار پھر بتائے دیتاہوں آپ کو، قارئین تو کب کا سمجھ چکے۔ سکین دیکھو۔ اس میں آپ کا لگایا ہوا نشان بھی موجود ہے(124)۔

—١٧٢—

أترى ان يقرأ كذلك ؟ قال نعم ! ارى ذلك واسعا . فقيل لمالك : افترى أن يقرأ بمثل ما قرأ عمر بن الخطاب : فامضوا الى ذكر الله ؟ قال مالك : ذلك جائز . قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنزل القرآن على سبعة احرف ، فاقرأوا منه ماتيسر مثل تعلمون يعلمون . قال مالك : ولا ارى فى اختلافهم فى مثل هذا بأسا ، ولقد كان الناس ولهم مصاحف ، والستة الذين أوصى اليهم عمر بن الخطاب كانت لهم مصاحف .

قال ابو محمد : فكيف يقولون فى مثل هذا يجيزون(١) القراءة هكذا ، فلعمرى لقد هلكوا وأهلكوا ، واطلقوا كل بائقة فى القرآن ، أو يمنعون من هذا ، فيخالفون صاحبهم فى اعظم الأشياء ، وهذا اسناد عنه فى غاية الصحة ، وهو مما اخطأ فيه مالك مما لم يتدبره ، لكن قاصدا الى الخير . ولو أن امرأ ثبت على هذا واجازه بعد التنبيه له على مافيه ، وقيام حجة الله تعالى عليه فى ورود القرآن بخلاف هذا ، لكان كافرا ، ونعوذ بالله من الضلال

قال ابو محمد : فبطل ماقالوه فى الاجماع باوضح بيان . والحمد لله رب العالمين

فصل

فيمن قال : مالا يعر...

فيا ه...

قال ابو محمد : قد ذكر...

أصلا ، وهما : إما شئ لا يكو...

وأن محمدا رسول الله ، والبر...

القرآن ، وكالصلوات الخ...

(١) فى الاصل « لايجيزون » وهو خطأ

مختار حیدر: جی میرے دوست، امام مالک نے ☜ اری ☞ کہہ کر جو اپنی رائے دی، اس پر ابن حزم نے ☜ لقد هلکوا و اهلکوا ☞ کہا، ☜ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا ☞۔ ابن حزم نے یہیں پر بس نہیں کی، آگے فرماتے ہیں ☜ لکان کافرا ☞ یعنی تنبیہ اور حجت کے قائم ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی یہی موقف رکھے تو وہ ☜ ▒ کافر ▒ ☞ ہو جاتا ہے۔ پھر ابن حزم نے اس ☜ ضلالت ☞ یعنی گمراہی سے اللہ تعالی کی پناہ مانگی ہے۔ ابن حزم نے تو امام مالک کی رائے پر کفر تک کی بات کہہ دی، مگر آپ پریشان نہ ہوں، آپ کا کام صرف ہم پر کفر کے فتوی لگانا ہے۔

مختار حیدر: میں نے کہا تھا دوست کہ قرات کے اختلاف والا چورن بیچنے نہ بیٹھ جانا (اشارہ 123 کی طرف)۔ لو اب بات کی ہے تو اسی ابن حزم کی کتاب سے قرات کی کہانی بھی سن لو۔

مختار حیدر: جس عبارت کو آپ نے ٹیڑھا سا نشان لگایا، کیا اس کو غور سے پڑھا؟

مختار حیدر: لکھا ہے کہ اختلفوا فی القراءات یعنی لوگوں نے قرات میں اختلاف کیا۔

پھر ایک دھماکہ ہوا

لکھا ہے کہ حتی اقتتل الغلمان والمعلمون یعنی یہ اختلاف اتنا بڑھا کہ بچے اور ان کے اساتذہ قتل ہو گئے

یہ معاملہ جناب عثمان تک پہنچا تو انہوں نے کہا کہ عندی تکذبون بہ و تختلفون فیہ یعنی یہ لوگ میرے پاس اس معاملہ (اختلاف قرات) میں جھوٹ بھی بولتے ہیں اور اختلاف بھی کرتے ہیں۔

— ١٧١ —

قال ابو محمد وهذا خـ

قال ابو محمد : إلا أنها

عن زر بن حبيش عن ابن

عامر مسندة الى أبى الدرد

« وما خلق الذ كر والانثى

ابن مغيث القاضى قال نا يحـ

أحمد بن ابى خليفة نا ابو

داود نا حفص بن عمر الحوضى نا حماد بن زيد نا أيوب السختيانى عن ابى قلابة عن انس بن مالك (١) . قال : اختلفوا فى القراءات على عهد عثمان بن عفان ، حتى اقتتل الغلمان والمعلمون فبلغ ذلك عثمان . فقال : عندى تكذبون به وتختلفون فيه ، فما نأى عنى كان اشد تكذيبا واكثر لحنا ، ياصحابة محمد: اجتمعوا فا كتبوا للناس . قال : فكتبوا ، قال : فحدثنى أنهم كانوا اذا ترادّوا فى آية ، قالوا : هـذه أقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا ، فيرسل اليه وهو على ثلاثة من المدينة فيقول : كيف أقرأك رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فيقول : كذا وكذا فيكتبونها ، وقد تركوا لها مكاناً

قال أبو محمد : فهذه صفة عمل عثمان رضى الله عنه ، بحضرة الصحابة رضى الله عنهم فى نسخ المصاحف ، وحرق ما أحرق منها مما غير عمداً وخطأ . ومن العجب أن جمهرة من المعارضين لنا ، وهم المالكيون ، قد صح عن صاحبهم ما * ناه المهلب بن ابى صفرة الاسدى التميمي قال نا ابن مناس نا ابن مسرور نا يحيى نا يونس بن عبد الاعلى نا ابن وهب حدثنى مالك بن انس . قال : اقرأ عبدالله ابن مسعود رجلا: « ان شجرة الزقوم طعام الاثيم » . فجعل الرجل يقول : طعام اليتيم . فقال له ابن مسعود : طعام الفاجر . قال ابن وهب: قلت لمالك :

(١) فى الأصل زيادة (العامرى) ولم نعرف له وجها

جی معاویہ صاحب، اب ہمیں یہ بتانا کہ یہ قتل ہونے والے لوگ صحابہ یا تابعین نہیں، بلکہ عام لوگ تھے، اور قرات کا اختلاف کوئی بڑی چیز نہیں ۔ پھر آگے لکھا ہے کہ صحابہ نے حضرت عثمان کے کہنے پر لوگوں سے پوچھ پوچھ کر قرآن جمع کیا۔ ہمارے دلائل:

01۔ اگر قرات کا اختلاف صرف انہی الفاظ کی وجہ سے ہوتا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے لوگوں کو پڑھائے تھے، تو یہ قتل و غارت کیوں ہوئی۔ اس قتل و غارت سے پتہ چلتا ہے کہ لوگ اپنی مرضی کے الفاظ بھی ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔

02۔ حضرت عثمان نے لوگوں کے جھوٹ کی گواہی دی۔

03۔ امام مالک کی رائے پر اسی لیے ابن حزم نے ہلاکت، کفر اور ضلالت کے فتوے لگائے۔

04۔ بسم اللہ کو الحمد یا دیگر سورہ کا حصہ نہ ماننا بسم اللہ کے آیت ہونے سے انکار جیسا ہے، جیسا کہ ڈاکٹر اشقر صاحب نے کہا۔

05۔ معاویہ صاحب نے جن الفاظ پر فضل رقاشی پر کفر کا فتوی لگایا، وہی الفاظ امام مالک، ابن التین اور کئی دیگر اہل سنت علماء کے ہیں۔ لیکن کفر کا فتوی اس غریب پر آیا جو اکابرین میں سے نہیں۔ اور اس فضل رقاشی کو میں نے بطور چارہ معاویہ صاحب کے سامنے ڈالا تھا۔

مختار حیدر: اب دلائل نہیں تو دھوکہ باز کہہ کر ہی اپنی بھڑاس نکال لو، دوست (اشارہ 122 کی طرف)۔ ویسے دھوکہ باز کہتے ہوئے تھوڑی شرم کرنی چاہیے تھی آپ کو۔ آپ کے مطلب کی عبارت تو نظر آ رہی ہے نا، پھر دھوکہ کیسا؟

اور یہ سکین پرانا بنایا ہوا ہے۔ اب موجودہ سکینز میں آپ کو سرورق والا صفحہ بالکل چھوٹا نظر آئے گا، تاکہ مکمل صفحہ کی عبارت نظر آئے۔ دھوکہ دھی میں آپ کے اکابرین کی سامنے لاؤں گا اگلے حوالوں میں۔

مختار حیدر: قارئین، یہ میرا دعویٰ تھا



مختار حیدر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے اللہ، محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے۔

مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

- نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔
- نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔
- نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔
- نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: قارئین، میں اپنے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ کے پہلے نقطہ پر آٹھ گھنٹے صرف کر چکا ہوں۔ معاویہ صاحب تو مجھے مسلسل اکسا رہے ہیں کہ میں اسی نقطہ کو لے کر چلوں، مگر میں اپنی بات ثابت کر چکا۔ درج ذیل کچھ لوگ تحریف کے قائل ثابت ہو چکے، یہ لوگ اور ان کے ماننے والے معاویہ صاحب کے فتوی کی رو سے کافر ہیں۔ لیکن ہم ان لوگوں کو مسلمان سمجھتے ہیں، الحمد اللہ۔

1۔ شیخ الکبیر محی الدین ابن عربی صاحب

2۔ انور شاہ کشمیری صاحب

3۔ بسم اللہ کے بارے میں اختلاف رکھنے والے تین گروہوں میں سے دو گروہ۔

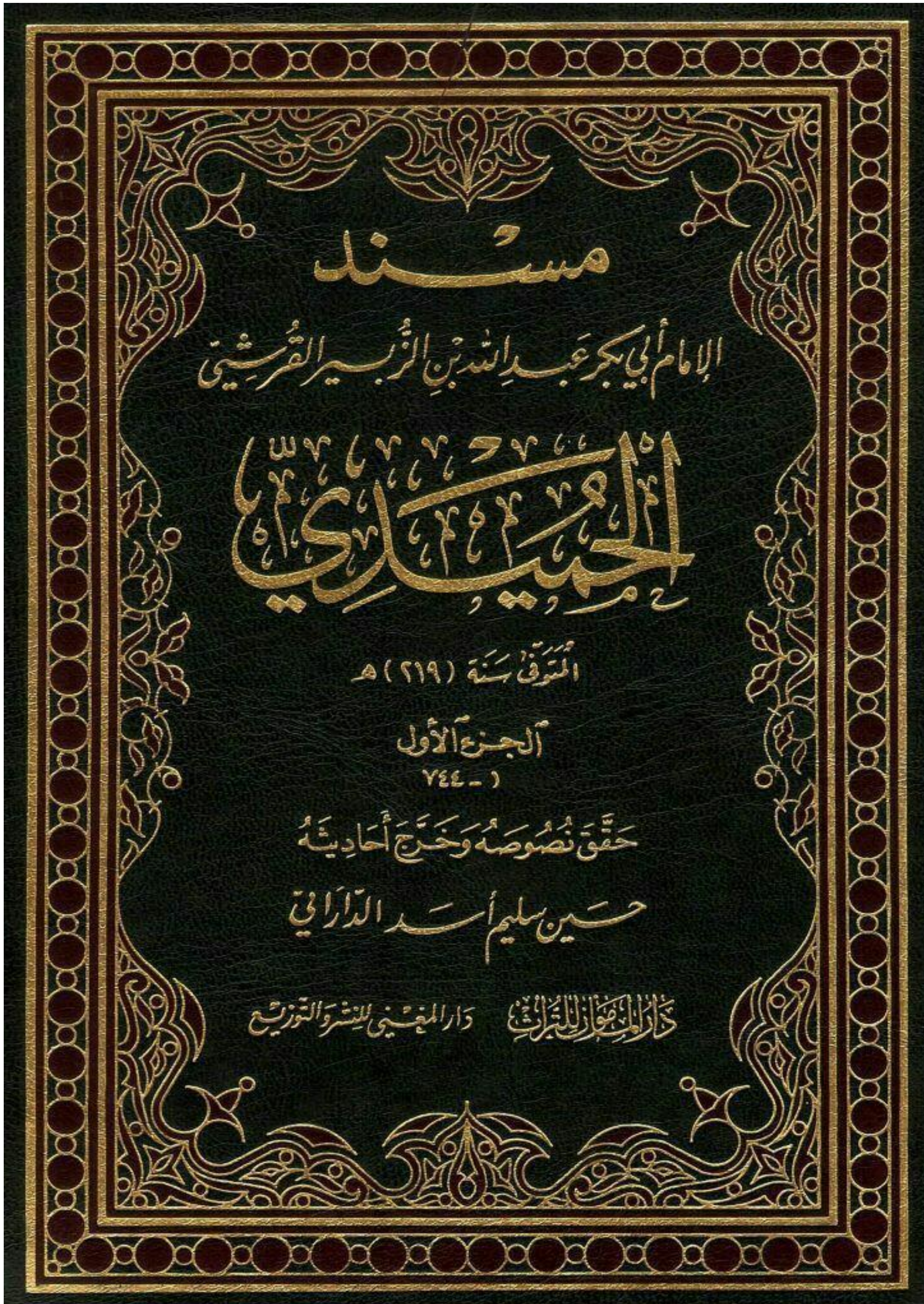
4۔ ابن التین شارح بخاری

5۔ امام مالک۔

مختار حیدر: مزید کچھ لوگوں کا ذکر آئندہ کسی گفتگو میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، ان شااللہ۔ اب میں اپنے دوسرے نقطہ کی طرف آتاہوں۔ میرا دعویٰ کا دوسرا نکتہ:

مختار حیدر: نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں مانتے تھے۔

مختار حیدر: قارئین و معاویہ صاحب، درج ذیل حدیث ملاحظہ کریں:



قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِي فِيهِ: وَسِتْرٍ(١) .

٣٧٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا عبدة بن أبي لبابة، وعاصم بن بهدلة، أنَّهُمَا سَمِعَا زرَّ بن حبيش يقولُ:

سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَحُكُّهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ، قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قِيلَ لِي: قُلْ، فَقُلْتُ» ، فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ(٢) .

٣٧٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا عبدة بن أبي لبابة، وعاصم بن بهدلة، أنَّهُمَا سَمِعَا زرَّ بن حبيش، (ع: ١١٥) يقولُ:

قُلْتُ لأُبيٍّ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ، يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ؟.

فَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ لاَ يَتَّكِلَ النَّاسُ، وَلَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ أُبَيٌّ لاَ يَسْتَثْنِي إِنَّهَا لَلَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ،

فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ ! بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتَهُ ؟. قَالَ: بِالآيَةِ أَوْ - بِالْعَلاَمَةِ- الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرَنَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلاَ شُعَاعَ لَهَا(٣) .

---

(١)- إسناده صحيح إلى ابن المنكدر، وهو موقوف عليه، وأخرجه ابن المبارك في الزهد برقم (٣٣٠)، وأبو نعيم في «حلية الأولياء» ٣ / ١٤٨ من طريق محمد بن سوقة، بهذا الإسناد، ونسبه السيوطي في «الدر المنثور» ٤ / ٢٣٥ إلى ابن المبارك، وابن أبي شيبة.

(٢)- إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في الصلاة ٢ / ٣٩٤ باب: من المعوذتين، من طريق الحميدي هذه.

وأخرجه البخاري في التفسير (٤٩٧٧) باب: سورة: ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾، من طريق علي ابن عبد الله، حدثنا سفيان، بهذا الإسناد. وانظر «فتح الباري» ٨ / ٧٤٢ - ٧٤٣. ولتمام تخريج الحديث انظر «صحيح ابن حبان» برقم (٧٩٧) .

(٣)- إسناده صحيح، وأخرجه البيهقي في الصيام ٤ / ٣١٢ باب: الترغيب في طلبها ليلة سبع وعشرين، من طريق الحميدي هذه. =

٣٦٧

مختار حیدر: پہلے تو اس کے راوی ذہن نشین کر لیں۔

1۔ سفیان، 2۔ ابی لبابہ اور عاصم، 3۔ زر بن حبیش۔ اب اردو ترجمہ کے لیے بخاری کی روآیت دیکھیں:

صحیح بخاری

جلد ششم

دارالعلم

یہ سورت مدنی ہے، اس میں ۵ آیات ہیں۔

تشریح: لبید بن عاصم نے جب اپنی بیٹیوں سے نبی کریم ﷺ پر جادو کرایا تو نبی کریم ﷺ کو خواب میں نبی کریم ﷺ کے بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا ہے اور ذروان کا کنواں جو مشہور ہے وہاں یہ جاد چیزیں منگوائی گئیں تو معلوم ہوا کہ سر کے بالوں اور ایک تانت کے ٹکڑے میں گیارہ گرہ لگائی گئیں تھیں۔ غرض یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں اور ہر ایک آیت پڑھنے کے ساتھ کے ختم ہوتے ہی آپ سے جادو کا اثر جاتا رہا اور آپ ﷺ تندرست ہو گئے۔ (تفسیر کامل)

٤٩٧٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ)) فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ. [طرفه في: ٤٩٧٧]

(۴۹۷۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیا کیا، ان سے عاصم اور عبدہ نے، اور انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (جبرئیل علیہ السلام) کی زبانی کہا گیا ہے (کہ یوں کہہ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) میں نے اسی طرح کہا'' چنانچہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کہا۔

تشریح: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے۔ وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لئے اتری ہیں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں اور جن لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت صحیح نہیں ہے انہوں نے غلطی کی لیکن جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سب کا قول ہے کہ معوذتین قرآن میں داخل ہیں اور اس پر اجماع ہو گیا اور ممکن ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہو کہ گویا دونوں سورتیں کلام الٰہی ہیں مگر نبی کریم ﷺ نے ان کو مصحف میں نہیں لکھوایا اس لئے مصحف میں لکھنا ضروری نہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں کہا کہ مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ معوذتین اور سورۂ فاتحہ قرآن میں داخل ہیں اور جو کوئی قرآن سے کسی جزو کا انکار کرے وہ کافر ہے اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا (وحیدی) بہر حال مصحف عثمانی کی بنا پر یہ ہر دو سورتیں قرآن شریف ہی کا جزو ہیں۔ چودہ سو برس سے ان کی قرآنی تلاوت ہوتی آ رہی ہے، اس لحاظ سے امت کا ان کے اجزائے قرآن ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اب شک و تردد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ بہت سے علما نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس قول کی نسبت ہی کو شروع سے غلط ٹھہرایا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں یہ پوچھا گیا کہ کیا یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں یا نہیں (تفصیل حدیث میں موجود ہے)۔

(١١٤) [سُوْرَةُ] قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ — سورۂ الناس کی تفسیر

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿الْوَسْوَاسِ﴾ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ ثَبَتَ عَلَى قَلْبِهِ.

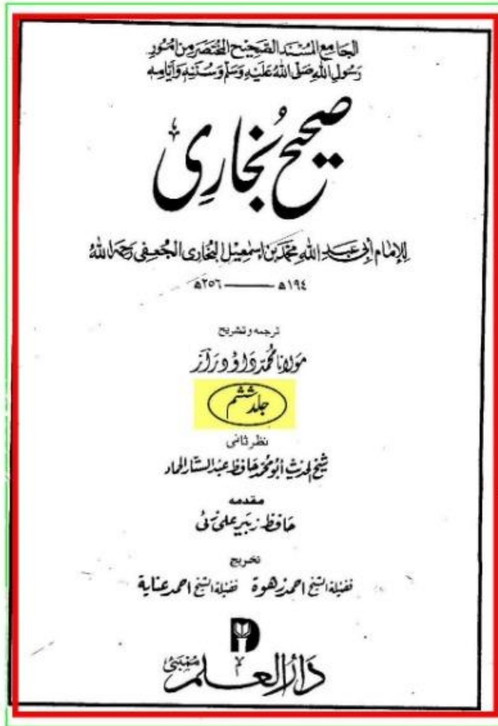
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''وَسْوَاس'' کے متعلق بتلایا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چوکا لگاتا ہے۔ اگر وہاں اللہ کا نام لیا گیا تو وہ بھاگ جاتا ہے ورنہ بچے کے دل پر جم جاتا ہے۔

٤٩٧٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: (۴۹۷۷) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ أُبَيٌّ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((قِيلَ لِي: قُلْ فَقُلْتُ)) قَالَ: فَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. [راجع:٤٩٧٦]

بیان کیا، ان سے عبدہ بن ابی لبابہ نے بیان کیا، ان سے زر بن حبیش نے۔ (سفیان نے کہا) اور ہم سے عاصم نے بھی بیان کیا، ان سے زر نے بیان کیا کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یا ابا المنذر! آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں (کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا پوچھا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "(جبریل علیہ السلام کی زبانی) مجھ سے یوں کہا گیا کہ ایسا کہہ اور میں نے کہا۔" ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم بھی وہی کہتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔

تشریح: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کمال دانائی اور دیانتداری تھی کہ اختلاف سے بچنے کے لئے آپ نے سوال مذکور کے جواب میں وہی الفاظ نقل کردیے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنے تھے اس سے اشارتاً یہ بھی ظاہر ہوا کہ وہ ان سورتوں کو اگر قرآن سے جدا جانتے تو فوراً کہہ دیتے، ان کی اس بارے میں خاموشی اس امر پر دال ہے کہ وہ ان کو قرآن پاک ہی سے سمجھتے تھے۔



مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، صحیح روایت کے مطابق، جناب عبداللہ بن مسعود معوذتین کو قرآن مجید کا حصہ نہیں مانتے تھے۔ یہاں بونگیاں مار کر وقت ضائع کرنے سے پہلے ہی سن لیں کہ میرے پاس ابن مسعود کے ایک سوبارہ سورتوں والے قرآن اور معوذتین کے کتاب اللہ میں شامل نہ ہونے کی صحیح سند روایات موجود ہیں۔

مختار حیدر: قارئین، یہاں معاویہ صاحب نے ہم پر دھوکہ بازی کا الزام لگایا تھا(اشارہ 122 کی طرف)۔ تعصب سے پاک غیر شیعہ محققین کو معلوم ہے کہ نقل کرنے میں شیعہ علماء و متکلمین ایماندار ہیں، الحمد اللہ۔ لیکن معاویہ صاحب کے بہت سے ممدوحین اپنے مطلب کی قطع وبرید کرتے ہیں۔ میرے پاس اس بات کے اتنے دلائل ہیں کہ دو تین گھنٹے گفتگو ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ ابھی میرے پیش کی ہوئی مسند حمیدی اور بخاری کی روایات کو غور سے دیکھیں۔

جو راوی میں نے مسند حمیدی کی روآیت پیش کرنے کے بعد لکھے ہیں، بالکل انہی راویوں سے بخاری والی روآیت منقول ہے۔ لیکن بخاری کے عربی متن میں کذا و کذا کہہ کر دو سورتوں کے قرآن مجید میں شامل نہ ہونی والی بات کو گول کر دیا گیا ہے۔ وہ تو اللہ بھلا کرے مترجم کا، کہ اس نے اسی روآیت کو دیگر کتب میں سے دیکھ کر کذا و کذا کی جگہ کے الفاظ کا بریکٹ میں ترجمہ کر دیا ہے۔ جی معاویہ صاحب، اگر حوصلہ ہو تو بتائیے گا کہ

- یہ عبارت میں تحریف امام بخاری نے کی، یا بعد میں کسی نے کی۔
- اس سے بھی پہلے آپ نے یہ بتانا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بارے میں آپ کا فتوی قبول کیا جائے؟

اول تو آپ یہاں کفر کا فتوی نہیں لگائیں گے، کیونکہ آپ کے فتوی لگانے کی ایمانداری پہلے پیش کی گئی شخصیات کے ذریعے بے نقاب ہو چکی۔ لیکن اگر آپ حوصلہ کر بھی لیں، تو مجھ سمیت کوئی شیعہ یا اہل سنت آپ کو اس کی اجازت نہیں دے گا۔ حضرت ابن مسعود کے اس موقف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد میں بھی صحابہ نے اختلاف کیا ہے۔ اور اس معاملہ میں کفر کا فتوی لگانے والے صحابہ کرام کے گستاخ ہیں۔ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بات آگے چلاتے ہیں۔ جناب میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ پرانے اعتراض دوبارہ اٹھا کر بھیج دیں۔ بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ پچھلے اعتراض پر جو میں نے سوالات قائم کیے تھے ان کا جواب دیں۔ آپ نے پچھلے اعتراضات کا جواب تو دیا نہیں بس پرانے اعتراضات بھیج کر اپنا ٹائم پاس کرنے کی کوشش کی ہے۔ بسم اللہ پر آپ اپنے سوالات دوہرانے سے پہلے میرے سوال کا جواب دیتے تو آپ کو وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ پڑتی(125)۔ لیکن کیونکہ آپ کا مقصد ہی دھوکا دہی ہے اس لیے آپ میرے سوالات سے کبوتر کی طرح آنکھیں چرا رہے ہیں مسلسل۔ میرا سوال تھا کہ تفسیر کبیر اور نیل الاوطار کے حوالاجات میں علماء اہل السنت کا بسم اللہ کے بارے میں موقف کیا لکھا ہے؟

کیا وہ بسم اللہ کو قرآن کا حصہ ہی نہیں سمجھتے یا صرف سورہ فاتحہ کا حصہ نہیں سمجھتے؟ ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

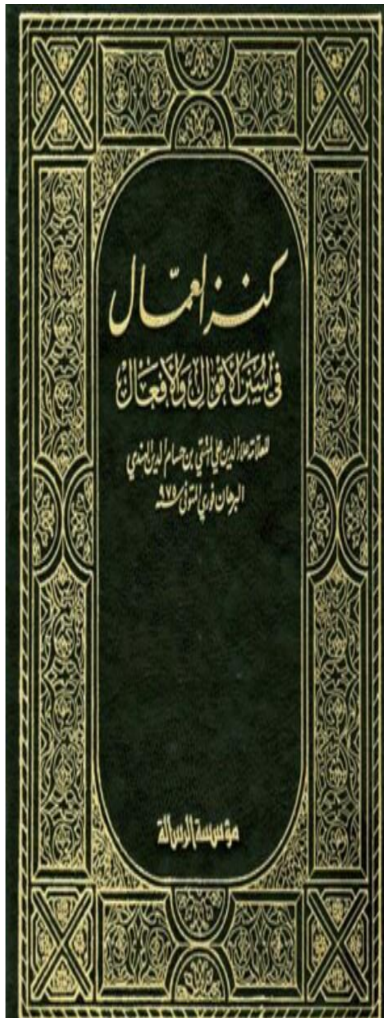
اور بسم اللہ پر اعتراض پر تو آپ کی حالت تو ایسی تھی کہ اسکین بھیجے جا رہے تھے لیکن اس ہر قائم کردہ میرے سوالات کو ہاتھ تک نہیں لگا رہے تھے۔ یہ تو حال ہے آپ کا جس کی بنیاد پر دعویٰ کر دیا آپ نے تو۔

معاویہ: علامہ کاشمیری رح پر بھی اعتراض پر آپ آگے چل نہ سکے۔ غلط ترجمے کرکے اور سیاق وسباق کو نظر انداز کرکے آپ نے اعتراض کر دیا تھا جس کی حقیقت میں نے اکفار الملحدین سے میں نے واضح کر دی تھی۔ ابن حزم پر بھی آپ نے خوامخواہ میں محنت کرکے اسکین پر نشانات لگا کر بھیج دیے۔ میں بھی ابن حزم پر اپنے کاپی پیسٹ کر رہا ہوں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ مختار صاحب نے صرف وقت ضائع اور کچھ نہیں۔

معاویہ: یہ دیکھیں قارئین۔ یہاں بحث ہی اختلاف قرأت کی چل رہی ہے۔ یہ الفاظ ان دھو کے باز شیعوں نے ہائے لائٹ ہی نہیں کیے تا کہ عوام کو دھو کہ دے سکیں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے یہاں اپنی بات کی دلیل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دی ہے کہ جس قرأت پر چاہے پڑھو۔ تو بات واضح ہے کہ بحث قرأت کی ہے اور یہ لوگ اس سے تحریف ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ابن حزم کے غصے سے تحریف کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ حالانکہ امام مالک رحمہ اللہ تو اس کو اختلاف قرأت کہہ کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں؟

معاویہ: اب آتے ہیں معوذتین کی طرف، جناب کا یہ اعتراض پر دوسرے اعتراضات کہ طرح ایک دھو کے کے سواء کچھ نہیں۔ اس طرح کی شاذ روایات پیش کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اب میں ابن مسعود رض کا موقف پیش کرتا ہوں:(126)۔



٢٧٤٠ ـ حُبُّكَ إياها أدخلكَ الجنةَ يعني قل هو الله أحد . (حم خ تعليقاً والدارمي وعبد بن حميد ت ✶ حسن غريب ✶ ع وابن خزيمة حب ك وابن السني عن أنس) .

٢٧٤١ ـ نزل جبريلُ فقال : يا محمدُ مات معاوية بن معاوية المُزني أتحبُّ أن تصلي عليه فضرب بجناحه (١) فلم تبقَ شجرةٌ ولا أكمةٌ إلاّ تضعضعتْ ورفعَ سريرَهُ (٢) وصلى عليه صفّان من الملائكة كلُّ صف سبعون ألفَ ملك فقلتُ يا جبريلُ بما نالَ هذه المنزلة من الله قال لحبه قل هو الله أحد وقراءتُهُ إياها جائياً وذاهباً وقائماً وقاعداً وعلى كل حال . (سمويه ق عن أنس) .

المعوذتين

٢٧٤٢ ـ آياتٌ أُنزلتْ عليَّ الليلةَ لم يُرَ مثلهُنَّ قطُّ أعوذُ برب الفلق وأعوذُ بربّ الناس . (ن عن عُقبةَ بن عامر) .

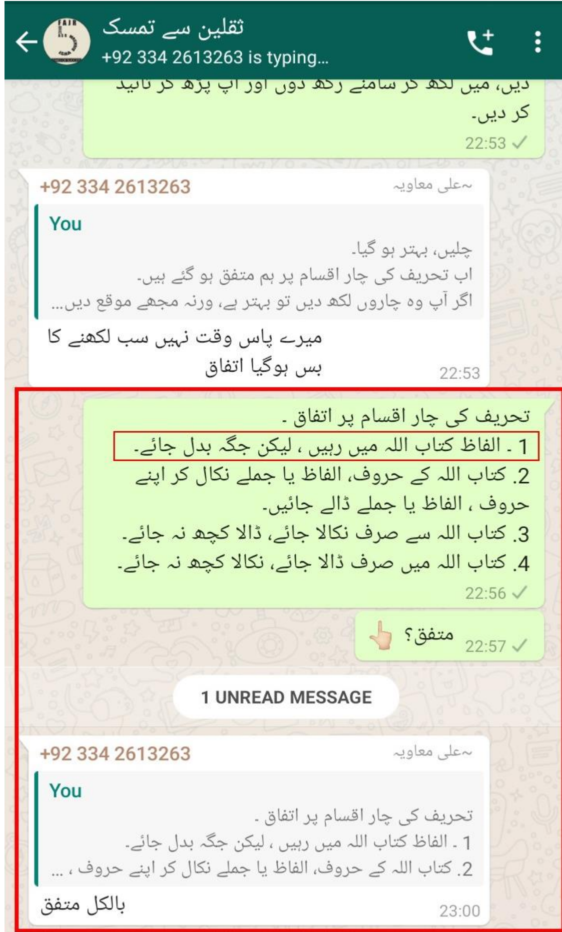
٢٧٤٣ ـ استكثروا من السورتين يبلغكمُ اللهُ بهما في الآخرة المعوذتين يُنوران القبرَ ويطردان الشيطانَ ويزيدانِ في الحسناتِ والدرجاتِ ويُثقلان الميزانَ ويدلان صاحبهما إلى الجنة . (الديلمي عن ابن مسعود) .

(١) في الاصابة ـ بجناحيه . (٢) في الاصابة ـ حتى نظر اليه فصلى .

— ٦٠١ —

معاویہ: ابن مسعود رض فرماتے ہیں کہ دو سورتوں کی کثرت سے تلاوت کیا کرو معوذتین کی، کیونکہ یہ قبر کو روشن کرتی ہیں، شیطان دور کرتی ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہیں اور درجات کو بلند کرتی ہیں... واضح طور پر ابن مسعود رض سے ثابت ہے کہ وہ معوذتین کو قرآن مانتے تھے۔ End

مختار حیدر: گڈ، شور مچاؤ دوست۔ وقت میرے پاس بہت کم رہ گیا، لیکن آپ نے یہ اعتراض دوبارہ کر کے مجھے موقعہ دیا ہے کہ میں گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور دے دوں (اشارہ 125 کی طرف)۔ تو جناب، دل تھام کر سنیں, اور تمام مومنین بھی اس دلیل کی قوت کو سمجھ کر آئندہ تحریف کے معاملے پر تکفیر کرنے والوں کا منہ بند کرنے کے لیے اسے سنبھال لیں۔ قارئین یہ دیکھ لیں معاویہ صاحب نے جو تحریف کی تعریف کی تھی:



مختار حیدر: معاویہ صاحب، آپ اپنے تمام علماء کو نہیں بچا سکتے۔ تین میں سے دو گروہوں کی قربانی دینی ہو گی، اور ان کو کافر کہنا ہو گا۔

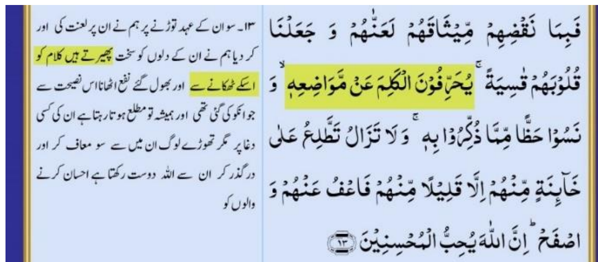
جیسا کہ قارئین دیکھ چکے، میں نے جب متقدمین سے تحریف کی تعریف پوچھی تھی تو معاویہ صاحب ایک آیت کے بہانے پانچ دن تک متقدمین سے تحریف کی تعریف پیش کرنے سے بھاگتے رہے۔ پھر جب میں آیت کی طرف آیا تو اپنی پیش کردہ آیت سے بھی بھاگ لیے۔

لیکن میں بھی اپنی بات پر مصر رہا، اور جو آیت معاویہ صاحب نے پیش کی تھی، انہی الفاظ کی مزید آیات میں نے پیش کر دیں۔ تب لاچار ہو کر معاویہ صاحب نے تحریف کی پہلی تعریف پر اتفاق کیا تھا۔

قارئین، پہلی تعریف غور سے دیکھیں۔ الفاظ کتاب اللہ میں رہیں، مگر جگہ بدل جائے تو یہ بھی تحریف ہے۔

اب معاویہ صاحب کچھ خدا کا خوف کر کے بتائیں کہ بسم اللہ اگر صرف سورہ نمل کا حصہ ہے، اور اسے یہاں سے صرف اٹھایا نہیں گیا، بلکہ کاپی پیسٹ کر کے دوسری جگہوں پر لکھا گیا ہے۔

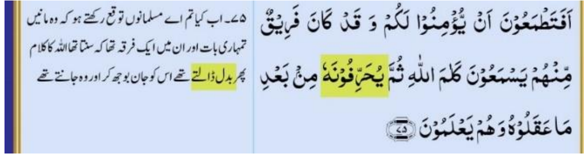
مختار حیدر: معاویہ صاحب نے پہلے ان الفاظ کی آیت پیش کی تھی۔ (سورہ المائدہ آیت 13)



فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

۱۳۔ سو ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کر دیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت پھیرتے ہیں کلام کو اسکے ٹھکانے سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو انکو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع ہوتا رہتا ہے ان کی کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے سو معاف کر اور درگذر کر ان سے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

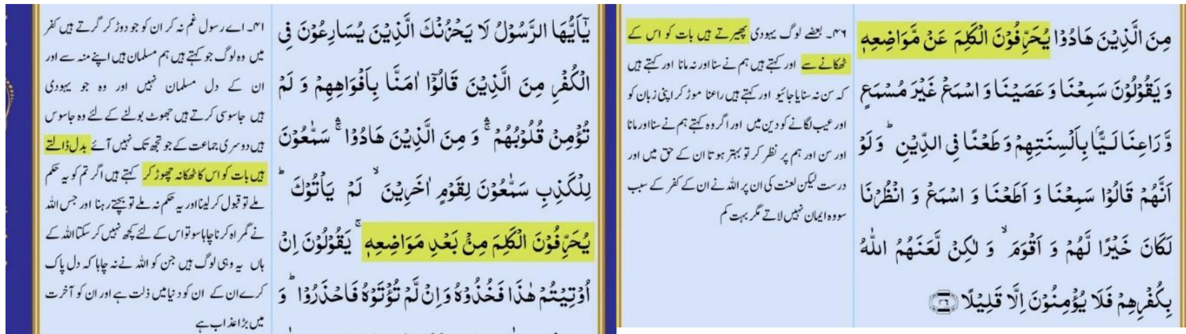
مختار حیدر: پھر پانچ دن معاویہ صاحب کا پیچھا کرنے کے بعد جب میں نے معاویہ صاحب سے دوبارہ آیت پیش کرنے کا کہا تو انہوں نے پہلے والی آیت پیش کرنے کے بجائے نیچے موجود سکین والی آیت پیش کی، اور میرے اصرار کے باوجود اپنی ہی پہلے سے پیش کردہ آیت دوبارہ پیش کرنے سے کنی کتراتے رہے۔ آیت یہ تھی:


أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

۷۵۔ اب کیا تم اے مسلمانوں توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ان میں ایک فرقہ تھا کہ سنتا تھا اللہ کا کلام پھر بدل ڈالتے تھے اس کو جان بوجھ کر اور وہ جانتے تھے

مختار حیدر: یہاں سے ثابت ہوا کہ معاویہ صاحب اس آیت سے بھی بھاگتے ہیں، جو ان کے مطلب کی نہ ہو۔

مختار حیدر: میں نے معاویہ صاحب والی آیت کے ساتھ ساتھ نیچے موجود سکینز والی آیات[18] پیش کیں تو لاچار ہو کر معاویہ صاحب ان آیات کی طرف آئے، اور پھر تحریف قرآن کی چار تعریفوں میں سے پہلی پر متفق ہوئے، اور وہی پہلی تعریف معاویہ صاحب کے ممدوحین کے تین گروہوں میں سے دو گروہوں کو جکڑ چکی ہے۔


مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَٰكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٤٦﴾

۴۶۔ بعضے لوگ یہودی پھیرتے ہیں بات کو اس کے ٹھکانے سے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور کہتے ہیں کہ سن نہ سنایا جائیو اور کہتے ہیں راعنا موڑ کر اپنی زبان کو اور عیب لگانے کو دین میں اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سن اور ہم پر نظر کر تو بہتر ہوتا ان کے حق میں اور درست لیکن لعنت کی ان پر اللہ نے ان کے کفر کے سبب سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر بہت کم

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَ

۴۱۔ اے رسول غم نہ کر ان کو جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اپنے منہ سے اور ان کے دل مسلمان نہیں اور وہ جو یہودی ہیں جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کے لئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کے جو تجھ تک نہیں آئے بدل ڈالتے ہیں بات کو اس کا ٹھکانہ چھوڑ کر کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے تو قبول کر لینا اور یہ حکم نہ ملے تو بچتے رہنا اور جس اللہ نے گمراہ کرنا چاہا سو تو اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اللہ کے ہاں یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے نہ چاہا کہ دل پاک کرے ان کے ان کو دنیا میں ذلت ہے اور ان کو آخرت میں بڑا عذاب ہے

مختار حیدر: علامہ کشمیری صاحب پر آپ کے اعتراضات کی جو حالت ہوئی، وہ سب پر خوب عیاں ہو چکی ہے۔

مختار حیدر: ابن حزم کیا، آپ کی ہر حوالے سے بات شاندار ہے دوست۔ ابن حزم کے معاملے میں میں آپ کے اعتراض تار تار کر چکا۔ لیکن آپ مطمئن رہیں، خیر ہے۔

مختار حیدر: میں مینشن کرتا ہوں۔ دندان شکن جواب ہے میرا ویسے 😉 (اشارہ 122 کی طرف)۔

مختار حیدر: اس عبارت سے شروع ہوتا ہے جواب (اشارہ 124 کی طرف)۔

مختار حیدر: اب یہ حالت ہو گئی ہے تمہاری، میرے دوست (اشارہ 126 کی طرف)۔ ایسی روایت پیش کر رہے ہو جس کی سند ہی نہیں لکھی۔ یہ تمہاری قابل رحم حالت کو واضح کر رہی ہے۔ میرے دوست، میں نے مسند حمیدی ☜ اور صحیح بخاری ☜ سے روایت پیش کی تھی۔ جو کہ صحیح سند تھی۔ کچھ تو خیال کرو دوست۔ آپ کو ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوئی یہ حوالہ پیش کرتے ہوئے؟ میں آپ کی مزید تسلی کیے دیتا ہوں۔ یہ لیں[19]، ابن تیمیہ کہہ رہے ہیں کہ ابن مسعود نے معوذتین کو حذف کیا تھا۔ اب جاہلوں کی طرح یہ نہ کہنا کہ یہاں نام نہیں، بعض کا لفظ ہے۔ ورنہ میں کھوں گا کہ ہے تو صحابی نا۔ نام کوئی بھی ہو۔ آپ تو سب صحابہ کو مانتے ہو نا۔ پھر نام لینا ضروری ہی نہیں۔

---

[18] سورہ المائدہ آیت 39، اور سورہ نساء، آیت 46

[19] سکین اگلے صفحہ پر موجود ہے۔

وفي رواية : « مثقال دينار من خير ، ثم يخرج من النار من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان » وفي رواية « من خير » « ويخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من إيمان ، أو خير » وهذا وأمثاله من النصوص المستفيضة عن النبي صلى الله عليه وسلم ، يدل أنه لا يخلد في النار من معه شيء من الإيمان والخير وإن كان قليلا ، وأن الإيمان مما يتبعض ويتجزأ . ومعلوم قطعاً أن كثيراً من هؤلاء المخطئين معهم مقدار مّا من الإيمان بالله ورسوله ، إذ الكلام فيمن يكون كذلك .

وأيضاً فإن السلف أخطأ كثير منهم في كثير من هذه المسائل ، واتفقوا على عدم التكفير بذلك ، مثل ما أنكر بعض الصحابة أن يكون الميت يسمع نداء الحي ، وأنكر بعضهم أن يكون المعراج يقظة ، وأنكر بعضهم رؤية محمد ربه ، ولبعضهم في الخلافة ، والتفضيل كلام معروف ، وكذلك لبعضهم في قتال بعض ، ولعن بعض ، وإطلاق تكفير بعض ، أقوال معروفة .

وكان القاضي شريح ينكر قراءة من قرأ : (بل عجبتُ) ويقول : إن الله لا يعجب ؛ فبلغ ذلك إبراهيم النخعي فقال : إنما شريح شاعر يعجبه علمه . كان عبد الله أفقه منه ، فكان يقول : (بل عجبتُ) فهذا قد أنكر قراءة ثابتة ، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسنة ، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة ، وكذلك بعض السلف أنكر

٤٩٢

بعضهم حروف القرآن ، مثل إنكار بعضهم قوله : (أَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِينَ ءَامَنُوا) وقال : إنما هي : أو لم يتبين الذين آمنوا ، وإنكار الآخر قراءة قوله : (وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ) وقال : إنما هي : ووصى ربك . وبعضهم كان حذف المعوذتين ، وآخر يكتب سورة القنوت . وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر ، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا ، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر .

وأيضاً فإن الكتاب والسنة قد دل على أن الله لا يعذب أحداً ، إلا بعد إبلاغ الرسالة ، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً ، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية .

وذلك مثل قوله تعالى : (لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ) وقوله : (يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَاتِي) الآية . وقوله : (أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ) وقولهم : (وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَاتِ رَبِّكُمْ) الآية . وقوله : (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا) وقوله : (وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ ءَايَاتِنَا) وقوله : (كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ * قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا

٤٩٣

مجموع فتاوى

شيخ الإسلام أحمد بن تيمية

« قدس الله روحه »

جمع وترتيب

عبد الرحمن بن محمد بن قاسم « رحمه الله »

وساعده ابنه محمد « وفقه الله »

المجلد الثاني عشر

طبع بأمر

خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود

أجزل الله مثوبته

مختار حیدر: یہ لو دوسرا ایڈیشن:

كلام معروف، وكذلك لبعضهم في قتال بعض، ولعن بعض، وإطلاق تكفير بعض، أقوال معروفة.

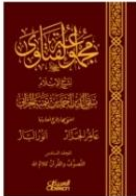
وكان القاضي شُرَيْح ينكر قراءة من قرأ: ﴿بَلْ عَجِبْتَ﴾ [الصافات: ١٢]، ويقول: إن الله لا يعجب، فبلغ ذلك إبراهيم النَّخَعِي فقال: إنما شريح شاعر يعجبه علمه، كان عبد الله أفقه منه، فكان يقول: «بل عجبت» فهذا قد أنكر قراءة ثابتة، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسُّنّة، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة، وكذلك بعض السلف أنكر بعضهم حروف القرآن، مثل إنكار بعضهم قوله: ﴿أَفَلَمْ يَاْيْـَٔسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ﴾ [الرعد: ٣١]، وقال: إنما هي: أو لم يتبين الذين آمنوا، وإنكار الآخر قراءة قوله: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ﴾ [الإسراء: ٢٣]، وقال: إنما هي: ووصى ربك. وبعضهم كان حذف المعوذتين، وآخر يكتب سورة القنوت. وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر. ١٢/٤٩٣

وأيضاً، فإن الكتاب والسُّنّة قد دلا على أن الله لا يعذب أحداً، إلا بعد إبلاغ الرسالة، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية.

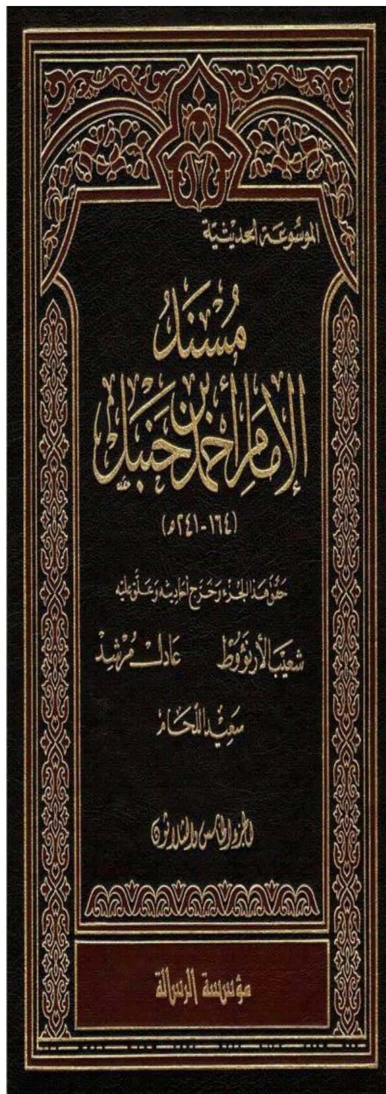
وذلك مثل قوله تعالى: ﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ﴾ [النساء: ١٦٥]، وقوله: ﴿يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى﴾ الآية [الأنعام: ١٣٠]، وقوله: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ ٱلنَّذِيرُ﴾ [فاطر: ٣٧]، وقولهم: ﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ﴾ الآية [الزمر: ٧١]، وقوله: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ [الإسراء: ١٥]، وقوله: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِىٓ أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِنَا﴾ [القصص: ٥٩]، وقوله: ﴿كُلَّمَآ أُلْقِىَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۞ قَالُوا۟ بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ﴾ [الملك: ٨، ٩]، وقوله: ﴿وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنَٰهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِۦ لَقَالُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ﴾ [طه: ١٣٤]، وقوله: ﴿وَلَوْلَآ أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا۟ رَبَّنَا لَوْلَآ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ ءَايَٰتِكَ وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ﴾ [القصص: ٤٧]، ونحو هذا في القرآن في مواضع متعددة. ١٢/٤٩٤

فمن كان قد[1] آمن بالله ورسوله، ولم يعلم بعض ما جاء به الرسول، فلم يؤمن

(١) في المطبوعة: «قدم» وهو خطأ.



مختار حیدر: یہ لو، اسے کہتے ہیں حوالہ۔ سند کے ساتھ۔ اور مزے کی بات کہ سند صحیح ہے 😉



٢١١٨٧- حدثنا عَفَّانُ، حدثنا أبو عَوَانَةَ، عن عاصم، عن زِرٍّ، عن أُبيٍّ، عن النبيِّ ﷺ، نحوه[١].

● ٢١١٨٨- حدثنا عبد الله، حدثني محمدُ بن الحسين بن إشْكاب، حدثنا محمد بن أبي عُبَيدةَ بن مَعْنٍ، حدثنا أبي، عن الأعْمشِ، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمٰن بن يَزِيدَ، قال:

١٣٠/٥ كان عبدُ الله يَحُكُّ المُعوِّذتينِ مِن مصاحفِه، ويقول: إنهما ليستا من كتابِ الله[٢].

---

(١) حديث صحيح، وهٰذا إسناد حسن كسابقه. أبو عوانة: هو الوَضَّاح بن عبد الله اليَشْكُري الواسطي. وانظر (٢١١٨١).

(٢) إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح. محمد بن أبي عبيدة بن معن: هو ابن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن مسعود الهُذَلي، واسم أبيه: عبد الملك، والأعمش: هو سليمان بن مهران الأَسَدي الكوفي، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السَّبِيعي، وعبد الرحمٰن بن يزيد: هو ابن قيس النَّخَعي الكوفي.

وأخرجه الطبراني (٩١٥٠) من طريق علي بن الحسين بن إشكاب، عن محمد بن أبي عبيدة بن معن، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه الطبراني (٩١٤٨) من طريق سفيان بن سعيد الثوري، و(٩١٤٩) من طريق شعبة بن الحجاج، كلاهما عن أبي إسحاق السبيعي، به.

وأخرجه الطبراني (٩١٥١) من طريق محمد بن موسى الحَرَشي، عن عبد الحميد بن حسن، عن أبي إسحاق السبيعي، عن أبي عبد الرحمٰن عبد الله بن حبيب السُّلمي، عن عبد الله بن مسعود، أنه قال: لا تخلطوا بالقرآن ما ليس فيه، فإنما هما معوذتان تعوذ بهما النبي ﷺ: ﴿قُلْ أعوذُ بِرَبِّ الفلق﴾ و﴿قُلْ أعوذُ بِرَبِّ النَّاس﴾. وكان عبد الله يمحوهما من المصحف. وفيه: محمد بن موسى الحَرَشي، وهو ليِّن الحديث.

وأخرجه البزار (١٥٨٦)، والطبراني (٩١٥٢)، وأبو يعلى في «مسنده الكبير»=

١١٧

مختار حیدر: لکھا ہے کہ ابن مسعود معوذ تین کے انکاری اور ان کو کتاب اللہ میں شامل نہیں سمجھتے تھے۔

مختار حیدر: یہ لو ایک اور حوالہ۔ سند کے ساتھ۔ صحیح سند

قال رسولُ اللَّهِ ﷺ[1].

٤١٠٢- وأَخبرَنا أبو عبدِ اللَّهِ الحافظُ، أخبرَنا أبو بكرٍ ابنُ إسحاقَ، أخبرَنا بشرُ بنُ موسَى، حدثنا الحُمَيدِىُّ، حدثنا سُفيانُ، حدثنا عَبدَةُ بنُ أبى لُبابَةَ وعاصِمُ ابنُ بَهدَلَةَ، أنَّهما سَمِعا زِرَّ بنَ حُبَيشٍ يقولُ: سألتُ أُبَيَّ بنَ كَعبٍ عن المُعَوِّذَتَينِ فقُلتُ: يا أبا المُنذِرِ إنَّ أخاكَ ابنَ مَسعودٍ يَحُكُّهُما مِنَ المُصحَفِ. قال: إنِّى سألتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ قال: «فقيلَ لى فقُلتُ». فنَحنُ نَقولُ كما قال رسولُ اللَّهِ ﷺ[2]. رواه البخارىُّ فى «الصحيح» عن قُتَيبَةَ وعَلِىِّ بنِ عبدِ اللَّهِ عن سُفيانَ[3].

٤١٠٣- أخبرَنا علىُّ بنُ ...
محمدُ بنُ عمرٍو الرزازُ، حـ...
وأَخبرَنا أبو ذَرٍّ ابنُ أبى الحـ...
محمدُ بنُ يَعقوبَ الحافظُ ...
محمدُ بنُ [٢/٣٤١ظ] عُبَيدٍ قا...
أبى حازِمٍ، عن عُقبَةَ بنِ عامِرٍ ...

(١) المصنف فى الشعب (٢٥٥٨) با...
(٢) الحميدى (٣٧٤). وأخرجه أحمد ...
طريق سفيان به.
(٣) البخارى (٤٩٧٦، ٤٩٧٧).
(٤) محمد بن أبى الحسين محمد بن ...
المطوعى النيسابورى، من أولاد ...
توفى سنة (٤٠١هـ). تاريخ بيهق ...

السُّنَنُ الكَبِيرُ

للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

٣٨٤ - ٤٥٨هـ

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية

الدكتور عبد السند حسن يمامة

الجزء الخامس

مختار حیدر: یہ لو ابن قتیبہ کا اعتراف۔ اب خوش؟

الروايات الصحيحة بغير مُسْتَنَدٍ لا يُقْبَلُ، بل الرواياتُ صحيحةٌ والتأويلُ مُحْتَمَلٌ». قال: «وقد أوَّله القاضي(1) وغيرُه على إنكارِ الكتابة كما سَبَقَ» قال: «وهو تأويلٌ حسنٌ، إلا أنَّ الروايةَ الصريحةَ التي ذكرتُها تَدْفَعُ ذلك حيث جاء فيها: «ويقول: إنهما ليستا مِنْ كتاب الله». قال: «ويمكنُ حَمْلُ لفظِ «كتاب الله» على المصحف، فيَتِمُّ التأويلُ المذكورُ». قال: «لكن مَنْ تأمَّل سياقَ الطرقِ المذكورةِ استبعد هذا الجمعَ».

قال: «وقد أجاب ابن الصباغ(2) بأنه لم يستقرَّ عنده القطعُ بذلك، ثم حَصَلَ الاتفاقُ بعد / ذلك، وحاصلُه أنهما كانتا متواترتَيْن في عصرِه، لكن لم تتواترا عنده» انتهى.

وقال ابن قتيبة في «مشكل القرآن»(3): «ظنَّ ابنُ مسعودٍ أنَّ المُعَوِّذتين ليستا من القرآن؛ لأنه رأى النبي ﷺ يُعَوِّذ بهما الحسنَ(4) والحسين(5) فأقام

(1) أي: الباقلاني.

(2) عبدالسيِّد بن محمد بن عبدالواحد، أبو نصر البغدادي الشافعي الفقيه الأصولي (ت: ٤٧٧هـ)، من مؤلفاته: «الشامل» في الفقه، «كفاية السائل». انظر: وفيات الأعيان ٣/٣١٧، طبقات الشافعية الكبرى ٥/١٢٢.

(3) المشكل ٤٣.

(4) ابن علي بن أبي طالب، أبو محمد القرشي الهاشمي ريحانة رسول الله ﷺ وسبطه، وسيد شباب أهل الجنة، مات سنة (٤٩هـ). انظر: السير ٣/٢٤٥، الإصابة ٢/٦٨.

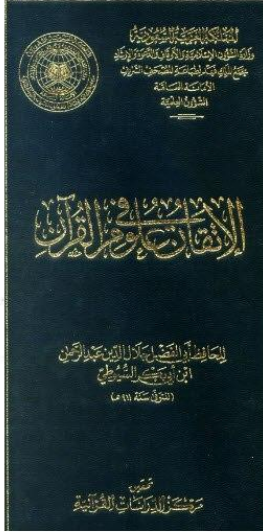
(5) ابن علي بن أبي طالب، أبو عبدالله القرشي الهاشمي سبط رسول الله ﷺ وريحانته من الدنيا، استشهد يوم عاشوراء سنة (٦١هـ). انظر: السير ٣/٢٨٠، الإصابة ٢/٧٦.

على ظنِّه، ولا نقول: إنه أصاب في ذلك وأخطأ المهاجرون والأنصار».

قال: «وأمَّا إسقاطُه الفاتحةَ مِنْ مصحفه فليس لظَنِّه أنها ليسَتْ من القرآن، معاذَ الله، ولكنه ذهب إلى أن القرآنَ إنما كُتِب وجُمع بين اللوحَيْن مَخافةَ الشكِّ والنسيانِ والزيادةِ والنقصانِ، ورأى أنَّ ذلك مأمونٌ في سورةِ الحمد لقِصَرِها ووجوبِ تعلُّمها على كل أحدٍ».

قلت: وإسقاطُه الفاتحةَ من مصحفِه أخرجه أبو عبيدٍ بسندٍ صحيحٍ، كما تقدم(1) في أوائل النوعِ التاسعَ عشرَ.

* *



(1) تقدم في ص: ٤٢٣.

مختار حیدر: یہ لو ابن حجر کا اعتراف:

والتأويل محتمل، وقد أوله القاضي وغيره على إنكار الكتابة[١].

وقد صح عن النبي ﷺ أنه قرأهما في الصلاة، وهذا في صحيح مسلم عن عقبة بن عامر: (فإن استطعت أن لا تفوتك قراءتهما في الصلاة فافعل)[٢].

وروي عن عقبة بن عامر الجهني أيضا في صحيح ابن خزيمة، قال: كنت أقود ناقة رسول الله ﷺ في السفر، فقال: يا عقبة ألا أعلمك خير سورتين قرئتا؟ فعلمني: ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ۝ ﴾[٣]، و﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ ۝ ﴾[٤]، فهذه أخبار بنص الرسول ﷺ على أنها قرآن منزل[٥].

وعلى فرض صحة الرواية- كما ذكر ابن حجر- من أنه حذف المعوذتين وكذلك الفاتحة، أو حكها، فالجواب عن هذا الاحتمال كما يأتي:

١- فأما ما روي من حكه إياهما في المصحف فذلك بعيد، ويحتمل أن يكون حك الفواتح والفواصل، ويحتمل أن يكون رآها مكتوبة في غير موضعها الذي يجب أن تكتب فيه، ويمكن أن يكون رآها كتبت مغيرة بضرب من التغيير فحكها، وقال: لا تخلطوا به ما ليس منه، يعني فساد النظم[٦].

٢- إن عدم كتابتهما أو حكهما لا يستلزم إنكار كونهما من القرآن، لجواز أنه

---

(١) ينظر: فتح الباري لابن حجر، كتاب التفسير: ٨/ ٩٦٤؛ والمدخل لدراسة القرآن الكريم لمحمد أبي شهبة: ٢٥٨.

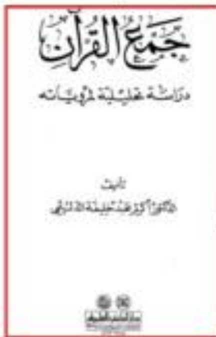
(٢) صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، كتاب فضل قراءة المعوذتين، رقم (٨١٤): ١/ ٥٥٨.

(٣) سورة الفلق، الآية (١).

(٤) سورة الناس، الآية (١).

(٥) صحيح ابن خزيمة، باب قراءة المعوذتين في الصلاة ضد قول من زعم أن ليستا من القرآن، رقم (٥٣٥): ١/ ٢٦٨؛ وينظر: نكت الانتصار للباقلاني:

(٦) نكت الانتصار للباقلاني: ٩٣- ٩٤.



مختار حیدر: ہم معوذتین کو ہی رو رہے تھے، یہ لو، سیوطی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ابن مسعود سورہ الحمد کے بھی انکاری تھے۔

الإتقان في علوم القرآن الجزء الثاني

على ظنِّه، ولا نقـول: إنه أصـاب في ذلك وأخطأ المهـاجـرون والأنصـار».

قال: «وأمَّا إسقاطُه الفاتحةَ مِنْ مصحفه فليس لظَنِّه أنها ليسَتْ من القرآن، معاذَ الله، ولكنه ذهب إلى أن القرآنَ إنما كُتِب وجُمع بين اللوحَيْن مَخافةَ الشكِّ والنسيانِ والزيادةِ والنقصانِ، ورأى أنَّ ذلك مأمونٌ في سورةِ الحمد لِقصَرِها ووجوبِ تعلُّمها على كل أحد».

قلت: وإسقاطُه الفاتحةَ من مصحفِه أخرجه أبو عبيدٍ بسندٍ صحيحٍ، كما تقدم[1] في أوائل النوعِ التاسعَ عشرَ.

* * *



(١) تقدم في ص: ٤٢٣.

٥٢٢

مختار حیدر: یہ لو، ابن قتیبہ کا اعتراف، سیوطی کی زبانی:

الروايات الصحيحة بغير مُسْتَنَدٍ لا يُقْبَلُ، بل الرواياتُ صحيحةٌ والتأويلُ مُحْتَمَلٌ». قال: «وقد أوَّله القاضي[1] وغيرُه على إنكارِ الكتابةِ كما سَبَقَ» قال: «وهو تأويلٌ حسنٌ، إلا أنَّ الروايةَ الصريحةَ التي ذكرتُها تَدْفَعُ ذلك حيث جاء فيها: «ويقول: إنهما ليستا مِنْ كتابِ الله». قال: «ويمكنُ حَمْلُ لفظِ «كتاب الله» على المصحف، فيَتِمُّ التأويلُ المذكورُ». قال: «لكن مَنْ تأمَّل سياقَ الطرقِ المذكورةِ استبعد هذا الجمعَ».

قال: «وقد أجاب ابن الصباغ[2] بأنه لم يستقرَّ عنده القطعُ بذلك، ثم حَصَلَ الاتفاقُ بعد / ذلك، وحاصلُه أنهما كانتا متواترتَيْن في عصرِه، ١/٢٢٢ لكن لم تتواترا عنده» انتهى.

وقال ابن قتيبة في «مشكل القرآن»[3]: «ظنَّ ابنُ مسعودٍ أنَّ المُعَوِّذتين ليستا من القرآن؛ لأنه رأى النبي ﷺ يُعَوِّذ بهما الحسنَ[4] والحسينَ[5] فأقام

(١) أي: الباقلاني.

(٢) عبدالسيِّد بن محمد بن عبدالواحد، أبو نصر البغدادي الشافعي الفقيه الأصولي (ت: ٤٧٧هـ)، من مؤلفاته: «الشامل» في الفقه، «كفاية السائل». انظر: وفيات الأعيان ٣/٣١٧، طبقات الشافعية الكبرى ٥/١٢٢.

(٣) المشكل ٤٣.

(٤) ابن علي بن أبي طالب، أبو محمد القرشي الهاشمي ريحانة رسول الله ﷺ وسبطه، وسيد شباب أهل الجنة، مات سنة (٤٩هـ). انظر: السير ٣/٢٤٥، الإصابة ٢/٦٨.

(٥) ابن علي بن أبي طالب، أبو عبدالله القرشي الهاشمي سبط رسول الله ﷺ وريحانته من الدنيا، استشهد يوم عاشوراء سنة (٦١هـ). انظر: السير ٣/٢٨٠، الإصابة ٢/٧٦.



مختار حیدر: یہ لو، میری پیش کی ہوئی روآیت کے صحیح سند ہونے کی گواہیاں:

ذلك، فأخرج أحمد(١) وابنُ حِبَّان(٢) عنه: «أنه كان لا يَكْتب المُعَوِّذَتَيْن في مصحفه».

وأخرج عبدُالله بنُ أحمدَ في زياداتِ «المسند»(٣) والطبراني(٤) وابنُ مردويه(٥) من طريقِ الأعمشِ عن أبي إسحاقَ عن عبدِالرحمن يزيدَ النخَعيُّ قال: «كان عبدُالله بنُ مسعودٍ يَحُكُّ المُعَوِّذَتَيْن من مصاحِفه(٦)، ويقول: «إنهما ليستا من كتاب الله».

(١) في مسنده (٥/١٢٩) ح ٢١٢٢٤ وكذا في (٥/١٣٠) ح ٢١٢٢٧ والإسناد الأول حسن لأجل عاصم بن أبي النجود إلا أنه تابعه عبدة بن أبي لبابة كما سيأتي تخريجه وهو عند الحميدي وغيره، فيصحح به، وأخرجه الحميدي في مسنده (١/١٨٥) ح ٣٧٤ ومن طريقه البيهقي في سننه (٢/٣٩٤) ك: الصلاة، ب: في المعوذتين، وأصل الحديث رواه البخاري في صحيحه (٨/٧٤١) مع الفتح، ك: التفسير، سورة قل أعوذ برب الناس، ح ٤٩٧٧ ولكن من غير تصريح به.

(٢) في صحيحه كما في الإحسان (٣/٧٧) ك: الرقائق، ب: قراءة القرآن، ح ٧٩٧، وانظر ما تقدم قبل هذا.

(٣) (٥/١٢٩–١٣٠)، ح ٢١٢٢٦، وإسناده حسن رجاله بين ثقة وصدوق، وقال الهيثمي: في مجمع الزوائد –(٧/١٤٩)– «ورجال عبدالله رجال الصحيح»..

(٤) في المعجم الكبير (٩/٢٣٥) ح ٩١٥٠–٩١٥٢، وقال الهيثمي في المصدر السابق له: «رجال الطبراني ثقات» وقال في الحديث الثاني: «رواه البزار والطبراني ورجالهما ثقات»، قلت: في إسناده حسان بن إبراهيم صدوق يخطئ، كما في التقريب /٢٣٢ برقم ١٢٠٤، فإسناده حسن بذلك.

(٥) وعزاه السيوطي في الدّر (٨/٦٨٣) لابن مردويه وغيره. انظر: الحاشية الأولى، فما بعدها.

(٦) (س): «مصاحفهم» والمثبت موافق لما في مصادر التخريج.



وأخرج البزَّارُ[١] والطبرانيّ[٢] من وجهٍ آخرَ عنه: أنه كان يَحُكُّ المُعَوِّذَتَيْن من المصحف، ويقول إنما أُمِرَ النبيُّ ﷺ أن يُتَعَوَّذَ بهما، وكان عبدُالله لا يَقْرأ بهما»، أسانيدُها صحيحةٌ. قال البزَّارُ: «لم يتابِع ابنَ مسعود على ذلك أحدٌ من الصحابةِ، وقد صَحَّ[٣] أنَّه ﷺ قرأهما في الصلاة».

قال ابن حجر[٤]: «فقولُ مَنْ قال: «إنه كَذِبٌ عليه» مردودٌ، والطعنُ في

(١) في مسنده (٥/٢٩) ح ١٥٨٦ وكذا في المطالب العالية (٤/١٨٨) ك: التفسير، سورتي المعوذتين ح ٣٨٠٤، وقال الهيثمي -كما تقدم- «رجاله ثقات» انظر الحاشية السابقة.

(٢) تقدم تخريجه في ص: ٥١٩، وانظر تفسير ابن كثير (٨/٥٤٩-٥٥٠) تفسير سورتي المعوذتين، إذ أورد كل الروايات من طرق عدة.

(٣) رواه ابن خزيمة في صحيحه (١/٢٦٦-٢٦٨) ك: الصلاة، ب: قراءة المعوذتين في الصلاة ضدّ قول من زعم أن المعوذتين ليستا من القرآن، ح ٥٣٤-٥٣٦ من رواية عقبة بن عامر رضي الله عنه ونقل المحقق صحة إسناده عن الشيخ الألباني وصحح هو أحد الأسانيد، وكذا رواه أحمد في مسنده (٤/١٤٤، ١٤٩) وصحح إسناده شعيب الأرنؤوط ومن معه في تعليقهم على الحديث في المسند (٢٨/٥٢٨-٥٢٩، ٥٨٣) ح ١٧٢٩٦، ١٧٣٥٠. وأيضاً حكم المصنف بعد أن ذكر هذه الأحاديث وما سيأتي بأن أسانيدها صحيحة. والحديث في صحيح مسلم (١/٥٥٨) ك: صلاة المسافرين، ب: فضل قراءة المعوذتين، ح ٨١٤، لكن جاء فيه أنها نزلت وليس فيه أنه قرأ بهما في الصلاة، وقال الحافظ ابن حجر -في الفتح (٨/٧٤٣) بعد أن ذكر عدة روايات صحيحة أن رسول الله ﷺ- قرأ بهما -أي: المعوذتين- في الصلاة: «والطعن في الروايات الصحيحة بغير مستند لا يقبل بل الرواية صحيحة والتأويل محتمل...».



(٤) فتح الباري ٨/٧٤٣.

مختار حیدر: یہ سیوطی کا فرمان ۔ ابن مسعود کا مصحف 112 اور ابی بن کعب کا 116 سورتوں کا تھا،

النوع التاسع عشر — في عدد سوره وآياته وكلماته وحروفه

قال القشيريُّ[١]: «الصحيحُ أنَّ التسميةَ لم تكُنْ فيها لأنَّ جبريل عليه السلام لم يَنْزِلْ بها فيها». وفي «المستدرك»[٢] عن ابن عباسٍ قال: «سألتُ عليَّ بن أبي طالب: لِمَ لم تُكْتَبْ في براءةَ «بسم الله الرحـمن الرحـيم»؟ قال: «لأنها أمانٌ، وبراءةُ نزلَتْ بالسيف». وعن مالكٍ: «أن أولها لـمَّا سَقَط سَقَط معه البسملةُ، فقد ثَبَتَ أنَّها كانَتْ تَعْدلُ البقرةَ لطولها».

وفي مصحف ابن مسعود: مئة واثنتا عَشْرَةَ سورةً؛ لأنه لم يَكْتب المُعَوِّذتين. وفي مصحف أُبَيّ ستُّ عشرةَ لأنه كَتَبَ في آخرِه سورتَيْ الحَفْدِ والخَلْعِ.

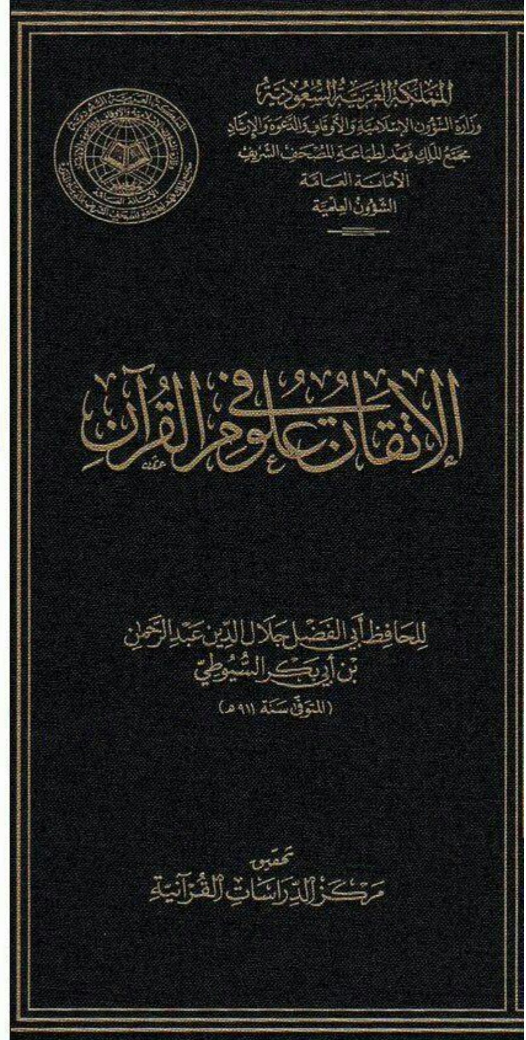
أخرج أبو عبيد[٣] عن ابن سِيرينَ قال: «كَتَبَ أُبَيُّ بنُ كعبٍ في مصحفه فاتحة الكتاب والمُعَوِّذَتين، و«اللهم إنا نستعينك»، و«اللهم إياك نعبد»، وتركهنَّ ابنُ مسعودٍ، وكتب عثمانُ منهنَّ فاتحةَ الكتابِ والمُعَوِّذتين».

(١) انظر: البرهان ١ / ٣٦٠.

(٢) (٢ / ٣٣٠) ك: التفسير، وعزاه السيوطي في الدّر (٤ / ١٢٢) لأبي الشيخ وابن مردويه فقط، في إسناده محمد بن زكريا بن دينار الغلابي وهو ضعيف، وذكره ابن حبان في الثقات (٩ / ١٥٤) وقال: يعتبر بحديثه إذا روى عن ثقة، وقال الذهبي: هو ضعيف. انظر: الميزان للذهبي (٣ / ٥٥٠) برقم ٧٥٣٧، وسكت عليه الحاكم والذهبي، والحديث ضعيف لما تقدم.

(٣) في فضائل القرآن (٢ / ١٤٤) ح ٦٩٦، رجاله ثقات إلا أن ابن سيرين لم أعرف هل سمع من أبيّ بن كعب رضي الله عنه ولم يتعرض له في جامع التحصيل وغيره أنه سمع منه أو لم يسمَع منه، لكن روايته تتعلق بمصحفه أنه كتب فيه كما ذكر، أمّا كونه كان يقول: اللهم إنا نستعينك، فأخرجه عبدالرزاق في مصنفه (٣ / ١١٢) ك: الصلاة، ب: القنوت، ح ٤٩٧٠.

٤٢٣





مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، اپنے بودے عذر چھوڑ کر اپنے عالم کا یہ فتوی دیکھیں:

«بسم الله الرحمن الرحيم» ليست من القرآن، فقال: سبحان الله ما أَجْرَأَ هذا الرجل! سمعت سعيد بن جُبَيْرٍ يقول: سمعت ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ يقول: كان النبي ـ عليه الصلاة والسلام ـ إذا أُنزل عليه «بسم الله الرحمن الرحيم» علم أن تلك السُّورة خَتِمَتْ وفُتِحَ غيرها.

وعن عبد الله بن المُبارك أنه قال: من ترك «بسم الله الرحمن الرحيم» فقد ترك مائةً وثلاث عشرة آيةً.

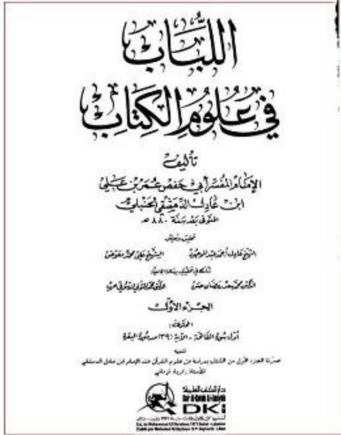
فَصْلٌ

قال ابن الخطيب ـ رحمه الله ـ: نقل في بعض الكتب القديمة أن ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ كان ينكر كَوْنَ سورة الفاتحة من القرآن الكريم، وكان ينكر كون المُعَوِّذتين من القرآن.

واعلم أن هذا في غاية الصعوبة؛ لأنا إن قلنا: إن النقل المتواتر كان حاصلاً في عصر الصحابة[1] بِكَوْنِ سورة الفاتحة من القرآن، فحينئذٍ كان ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ عالماً بذلك فإنكاره يوجب الكُفْر أو نقصان العقل.

وإن قلنا: النقل المتواتر ما كان حاصلاً في ذلك الزمان فهذا يقتضي أن يقال: إن نقل القرآن ليس بمتواترٍ في الأصل، وذلك يخرج القرآن عن كونه حُجَّةً يقينيةً.

والأغلب على الظن أن يقال: هذا المذهب عن ابن مسعود نَقْلٌ كاذِبٌ باطل، وبه يحصل الخلاص عن هذه العُقْدَةِ، والله الهادي إلى الصواب، وإليه يرجع الأمر كله في الأول والمآب.



= ينظر ترجمته في تهذيب الكمال: ٢/ ١٠٣١، تهذيب التهذيب: ٨/ ٢٨ (٤٥)، تقريب التهذيب: ٢/ ٦٩، خلاصة تهذيب الكمال: ٢/ ٢٨٤، الكاشف: ٢/ ٣٢٨. تاريخ البخاري الكبير: ٦/ ٣٢٨، تاريخ البخاري الصغير: ١، ٢/ ٤٣٧، الجرح والتعديل: ٦/ ٨٢٨٠، ميزان الاعتدال: ٣/ ٢٦٠، البداية والنهاية: ١٠/ ٢١، تاريخ الثقات: ٣٦٣، ثقات: ٥/ ١٦٧.

(١) في ب: هذا الزمان.

ابن مسود کے سورہ فاتحہ اور معوذتین سے انکار کی بات پر کہہ ہیں کہ واعلم آن هذا فی غاية الصعوبة یعنی جان لو کہ اس میں بڑی مصیبت ہے، پھر مزید کہتے ہیں کہ:

اگر ہم کہیں کہ قرآن مجید صحابہ کرام کے دور میں متواتر انداز میں نقل کیا جاچکا تھا، تو ابن مسود کا انکار کفر یا عقل کا نقصان کہلائے گا۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ اس وقت تک قرآن مجید متواتر طور پر نقل نہیں ہوا تھا، تو اس کا مطلب ہو گا کہ قرآن مجید اصل میں متواتر ہے ہی نہیں۔ اور اس طرح قرآن مجید یقینی حجت کے درجہ سے خارج ہو جائے گا

اللباب في علوم الكتاب

تأليف

الإمام المفسر أبي حفص عمر بن علي ابن عادل الدمشقي الحنبلي

المتوفى بعد سنة ٨٨٠ هـ

تحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه برسالته الجامعية

الدكتور محمد سعد رمضان حسن — الدكتور محمد المتولي الدسوقي حرب

الجزء الأول

المحتوى:

أول سورة الفاتحة - الآية (٣٩) من سورة البقرة

تنبيه

صدرنا الجزء الأول من الكتاب بدراسة عن علوم القرآن عند الإمام ابن عادل الدمشقي للأستاذ زكرياء توناني

دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKi
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان
Est. by Mohammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

مختار حیدر: امید ہے آپ کو پسند آئیں گے حوالہ جات 😉

مختار حیدر: جی قارئین، میں نے نہ صرف ابن مسعود سے کمی ثابت کر دی، بلکہ ابی بن کعب سے اضافہ بھی ثابت کر دیا۔

مختار حیدر: کمی کے بعد اب اضافہ کی ایک اور کہانی بھی سن لیں۔

مجمع الزوائد
ومنبع الفوائد

للإمام الحافظ العالم
أبي الحسن علي بن أبي بكر بن سليمان الشافعي
نور الدين الهيثمي
رحمه الله تعالى
(٧٣٥-٨٠٧هـ)

حققه وخرج أحاديثه
حسين سليم أسد الداراني



كتاب التفسير - والتعبير
١٠٨٥٠ - ١١٨٢٢

دار المنهاج

رواه الطبراني[١] ، ورجاله رجال الصحيح .

٧ ـ بَابٌ : فِيمَا نُسِخَ

١١٦٦٤ ـ عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُمَا ـ قَالَ : قَرَأَ رَجُلَانِ مِنَ ٱلْأَنْصَارِ سُورَةً أَقْرَأَهُمَا رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَا يَقْرَأَانِ بِهَا ، فَقَامَا ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيَانِ بِهَا ، فَلَمْ يَقْدِرَا مِنْهَا عَلَىٰ حَرْفٍ فَأَصْبَحَا غَادِيَيْنِ عَلَىٰ رَسُولِ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا لَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « **إِنَّهَا مِمَّا نُسِخَ وَأُنْسِيَ** » .

١٥٦/ رواه الطبراني[٢] / في الأوسط ، وقد تقدم في غير[٣] هـٰذا الباب الكلام عليه .

١١٦٦٥ ـ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ـ قَالَ : أَمَّنَا أُمَيَّةُ بْنُ عَبْدِ ٱللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ بِخُرَاسَانَ ، فَقَرَأَ بِهَاتَيْنِ[٤] ٱلسُّورَتَيْنِ : إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ قَالَ : فَذَكَرَ ٱلْحَدِيثَ .

رواه الطبراني[٥] ورجاله رجال الصحيح .

قلت : وقد تقدم غير هـٰذا (مص : ٢٤٥) الحديث في سورة ﴿ لَمْ يَكُنْ ﴾ .

٨ ـ بَابُ تَسْمِيَةِ ٱلسُّوَرِ

١١٦٦٦ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ـ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ ـ قَالَ : قَالَ رَسُولُ ٱللهِ صَلَّى ٱللهُ عَلَيْهِ

---

(١) في الكبير ٢٣/١٨٩ برقم (٣١٠) ، وابن أبي داود في المصاحف ص (٢٤ ـ ٢٥) من طريق الزهري ، عن سالم : أن مروان . . . وهـٰذا إسناد رجاله ثقات غير أن سالم لم يدرك مروان بن الحكم فيما نعلم ، والله أعلم . وانظر « المرشد الوجيز » ص (٧٤) .
(٢) في الأوسط (٤٦٣٤) وفي إسناده متروكان . وقد تقدم برقم (١١٦٤٢) .
(٣) ساقطة من (مص ، ظ ، د) .
(٤) في (مص ، ظ) : « بها من » وهو تحريف .
(٥) في الكبير ١/ ٢٩٢ ـ ٢٩٣ برقم (٨٦٠) من طريق إسحاق بن راهويه ، حدثنا عيسى بن يونس ، حدثني أبي ، عن جدي أبي إسحاق قال : أمنا أمية بن عبد الله . . . وفي هـٰذا الإسناد علتان : الإرسال ، ويونس بن أبي إسحاق روىٰ عن أبيه بعد اختلاطه ، والله أعلم .

٥٥٢

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے خراسان میں وہ دو سورتیں پڑھیں، جو موجود نہیں۔

کیا کفر کے فتوی کی امید رکھیں؟ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب آپ خوا مخواہ کے اسکین بھیج کر عوام کو دھوکا دینے کی کوشش ناکام کوشش کر رہے ہیں کہ میرے پاس اتنے حوالے ہیں کہ ابن مسعود رض معوذتین کو قرآن نہیں مانتے تھے(127)۔ حالانکہ یہ دھوکے اب پرانے ہو چکے ہیں آپ خوا مخواہ ٹائم پورا کر رہے جو آپ نے رکھا تھا۔ آپ کے تقریباً سب وہی ہے جس کا مختصر جواب میں اوپر دے چکا ہوں(128)۔ اب آتے ہیں تفصیلی جواب کی طرف۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ ثابت ہے کہ وہ معوذتین کو قرآن کا حصہ مانتے تھے۔

1، جو قرأت ان سے ثابت ہے اور آج تک چلتی آ رہی ہے اس میں معوذتین موجود ہے۔

2،سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو قرآن جمع کیا تھا،ابن مسعود رض کا ان سے اتفاق ثابت ہے۔
تو ان حقائق کی موجودگی میں آپ کی یہ شاذ روآیت قابل قبول نہیں۔

معاویہ: یہ دو حوالے:

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء
حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

قال عبد السلام بن حرب: عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة قال: قدمت الشام، فلقيتُ أبا الدرداء، فقال: كنا نَعدُّ عبد الله حناناً فما باله يُواثبُ الأمراء؟. رواه ابن أبي داود في «المصاحف»[1].

وبإسنادين في «مسند أحمد»: حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن عبد الرحمن بن عابس، قال: حدثنا رجل من همدان من أصحاب عبد الله، قال: لما أراد عبدُ الله أنْ يأتيَ المدينة، جمع أصحابه، فقال: والله إني لأرجو أن يكون قد أصبح اليوم فيكم من أفضل ما أصبح في أجناد المسلمين من الدِّين والعلم بالقرآن والفقه، إنَّ هذا القرآن أُنزل على حروف، والله إن كان الرجلان ليختصمان أشد ما اختصما في شيء قط، فإذا قال القارئ: هذا أقرأني، قال: أحسنت. وإنما هو كقول أحدكم لصاحبه: أعجل وحَيَّ هلا[2].

أبو معاوية: عن الأعمش، عن زيد بن وهب قال: لما بعث عثمان إلى ابن مسعود يأمره بالمجيء إلى المدينة، اجتمع إليه الناسُ، فقالوا: أقم فلا تخرج، ونحن نمنعك أنْ يصلَ إليك شيءٌ تكرهه. فقال: إنَّ له علي طاعة، وإنها ستكون أمور وفتنٌ لا أحب أن أكونَ أولَ من فتحها. فردَّ الناس وخرج إليه[3].

محمد بن سنجر[4] في «مسنده»: حدثنا سعيد بن سليمان، حدثنا عباد،

---

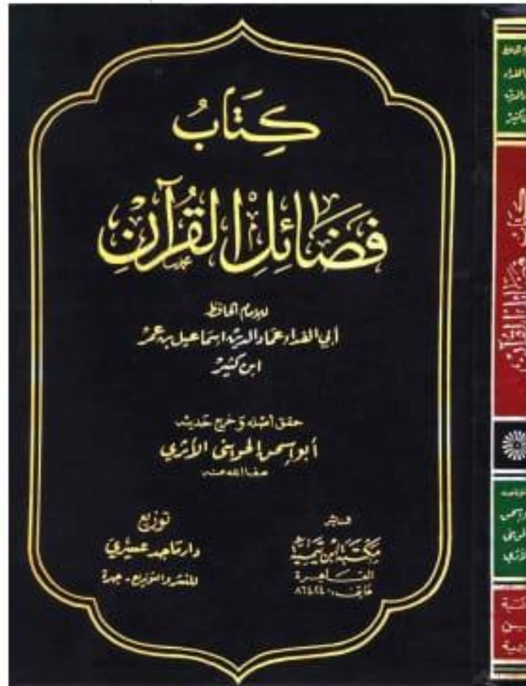
(١) أخرجه ابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٨). وقوله «كنا نعد عبد الله حناناً» إنما هو وصف له بالعطف والرحمة ولين الجانب.
(٢) أخرجه أحمد ١/٤٠٥ بأطول مما هنا. والرجل من همدان مجهول، وباقي رجاله ثقات.
(٣) رجاله ثقات. وذكره الحافظ في «الفتح» ٢١٧/٦ ونسبه إلى ابن سعد من طريق الأعمش قال: قال زيد بن وهب: . . .
(٤) مترجم في «تذكرة الحفاظ» للمؤلف ص (٥٧٨).

كل صحيفة أو مصحف أن يُحرق .

قال ابن شهاب الزهري : فأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت ، سمع زيدَ بْنَ ثابتٍ (قال)[١] : فقال : فقدت آيةً من الأحزاب حين نسخنا المصحف ، قد كنت أسمع رسول الله ﷺ يقرأ بها ، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري : ﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه ﴾ فألحقناها في سورتها (في المصحف)[٢] .

وهذا أيضًا من أكبر مناقب أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه . فإن الشيخين سبقاه إلى حفظ القرآن أن يذهب منه شيء . وهو جَمَع الناسَ على قراءة واحدة لئلّا يختلفوا في القرآن ، ووافقه على ذلك جميع الصحابة . وإنما روي عن عبد الله بن[٣] مسعود شيء من التّغضّب بسبب

أنه لم يكن ممن كتب المصاحف ، وأمر أصحابه بغلّ مصاحفهم لما أمر عثمان بحرق ما عدا المصحف الإمام ، ثم رجع ابن مسعود إلى الوفاق[١] ، حتى قال علي بن[٢] أبي طالب : لو لم يفعل ذلك عثمان لفعلته أنا .



= أخرجه ابنُ أبي داود (ص — ١٦)
وخالفهما الحسن بن إسماعيل بن سليم
الأعمش ، عن أبي إسحاق ، عن هبيرة
أخرجه النسائيُّ (٨ / ١٣٤) .
والحسن بن سليمان وإنْ كان ثقةً ،
وقد رجَّحت روايتهما بمرجِّحيْن ، ذ

(١) ويأتي تخريجه قريبًا .

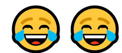
(٢) أخرجه أبو عبيد في « الفضائل » (ص
(١٢ ، ٢٣) من طرقٍ عن شعبة
سويد بن غفلة ، عن عليٍّ أنّه قال حين
هو لصنعتُهُ » .
وهكذا رواه عن شعبة ثقاتُ أصحابِهِ ،

پہلے کی سند صحیح ہے جس میں ابن مسعود رض کان سیدنا عثمان رض سے اتفاق کا ذکر ہے۔ دوسرے حوالے میں بھی واضح طور پر موجود ہے کہ ابن مسعود رض نے مصحف عثمانی پر اتفاق کیا تھا۔ باقی رہا ابن تیمیہ وغیرہ کا حوالہ کہ ابن مسعود رض معوذتین مٹاتے تھے اپنے مصحف سے، تو کچھ فائدہ نہیں ان حوالاجات کا آپ کو۔ ان حوالاجات میں وہیں پر وضاحت موجود ہے لیکن ان کے نزدیک معوذتین تواتر سے یہ بات ثابت نہیں تھی اس لیے وہ اس کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔ تو تحریف کا الزام بنتا ہی نہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو قرآن ہی نہیں سمجھتا تو اس کو تحریف کیسے کہا جا سکتا ہے؟ حالانکہ ہمارے نزدیک آپ کی پیش کردہ روآیت شاذ کے سواء کچھ نہیں۔ End

مختار حیدر: ھھھ (اشارہ 127 کی طرف)۔ اب تو حالت آپ کی قابل رحم ہو چکی ہے، دوست (اشارہ 128 کی طرف)۔

مختار حیدر: میرے دوست، آپ کے حواس نے کام کرنا مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ مناسب سمجھو تو گفتگو کو روک لیتے ہیں۔ آپ کی عقل اگر قائم ہے تو پھر آپ دھوکہ دھی کی آخری حدوں تک جا چکے ہیں۔ جو دلائل دے رہو ہو، کیا ان کو پڑھ بھی رہے ہو؟

مختار حیدر: یہ حوالہ دیا ہے؟ میں چاہتا نہیں تھا، لیکن مجبور ہو گیا ہوں، اجازت دو کہ ذرا ہنس لوں،



سِيَر أعلام النُّبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

قال عبد السلام بن حرب: عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة قال: قدمت الشام، فلقيتُ أبا الدرداء، فقال: كنا نَعدُّ عبد الله حناناً فما باله يُواثبُ الأمراء؟. رواه ابن أبي داود في «المصاحف»(1).

وبإسنادين في «مسند أحمد»: حدثنا محمد بن جعفر، حدثنا شعبة، عن عبد الرحمن بن عابس، قال: حدثنا رجل من همدان من أصحاب عبد الله، قال: لما أراد عبدُ الله أنْ يأتيَ المدينة، جمع أصحابه، فقال: والله إني لأرجو أن يكون قد أصبح اليوم فيكم من أفضل ما أصبح في أجناد المسلمين من الدِّين والعلم بالقرآن والفقه، إنَّ هذا القرآن أُنزل على حروف، والله إن كان الرجلان ليختصمان أشد ما اختصما في شيء قط، فإذا قال القارئ: هذا أقرأني، قال: أحسنت. وإنما هو كقول أحدكم لصاحبه: أعجل وحَيَّ هلا(2).

أبو معاوية: عن الأعمش، عن زيد بن وهب قال: لما بعث عثمان إلى ابن مسعود يأمره بالمجيء إلى المدينة، اجتمع إليه الناسُ، فقالوا: أقم فلا تخرج، ونحن نمنعك أنْ يصلَ إليك شيءٌ تكرهه فقال: إنَّ له علي طاعة، وإنها ستكون أمور وفتنٌ لا أحب أن أكونَ أولَ من فتحها. فردَّ الناس وخرج إليه(3).

محمد بن سنجر(4) في «مسنده»: حدثنا سعيد بن سليمان، حدثنا عباد،

---

(١) أخرجه ابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٨). وقوله «كنا نعد عبد الله حناناً» إنما هو وصف له بالعطف والرحمة ولين الجانب.

(٢) أخرجه أحمد ١/٤٠٥ بأطول مما هنا. والرجل من همدان مجهول، وباقي رجاله ثقات.

(٣) رجاله ثقات. وذكره الحافظ في «الفتح» ٦/٢١٧ ونسبه إلى ابن سعد من طريق الأعمش قال: قال زيد بن وهب: . . .

(٤) مترجم في «تذكرة الحفاظ» للمؤلف ص (٥٧٨).

٤٨٩

😂😂🤣🤣🤣🤣۔ ثقہ راویوں کے شوق میں عبارت سمجھ نہیں آئی؟ ابن مسعود نے فتنہ سے دور رہنے کے لیے اطاعت کا اظہار کیا ہے (129)۔ یہاں قرآن مجید سے متفق ہونے کی بات کہاں ہے؟ راضی خوشی متفق ہونا تو دور کی بات، زور زبردستی بھی قرآن مجید سے متفق ہونا نہیں لکھا (130)۔ کچھ خیال کرو دوست۔

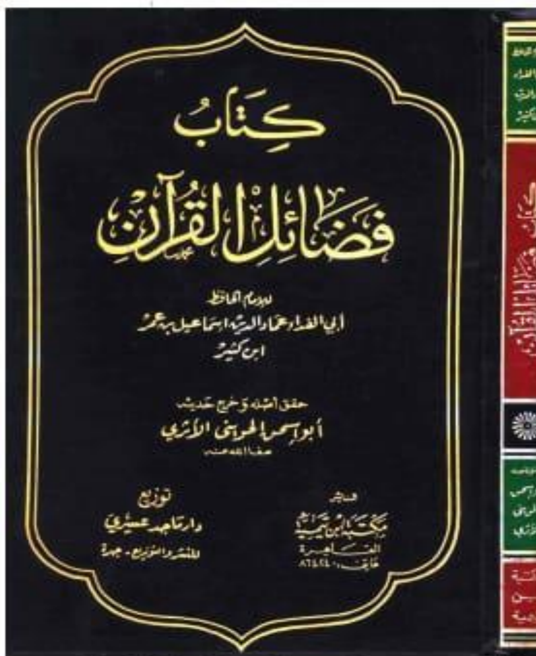
كل صحيفة أو مصحف أن يُحرق .

قال ابن شهاب الزهري : فأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت ، سمع زيدَ بْنَ ثابتٍ (قال)[١] : فقال : فقدت آيةً من الأحزاب حين نسخنا المصحف ، قد كنت أسمع رسول الله ﷺ يقرأ بها ، فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري : ﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه ﴾ فألحقناها في سورتها (في المصحف)[٢] .

وهذا أيضًا من أكبر مناقب أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه .

فإن الشيخين سبقاه إلى حفظ القرآن أن يذهب منه شيء . وهو جَمَع الناسَ على قراءة واحدة لئلا يختلفوا في القرآن ، ووافقه على ذلك جميع الصحابة . وإنما روي عن عبد الله بن[٣] مسعود شيء من التَّغضُّب بسبب

أنه لم يكن ممن كتب المصاحف ، وأمر أصحابه بغلِّ مصاحفهم لما أمر عثمان بحرق ما عدا المصحف الإمام ، ثم رجع ابن مسعود إلى الوفاق[١] ، حتى قال علي بن[٢] أبي طالب : لو لم يفعل ذلك عثمان لفعلته أنا .



= أخرجه ابنُ أبي داود (ص – ١٦
وخالفهما الحسن بن إسماعيل بن سليم
الأعمش ، عن أبي إسحاق ، عن هبيرة
أخرجه النسائيُّ (٨ / ١٣٤) .
والحسن بن سليمان وإنْ كان ثقةً ، إ
وقد رجَّحت روايتهما بمرجِّحَيْن ، ذ

(١) ويأتي تخريجه قريبًا .

(٢) أخرجه أبو عبيد في « الفضائل » (ص
(١٢ ، ٢٣) من طرقٍ عن شعبة
سويد بن غفلة ، عن عليٍّ أنَّه قال حي
هو لصنعتُهُ » .
وهكذا رواه عن شعبة ثقاتُ أصحابِه ،

مختار حیدر: اب پہلے سے زیادہ مجبور یوں، تھو ڑی اجازت۔۔۔۔
😂😂😂😂😂🤣🤣🤣🤣🤣۔ اس حوالے کو پیش کرنے کا کسی دشمن نے مشورہ دیا ہے آپ کو[20]، یار آپ پڑھتے نہیں اپنے حوالے؟ جس تحریر کو نمایاں کیا ہے، اس نے آپ کی کشتی ڈبو دی ہے۔ لکھا ہے کہ ابن مسعود غضب میں تھے۔ اور وجہ یہ لکھی ہے کہ جناب عثمان نے ان کو ان افراد میں شامل نہیں کیا تھا جنھوں نے قرآن مجید اکھٹا کیا۔



اور لکھا ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے مصاحب چھپانے کا حکم دیتے تھے، جب جناب عثمان نے دیگر مصاحف کو جلانے کا آغاز کیا۔ ایک بار پھر۔۔۔
😂😂😂😂🤣🤣🤣🤣🤣۔

مختار حیدر: رہی سہی کسر آپ کے میسج نے نکال دی(131)۔ ایک بار پھر۔۔۔۔۔

نہیں، اب رہنے دیتے ہیں۔ اتنا بھی۔۔۔۔ نہیں کرنا چاہیے۔ 😉

مختار حیدر: اب اس سے زیادہ تحریف کا اقرار کیا ہو گا؟ ویسے دوست، اے گل اے کرن دی۔

مختار حیدر: یہ لو[21]۔ امام مالک کہہ رہے ہیں کہ جو ابن مسعود کی قرات کرے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (132)۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ موجودہ مصحف زید بن ثابت کا اکھٹا کیا ہوا ہے۔

مختار حیدر: مومنین کرام،

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔یا علی

---

[20] اوپر والے صفحہ پر موجود فضائل القرآن ابن کثیر والے سکین کی بات ہو رہی ہے۔

[21] البرہان فی علوم القرآن کا سکین اور سرورق اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

قال : وذكر ابن وَهْب[1] فى كتاب الترغيب من "جامعه" ، قال : قيل لمالك : أترى أن تقرأ مثل ما قرأ عمر بن الخطاب : ﴿فامْضُوا إلى ذِكْرِ الله﴾[2] ، قال : جائز ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « أنزل القرآن على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه » ، ومثل « يعلمون » ، و « تعلمون » ؟ قال مالك : لا أرى باختلافهم بأسا ، وقد كان الناس ولهم مصاحف .

قال ابن وهب : سألت مالكا عن مصحف عثمان ؛ فقال لى : ذَهَب. وأخبرنى مالك قال : أقرأ عبد الله بن مسعود رجلا : ﴿ إنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ . طَعَامُ الأَثِيمِ ﴾[3] ، فجعل الرجل يقول : « طعام اليتيم » ، فقال : « طعام الفاجر » ، فقلت لمالك : أترى أن يقرأ بذلك؟ قال : نعم ، أرى أن ذلك واسعا .

قال أبو عمر : معناه عندى أن يُقرأ به فى غير الصلاة ؛ وإنما لم تجز القراءةُ به فى الصلاة ؛ لأنَّ ما عدا مصحف عثمان لا يقطع عليه ؛ وإنما يجرى مجرى خبر[4] الآحاد ؛ لكنه وقال مالك رحمه الله فيمن قرأ فى صلاة بقراءة ابن مسعود وغيره من الصحابة ؛ مما يخالف المصحف : لم يُصَلَّ وراءه .

قال : وعلماء مكيّون مجمعون على ذلك إلا شذوذاً لا يعرّج عليه منهم إلا عثمان . وهذا كله يدلُّ على أن السبعة الأحرف التى أشير إليها فى الحديث ليس بأيدى الناس منها إلا حرفُ زيد بن ثابت الذى جمع عثمان عليه المصاحف .

* * *

(١) هو عبد الله بن وهب بن مسلم القرشى ، صاحب الامام مالك ، توفى بمصر ١٩٧ (ابن خلكان ١ : ٢٤٩) .

(٢) سورة الجمعة ٩ وانظر ص ٢١٥ حاشية ٩ من هذا الجزء .

(٣) الدخان ٤٣ ، ٤٤ . ونقله الزمخشرى فى الكشاف ٢ : ٣٦٢ — ٣٦٣ عن أبى الدرداء أنه كان يقرئ رجلا فكان يقول : « طعام اليتيم » فقال : قل : « طعام الفاجر » .

(٤) ت : « أخبار الآحاد » .

Vol 01

البرهان في علوم القرآن

الإمام بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي

Vol 01

البرهان في علوم القرآن

للإمام بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي

مختار حیدر: زید بن ثابت کی ہی ڈیوٹی لگائی تھی جناب عثمان نے(133)، جبکہ جناب عمر نے ان کو روک دیا تھا۔ ضعیف کہنے سے پہلے سوچ لینا، آپ نے تو سند ہی نہیں دی تھی کنزالعمال کی 😉

المُصَنَّف
لابن أبي شيبة
الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم أبي شيبة العبسي
١٥٩-٢٣٥هـ
تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد
المجلد العاشر
فضائل القرآن - الإيمان - الرؤيا - الأمراء
الوصايا - الفرائض - الفضائل
٣٠٥١٤ - ٣٣١٢٨
الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

٨ كتاب فضائل القرآن

قَالَ: تَعَلَّمُوا العَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفْظَ القُرْآنِ(١).

٣٠٥١٨- حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابن عُمَرَ قَالَ: أَعْرِبُوا القُرْآنَ(٢).

٣٠٥١٩- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي العَلاَءِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَعْرِبُوا القُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ(٣).

٣٠٥٢٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ [صهيب](٤)، عَنِ ابن بُرَيْدَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لأَنْ أَقْرَأَ آيَةً بِإِعْرَابٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ كَذَا وَكَذَا آيَةً بِغَيْرِ إِعْرَابٍ(٥).

٣٠٥٢١- حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابن عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ(٦). ٤٥٧

٣٠٥٢٢- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، والله مَا أَرَاكَ تَلْحَنُ، فَقَالَ: يَا ابن أَخِي، إِنِّي سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

٣٠٥٢٣- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَشَارَ عُمَرَ فِي جَمْعِ القُرْآنِ فَأَبِي عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنْتُمْ قَوْمٌ تَلْحَنُونَ، وَاسْتَشَارَ عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ(٧).

٣٠٥٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: سَأَلْت

(١) إسناده مرسل. يحيىٰ بن يعمر لا يدرك أبيًا ﷺ.
(٢) إسناده ضعيف. فيه الليث بن أبي سليم وهو ضعيف.
(٣) في إسناده عقبة الأسدي بيض له ابن أبي حاتم في «الجرح»: (٦/ ٣١٩) ولا أعلم له توثيقًا يعتد به.
(٤) كذا في الأصول، ووقع في المطبوع: [حبيب] خطأ، أنظر ترجمة يوسف بن صهيب من «التهذيب».
(٥) ابن بريدة أرسل عن جماعة من الصحابة، ولم يذكر أسمع من هذا الصحابي أم لا؟
(٦) إسناده صحيح.
(٧) إسناده ضعيف. فيه عمر بن حمزة العمري وهو ضعيف.

مختار حیدر: یہ لو[22]، جب سرکار نے لوگوں کے مصاحف جلانے شروع کیے تو ابن مسعود نے لوگوں کو اپنے مصحف چھپانے کا حکم دیا(134)۔ اب بھی کھو کہ ابن مسعود متفق تھے۔ سند ٹھیک ہے ویسے ان روایات کی 😉

[22] کتاب المصاحف کے دو عدد صفحات کا سکین اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

عن أبي إسحاق، عن خمير[١] بن مالك؛ قال: قال عبد الله: لقد قرأت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت ذو ذؤابتين[٢] يلعب مع الصبيان.

٥١- حدثنا عمي[٣]؛ قال: حدثنا ابن رجاء[٤]؛ قال: أخبرنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك، عن عبد الله؛ قال: لما أمر بالمصاحف -يعني[٥]: (بتحريقها)[٦]-؛ ساء ذلك عبدالله بن مسعود، قال: من استطاع منكم أن يغل مصحفاً؛ فليغلل[٧]؛ فإنه[٨] من غل[٩] شيئاً جاء بما غل يوم القيامة[١٠].

=المعروف في توثيق المجاهيل، فيبقى الإسناد ضعيفاً.

لكن صح الأثر من وجه آخر عن ابن مسعود؛ وهو عند المصنف برقم: (٥٤ و٥٥ و٥٦ و٥٧ و٥٨)؛ وهناك التفصيل- إن شاء الله-.

(١) في «ش»: «حميد».

(٢) الذؤابة؛ هي: الضفيرة من الشعر إذا أرسلت.

٥١- إسناده ضعيف، (وهو صحيح بطرقه الأخرى) - وقد تقدّم تخريجه في سابقه.

(٣) هو محمد بن الأشعث.

(٤) في «ش»: «ابن أبي رجاء»، وهو عبد الله بن رجاء بن عمر الغُدّاني.

(٥) في «ش»: «تغير»، وكلاهما صحيح.

(٦) زيادة من «تفسير القرآن العظيم» (١/ ١٧٨)، وبها يستقيم السياق، ويتضح المعنى.

(٧) في «ظ»: في الأصل: فليفعل، وصححت في الهامش، وفي «ش»: «فاليغلل».

(٨) كررت هذه الكلمة في «ش».

(٩) في «ش»: «يغلل».

(١٠) قال الإمام النووي في «شرح صحيح مسلم» (١٦/ ١٥): «معناه: أن ابن مسعود كان مصحفه غير مصحف الجمهور، وكانت مصاحف أصحابه كمصحفه؛ فأنكر عليه الناس، وأمروه بترك مصحفه وبموافقة مصحف الجمهور، وطالبوا مصحفه أن يحرقوه كما فعلوا بغيره؛ فامتنع، وقال لأصحابه: غلوا مصاحفكم؛ أي: اكتموها، ومن يغلل يأتي بما غلَّ يوم القيامة؛ يعني: فإذا غللتموها جئتم بها يوم القيامة، وكفى لكم بذلك شرفًا، ثم قال على سبيل الإنكار: ومن هذا الذي تأمروني أن آخذ بقراءته، وأترك مصحفي الذي أخذته من في رسول الله ﷺ».

وقال الحافظ ابن حجر في «فتح الباري» (٩/ ٤٩): «وكأن مراد ابن مسعود بغلّ=

كتاب المصاحف

تأليف
أبي بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث السجستاني
الشهير بـ(ابن أبي داود)
٢٣٠ - ٣١٦ هـ
رحمه الله وأسكنه بحبوحة الجنة

حقق نصوصه، وضبطها، وخرج أحاديثه وآثاره، وعلق عليه
أبو أسامة سليم بن عيد الهلالي
كان الله له

الطبعة العلمية المتكاملة محققة على ثلاث نسخ خطية
وبخاتمة الجواب الوافر على جميع شبهات المستشرقين حول القرآن الكريم



ثم قال عبد الله: لقد قرأت القرآن من في رسول الله ﷺ سبعين سورة وزيد بن ثابت صبي، أفأترك ما أخذت من رسول الله ﷺ؟!

٥٢- حدثنا يونس بن حبيب؛ قال: حدثنا أبو داود؛ قال: حدثنا عمرو بن ثابت، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك؛ قال: سمعت ابن مسعود يقول: إني غال مصحفي، فمن استطاع أن يغل مصحفاً؛ فليغلل؛ فإن الله يقول: ﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١]، ولقد أخذت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت لصبي من الصبيان، أفأنا أدع ما أخذت من في رسول الله ﷺ؟

٥٣- حدثنا هارون بن إسحاق؛ قال حدثنا وكيع، عن شريك، عن إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم؛ (قال)[1]: لما أمر بتمزيق المصاحف؛ قال عبدالله: أيها الناس! غُلّوا (هذه)[1] المصاحف؛ فإنه من غلَّ يأت بما غلَّ يوم

= المصاحف: كتمها وإخفاؤها؛ لئلا تخرج فتعدم، وكأن ابن مسعود رأى خلاف ما رأى عثمان ومن وافقه على الاقتصار على قراءة واحدة، وإلغاء ما عدا ذلك، أو كان لا ينكر الاقتصار؛ لما في عدمه من الاختلاف، بل كان يريد أن تكون قراءته هي التي يعول عليها دون غيرها؛ لما له من المزية في ذلك مما ليس لغيره، كما يؤخذ ذلك من ظاهر كلامه، فلما فاته ذلك، ورأى أن الاقتصار على قراءة زيد ترجيح بغير مرجح عنده؛ اختار استمرار القراءة على ما كانت عليه».

٥٢- إسناده كسابقه.

٥٣- **مقطوع ضعيف الإسناد** - تفرد به المصنف.

قلت: إسناده ضعيف؛ فيه علتان:

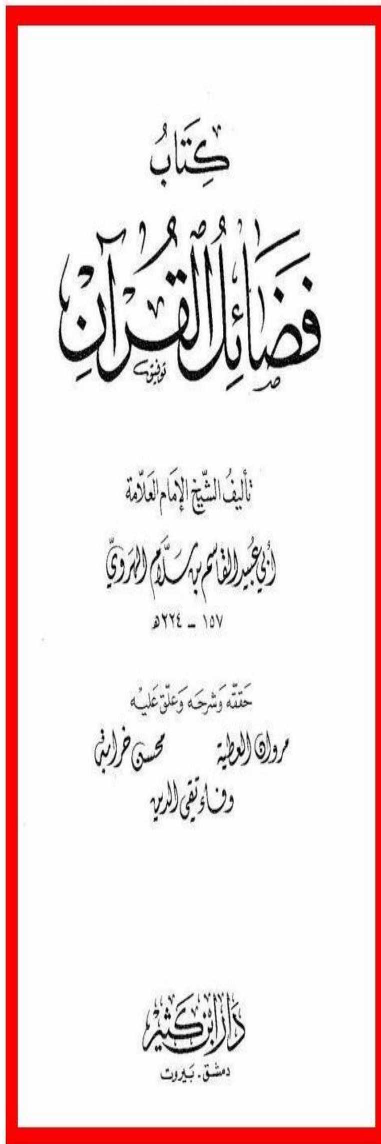
الأولى: شريك بن عبدالله القاضي: صدوق كثير الخطأ، تغير حفظه منذ ولي القضاء؛ كما في «التقريب».

الثانية: إبراهيم بن مهاجر بن جابر البجلي: صدوق لين الحفظ؛ كما في «التقريب».

أما ما يخشى من الانقطاع بين إبراهيم بن يزيد النخعي وابن مسعود؛ فهو غير مؤثر هنا؛ فقد صحَّ عن إبراهيم أنه قال: إذا قلت: عن رجل عن ابن مسعود؛ فهو الذي سمعت، وإذا قلت: قال ابن مسعود؛ فهو عن غير واحد عن ابن مسعود.

(١) زيادة من «ش».

مختار حیدر: قارئین، اب میں اگلی دلیل کی طرف آتا ہوں۔



وكتب ﴿ لم يتسنَّه ﴾ ألحق فيها الهاء[1].

* حدثنا أبو عبيد قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، عن أبي الجرّاح، عن سليمان بن عمير، عن هانئ مولى عثمان قال:

كنت الرسول بين عثمان، وزيد بن ثابت، فقال زيد: سله عن قوله: «لم يتسنّ» أو ﴿لم يتسنَّه﴾؟ فقال عثمان: اجعلوا فيها الهاء[2].

* حدثنا أبو عبيد، حدثنا حجاج، عن هارون بن موسى قال: أخبرني الزُّبير بن الخِرِّيت، عن عكرمة قال:

لما كتبت المصاحف عرضت على عثمان، فوجد فيها حروفاً من اللحن، فقال: لا تغيروها فإن العرب ستغيرها، أو قال: ستعربها ـ بألسنتها، لو كان الكاتب من ثَقِيف، والمُمْلي من هُذَيْل لم توجد فيه هذه الحروف[3].

* حدثنا أبو عبيد حدثنا أبو معاوية، عن هشام بن عروة، عن أبيه قال:

سألت عائشة عن/ لحن القرآن، عن قوله ﴿ إنْ هذان لساحران.. ﴾ ٧٧ [طه: ٦٣]، وعن قوله ﴿ والمقيمين الصلاة والمؤتون الزكاة ﴾ [النساء: ١٦٨] وعن قوله ﴿ إن الذين آمنوا والذين هادوا والصَّابِئون.. ﴾ [المائدة: ٦٩] فقالت: يا ابن أختي، هذا عمل الكتّاب أخطؤوا في الكتاب[4].

[النساء: ١٦٢]

* حدثنا أبو عبيد، حدثنا حجّاج، عن هارون قال:

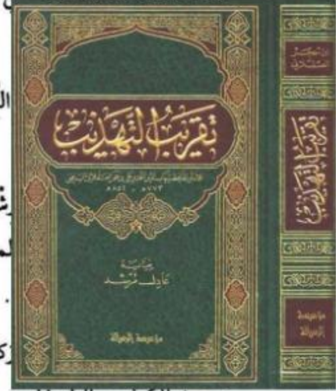
(١) كنز العمال (٥٩٨/٢) حديث رقم (٤٨٢٧)، وانظر الإيضاح (٣٠٣/١ ـ ٣١١)، والحجة للفارسي (٣٦٩/٢ ـ ٣٧٨) وحجة القراءات (١٤٢)، والقرطبي (٢٩٢/٣).
(٢) كنز العمال (٥٩٨/٢) حديث رقم (٤٨٢٧) نقلاً عن أبي عبيد في فضائله.
(٣) المصاحف (٣٣)، وكنز العمال (٥٨٧/٢)، والقرطبي (٢١٦/١١)، والمقنع (١١٤ ـ ١١٧)، ونكت الانتصار (١٢٧ ـ ١٣٤) فقد فصل الكلام الباقلاني حول هذه المسألة.
(٤) المصاحف (٣٤)، والقرطبي (١٣/٦ و١٤ و١٥ و٢١٦/١١)، والمقنع (١١٧ ـ ١١٩).

٢٨٧

عروہ بن زبیر فرمارہے ہیں کہ انہوں نے قرآن مجید کے تین مقدمات کے انداز تحریر کا حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ☜ اے میری بہن کے بیٹے، یہ کاتبوں کا کیا ہوا کام ہے، انہوں نے کتابت میں غلطی کی ہے ☞ (135)
مختار حیدر: ☜ اس روآیت کے مطابق ☞ عروہ بن زبیر نے عرب زبان پر عبور ہونے کے ناطے یہاں گڑبڑ محسوس کی، اور حضرت عائشہ رضہ نے ان کی تائید کی، اور فرمایا کہ یہ کاتبوں کی غلطی ہے۔ جی معاویہ صاحب، بتائیں کہ کیا آپ کاتبوں کا لکھا ہوا غلط قرآن پڑھتے ہیں؟ کیا آپ کے کفر کے فتوی کی عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضہ کے سامنے کوئی حیثیت ہے؟ اس روآیت کے بقول عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضہ موجودہ قرآن مجید کو ناقص سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی علمی جواب ہے تو پیش کرو، ورنہ خاموشی بہتر ہے۔ قارئین، یہ روآیت صحیح السند ہے۔ راوی پیش خدمت ہیں۔

مختار حیدر: پہلا راوی ابو عبید، ثقہ

...: ثقةٌ عارفٌ بالنَّسب، من



الثَّقفي، هو: ابن عبدالله بن

...شْـدِين، بكسر الراء بعدها
...لمدني، مولى بني مخزومٍ:

...زكريا بن دينارٍ القرشي، أبو
محمدٍ الكوفي، الطحان، وربما نُسِبَ إلى جده: ثقةٌ، من الحادية عشرة، مات في حدود الخمسين. م ت س ق.

٥٤٦٠ ـ القاسم بن زكريا بن يحيى البغدادي، أبو بكرٍ المقرىء، المعروف بالمُطَرِّز: حافظٌ ثقةٌ، أخَذَ عن الذي قبلَه، من الثانية عشرة، مات سنة خمس وثلاث مئة، وله خمس وثمانون سنة. تمييز.

٥٤٦١ ـ القاسم بن سُلَيم: مجهولٌ، له حديثٌ طويل في تفسير المَقاليد، من التاسعة. فق.

٥٤٦٢ ـ القاسم بن سَلَّام، بالتشديد، البغدادي، أبو عُبَيد، الإمامُ المشهورُ: ثقةٌ فاضلٌ، مصنِّف، من العاشرة، مات سنة أربع وعشرين، ولم أرَ له في الكتب حديثاً مسنَداً، بل من أقواله في شرح الغريب. خت ر د[1].

٥٤٦٣ ـ القاسم بن سَلَّام بن مِسْكين الأزدي، أبو محمدٍ البصري: صدوقٌ، من العاشرة، مات سنة ثمان وعشرين. تمييز.

٥٤٦٤ ـ القاسم بن سَلَّام المَرْوزي: مقبولٌ، من الحادية عشرة، مات في حدود الأربعين. تمييز.

٥٤٦٥ ـ القاسم بن عاصم التَّميمي، ويقال: الكُلَيني، بنون بعد التحتانية[2]: مقبولٌ، من الرابعة. خ م مد تم س.

٥٤٦٦ ـ القاسم بن العبَّاس بن محمد بن مُعَتِّب بن أبي لَهَب الهاشمي، أبو العبَّاس المدني: ثقةٌ، من السادسة، مات سنة ثلاثين أو بعدها. م٤.

٥٤٦٧ ـ القاسم بن عبدالله بن رَبيعة الثقفي، وربما نُسِبَ إلى جده: مقبولٌ، من الثالثة. خد س.

٥٤٦٨ ـ القاسم بن عبدالله بن عمر بن حَفْص بن عاصم بن عمر بن الخطاب العُمَري، المدني: متروكٌ رماه أحمدُ بالكذب، مات بعد الستين، من الثامنة. ق.

٥٤٦٩ ـ القاسم بن عبد الرحمٰن بن عبدالله بن مسعودٍ المسعودي، أبو عبد الرحمٰن، الكوفي: ثقةٌ عابدٌ، من الرابعة، مات سنة عشرين أو قبلها. خ٤.

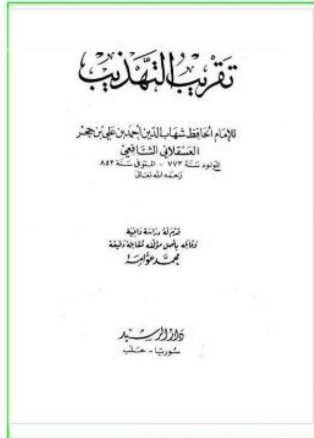
ـ القاسم بن عبد الرحمٰن بن محمد بن أبي بَكْرٍ، عن أبيه، الصواب: عبد الرحمٰن بن القاسم، عن أبيه، وهو: ابن محمد بن أبي بَكْر. ت. [=٣٩٨١].

٥٤٧٠ ـ القاسم بن عبد الرحمٰن الدِّمشقي، أبو عبد الرحمٰن، صاحبُ أبي أُمامة: صدوقٌ يُغْرِب كثيراً، من الثالثة، مات سنة اثنتي عشرة. بخ٤.

(١) في الأصل: خت د ت، وهو خطأ، فإن الترمذي لم يرو له شيئاً، والصواب ما أثبتناه فإن البخاري ذكره في «صحيحه» وفي «القراءة خلف الإمام»، وانظر ترجمته في «التهذيبين».

(٢) كذا ضبطه الحافظ رحمه الله بنون، فوهم، والصواب أنه بياء موحدة بعد التحتانية مصغَّر، نسبة إلى كليب بن يربوع، وهو بطن من بني تميم، كما ضبطه أبوعلي الجياني الغساني في «تقييد المهمل» ١/ورقة ٣٠٢، والسمعاني في «الأنساب» ١٠/٤٦٥.

مختار حیدر: دوسرا راوی ابو معاویہ، ثقہ



٥٨٢٨ ــ محمد بن الحكم الأسدي، الكوفي، مقبول، من السادسة. فق.

٥٨٢٩ ــ محمد بن حماد الطِّهْراني، بكسر المهملة وسكون الهاء، ثقة حافظ لم
العاشرة، مات سنة إحدى وسبعين. ق.

٥٨٣٠ ــ محمد بن حمّاد الأَبِيوَرْدِي، الزاهد، ثقة، من العاشرة، مات سنة ثمان ــ أو

٥٨٣١ ــ محمد بن حُمْران بن عبدالعزيز القَيْسي، البصري، صدوق فيه لين، من الـ

٥٨٣٢ ــ محمد بن حمزة بن عمرو الأسلمي، المدني، مقبول، من الثالثة. خت د س

٥٨٣٣ ــ محمد بن حمزة بن يوسف بن عبدالله بن سَلَام، صدوق، من السادسة، و
ويوسف محمداً. ق.

٥٨٣٤ ــ محمد بن حُميد بن حَيّان الرازي، حافظ ضعيف وكان ابن مَعين حسنَ الرأي
سنة ثمان وأربعين. د ت ق.

٥٨٣٥ ــ محمد بن حُميد اليَشْكُري، أبوسفيان المَعْمَري، نزيل بغداد، ثقة، من التاسعة، مات سنة اثنتين وثمانين ومائة. خت م س ق.

* ــ محمد بن حُميد المُحَاربي، صوابه: محمد بن عُبيد. [=٦١٢٠].

٥٨٣٦ ــ محمد بن أبي حميد: إبراهيم الأنصاري الزُّرَقي، أبوإبراهيم المدني، لقبه حمّاد، ضعيف، من السابعة. ت ق.

٥٨٣٧ ــ محمد بن حِمْيَر بن أنيس السُّليحي، بفتح أوله ومهملتين، الحمصي، صدوق، من التاسعة، مات سنة مائتين. خ مد س ق.

٥٨٣٨ ــ محمد بن حنظلة بن محمد بن عباد بن جعفر المخزومي، المكي، مقبول، من التاسعة. ق.

٥٨٣٩ ــ محمد بن حُنَين المكي، مقبول، من الرابعة. س.

٥٨٤٠ ــ محمد بن حَيّان، بالتحتانية، أبوالأحوص البَغَوي، نزيل بغداد، ثقة، من العاشرة، مات سنة سبع وعشرين. م.

فصـل «خ»

٥٨٤١ ــ محمد بن خَازِم، بمعجمتين، أبومعاوية الضَّرير الكوفي، عمي وهو صغير، ثقة أحفظ الناس لحديث الأعمش وقد يَهِم في حديث غيره، من كبار التاسعة، مات سنة خمس وتسعين، وله اثنتان وثمانون سنة، وقد رمي بالإرجاء. ع.

* ــ محمد بن خالد بن جَبَلة، تقدم في: ابن جَبَلة. [=٥٧٧٩].

٥٨٤٢ ــ محمد بن خالد بن الحُوَيرث المكي، مستور، من السابعة. د.

٥٨٤٣ ــ محمد بن خالد بن خِدَاش المهلّبي، أبوبكر البصري، نزيل بغداد، الضرير، صدوق يُغرب، من صغار العاشرة. ق.

مختار حیدر: تیسرا راوی ☜ ہشام بن عروہ، ثقہ

٥٧٣

* ــ هشام بن طلحة، في ترجمة: كامل بن طلحة. [=٥٦٠٣].

٧٢٩٧ ــ هشام بن عامر بن أمية الأنصاري النجاري، صحابي، يقال كان اسمه أولاً شهاباً، فغيَّره النبي صلى الله عليه وسلم. بخ م٤.

٧٢٩٨ ــ هشام بن عائذ بن نصيب الأسدي، صدوق، من السادسة، وقد أرسل عن ابن عمر. س.

* ــ هشام بن عبدالله بن كِنانة، هو: ابن إسحاق، نسب لجده. [=٧٢٨٤].

٧٢٩٩ ــ هشام بن أبي عبدالله: سَنْبَر، بمهملة ثم نون ثم موحدة، وزن جعفر، أبو بكر البصري الدَّسْتَوائي، بفتح الدال وسكون السين المهملتين وفتح المثناة ثم مد، ثقة ثبْت وقد رمي بالقدَر، من كبار السابعة، مات سنة أربع وخمسين، وله ثمان وسبعون سنة. ع.

٧٣٠٠ ــ هشام بن عبدالملك بن عمران اليَزَني، بفتح التحتانية والزاي ثم نون، أبو تَقِي، بفتح المثناة وكسر القاف، الحمصي، صدوق ربما وهم، من العاشرة، مات سنة إحدى وخمسين. د س ق.

٧٣٠١ ــ هشام بن عبدالملك الباهلي مولاهم، أبو الوليد الطَّيالسي البصري، ثقة ثبْت، من التاسعة، مات سنة سبع وعشرين، وله أربع وتسعون. ع.

٧٣٠٢ ــ هشام بن عروة بن الزبير بن العوّام الأسدي، ثقة فقيه ربما دلّس، من الخامسة، مات سنة خمس ــ أو ست ــ وأربعين، وله سبع وثمانون سنة. ع.

٧٣٠٣ ــ هشام بن عمّار بن نُصير، بنون مصغر، السُّلمي، الدمشقي، الخطيب، صدوق مقرىء كبر فصار يتلقّن فحديثه القديم أصح، من كبار العاشرة، وقد سَمِع من معروف الخيّاط، لكن معروف ليس بثقة، مات سنة خمس وأربعين على الصحيح، وله اثنتان وتسعون سنة. خ٤. /٣١٩

٧٣٠٤ ــ هشام بن عمرو الفَزَاري، مقبول، من الخامسة. ع.

٧٣٠٥ ــ هشام بن الغاز بن ربيعة الجُرَشي، بضم الجيم وفتح الراء بعدها معجمة، الدمشقي، نزيل بغداد، ثقة، من كبار السابعة، مات سنة بضع وخمسين. ختء٤.

٧٣٠٦ ــ هشام بن هارون الأنصاري، المدني، مجهول، من السابعة. صد.

* ــ هشام بن أبي الوليد، هو: ابن زياد، تقدم. ق. [=٧٢٩٢].

٧٣٠٧ ــ هشام بن يحيى بن العاص بن هشام بن المغيرة المخزومي، المدني

٧٣٠٨ ــ هشام بن أبي يَعْلى، شيخ للثوري، مجهول، من السادسة. عس.

٧٣٠٩ ــ هشام بن يوسف الصنعاني، أبوعبدالرحمن القاضي، ثقة، من وتسعين. خ٤.

٧٣١٠ ــ هشام بن يوسف السّلمي، الحمصي، نزيل واسط، القاضي، مقبول،

٧٣٠٤ ــ «مقبول»: بل ثقة، انظر «التهذيب».

تقريب التهذيب

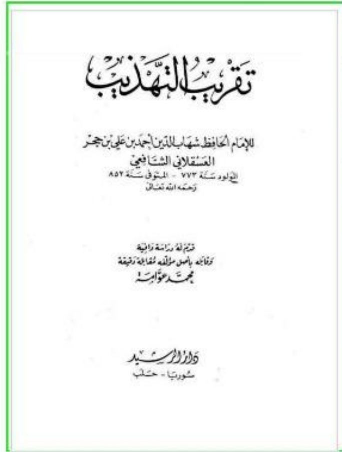
للإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني الشافعي
المولود سنة ٧٧٣ - المتوفى سنة ٨٥٢
رحمه الله تعالى

قدم له وقابله بأصول مؤلفه ... محمد عوامة

دار الرشيد
سوريا - حلب

مختار حیدر: چوتھا راوی ☜ عروہ بن زبیر، تابعی اور ثقہ فقیہ

٣٨٩



٤٥٥٢ ـ العُرْس، بضم أوله وسكون الراء بعدها مهملة، ابن عَميرة الكِندي، أ
مقلّ، قيل عَميرة أمه، واسم أبيه قيس بن سعيد بن الأرقم، وقال أبو حاتم

٤٥٥٣ ـ عَرْعرة، بمهملتين مفتوحتين بينهما راء ساكنة وآخره راء ثم هاء، ابن ا
بعدها نون ساكنة، السّامي، بالمهملة، الناجي، بالنون والجيم، أبو عمرو
الكاف وسكون الزاي، وقيل هو اسم جدّ له، صدوق يَهم، من الثامنة.

٤٥٥٤ ـ عَرْفَجة بن أسعد بن كَرِب، بفتح الكاف وكسر الراء بعدها موحدة،
البصرة. د ت س.

٤٥٥٥ ـ عَرْفجة بن شُرَيح، أو شَرَاحيل، أو شَريك، أو ضُرَيح، الأشجعي،
أبيه. م د س.

٤٥٥٦ ـ عرفجة بن عبدالله الثقفي، أو السُّلَمي، مقبول، من الثالثة. س.

٤٥٥٧ ـ عرفجة بن عبدالواحد الأسدي، مقبول، من السادسة. سي.

٤٥٥٨ ـ عُروة بن الجَعْد، ويقال ابن أبي الجعد، وقيل اسم أبيه عياض، البَارقي، بالموحدة والقاف، صحابي، سكن الكوفة، وهو أول قاض بها. ع.

٤٥٥٩ ـ عروة بن الحارث الهَمداني الكوفي، أبو فروة الأكبر، ثقة، من الخامسة. خ م د س.

٤٥٦٠ ـ عروة بن رُوَيْم، بالراء، مصغراً، اللخمي، أبو القاسم، صدوق يرسل كثيراً، من الخامسة، مات سنة خمس وثلاثين على الصحيح. د س ق.

٤٥٦١ ـ عروة بن الزبير بن العوام بن خُويلد الأسدي، أبو عبدالله المدني، ثقة فقيه مشهور، من الثالثة، مات سنة أربع وتسعين على الصحيح، ومولده في أوائل خلافة عثمان. ع.

٤٥٦٢ ـ عروة، ويقال عَزْرة، بزاي وراء مع فتح أوله، ابن سعيد، مجهول، من السادسة، جاء في الإسناد بالشكّ. د.

٤٥٦٣ ـ عروة بن سعيد، بصري، شيخ للحسن بن سفيان، متأخر عن الذي قبله. تمييز.

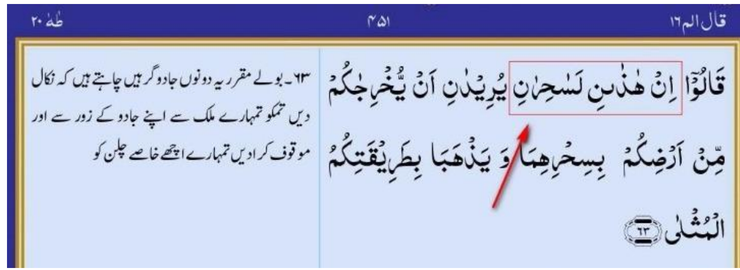
٤٥٦٤ ـ عروة بن عامر المكي، مختلف في صحبته، له حديث في الطِّيَرة، وذكره ابن حبان في ثقات التابعين. ٤.

٤٥٦٥ ـ عُروة بن عبدالله بن قُشَيْر، بالقاف والمعجمة، مصغر، الجُعْفي، أبو مَهَل، بفتح الميم والهاء وتخفيف اللام، ثقة، من الرابعة. د تم ق.

٤٥٦٦ ـ عروة بن عياض بن عبدٍ، القاريّ، بالتشديد بلا همز، ويقال ابن عدي بن الخِيَار، بكسر المعجمة وتخفيف التحتانية، النوفلي، مكي، ثقة، من الرابعة، ويقال فيه (س): عياض بن عروة. بخ م س. /١٩٨

٤٥٦٧ ـ عروة بن محمد بن عطيّة السّعدي، عامل عمر بن عبدالعزيز على اليمن، مقبـول، من السادسة، مات بعد العشرين. د.

مختار حیدر: قارئین، آپ کی تسلی کے لیے وہ الفاظ[23] بھی دکھاتا ہوں، جن پر عروہ نے سوال کیا تھا۔

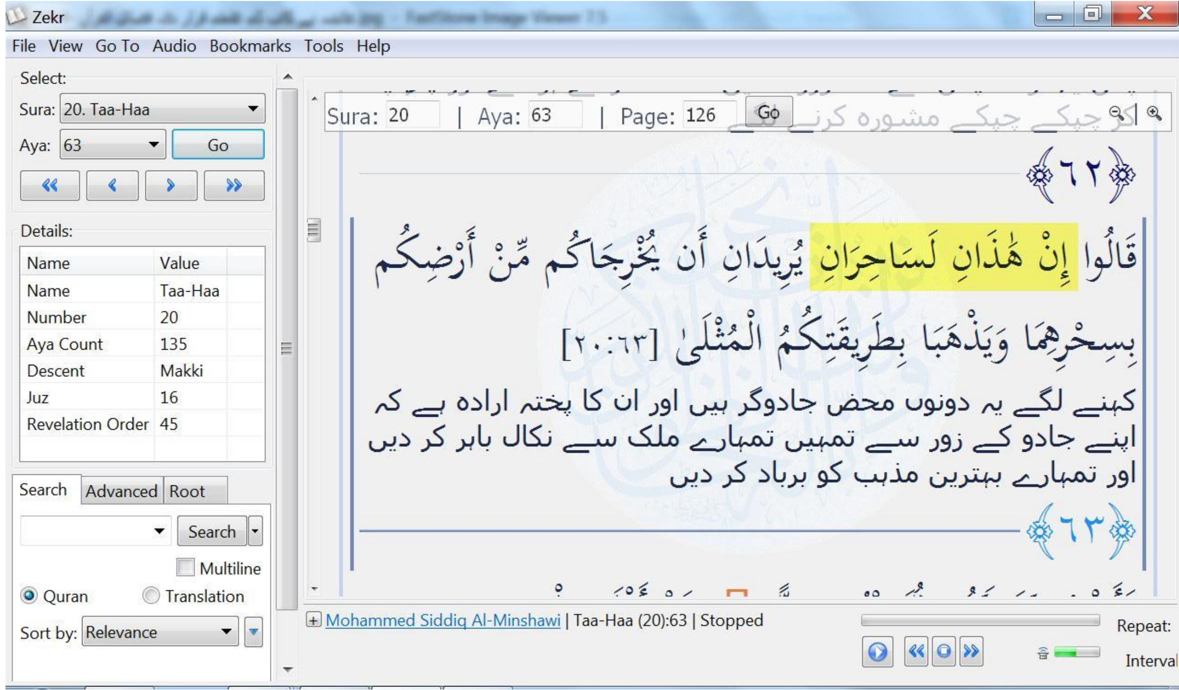


قال الم ١٦ — ٣٥١ — طٰہٰ ٢٠

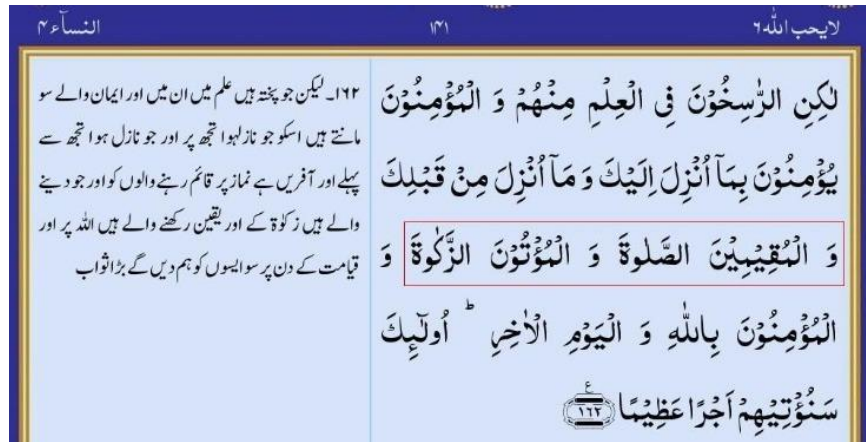
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

٦٣۔ بولے مقرر یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ نکال دیں تمکو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے اور موقوف کرادیں تمہارے اچھے خاصے چلن کو

مختار حیدر: الف کی موجودگی یا غیر موجودگی کی بحث کو روکنے کے لیے یہ عبارت[24] دیکھیں 👇



مختار حیدر: دوسری آیت[25] کے الفاظ 👇



لایحب اللہ ٦ — ١٤١ — النسآء ٤

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾

١٦٢۔ لیکن جو پختہ ہیں علم میں ان میں اور ایمان والے سو مانتے ہیں اسکو جو نازل ہوا تجھ پر اور جو نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آفریں ہے نماز پر قائم رہنے والوں کو اور جو دینے والے ہیں زکوۃ کے اور یقین رکھنے والے ہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر سو ایسوں کو ہم دیں گے بڑا ثواب

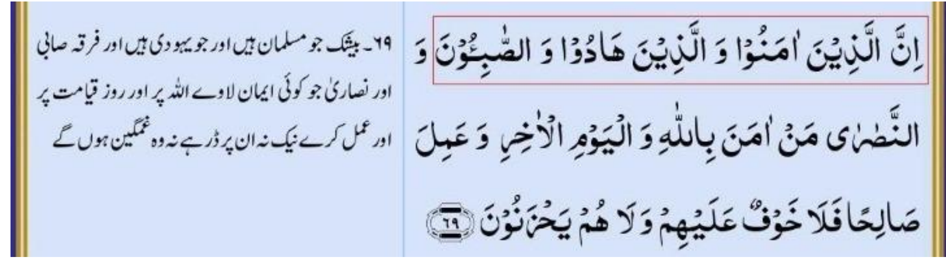
---

[23] سورہ طہ 20، آیت نمبر 63۔

[24] یہ سکین مشہور کمپیوٹر سافٹویر "ذکر" سے لیا گیا ہے۔

[25] سورہ نساء 04، آیت نمبر 162۔

مختار حیدر: تیسری آیت[26] کے الفاظ


اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِئُوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

۶۹۔ بیشک جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور فرقہ صابی اور نصاریٰ جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور روز قیامت پر اور عمل کرے نیک نہ ان پر ڈر ہے نہ وہ غمگین ہوں گے

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، موجودہ قرآن میں وہی الفاظ ہیں جو رو آیت کے بقول عروہ بن زبیر اور حضرت عائشہ رضہ کے نزدیک کاتبوں کی غلطی تھے۔ اب آپ کے کفر کے فتوے کا کیا بنے گا؟

قارئین، ثابت ہو گیا کہ معاویہ صاحب اور دیگر تکفیری لوگ تعصب اور جہالت میں ایسے نعرے شیعوں کے خلاف لگاتے ہیں، جن سے صحابہ کرام اور امہات المومنین میں سے بعض کی گستاخی ہوتی ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے، آمین۔ End

معاویہ: مختار صاحب آپ بالکل بے بس ہیں کہ تحریف ثابت کر سکیں۔ ابن مسعود رض پر اعتراض پر آپ نے وقوفیاں دکھا چکے ہیں اور اب نئ دلیل پیش کر دی۔ یعنی آپ اپنے ہی اصول کو توڑ بیٹھے کہ جب تک ایک دلیل پر بات مکمل نہیں ہوتی تب تک دوسری دلیل پیش نہیں ہوگی(136)۔ اس ٹرن میں تو خوامخواہ کیا لایعنی ابحاث چھیڑ کر اصل مسئلہ سے ہٹ کر بات کرنے کا ریکارڈ توڑ دیا جناب نے(137)۔ بات چل رہی ہے کہ ابن مسعود رض سے قرأت جو ثابت ہے اس میں معوذتین ہے۔ یہ جناب حوالہ دے رہے ہیں کہ جو ابن مسعود والی قرأت کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ یعنی جو بھی ان کو پرسنل میں اسکین بھیج رہا ہے یہ جناب بغیر سوچے سمجھے اس کو یہاں بھیج رہے ہیں۔

معاویہ: یہ بھی[27] اصل بحث سے ہٹ کر کہ زید رضی اللہ عنہ نے کس سے کیا کہا اور کس نے کیا کہا(138)۔ کیونکہ ان کو پتا ہے کہ ابن مسعود رض کی بحث میں یہ آگے چل نہیں سکتے اس لیے ادھر ادھر کی باتیں کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں۔

معاویہ: یہاں جناب نے مان لیا کل ابن مسعود رض نے اتفاق کیا سیدنا عثمان رض سے(اشارہ 129 کی طرف)۔ تو جب اتفاق ہوا تو اب کیا اعتراض بچا آپ کا؟(139)

معاویہ: قرآن سے اتفاق نہیں باقی مصاحف کو چھوڑ کر مصحف عثمانی پر اتفاق کرنے کی بات چل رہی ہے جس میں معوذتین بھی ہے(اشارہ 130 کی طرف)(140)۔ اور اوپر آپ نے مانا ہے کہ اتفاق کیا ہے ابن مسعود رض نے۔ دوسرا یہ کہ آپ نے کہا کہ قرآن میں اتفاق کی بات کہاں ہے؟ تو جناب آخری الفاظ پڑھیں ذرا ابن مسعود رض کے۔ فرما رہے ہیں کہ اس لیے اطاعت مجھ پر لازم ہے۔ تو کیا اطاعت مصحف عثمانی پر لازم نہیں تھی ابن مسعود رض پر؟ غصہ ہونے کے بعد کی بات کریں، بعد کی(141)۔ غصہ ہونے کے بعد ان سے اتفاق کیا کہ نہیں؟ جن اتفاق کر لیا تو غصے والی بات کرنا جہالت ہے کہ نہیں۔

[26] سورہ المائدہ 05، آیت نمبر 69۔

[27] چند صفحات پہلے مختار صاحب کے پیش کردہ المصنف کے سکین کی طرف اشارہ ہے جس میں لکھا ہے کہ جناب عثمان نے زید بن ثابت کی ڈیوٹی لگائی کہ قرآن مجید اکھٹا کرو۔

معاویہ: اس میسج نے تو آپ کے اعتراض کو ہی ختم کر دیا ہے (اشارہ 131 کی طرف) کہ جو بندہ کسی چیز کو قرآن سمجھتا ہی نہیں تو اس پر تحریف کا اعتراض کرنا جہالت ہوئی کہ نہیں؟ (142) لیکن اس کا کوئی جواب آپ سے نہیں بن سکا۔

معاویہ: مکمل بات کا ترجمہ کرو کہ کیا کہنا چاہ رہے ہیں مصنف (اشارہ 132 کی طرف)؟ لا تقربوا الصلاۃ کیوں کر رہے ہو آدھی بات کر کے؟ (143)

معاویہ: اس اعتراض کا مقصد بھی بتا دینا کہ تحریف کی بات میں یہ بات کیسے آگئی؟ (اشارہ 133 کی طرف)(144)

معاویہ: اس کے بعد کیا ہوا؟ (اشارہ 134 کی طرف)

معاویہ: یہاں بھی لہجے میں قرأت کا اختلاف ہے نہ کہ تحریف کا (145)۔ واضح الفاظ موجود ہیں کہ سألت عائشة عن لحن القرآن.. تو لہجے والی بات کو تحریف کہنا جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ (اشارہ 135 کی طرف)۔ جہاں امام ابن داود رح نے اپنی کتاب المصاحف میں یہ روایت نقل کی ہے اس میں بھی الحان یعنی لہجے کا باب ہے نہ کہ تحریف کا۔ آج دیر ہو گئی ہے باقی جواب کل ان شاء اللہ۔ End

مختار حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختار حیدر: میرے دوست، میری ابن مسود اور معوذتین والی دلیل مکمل ہو چکی۔ اسی لیے نئی دلیل رکھی۔ آپ نے خود تھوڑی ماننا ہے کہ میری دلیل مکمل ہو گئی ہے، خواہ میں قیامت تک دلائل دیتا رہوں (اشارہ 136 کی طرف)۔ (146)۔

مختار حیدر: میرے دوست، ابن مسعود کے مصحف میں معوذتین اور الحمد نہیں تھی (اشارہ 137 کی طرف)(147)۔ یہ بات میں صحیح بخاری سمیت آپ کی متعدد احادیث کی کتب سے، اور آپ کے متعدد علماء کے اعترافی بیانات سے ثابت کر چکا۔ آپ نہ مانیں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں۔ قارئین تک بات پہچانا مقصد تھا، اور یہ مقصد الحمد اللہ پورا ہو چکا۔

اور میرے سادہ دل، بھولے دوست، امام مالک کے فتویٰ نے بات بہت آسان کر دی ہے۔ لیکن آپ سمجھ کر بھی نہیں سمجھو گے۔ نہ تو ابن مسعود عثمانی مصحف سے متفق ہوئے تھے، اور نہ ان کے ماننے والے۔ ابن مسعود کے ماننے والے بعد میں بھی ابن مسعود کی پیروی کرتے تھے۔ یہ چیز امام مالک کو ناگوار گزری، اور انہوں نے فتویٰ دیا کہ قرآن مجید کے معاملے میں ابن مسعود سمیت کسی بھی صحابی کی پیروی کرنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اب سمجھ میں آیا کہ امام مالک کے فتویٰ کا کیا مطلب ہے؟ اگر سمجھ نہ آئے تو بھی آپ نے پریشان نہیں ہونا۔ Just chill

مختار حیدر: یہاں سے یہ پتہ چلا کہ ابن مسعود عثمانی مصحف کے تیار کیے جانے میں شامل نہیں کیے گئے، ٹھیک ہے؟ (اشارہ 138 کی طرف)(148)۔

مختار حیدر: میرے سادہ دل دوست، اتفاق کس شے پر کیا؟ اسے سمجھو (اشارہ 139 کی طرف)(149)۔ قرآن مجید کو ماننے پر اتفاق نہیں کیا، عبارت آنکھیں کھول کر پڑھو۔ فتنہ سے دور رہنے کے لیے جناب عثمان کی اطاعت کر لی تھی جیسا کہ آج الیکشن جیتنے والی پارٹی کی حکومت کو حزب مخالف بادل ناخواستہ قبول کر لیتی ہے۔

مختار حیدر: بہت برے پھنسے ہو یقیناً، دوستوں سے کہہ دینا کہ آئندہ آپ کو تحریف قرآن کے عنوان پر کسی سے مناظرہ کا نہ کہیں(اشارہ 140 کی طرف)(150)۔ میں ☜ صحیح سند روآیت ☞ اور ☜ آپ کے علماء کے اعترافات ☞ سے ثابت کر چکا، ابن مسعود کا متفق نہ ہونا۔ اور آپ کی حالت یہ ہے کہ کبھی کنز العمال کی بے سند روآیت لاتے ہو۔ کبھی ایسے حوالے پیش کرتے ہو جس میں قرآن مجید کا ذکر تک نہیں، کبھی ایسا حوالہ پیش کرتے ہو جس میں ابن مسعود کی ناراضگی اور لوگوں کو اپنے مصحف چھپانے کا حکم ہے، اور کبھی خود مان جاتے ہو کہ ابن مسعود معوذتین سے انکاری تھے۔ میرے دوست، آپ کی حالت قابل رحم ہو چکی ہے۔

مختار حیدر: ابن مسعود کی قرات کرنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا فتوی دے کر امام مالک نے بہت بڑی جسارت کی ہے۔ درج ذیل سکین دیکھیں(اشارہ 137 کی طرف)۔(151)

صحیح سنن ابن ماجہ

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني

المتوفى سنة (٢٧٥ هـ)

تأليف

محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد

الرياض

١١٣ – ١٣٥ – عن عبدِاللّهِ ، أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ لأبي عُبيدةَ بنِ الجراحِ:

« هذا أَمينُ هذهِ الأُمَّةِ » .

صحيح : م .

- فضلُ عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضي اللّهُ عنهُ :

١١٤ – ١٣٧ – عن عبدِاللّهِ بنِ مسعودٍ ، أنَّ أبا بكرٍ وعمرَ بشَّراهُ ، أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قال :

« مَن أحبَّ أنْ يقرأَ القرآنَ غَضًّا (١) كَما أُنزِلَ ، فلْيَقْرَأْهُ على قراءةِ ابنِ أُمِّ عبدٍ (٢) » .

صحيح : « الصحيحة » (٢٣٠١) ، « تخريج المختارة » رقم (١٣ – ١٤ و ٢٢٢ و ٢٥٣ – ٢٥٤) .

١١٥ – ١٣٨ – عن عبدِاللّهِ ، قالَ : قالَ لي رسولُ اللّهِ ﷺ :

« إذْنُكَ عليَّ (٣) أنْ تَرفَعَ الحجابَ ، وأنْ تستمعَ سِوَادي (٤) حتَّى

---

(١) « غضًّا » : الغض : الطريّ الذي لم يتغيّر .
قيل : أراد طريقته في القراءة وهَيْأَتَه فيها .
(٢) « ابن أُمِّ عبدٍ » : هو عبدالله بن مسعود .
(٢) « إذنك عليّ » ؛ أي : في الدخول عليّ .
(٣) « وأن تسمع سِوادي » : السِّواد : السِّرار ، يقال : ساودت الرجل مساودةً : إذا ساررته ، وقيل : هو من إدناء سِوادك من سِواده ؛ أي : شخصك من شخصه .

- ٦٣ -

مختار حیدر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جناب ابن مسعود کی قرآت کو سند قبولیت و درستگی عطا فرمائی ہے، جبکہ امام مالک نے ابن مسعود کی قرآت والے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کر دیا، واہ کیا احترام کیا ہے صحابی کا، سبحان اللہ۔

مختار حیدر: مزید دیکھیں۔


المستدرك على الصحيحين

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية بيروت - لبنان

العلاف، ثنا سعيد بن أبي
عبد الله بن أبي نمر، عن
٢/٢٣٠ المسجد يوم الجمعة والنبي
سورة براءة فقلت لأبيّ : متى
الحديث.

هكذا وجدته في كتـ
صحيح.

٣٢/٢٩٠٣ ـ أخبرنا أبو العباس محمد بن أحمد المحبوبي، ثنا سعيد بن مسعود، ثنا عبيد الله بن موسى، أنبأ إسرائيل، عن إبراهيم بن مهاجر، عن مجاهد، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: أي القراءتين ترون كان آخر القراءة؟ قالوا: قراءة زيد. قال: لا إن رسول الله ﷺ كان يعرض القرآن كل سنة على جبريل عليه السلام فما كانت السنة التي قبض فيها عرضه عليه عرضتين فكانت قراءة ابن مسعود آخرهن.

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه بهذه السياقة وفائدة الحديث ذكر عبد الله بن مسعود.

٣٣/٢٩٠٤ ـ أخبرنا جعفر بن محمد بن نصير الخلدي، ثنا علي بن عبد العزيز البغوي بمكة، ثنا حجاج بن المنهال قال: ثنا حماد بن سلمة، عن قتادة، عن الحسن، عن سمرة رضي الله عنه قال: عرض القرآن على رسول الله ﷺ عرضات فيقولون: إن قراءتنا هذه هي العرضة الأخيرة.

هذا حديث صحيح على شرط البخاري بعضه وبعضه على شرط مسلم ولم يخرجاه.

★ ★ ★

قراءات النبي ﷺ مما لم يخرجاه وقد صح سنده

٣٤/٢٩٠٥ ـ سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب يقول: ثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بن أعين المصري، ثنا أبو عبد الله محمد بن إدريس الشافعي، ثنا إسماعيل بن عبد الله بن قسطنطين قال: قرأت على شبل وأخبر شبل: أنه

٢٩٠٣ ـ قال في التلخيص: صحيح.
٢٩٠٤ ـ قال في التلخيص: صحيح.

مختار حیدر: مستدرک حاکم کی صحیح روآیت کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وصال والے سال دو مرتبہ قرآن پیش کیا گیا، اور ابن مسعود کی قرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سیکھنے والوں میں سب سے آخر میں تھی۔ لہذا ثابت ہوا کہ ابن مسعود کی قرآت درست ترین ہے۔ اور امام مالک کا فتوی بہت بڑی جسارت ہے۔ لیکن ہمارا مقصد

یہ ثابت کرنا ہے کہ ابن مسعود، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ستر سورتیں سیکھنے والے، سب سے آخر تک قرآن سیکھنے والے، اور درستگی کی سند رکھنے والے معوذتین کے انکاری تھے، یعنی موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔

مختار حیدر: ھھھ، میں کہہ چکا کہ بات آپ کے بس سے باہر ہو چکی ہے(اشارہ 141 کی طرف)(152)۔ میرے دوست، آپ کے بہت سے ممدوحین کٹھن حالات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو میدان جنگ میں چھوڑ کر چلے جاتے رہے ہیں، حالانکہ میدان جنگ سے فرار کرنا معیوب ہے، اور اللہ تعالی نے اس سے روکا ہے۔ جبکہ عام معاشرت میں حکمت سے کام لینے کا حکم ہے۔ اس کی واضح مثال صلح حدیبیہ ہے۔ فتنہ کی سرکوبی کے لیے بظاہر ایسی شرائط پر صلح کی گئی جن کو جناب عمر جیسے فرد بھی برداشت نہ کر پائے۔ (صلح حدیبیہ والی) اسی سنت پر چلتے ہوئے جناب ابن مسعود نے خلیفہ ثالث کی اطاعت کی۔

لیکن آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ آپ واضح انداز میں ثابت کریں کہ 👈 جو روایات میں نے پیش کیں، وہ ضعیف ہیں 👉 اور 👈 آپ کے جن علماء نے مانا ہے کہ ابن مسعود نے معوذتین کا انکار کیا ہے، وہ گمراہ ہیں[28] 👉۔ بات ختم۔

مختار حیدر: میرے دوست، کیا آپ نیند میں تھے جب یہ میسج لکھا(اشارہ 142 کی طرف)(153)۔ یا دماغ بالکل ماؤف ہو گیا تھا۔ میرے سادہ دل اور بھولے بھالے دوست، یہ کیا لکھ دیا تم نے؟ مجھے منوانے پر تلے ہوئے ہو کہ ابن مسعود معوذتین کو قرآن مجید کا حصہ مانتے تھے، اور خود بدحواسی میں کہہ رہے ہو کہ وہ معوذتین کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے۔ میرے دوست، میں بھی تو کئی گھنٹوں سے آپ کو یہی سمجھا رہا ہوں۔

قارئین، معاویہ صاحب کے اس اعتراف کے بعد میرے دعویٰ کا دوسرا نقطہ بھی ثابت ہو گیا کہ 👈 بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے 👉



مختار حیدر: آپ کی تحریر 👈👈👈👈👈👈👈👈👈👈

مختار حیدر: قارئین، معاویہ صاحب کا یہ میسج دیکھیں، اس میسج نے ہمارے موقف کی سچائی چڑھتے ہوئے سورج کی طرح روشن کر دی ہے۔

مختار حیدر: مکمل بات کر چکا، آپ کو مناظرہ کے ایک ہفتہ بعد سمجھ آئے گا کہ میں نے کیا کہا۔ 😉 (اشارہ 143 کی طرف)

[28] عام گمراہ نہیں، بلکہ شدید گمراہ۔ کیونکہ اگر یہ روایات صحیح نہیں، تو انہوں نے ابن مسعود جیسے صحابی پر قرآن مجید کو نہ ماننے کا الزام لگایا۔ یعنی صحابی پر ایک کفریہ الزام لگایا۔ اس لیے ان علماء کا گمراہ پن کفر سے بھی بڑھ کر ہے۔

مختار حیدر: اس بات کا مقصد (اشارہ 144 کی طرف) یہ ہے جناب عمر نے جن لوگوں کو لحن کے نقص کی وجہ سے رجیکٹ کیا، انہی لوگوں کو جناب عثمان نے سلیکٹ کر لیا۔ اس سلیکشن کی وجہ سے جناب ابن مسعود جیسے اولین اور قرآن مجید کے عالم صحابہ اگر ناراض ہوئے تو جناب عثمان نے پرواہ نہیں کی۔ بلکہ حکومتی طاقت کے آگے ابن مسعود جیسے بزرگ صحابہ کو جھکنے پر مجبور کیا۔ زید بن ثابت، جن کو ابن مسعود بچہ کہتے تھے، ابن مسعود سے آگے کر دیے گئے۔ یہ حوالہ دے چکا ہوں۔ دوبارہ بھیجتا ہوں، دیکھو کہ ابن مسعود زید بن ثابت کو بچہ کہہ رہے ہیں (154)۔

رفع
عبد الرحمن النجدي
أسكنه الله الفردوس
www.moswarat.com

كتاب المصاحف

تأليف
أبي بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث السجستاني
الشهير بـ(ابن أبي داود)
٢٣٠ - ٣١٦ هـ
رحمه الله وأسكنه فسيح الجنة

حقق نصوصه، وضبطها، وخرج أحاديثه وآثاره، وعلق عليه
أبو أسامة سليم بن عيد الهلالي
كان الله له

الطبعة العلمية المتكاملة محققة على ثلاث نسخ خطية
وتتضمن الجواب الوافر على جميع شبهات المستشرقين حول القرآن الكريم

كتاب المصاحف — ١٧٧

عن أبي إسحاق، عن خمير[1] بن مالك؛ قال: قال عبد الله: لقد قرأت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت ذو ذؤابتين[2] يلعب مع الصبيان.

٥١- حدثنا عمي[3]؛ قال: حدثنا ابن رجاء[4]؛ قال: أخبرنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك، عن عبد الله؛ قال: لما أمر بالمصاحف -يعني[5]: (بتحريقها)[6]-؛ ساء ذلك عبدالله بن مسعود، قال: من استطاع منكم أن يغل مصحفاً؛ فليغلل[7]؛ فإنه[8] من غل[9] شيئاً جاء بما غل يوم القيامة[10].

=المعروف في توثيق المجاهيل، فيبقى الإسناد ضعيفاً.

لكن صح الأثر من وجه آخر عن ابن مسعود؛ وهو عند المصنف برقم: (٥٤ و٥٥ و٥٦ و٥٧ و٥٨)؛ وهناك التفصيل- إن شاء الله-.

(١) في «ش»: «حميد».

(٢) الذؤابة؛ هي: الضفيرة من الشعر إذا أرسلت.

٥١- إسناده ضعيف، (وهو صحيح بطرقه الأخرى) - وقد تقدم تخريجه في سابقه.

(٣) هو محمد بن الأشعث.

(٤) في «ش»: «ابن أبي رجاء»، وهو عبد الله بن رجاء بن عمر الغُدَّاني.

(٥) في «ش»: «تغير»، وكلاهما صحيح.

(٦) زيادة من «تفسير القرآن العظيم» (١/ ١٧٨)، وبها يستقيم السياق، ويتضح المعنى.

(٧) في «ظ»: في الأصل: فليفعل، وصححت في الهامش، وفي «ش»: «فاليغلل».

(٨) كررت هذه الكلمة في «ش».

(٩) في «ش»: «يغلل».

(١٠) قال الإمام النووي في «شرح صحيح مسلم» (١٦/ ١٥): «معناه: أن ابن مسعود كان مصحفه غير مصحف الجمهور، وكانت مصاحف أصحابه كمصحفه؛ فأنكر عليه الناس، وأمروه بترك مصحفه وبموافقة مصحف الجمهور، وطالبوا مصحفه أن يحرقوه كما فعلوا بغيره؛ فامتنع، وقال لأصحابه: غلوا مصاحفكم؛ أي: اكتموها، ومن يغلل يأتي بما غلَّ يوم القيامة؛ يعني: فإذا غللتموها جئتم بها يوم القيامة، وكفى لكم بذلك شرفاً، ثم قال على سبيل الإنكار: ومن هذا الذي تأمرونني أن آخذ بقراءته، وأترك مصحفي الذي أخذته من في رسول الله ﷺ».

وقال الحافظ ابن حجر في «فتح الباري» (٩/ ٤٩): «وكأن مراد ابن مسعود بغلِّ=

١٧٨ — كتاب المصاحف

ثم قال عبد الله: لقد قرأت القرآن من في رسول الله ﷺ سبعين سورة وزيد بن ثابت صبي، أفأترك ما أخذت من رسول الله ﷺ؟!

٥٢- حدثنا يونس بن حبيب؛ قال: حدثنا أبو داود؛ قال: حدثنا عمرو بن ثابت، عن أبي إسحاق، عن خمير بن مالك؛ قال: سمعت ابن مسعود يقول: إني غال مصحفي، فمن استطاع أن يغل مصحفاً؛ فليغلل؛ فإن الله يقول: ﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ [آل عمران: ١٦١]، ولقد أخذت من في رسول الله ﷺ سبعين سورة، وإن زيد بن ثابت لصبي من الصبيان، أفأنا أدع ما أخذت من في رسول الله ﷺ؟

٥٣- حدثنا هارون بن إسحاق؛ قال حدثنا وكيع، عن شريك، عن إبراهيم بن مهاجر، عن إبراهيم؛ (قال)[1]: لما أمر بتمزيق المصاحف؛ قال عبدالله: أيها الناس! غُلُّوا (هذه)[1] المصاحف؛ فإنه من غلَّ يأت بما غلَّ يوم

=المصاحف: كتمها وإخفاؤها؛ لئلا تخرج فتعدم، وكأن ابن مسعود رأى خلاف ما رأى عثمان ومن وافقه على الاقتصار على قراءة واحدة، وإلغاء ما عدا ذلك، أو كان لا ينكر الاقتصار؛ لما في عدمه من الاختلاف، بل كان يريد أن تكون قراءته هي التي يعول عليها دون غيرها؛ لما له من المزية في ذلك مما ليس لغيره، كما يؤخذ ذلك من ظاهر كلامه، فلما فاته ذلك، ورأى أن الاقتصار على قراءة زيد ترجيح بغير مرجح عنده؛ اختار استمرار القراءة على ما كانت عليه».

٥٢- إسناده كسابقه.

٥٣- مقطوع ضعيف الإسناد - تفرد به المصنف.

قلت: إسناده ضعيف؛ فيه علتان:

الأولى: شريك بن عبدالله القاضي: صدوق كثير الخطأ، تغير حفظه منذ ولي القضاء؛ كما في «التقريب».

الثانية: إبراهيم بن مهاجر بن جابر البجلي: صدوق لين الحفظ؛ كما في «التقريب».

أما ما يخشى من الانقطاع بين إبراهيم بن يزيد النخعي وابن مسعود؛ فهو غير مؤثر هنا؛ فقد صحَّ عن إبراهيم أنه قال: إذا قلت: عن رجل عن ابن مسعود؛ فهو الذي سمعت، وإذا قلت: قال ابن مسعود؛ فهو عن غير واحد عن ابن مسعود.

(١) زيادة من «ش».

مختار حیدر: میرے دوست، اس روآیت کی صحیح سند بھی موجود ہے، جیسا کہ محقق نے لکھا ہے وھو صحیح بطریقه الاخری۔ اگلی روآیت کی سند بھی اسی جیسی ہے۔ ابن مسعود احتجاج کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ستر سورتیں سیکھی تھیں، جبکہ زید بن ثابت بچے تھے۔ دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ ہماری یہ دلیل بھی مکمل طور پر ثابت کر رہی ہے کہ جناب ابن مسعود سرکاری کاوشوں سے نالاں تھے، اور ان کا مصحف، موجودہ مصحف سے فرق رکھتا تھا۔ لیکن میرے دوست، آپ ان حوالوں کو مت دیکھو، بس اپنی ہی کہے جاؤ

-

مختار حیدر: تمہاری کیا بات ہے دوست (اشارہ 145 کی طرف)(155)۔ تمہیں لحن کا لفظ نظر آگیا، هذا عمل الکتاب، یعنی یہ کاتبوں کا کیا دھرا ہے اور اخطوا، یعنی یہ کاتبوں کی غلطی ہے کا لفظ نظر نہیں آیا؟

اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پڑھائے الفاظ ہوتے تو ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کبھی نہ کہتیں کہ ☜ هذا عمل الكتاب ☞ بلکہ کہتیں کہ فلاں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس طرح بھی سننے کا دعویٰ کیا ہے۔

آپ لوگوں کا یہ المیہ ہے، آپ لوگ نعرے تو لگاتے ہو صحابہ کرام اور امہات المومنین کے، لیکن ان کی جو بات آپ کی پسند کے خلاف ہو، اس کو مانتے نہیں۔ لحن کا لفظ اور باب اللحن تو آپ کے بزرگوں نے اپنی جان چھڑانے کے لیے کہا ہے۔

مختار حیدر: موجودہ بحث کو سمیٹتے ہوئے بتاتا چلوں کہ جس قسم کی چند روایات میں نے پیش کی ہیں، اس طرح کی روایات اہل سنت کتب میں ☜ اتنی ہیں کہ شمار نہیں کیا جا سکتا ☞۔ یہ میرے الفاظ نہیں، علامہ آلوسی کے الفاظ ہیں۔ سکین ملاحظہ کریں

روح المعانی
فی
تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی
لخاتمة المحققين وعمدة المدققين مرجع أهل العراق
ومفتى بغداد العلامة أبى الفضل
شهاب الدين السيد محمود الالوسى البغدادى
المتوفى سنة ١٢٧٠ هـ سقى الله ثراه
صيب الرحمة وأفاض عليه سجال
الاحسان والنعمة آمين

الجزء الأول

عنيت بنشره وتصحيحه للمرة الثانية باذن من ورثة المؤلف بخط وإمضاء علامة العراق
{ المرحوم السيد محمود شكرى الألوسى البغدادى }
ادارة الطباعة المنيرية
دار
احياء التراث العربي
بيروت - لبنان
مصر : درب الاتراك رقم ١

الصوفية فى القرآن ٢٥

على عدم وقوع النقص فيما تواتر قرآنا كما هو موجود بين الدفتين
ما نسخت تلاوته و كان يقرأه من لم يبلغه النسخ ومالم يكن فى
لى عنه فى تحقيق ذلك إلا أنه لم ينتشر نوره فى الآفاق إلا زمن
بنت يونس أن فى مصحف عائشة رضى الله عنها (إن الله وملائكته
يه وسلموا تسليماً) - وعلى الذين يصلون الصفوف الأولى - وأن ذلك
أبى قال قال لى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «إن الله أمرنى أن
ن أهل الكتاب والمشركين منفكين حتى تأتيهم البينة رسول من الله
ذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة) - إن الدين عند الله
انية ومن يفعل ذلك فلن يكفره» - وفى رواية «(ومن يعمل صالحا
إلا من بعد ما جاءتهم البينة) - إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل
نه شر البرية ما كان الناس إلا أمة واحدة ثم أرسل الله النبيين
لصلاة ويؤتون الزكاة ويعبدون الله وحده أولئك عند الله خير
من تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً رضى الله عنهم ورضوا عنه ذلك
لمن خشى ربه» وفى رواية الحاكم «فقرأ فيها ولو أن ابن آدم سأل واديا من مال فأعطيه يسأل ثانيا ولو سأل
ثانيا فأعطيه يسأل ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب» وما روى عنه أيضا أنه كتب
فى مصحفه سورتى الخلع والحفد - اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك
اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق -
فهو من ذلك القبيل ومثله كثير، وعليه يحمل ما رواه أبو عبيد عن ابن عمر قال لا يقولن أحدكم قد أخذت القرآن
كله وما يدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد أخذت منه ما ظهر، والروايات فى هذا الباب أكثر
من أن تحصى إلا أنها محمولة على ما ذكرناه، وأين ذلك مما يقوله الشيعى الجسور (ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور)*
وأما ثانيا فلأن قوله إن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مجموعا مؤلفا على ما هو عليه الآن
الخ إن أراد به أنه مرتب الآى والسور كما هو اليوم وأنه يقرأه من حفظه فى الصدر من الأصحاب كذلك لكنه كان
مفرقا فى العسب واللخاف فمسلم إلا أنه خلاف الظاهر من سياق كلامه وسباقه وإن أراد أنه كان فى العهد النبوى
مقروءا كما هو الآن لا غير وكان مرتبا ومجموعا فى مصحف واحد غير متفرق فى العسب واللخاف فممنوع والدليل
الذى استدل به لا يدل عليه كما لا يخفى، ويالله العجب كيف ذكر فى هذا المعرض ختمات ابن مسعود وأبى على
النبي ﷺ وجعل ذلك من أدلة مدعاه مع أن مروى كل منهما يخالف مروى الآخر وكلاهما يخالفان ما فى
المصحف العثمانى فالسور مثلا فى مصحفنا مائة وأربعة عشرة باجماع من يعتد به وقيل ثلاثة عشرة بجعل الانفال وبراءة
سورة واحدة وفى مصحف ابن مسعود مائة واثنتا عشرة سورة لأنه لم يكتب المعوذتين (١) بل صح عنه (٢) أنه كان
يحكهما من المصاحف ويقول ليستا من كتاب الله تعالى وإنما أمر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن يتعوذ بهما

(١) لم يكتب الفاتحة أيضا لكن لا لاعتقاد انها ليست من القرآن معاذ الله ولكن لا دعاء بحفظ الوجوب قراءتها فى الصلاة فلا يخشى ضياعها اه منه (٢) كما أخرجه عبد الرحمن بن أحمد والطبرانى عن النخعى اه منه

(م - ٤ - ج ١ روح المعانى)

نمایاں تحریر کو تین اجزاء میں سمجھیں۔(156)

پہلا۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ ☜ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اس نے تمام قرآن اخذ کر کیا ہے، تمہیں کیا معلوم کہ تمام قرآن کتنا تھا ☞

دوسرا۔ آگے فرماتے ہیں کہ ☜ بہت سا قرآن جا چکا، بلکہ کہنے والا یہ کہے کہ اس نے قرآن میں سے جو ظاہر ہے، وہ اخذ کیا ہے ☞۔

تیسرا۔ پھر علامہ فرماتے ہیں کہ ☜ اس باب میں اس قدر روایات موجود ہیں کہ ان کا مکمل احصاء نہیں کیا جا سکتا ☞

مختار حیدر: شیعوں پر اعتراض کرنے والوں کے اپنے گھر کا یہ حال ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، امین۔

مختار حیدر: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اے اللہ، محمد و آل محمد علیھم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے۔

☜ مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ :

- نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔
- نمبر دو: اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔
- نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔
- نمبر چار: تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام وامہات المومنین کی توہین ہے۔

مختار حیدر: قارئین، یہ ☟ دعویٰ میری طرف سے پیش کیا گیا تھا۔

میں اپنے دعویٰ کے پہلے دو نقاط کے دلائل دے چکا۔ دلائل کی صداقت کا فیصلہ کرنا قارئین کا کام ہے۔

اب میں اپنے دعویٰ کے تیسرے نقطہ کی طرف آتا ہوں۔

دعویٰ یہ ہے کہ ☜ کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر کفر کا فتوی نہیں لگایا ☞

مختار حیدر: قارئین، معاویہ صاحب نے ہمارے دعویٰ پر، اور دعویٰ کے اس تیسرے نقطہ پر کوئی تنقیح نہیں کی تھی۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اسے ایک ☜ معقول اختلافی نقطہ ☞ سمجھتے ہیں، اور ہم سے اس نقطہ میں اختلاف رکھتے ہیں۔

میں نے بہت تلاش کیا، مگر مجھے کسی صحابی کا ایسا فتوی[29] نہیں ملا۔ اگر معاویہ صاحب کو کسی ایسے فتوی کا علم ہے تو ہمیں آگاہ کریں۔ کیونکہ ان کا اس بارے میں ہم سے اختلاف کرنا ظاہر کرتا ہے کہ ان کے پاس دلائل موجود ہیں۔

---

[29] یعنی کسی صحابی نے ابن مسعود یا کسی دوسرے صحابی کو موجودہ قرآن کو مکمل نہ ماننے پر کفر کا فتویٰ لگایا ہو۔

مختار حیدر: البتہ میرے پاس معاویہ صاحب کی نہ آیت پسندیدہ اور محترم شخصیت کا فرمان موجود ہے۔ سکین ملاحظہ کریں

كلام معروف، وكذلك لبعضهم في قتال بعض، ولعن بعض، وإطلاق تكفير بعض، أقوال معروفة.

وكان القاضي شُرَيْح ينكر قراءة من قرأ: ﴿بَلْ عَجِبْتَ﴾ [الصافات: ١٢]، ويقول: إن الله لا يعجب، فبلغ ذلك إبراهيم النَّخَعِي فقال: إنما شريح شاعر يعجبه علمه، كان عبد الله إفقه منه، فكان يقول: «بل عجبت» فهذا قد أنكر قراءة ثابتة، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسُّنّة، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة، وكذلك بعض السلف أنكر بعضهم حروف القرآن، مثل إنكار بعضهم قوله: ﴿أَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ [الرعد: ٣١]، وقال: إنما هي: أو لم يتبين الذين آمنوا، وإنكار الآخر قراءة قوله: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ [الإسراء: ٢٣]، وقال: إنما هي: ووصى ربك. وبعضهم كان حذف المعوذتين، وآخر يكتب سورة القنوت. وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر.

١٢/٤٩٣

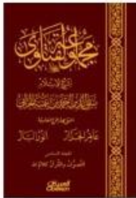
وأيضاً، فإن الكتاب والسُّنّة قد دلا على أن الله لا يعذب أحداً، إلا بعد إبلاغ الرسالة، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية.

وذلك مثل قوله تعالى: ﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ [النساء: ١٦٥]، وقوله: ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي﴾ الآية [الأنعام: ١٣٠]، وقوله: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ﴾ [فاطر: ٣٧]، وقولهم: ﴿وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ﴾ الآية [الزمر: ٧١]، وقوله: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ [الإسراء: ١٥]، وقوله: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا﴾ [القصص: ٥٩]، وقوله: ﴿كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ. قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ﴾ [الملك: ٨، ٩]، وقوله: ﴿وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ﴾ [طه: ١٣٤]، وقوله: ﴿وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [القصص: ٤٧]، ونحو هذا في القرآن في مواضع متعددة.

١٢/٤٩٤

فمن كان قد[1] آمن بالله ورسوله، ولم يعلم بعض ما جاء به الرسول، فلم يؤمن

(١) في المطبوعة: «قدم» وهو خطأ.




۔

مختار حیدر: ابن تیمیہ پہلے کچھ نکتے بیان کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ (157)

1۔ قاضی شریح نے ثابت شدہ قرآت سے انکار کیا، اور کتاب و سنت سے دلیل رکھنے والی صفت کا انکار کیا۔

2۔ بعض سلف نے بعض (دوسرے اسلاف) کے حروف قرآن کا انکار کیا۔

3۔ بعض نے معوذتین کو حذف کیا۔

4۔ بعض نے سورہ قنوت اپنے مصحف میں درج کی۔

پھر دھماکہ دار بیان دیتے ہیں کہ ☜ یہ ایسی خطا ہے جو اجماع اور نقل متواتر سے معلوم ہے ☞۔

ابن تیمیہ کا یہ بیان معاویہ صاحب کے نظریے کی نفی کرتا ہے، جو ہمیں منوانے پر تلے ہیں کہ ابن مسعود کا معوذتین سے انکار شاذ ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ☜ چوں کہ ان کے نزدیک (قرآن مجید) تواتر سے نقل نہیں تھا، اس لیے انہوں نے ایک دوسرے کی تکفیر نہیں کی ☞۔

پس ثابت ہوا کہ صحابہ کرام نے اس معاملے میں تکفیر کا فتوی نہیں دیا۔ جو لوگ اس معاملے میں تکفیر کا فتوی لگاتے ہیں، وہ صحابہ کرام کے پیروکار نہیں، بلکہ گستاخ ہیں، کیونکہ ان کے کفر کا فتوی صحابہ کرام کی طرف پلٹتا ہے۔ جہاں تک بات ہے کہ ابن تیمیہ نے کہا کہ چونکہ قرآن مجید ان کے نزدیک تواتر سے نقل نہیں تھا، تو یہ کہہ کر ابن تیمیہ صاحب قرآن مجید کی حیثیت مشکوک کر رہے ہیں۔ یہ بات میں نہیں کہہ رہا، بلکہ معاویہ صاحب کے ابو حفص صاحب کہہ رہے ہیں۔ حوالہ میں پہلے دے چکا ہوں۔ اب دوبارہ پیش کر دیتا ہوں۔

مختار حیدر: جی معاویہ صاحب، اپنے بودے عذر چھوڑ کر اپنے عالم کا یہ فتویٰ دیکھیں۔

«بسم الله الرحمن الرحيم» ليست من القرآن، فقال: سبحان الله ما أَجْرَأَ هذا الرجل! سمعت سعيد بن جُبَيْر يقول: سمعت ابن عباس ـ رضي الله عنهما ـ يقول: كان النبي ـ عليه الصلاة والسلام ـ إذا أُنزل عليه «بسم الله الرحمن الرحيم» علم أن تلك السُّورة خُتِمَتْ وفُتِحَ غيرها.

وعن عبد الله بن المُبارك أنه قال: من ترك «بسم الله الرحمن الرحيم» فقد ترك مائةً وثلاث عشرة آيةً.

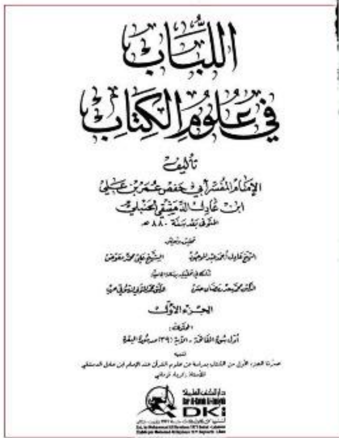
فَصْلٌ

قال ابن الخطيب ـ رحمه الله ـ: نقل في بعض الكتب القديمة أن ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ كان ينكر كَوْنَ سورة الفاتحة من القرآن الكريم، وكان ينكر كون المُعَوِّذتين من القرآن.

واعلم أن هذا في غاية الصعوبة؛ لأنا إن قلنا: إن النقل المتواتر كان حاصلاً في عصر الصحابة[1] بِكَوْنِ سورة الفاتحة من القرآن، فحينئذٍ كان ابن مسعود ـ رضي الله عنه ـ عالماً بذلك فإنكاره يوجب الكُفْر أو نقصان العقل.

وإن قلنا: النقل المتواتر ما كان حاصلاً في ذلك الزمان فهذا يقتضي أن يقال: إن نقل القرآن ليس بمتواترٍ في الأصل، وذلك يخرج القرآن عن كونه حُجَّةً يقينية.

والأغلب على الظن أن يقال: هذا المذهب عن ابن مسعود نَقْلٌ كاذِبٌ باطل، وبه يحصل الخلاص عن هذه العُقْدَةِ، والله الهادي إلى الصواب، وإليه يرجع الأمر كله في الأول والمآب.



اللُّبَابُ فِي عُلُومِ الكِتَابِ

تأليف

الإمام المفسر أبي حفص عمر بن علي ابن عادل الدمشقي الحنبلي

الجزء الأول

DKI

= ينظر ترجمته في تهذيب الكمال: ٢/ ١٠٣١، تهذيب التهذيب: ٨/ ٢٨ (٤٥)، تقريب التهذيب: ٢/ ٦٩، خلاصة تهذيب الكمال: ٢/ ٢٨٤، الكاشف: ٢/ ٣٢٨. تاريخ البخاري الكبير: ٦/ ٣٢٨، تاريخ البخاري الصغير: ١، ٢/ ٤٣٧، الجرح والتعديل: ٦/ ٨٢٨٠، ميزان الاعتدال: ٣/ ٢٦٠، البداية والنهاية: ١٠/ ٢١، تاريخ الثقات: ٣٦٣، ثقات: ٥/ ١٦٧.

(١) في ب: هذا الزمان.

ابن مسود کے سورہ فاتح اور معوذتین سے انکار کی بات پر کہہ ہیں کہ واعلم آن هذا فی غاية الصعوبة
یعنی جان لو کہ اس میں بڑی مصیبت ہے

پھر مزید کہتے ہیں کہ اگر ہم کہیں کہ قرآن مجید صحابہ کرام کے دور میں متواتر انداز میں نقل کیا جاچکا تھا، تو ابن مسود کا انکار کفر یا عقل کا نقصان کہلائے گا۔ اور اگر ہم یہ کہیں کہ اس وقت تک قرآن مجید متواتر طور پر نقل نہیں ہوا تھا، تو اس کا مطلب ہو گا کہ قرآن مجید اصل میں متواتر ہے ہی نہیں۔ اور اس طرح قرآن مجید یقینی حجت کے درجہ سے خارج ہو جائے گا

مختار حیدر: اور بتاتا چلوں کہ اس معاملے میں ابو حفص تنہا نہیں، اہل سنت کے بہت بڑے عالم، امام رازی بھی ابو حفص کے ساتھ ہیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اصل میں یہ قول امام رازی کا ہی ہے، جسے ابو حفص صاحب نے نہ آیت صفائی سے اپنی کتاب میں شامل کیا ہے اور اصل مصنف کا نام بھی نہیں لیا۔(158)

قارئین، امام رازی کی عبارت بھی دیکھ لیں۔


تفسير الفخر الرازي

المشتهر بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب

للإمام محمد الرازي فخر الدين ابن العلامة ضياء الدين عمر

المشتهر بخطيب الري نفع الله به المسلمين

٥٤٤ — ٦٠٤ هـ

الجزء الأول

تمتاز هذه الطبعة بفهرس لآيات الأحكام

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع



فيهما ، ولا يجهر بالقراءة فيهما . والجواب أن دلائلنا أكثر وأقوى ، ومذهبنا أرجح .

المسئلة الرابعة عشرة : إذا ثبت ان قراءة الفاتحة شرط من شرائط الصـ
(الفرع الأول) : قد بينا أنه لو ترك قراءة الفاتحة أو ترك حرفاً من حروفها عمداً بطلت صلاته ، أما لو تركها سهواً قال الشافعي في القديم لا تفسد صلاته ، واحتج بما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن قال : صلى بنا عمر بن الخطاب رضي الله عنه المغرب فترك القراءة فلما انقضت الصلاة قيل له : تركت القراءة ، قال : كيف كان الركوع والسجود؟ قالوا : حسناً ، قال : فلا بأس ، قال الشافعي : فلما وقعت هذه الواقعة بمحضر من الصحابة كان ذلك إجماعاً ، ورجع الشافعي عنه في الجديد ، وقال : تفسد صلاته ؛ لأن الدلائل المذكورة عامة في العمد والسهو ، ثم أجاب عن قصة عمر من وجهين : الأول : أن الشعبي روى أن عمر رضي الله عنه أعاد الصلاة . والثاني : أنه لعله ترك الجهر بالقراءة لا نفس القراءة ، قال الشافعي هذا هو الظن بعمر .

الفرع الثاني : تجب الرعاية في ترتيب القراءة ، فلو قرأ النصف الأخير ثم النصف الأول يحسب له الأول دون الأخير .

الفرع الثالث : الرجل الذي لا يحسن تمام الفاتحة إما أن يحفظ بعضها ، وإما أن لا يحفظ شيئاً منها ، أما الأول فانه يقرأ تلك الآية ويقرأ معها ست آيات على الوجه الأقرب وأما الثاني ـ وهو أن لا يحفظ شيئاً من الفاتحة ـ فههنا إن حفظ شيئاً من القرآن لزمه قراءة ذلك المحفوظ ، لقوله تعالى (فاقرؤا ما تيسر من القرآن) وإن لم يحفظ شيئاً من القرآن فههنا يلزمه أن يأتي بالذكر ، وهو التكبير والتحميد ، وقال أبو حنيفة لا يلزمه شيء ، حجة الشافعي ما روى رفاعة بن مالك أن رسول الله ﴿ﷺ﴾ قال : إذا قام أحدكم إلى الصلاة فليتوضأ كما أمره الله ، ثم يكبر ، فإن كان معه شيء من القرآن فليقرأ ، وان لم يكن معه شيء من القرآن فليحمد الله وليكبر ، بقي ههنا قسم واحد ، وهو أن لا يحفظ الفاتحة ولا يحفظ شيئاً من القرآن ولا يحفظ أيضاً شيئاً من الأذكار العربية ، وعندي أنه يؤمر بذكر الله تعالى بأي لسان قدر عليه تمسكاً بقوله عليه الصلاة والسلام « إذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم » .

المسئلة الخامسة عشرة : نقل في الكتب القديمة أن ابن مسعود كان ينكر كون سورة الفاتحة من القرآن ، وكان ينكر كون المعوذتين من القرآن ، واعلم أن هذا في غاية الصعوبة ، لأنا إن قلنا إن النقل المتواتر كان حاصلا في عصر الصحابة بكون سورة الفاتحة من القرآن

فحينئذ كان ابن مسعود عالماً بذلك فانكاره يوجب الكفر أو نقصان العقل ، وان قلنا أن النقل المتواتر في هذا المعنى ما كان حاصلا في ذلك الزمان فهذا يقتضي أن يقال أن نقل القرآن ليس بمتواتر في الأصل وذلك يخرج القرآن عن كونه حجة يقينية ، والأغلب على الظن أن نقل هذا المذهب عن ابن مسعود نقل كاذب باطل ، وبه يحصل الخلاص عن هذه العقدة ، وههنا آخر الكلام في المسائل الفقهية المفرعة على سورة الفاتحة والله الهادي للصواب .



الباب الخامس

في تفسير سورة الفاتحة ، وفيه فصول

الفصل الأول

في تفسير قوله تعالى (الحمد لله) وفيه وجوه : (الأول) ههنا ألفاظ ثلاثة : الحمد ، والمدح والشكر ، فنقول : الفرق بين الحمد والمدح من وجوه : (الأول) أن المدح قد يحصل للحي ولغير الحي ، ألا ترى أن من رأى لؤلؤة في غاية الحسن أو ياقوتة في غاية الحسن فإنه قد يمدحها ، ويستحيل أن يحمدها ، فثبت أن المدح أعم من الحمد (الوجه الثاني) في الفرق : أن المدح قد يكون قبل الإحسان وقد يكون بعده ، أما الحمد فانه لا يكون إلا بعد الاحسان (الوجه الثالث) في الفرق : أن المدح قد يكون منهياً عنه ، قال عليه الصلاة والسلام « احثوا التراب في وجوه المداحين » أما الحمد فانه مأمور به مطلقاً ، قال ﴿ﷺ﴾ « من لم يحمد الناس لم يحمد الله » (الوجه الرابع) : أن المدح عبارة عن القول الدال على كونه مختصاً بنوع من أنواع الفضائل ، وأما الحمد فهو القول الدال على كونه مختصاً بفضيلة معينة ، وهي فضيلة الانعام والاحسان فثبت بما ذكرنا أن المدح أعم من الحمد .

وأما الفرق بين الحمد وبين الشكر فهو أن الحمد يعم ما إذا وصل ذلك الانعام اليك أو إلى غيرك ، وأما الشكر فهو مختص بالانعام الواصل اليك .

إذا عرفت هذا فنقول : قد ذكرنا أن المدح حاصل للحي ولغير الحي ، وللفاعل المختار ولغيره فلو قال المدح لله لم يدل ذلك على كونه تعالى فاعلا مختاراً ، أما لما قال الحمد لله فهو يدل

معاویہ صاحب، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ الحمد اللہ، ہم شیعان حیدر کرار نقل کے معاملہ میں بھی ایماندار ہیں، جبکہ آپ کے بعض ممدوح قطع وبرید کرتے اور خیانت سے کام لیتے ہیں۔ بخاری کی روآیت کے بعد یہ دوسری مثال آپ کے سامنے ہے۔

مختار حیدر:.جی معاویہ صاحب، ہم نے اپنا تیسرا نقطہ بھی ثابت کر دیا۔ اب جبکہ ہمارے تینوں نقاط ثابت ہو چکے، تو چوتھے نقطہ کی دلیل خود بخود قائم ہو گئی۔ کیونکہ جب ثابت ہو گیا کہ بعض صحابہ کرام موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے، تو صاف ظاہر ہے کہ موجودہ قرآن کے بارے میں اختلافی نظریہ رکھنے والے پر کفر کا فتوی لگانا اصل میں صحابہ کرام پر کفر کا فتوی لگانے جیساہے، جو کہ صحابہ کرام کی گستاخی ہے۔End

معاویہ:اس کے جواب میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا، خیر ایک گھنٹہ انتظار کرو اب۔

معاویہ:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قارئین آپ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح یہ اپنے اصولوں کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ طے بھی خود کیا تھا کہ ایک وقت میں ایک دلیل پر بات ہو گی لیکن خود ہی تین اعتراضات بھیج دیے ایک ہی ٹرن میں(159)۔

معاویہ:مکمل ہو چکی تو اب بھی کیوں اس ہر نئے حوالے دے رہے ہو جناب؟ کس کو بے وقوف بنا رہے ہو جناب؟(اشارہ 146 کی طرف)۔(160)

معاویہ:نہیں ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے؟(اشارہ 147 کی طرف)(161)۔ کیا مصحف میں نہ لکھنا اس لیے دلیل ہے کہ وہ اس کو کلام اللہ نہیں سمجھتے تھے؟ رہی امام مالک والی بات، تو وہ آپ نے ابھی تک واضح نہیں کی کہ وہاں بات کیا چل رہی ہے؟ حالانکہ امام مالک رح تو اس موجودہ مصحف کے مقابلے میں دوسرے مصاحف سے قرأت کا کہہ رہے ہیں نہ کہ مطلقاً ابن مسعود رض کے مصحف کا انکار کر رہے ہیں۔ اور جب کہ ابن مسعود رض نے مصحف عثمانی پر اتفاق کر لیا تھا تو اب ان کے مصحف سے پڑھنے کی کیا وجہ؟ آپ کا اعتراض فالتو ہی ہے ہمیشہ کی طرح۔

معاویہ:کیسے پتا چلا؟(اشارہ 148 کی طرف)(162)۔

معاویہ:آگے کہ عبارت کو پھر بھی ہاتھ نہیں لگایا جس میں سیدنا عثمان رض کی اطاعت کا اقرار ہے(اشارہ 149 کی طرف)۔ حالانکہ سیدنا عثمان رض سے سیدنا ابن مسعود رض کا اختلاف ان مصاحف پر ہی ہوا تھا نہ کہ کسی اور مسئلے پر۔(163)

معاویہ:علماء کے اعتراف کی وضاحت میں کر چکا ہوں(اشارہ 150 کی طرف)۔ اور ان علماء کی بات سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں جب کہ خود ابن مسعود رض نے ہی سیدنا عثمان رض سے اتفاق کر لیا تھا(164)۔

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء
حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

الصحابة.

أبو يعلى الموصلي: حدثنا سعيد بن أشعث، حدثنا الهيصم بن شداخ، سمعت الأعمش، عن يحيى بن وثّاب، عن علقمة، عن عبد الله قال: عجبٌ للناس وتركِهم قراءتي وأخذهم قراءة زيد، وقد أخذت من في رسول الله، ﷺ، سبعين سورة، وزيد صاحبُ ذؤابة يجيء ويذهب في المدينة[1].

سعدويه: حدثنا أبو شهاب، عن الأعمش، عن أبي وائل قال: خطب ابن مسعود على المنبر، فقال: غُلُّوا مصاحفكم، كيف تأمروني أن أقرأ على قراءة زيد، وقد قرأت مِن في رسول الله، ﷺ، بضعاً وسبعين سورة، وإن زيداً ليأتي مع الغلمان له ذؤابتان[2].

قلت: إنما شقَّ على ابن مسعود، لكون عثمان ما قدّمه على كتابة المصحف، وقدَّم في ذلك منْ يصلح أنْ يكون ولده، وإنما عدل عنه عثمان لغيبته عنه بالكوفة، ولأنَّ زيداً كان يكتب الوحي لرسول الله، ﷺ، فهو إمام في الرسم، وابنُ مسعود فإمام في الأداء، ثم إن زيداً هو الذي ندبه الصديق لكتابة المصحف وجمع القرآن، فهلّا عتب على أبي بكر؟ وقد ورد أن ابن مسعود رضي وتابع عثمان ولله الحمد. وفي مصحفِ ابن مسعود أشياءُ أظنها نُسخت، وأما زيد فكان أحدثَ القوم بالعَرْضة الأخيرة التي عَرَضَها النبي، ﷺ، عام توفي، على جبريل.

(1) إسناده لا يصح. فقد قال ابن حبان في هيصم بن شداخ، شيخ يروي عن الأعمش الطامات في الروايات، لا يجوز الاحتجاج به. ووقع في الأصل «هيثم» بدل هيصم وهو تحريف. وأخرجه أبو نعيم في «الحلية» ١/١٢٥ وقد تصحف فيها «هيصم» إلى «هيضم» و«شداخ» إلى «شراخ».

(2) الفسوي في «المعرفة والتاريخ» ٢/٥٣٧، وابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٥، ١٦) من طريق سعدويه (سعيد بن سليمان) وأيوب بن مسلمة كلاهما عن أبي شهاب (موسى بن نافع) عن الأعمش، عن أبي وائل...

٤٨٨

معاویہ: اس میں تو وضاحت ہے کہ سیدنا عثمان رض اور سیدنا ابن مسعود رض کا اختلاف تھا ہی مصاحف پر۔ اب کوئی بہانہ نہیں چلنے والا جناب کا۔(165)

معاویہ: کسی کو انکار نہیں اس سے (اشارہ 151 کی طرف)(166)۔ خود ابن مسعود رض نے ہی مصحف عثمانی سے اتفاق کر لیا تو بس۔

معاویہ: فالتو باتیں، (اشارہ 152 کی طرف)۔

میں نے آپ کا اعتراض ہی ختم کر دیا آپ ہی کی دلیل سے (اشارہ 153 کی طرف)(167)۔ کہ جب ایک بندہ کسی چیز کو قرآن ہی نہیں سمجھتا تو اس پر تحریف کا الزام کیسے لگا دیا؟ یہ تو جاہلانہ اعتراض ہے آپ کا کہ ابن مسعود رض معوذتین کو قرآن سمجھتے ہی نہیں اور اس کو کتاب اللہ میں نہ مان کر بھی تحریف کے قائل ہوئے۔ واہ۔

جب اتفاق ہو گیا تو اب ہی سب فضول ہے کہ پہلے کیا ہوا (اشارہ 154 کی طرف)۔ سوال یہ ہے کہ آخر میں کیا ہوا؟(168) اور واضح بات ہے کہ ابن مسعود رض نے اتفاق کر لیا تھا۔

معاویہ: اس جاہلانہ اعتراض سے پہلے یہ تو بتاؤ کہ لحن ہے کیا؟(اشارہ 155 کی طرف)۔ اور آپ والی رو آیت کا مطلب اہل السنت نے کیا لیا ہے[30]؟(169)۔

معاویہ: یہاں واضح طور پر علماء اہل السنت نے لکھا ہے کہ کتابت کا فرق ہے۔ حالانکہ دونوں طرح لکھنا جائز ہے(170)۔

= قلت: تأويله ظاهر، وذلك أن عروة لم يسأل عائشة فيه عن حروف الرسم التي تزاد فيها لمعنى وتنقص منها لآخر تأكيدًا للبيان وطلبًا للخفة، وإنما سألها فيه عن حروف من القراءة المختلفة الألفاظ المحتملة الوجوه على اختلاف اللغات التي أذن الله عزَّ وجلّ لنبيّه عليه السلام ولأمّته في القراءة بها واللزوم على ما شاءت منها تيسيرًا لها وتوسعة عليها، وما هذا سبيله وتلك حاله فعن اللحن والخطأ والوهم والزلل بمعزل لفشوّه في اللغة ووضوحه في قياس العربية.

وإذا كان الأمر في ذلك كذلك فليس ما قصدته فيه بداخل في معنى المرسوم، ولا هو من سببه في شيء، وإنما سمَّى عروة ذلك لحنًا وأطلقت عائشة على مرسومه كذلك الخطأ على جهة الاتساع في الإخبار وطريق المجاز في العبارة، إذ كان ذلك مخالفًا لمذهبهما وخارجًا عن اختيارهما، وكأن الأوجه والأولى عندهما والأكثر والأفشى لديهما لا على وجه الحقيقة والتحصيل، فالقطع لما بيناه قبل من جواز ذلك وفشوّه في اللغة واستعمال مثله في قياس العربية مع انعقاد الإجماع على تلاوته كذلك دون ما ذهبا إليه إلاَّ ما كان من شذوذ أبـي عمرو بن العلاء في (إن هذين) خاصة هو الذي يحمل عليه هذا الخبر ويتأول فيه دون أن يقطع به، على أن أم المؤمنين رضي الله عنها، مع عظيم محلها وجليل قدرها واتساع علمها ومعرفتها بلغة قومها، لحَّنت الصحابة وخطَّأت الكتبة، وموضعهم في الفصاحة والعلم باللغة موضعهم الذي لا يجهل ولا ينكر، هذا ما لا يسوغ ولا يجوز.

وقد تأول بعض علمائنا قول أم المؤمنين: أخطأوا في الكتاب، أي: أخطأوا في اختيار الأولى من الأحرف السبعة بجمع الناس عليه، لا أن الذي كتبوا من ذلك خطأ لا يجوز، لأنه ما لا يجوز مردود بإجماع وإن طالت مدة وقوعه وعظُم قدر موقعه، وتأول اللحن أنه القراءة واللغة، كقول عمر رضي الله عنه: «أُبـيّ أقرؤنا وإنا لندع بعض لحنه»، أي: قراءته، فهذا بيِّن وبالله التوفيق. المقنع ١٢١ ــ ١٢٢.

وقال ابن جرير الطبري: عن قوله: (والمقيمين) قد ذكر أن ذلك في قراءة أُبـيّ بن كعب (والمقيمين)، وكذلك هو في مصحفه فيما ذكروا، ولو كان ذلك خطأ من الكاتب لكان الواجب أن يكون في كل المصاحف ــ غير مصحفنا الذي كتبه لنا الكاتب الذي أخطأ في كتابه ــ بخلاف ما هو في مصحفنا، وفي اتفاق مصحفنا ومصحف أبـيّ في ذلك ما يدل على أن الذي في مصحفنا من ذلك صواب غير خطأ، مع أن ذلك لو كان خطأ من جهة الخط لم يكن الذين أخذ عنهم القرآن من أصحاب رسول الله ﷺ يعلّمون من علّموا ذلك من المسلمين على وجه اللحن ولأصلحوه بألسنتهم ولقنوه للأمة تعليمًا على وجه الصواب، وفي نقل المسلمين =

٢٣٦

---

[30] یہ بات خود معاویہ صاحب نے اپنے خلاف کرلی۔ جب روایات کا مطلب اہل مذہب خود طے کریں گے، تو معاویہ صاحب تحریف والی روایات کا مطلب خود کیوں نکالتے ہیں، اور اس کو شیعوں کا عقیدہ بنا کر کیوں پیش کرتے ہیں۔ یہی بحث مختار صاحب نے مناظرہ کے دوسرے مرحلہ میں کی ہے، یعنی معاویہ صاحب کے دعویٰ ' کے دوران ہونے والی بحث۔

١١٢ ــ حدَّثنا عبد الله، ثنا إسحاق بن وهب، ثنا يزيد[١] قال: أخبرنا حماد[٢] عن الزبير أبي خالد قال: قلت لأبان بن عثمان: كيف صارت ﴿ لَّٰكِنِ ٱلرَّٰسِخُونَ فِي ٱلۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ يُؤۡمِنُونَ[٣] بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَۚ وَٱلۡمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَۚ وَٱلۡمُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ[٤]﴾ ما بين يديها[٥] وما خلفها رفع وهي نصب؟ قال: من قِبَل الكتَّاب، كتب ما قبلها ثم قال: ما أكتب؟ قال: اكتُب «المقيمين الصلاة»، فكتب ما قيل له[٦].

= على كتاب الله، ومحله من الدين، ومكانه من الإسلام، وشدة اجتهاده في بذل النصيحة، فهل يعقل أن يرى عثمان في المصحف لحنًا وخطأ ثم يتركه ليتولى من يأتي بعده تغييره؟

عثمان الذي تولى جمع المصحف مع سائر الصحابة الأخيار، وتحرَّى في ذلك الدقة والأمانة وكمال الضبط، رغبة منه في جمع الأمة على مصحف إمام، فلا يقع اختلاف في القرآن بينهم.. عثمان هذا الذي شأنه يرى في كتاب الله ثلمة فليتركها ليسدها من بعده؟ ثم، ما هذا التناقض الظاهر بين صدر النص: أحسنتم وأجملتم، وآخره: أرى فيه شيئًا من لحن..

كيف يصف نساخ المصحف بالإحسان والإجمال أولاً.. ثم يصف المصحف الذي نسخوه بأن فيه لحنًا...؟ هل يقال للذين لحنوا في المصحف: أحسنتم وأجملتم؟!

ألا إن مكانة عثمان... والاضطراب بين صدر النص، وعجزه كل هذا يدعونا إلى الاعتقاد بأن صدور ذلك عن عثمان أمر بعيد عنه، مدسوس عليه. رسم المصحف العثماني ١١١ ــ ١١٥.

(١) هو: ابن هارون.

(٢) هو: ابن سلمة.

(٣) في ش: رسمت اللفظة خطأ «يعومنون».

(٤) سورة النساء ١٦٢.

(٥) في ش: وما يديها.

(٦) **تخريجه**: رواه الطبري بسنده عن حماد بن سلمة به، بنحوه. تفسير الطبري ٦/ ١٨.

وأورده أبو عبيد القاسم بن سلام بصيغة التضعيف عن حماد، به، نحوه، إلاَّ أنه قال: الزبير أبي عبد السلام. فضائل القرآن ٢٣١.

وأورده القرطبي في تفسيره ٦/ ١٤ ــ ١٥.

والسيوطي في الدر المنثور ٢/ ٧٤٤، وعزاه إلى عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر، إضافة =

کتاب المصاحف

تألیف

أبي بكر عبد الله بن سليمان بن الأشعث السجستاني الحنبلي

المعروف بـ «ابن أبي داود»

٢٣٠ – ٣١٦ هـ

دراسة وتحقيق ونقد

الدكتور محب الدين عبد السبحان واعظ

الأستاذ المشارك بجامعة أم القرى بمكة المكرمة

كلية الدعوة وأصول الدين - قسم الكتاب والسنة

المجلد الأول

دار البشائر الإسلامية

اور نیچے یہ بھی واضح ہے کہ دوسری قرأتیں بھی ثابت شدہ ہی نہ کہ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی

معاویہ: یہ لحن کی مثال میں نے پیش کی ہے کہ لحن ہوتا کیسے ہے۔ صلاۃ اور صلوۃ، دونوں طریقوں سے لکھا جا سکتا ہے۔ تو اس کو تحریف کہنا جہالت نہیں تو کیا ہے؟(171)۔

معاویہ: یہ آپ نے صرف دو سطور کو نشان لگا کر بھیج دیا(اشارہ 156 کی طرف)۔ اوپر سے کیا بحث چل رہی ہے وہ چھوڑ دیا کیوں؟ واضح طور پر لکھا ہے کہ منسوخ آیات کی بات چل رہی ہے نہ کہ تحریف پر(172)۔

وقوم من حشوية العامة والصحيح خلافه وهو الذى نصره المرتضى واستوفى الكلام فيه غاية الاستيفاء فى جواب المسائل الطرابلسيات ، وذكر فى مواضع أن العلم بصحة نقل القرآن كالعلم بالبلدان والحوادث الكبار والوقائع العظام ، والكتب المشهورة وأشعار العرب المسطورة، فان العناية اشتدت والدواعي توفرت على نقله وحراسته وبلغت إلى حد لم تبلغه فيما ذكرناه لان القرآن مفجر النبوة ومأخذ العلوم الشرعية. والاحكام الدينية وعلماء المسلمين قد بلغوا فى حفظه وحمايته الغاية حتى عرفوا كل شيء اختلف فيه من إعرابه وقراءته وحروفه وآياته فكيف يجوز أن يكون مغيرا أو منقوصا مع العناية الصادقة والضبط الشديد ، وقال أيضا : ان العلم بتفصيل القرآن وأبعاضه فى صحة نقله كالعلم بجملته وجرى ذلك مجرى ما علم ضرورة من الكتب المصنفة ككتاب سيبويه والمزنى فان أهل العناية بهذا الشأن يعلمون من تفصيلها ما يعلمونه من جملتها حتى لو أن مدخلا أدخل فى كتاب سيبويه بابا من النحو ليس من الكتاب لعرف وميزانه ملحوق وأنه ليس من أصل الكتاب وكذا القول فى كتاب المزنى ومعلوم أن العناية بنقل القرآن وضبطه أصدق من العناية بضبط كتاب سيبويه ودواوين الشعراء . وذكر أيضا أن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مجموعا مؤلفا على ما هو عليه الآن واستدل على ذلك بأن القرآن كان يدرس ويحفظ جميعه فى ذلك الزمان وأنه كان يعرض على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويتلى عليه وأن جماعة من الصحابة مثل عبد الله بن مسعود وأبيّ بن كعب وغيرهما ختموا القرآن على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عدة ختمات وكل ذلك يدل بأدنى تأمل على أنه كان مجموعا مرتبا غير مبتور ولا مبثوث، وذكر أن من خالف ذلك من الامامية والحشوية لا يعتد بخلافهم فان الخلاف فى ذلك مضاف إلى قوم من أصحاب الحديث نقلوا أخباراً ضعيفة ظنوا صحتها لا يرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع بصحته انتهى. وهو كلام دعاه إليه ظهور فساد مذهب أصحابه حتى للاطفال والحمد لله على ان ظهر الحق وكفى الله المؤمنين القتال إلا أن الرجل قد دس فى الشهد سما وأدخل الباطل فى حمى الحق الأحمى (أما أولا) فلان نسبة ذلك إلى قوم من حشوية العامة الذين يعنى بهم أهل السنة

(١) والمشهور عندنا انه ستة الاف وستمائة وستة عشرة آية اه منه (٢) هو تفسير مطبوع فى العجم

والجماعة فهو كذب أو سوء فهم لانهم أجمعوا على عدم وقوع النقص فيما تواتر قرآنا كما هو موجود بين الدفتين اليوم، نعم أسقط زمن الصديق مالم يتواتر وما نسخت تلاوته وكان يقرأه من لم يبلغه النسخ ومالم يكن فى العرضة الأخيرة ولم يأل جهدا رضى الله تعالى عنه فى تحقيق ذلك إلا أنه لم ينتشر نوره فى الآفاق إلا زمن ذى النورين فلهذا نسب اليه كما روى عن حميدة بنت يونس أن فى مصحف عائشة رضى الله عنها (إن الله وملائكته يصلون على النبى يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً) ـ وعلى الذين يصلون الصفوف الأول ـ وأن ذلك قبل أن يغير عثمان المصاحف فما أخرج أحمد عن أبى قال قال لى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «إن الله أمرنى أن اقرأ عليك فقرأ على (لم يكن الذين كفروا من أهل الكتاب والمشركين منفكين حتى تأتيهم البينة رسول من الله يتلو صحفا مطهرة فيها كتب قيمة وما تفرق الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة) ـ إن الدين عند الله الحنيفية غير المشركة ولا اليهودية ولا النصرانية ومن يفعل ذلك فلن يكفره» ـ وفى رواية «(ومن يعمل صالحا فلن يكفره وما اختلف الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة) ـ إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله وفارقوا الكتاب لما جاءهم أولئك عند الله شر البرية ماكان الناس إلا أمة واحدة ثم أرسل الله النبيين مبشرين ومنذرين يأمرون الناس يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة ويعبدون الله وحده أولئك عند الله خير البرية جزاؤهم عند ربهم جنات عدن تجرى من تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً رضى الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشى ربه» وفى رواية الحاكم «فقرأ فيها ولو أن ابن آدم سأل واديا من مال فأعطيه يسأل ثانيا ولو سأل ثانيا فأعطيه يسأل ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب» وما روى عنه أيضا أنه كتب فى مصحفه سورتى الخلع والحفد ـ اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق ـ فهو من ذلك القبيل ومثله كثير، وعليه يحمل مارواه أبو عبيد عن ابن عمر قال لا يقولن أحدكم قد أخذت القرآن كله ومايدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد أخذت منه ماظهر، والروايات فى هذا الباب اكثر من أن تحصى إلا أنها محمولة على ماذكرناه، وأين ذلك مما يقوله الشيعى الجسور (ومن لم يجعل الله له نوراً فما له من نور)»

وأما ثانيا فلأن قوله إن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مجموعاً مؤلفاً على ماهو عليه الآن الخ إن أراد به أنه مرتب الآى والسور كما هو اليوم وأنه يقرأه من حفظه فى الصدر من الأصحاب كذلك لكنه كان مفرقا فى العسب واللخاف فسلم إلا أنه خلاف الظاهر من سياق كلامه وسباقه وإن أراد أنه كان فى العهد النبوى مقروءاً كما هو الآن لاغير وكان مرتبا ومجموعا فى مصحف واحد غير متفرق فى العسب واللخاف فممنوع والدليل الذى استدل به لايدل عليه كما لايخفى، وياالله العجب كيف ذكر فى هذا المعرض ختمات ابن مسعود وأبى على النبى ﷺ وجعل ذلك من أدلة مدعاه مع أن مروى كل منهما يخالف مروى الآخر وكلاهما يخالفان مافى المصحف العثمانى فالسور مثلا فى مصحفنا مائة وأربعة عشرة باجماع من يعتد به وقيل ثلاثة عشرة بجعل الانفال وبراءة

معاویہ: یہاں قاضی شریح کی بات قرأت کی ہے اس کو تحریف کہنا بے عقلی ہے(اشارہ157 کی طرف)(173)۔باقی ابن مسعودرض کی بات کی وضاحت پہلے کرچکاہوں۔

معاویہ: وہی باتیں جن کا جواب دے چکاہوں(اشارہ158 کی طرف)۔پہلے تو کہہ رہے تھے کہ ابن مسعودرض والی دلیل پر بات ختم کرچکاہوں۔لیکن ابھی تک حوالاجات بھیج رہے ہو(174)۔End

مختار حیدر: ماشاءاللہ، آپ کی حالت میں کچھ زیادہ بہتری نہیں معلوم ہوتی۔

مختار حیدر: میں نے نئ دلیل ایک ہی دی ہے(اشارہ159 کی طرف)۔باقی آپ کے اعتراضات کے جواب ہیں۔ آپ کے اعتراضات کے ساتھ چلوں تو بارہ سال بھی کم ہیں۔ میں نے بارہ گھنٹے میں اپنا دعویٰ مکمل کرنا ہے دوست۔

مختار حیدر: آپ نے نئے اعتراض کیے، میں نے آپ کی بات کی لاج رکھ کر مزید جواب دے دیے۔ سادہ بات ہے(اشارہ 160 کی طرف)۔

مختار حیدر: ماشااللہ(اشارہ161 کی طرف)۔ نہیں ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے دوست۔ آپ کے علماء کا اقرار اور ☜ صحیح سند ☞ روایات کیا مذاق ہیں؟ کمال کرتے ہو آپ بھی۔

مختار حیدر: جو سکین آپ نے پیش کیا تھا، اس کی عبارت سے پتہ چلا، دوست(اشارہ162 کی طرف)

مختار حیدر: اطاعت کا اقرار بہ امر مجبوری ہے، اور قرآن کا ذکر تک نہیں۔ کچھ خیال کرو دوست(اشارہ163 کی طرف)

مختار حیدر: علماء کے اعتراف سے میں فائدہ لے چکا، آپ کا اخذ کردہ نکتہ باطل ہو گیا آپ کے علماء کے اعترافات کے آگے (اشارہ164 کی طرف)۔

مختار حیدر: آپ کا وہی مسئلہ بر قرار ہے۔ یار آپ اپنے سکین پڑھتے نہیں؟

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الأول

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقّق هذا الجزء

حسين الأسد

مؤسسة الرسالة

الصحابة.

أبو يعلى الموصلي: حدثنا سعيد بن أشعث، حدثنا الهيصم بن شداخ، سمعت الأعمش، عن يحيى بن وثّاب، عن علقمة، عن عبد الله قال: عجبٌ للناس وتركِهم قراءتي وأخذهم قراءة زيد، وقد أخذت من في رسول الله، ﷺ، سبعين سورة، وزيد صاحبُ ذؤابة يجيء ويذهب في المدينة(١).

سعدويه: حدثنا أبو شهاب، عن الأعمش، عن أبي وائل قال: خطب ابن مسعود على المنبر، فقال: غُلُّوا مصاحفكم، كيف تأمروني أن أقرأ على قراءة زيد، وقد قرأت مِن في رسول الله، ﷺ، بضعاً وسبعين سورة، وإن زيداً ليأتي مع الغلمان له ذؤابتان(٢).

قلت: إنما شقَّ على ابن مسعود، لكون عثمان ما قدَّمه على كتابة المصحف، وقدَّم في ذلك منْ يصلح أنْ يكون ولده، وإنما عدل عنه عثمان لغيبته عنه بالكوفة، ولأنَّ زيداً كان يكتب الوحي لرسول الله، ﷺ، فهو إمام في الرسم، وابنُ مسعود فإمام في الأداء، ثم إن زيداً هو الذي ندبه الصديق لكتابة المصحف وجمع القرآن، فهلَّا عتب على أبي بكر؟ وقد ورد أن ابن مسعود رضي وتابع عثمان ولله الحمد. وفي مصحفِ ابن مسعود أشياءُ أظنها نُسخَتْ، وأما زيد فكان أحدثَ القومِ بالعَرْضة الأخيرة التي عَرَضَها النبي، ﷺ، عام توفي، على جبريل.

(١) إسناده لا يصح. فقد قال ابن حبان في هيصم بن شداخ، شيخ يروي عن الأعمش الطامات في الروايات، لا يجوز الاحتجاج به. ووقع في الأصل «هيثم» بدل هيصم وهو تحريف. وأخرجه أبو نعيم في «الحلية» ١/١٢٥ وقد تصحف فيها «هيصَم» إلى «هيضم» و«شداخ» إلى «شراخ».

(٢) الفسوي في «المعرفة والتاريخ» ٢/٥٣٧، وابن أبي داود في «المصاحف» ص (١٥، ١٦) من طريق سعدويه (سعيد بن سليمان) وأيوب بن مسلمة كلاهما عن أبي شهاب (موسى بن نافع) عن الأعمش، عن أبي وائل...

٤٨٨

ابن تیمیہ (اصل نام ذہبی ہے، مختار صاحب نے غلطی سے ابن تیمیہ لکھ دیا) نے ورد کہا، نہ اپنے اوپر ذمہ داری لی، اور نہ راوی بتائے۔ ویسے بھی ابن تیمیہ صاحب شیعت کے بارے متعصب ہیں۔ ان کی رائے کی ہمارے موقف کے خلاف کچھ حیثیت نہیں۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اس سکین کی اگلی عبارت آپ کو مکمل طور پر غلط ثابت کر رہی ہے۔ ابن تیمیہ کہہ رہے ہیں کہ میرے خیال میں ابن مسعود کے مصحف میں منسوخ شدہ اشیاء ہیں۔ آپ کی صورتحال آگے کنواں پیچھے کھائی والی ہو چکی ہے۔ جو بھی بات کرتے ہو، نئی مشکل میں پھنس جاتے ہو۔ کاش کہ اس تکفیر کے نعرے سے آپ نے پرہیز کیا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ ساتھ موجودہ جگ ہنسائی سے بھی بچتے۔

مختار حیدر: آپ کی وضاحت کی دھجیاں اڑ گئیں، دوست (اشارہ 165 کی طرف)۔

مختار حیدر: ھھ، (اشارہ 166 کی طرف)۔

بہت برے پھنسے ہو دوست (اشارہ 167 کی طرف)۔ کچھ خیال کرو کیا کہہ رہے ہو۔ جیسے مرضی الفاظ گھماؤ، نتیجہ یہی ہے کہ آپ کی صحیح روایات کے بقول ابن مسعود قرآن مجید کے کامل ہونے کے انکاری ہیں۔

مختار حیدر: دوست، آپ کے علماء نے ہمیں سب بتادیا ہے کہ اصل بات کیا ہے 😉 (اشارہ 168 کی طرف)۔

مختار حیدر: اب پھر وہی بے وقوفی (اشارہ 169 کی طرف)۔ یار آپ پڑھتے کیوں نہیں اپنے ہی دلائل؟ ایک تو بے ایمانی یہ کر رہے ہو کہ اپنے علماء کے طفیل اپنی بات کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو[31]، اور اس پر رسوائی یہ کہ مسلسل پھنس رہے ہو۔ افسوس ہے دوست۔

= قلت: تأويله ظاهر، وذلك أن عروة لم يسأل عائشة فيه عن حروف الرسم التي تزاد فيها لمعنى وتنقص منها لآخر تأكيدًا للبيان وطلبًا للخفة، وإنما سألها فيه عن حروف من القراءة المختلفة الألفاظ المحتملة الوجوه على اختلاف اللغات التي أذن الله عزَّ وجلّ لنبيِّه عليه السلام ولأمَّته في القراءة بها واللزوم على ما شاءت منها تيسيرًا لها وتوسعة عليها، وما هذا سبيله وتلك حاله فعن اللحن والخطأ والوهم والزلل بمعزل لفشوّه في اللغة ووضوحه في قياس العربية.

وإذا كان الأمر في ذلك كذلك فليس ما قصدته فيه بداخل في معنى المرسوم، ولا هو من سببه في شيء، وإنما سمَّى عروة ذلك لحنًا وأطلقت عائشة على مرسومه كذلك الخطأ على جهة الاتساع في الإخبار وطريق المجاز في العبارة، إذ كان ذلك مخالفًا لمذهبهما وخارجًا عن اختيارهما، وكأن الأوجه والأولى عندهما والأكثر والأفشى لديهما لا على وجه الحقيقة والتحصيل، فالقطع لما بيناه قبل من جواز ذلك وفشوّه في اللغة واستعمال مثله في قياس العربية مع انعقاد الإجماع على تلاوته كذلك دون ما ذهبا إليه إلاَّ ما كان من شذوذ أبـي عمرو بن العلاء في (إن هذين) خاصة هو الذي يحمل عليه هذا الخبر ويتأول فيه دون أن يقطع به، على أن أم المؤمنين رضي الله عنها، مع عظيم محلها وجليل قدرها واتساع علمها ومعرفتها بلغة قومها، لحَّنت الصحابة وخطَّأت الكتبة، وموضعهم في الفصاحة والعلم باللغة موضعهم الذي لا يجهل ولا ينكر، هذا ما لا يسوغ ولا يجوز.

وقد تأول بعض علمائنا قول أم المؤمنين: أخطأوا في الكتاب، أي: أخطأوا في اختيار الأولى من الأحرف السبعة بجمع الناس عليه، لا أن الذي كتبوا من ذلك خطأ لا يجوز، لأنه ما لا يجوز مردود بإجماع وإن طالت مدة وقوعه وعظم قدر موقعه، وتأول اللحن أنه القراءة واللغة، كقول عمر رضي الله عنه: «أُبـيّ أقرؤنا وإنا لندع بعض لحنه»، أي: قراءته، فهذا بيِّن وبالله التوفيق. المقنع ١٢١ ــ ١٢٢.

وقال ابن جرير الطبري: عن قوله: (والمقيمين) قد ذكر أن ذلك في قراءة أُبـيّ بن كعب (والمقيمين)، وكذلك هو في مصحفه فيما ذكروا، ولو كان ذلك خطأ من الكاتب لكان الواجب أن يكون في كل المصاحف ــ غير مصحفنا الذي كتبه لنا الكاتب الذي أخطأ في كتابه ــ بخلاف ما هو في مصحفنا، وفي اتفاق مصحفنا ومصحف أُبـيّ في ذلك ما يدل على أن الذي في مصحفنا من ذلك صواب غير خطأ، مع أن ذلك لو كان خطأ من جهة الخط لم يكن الذين أخذ عنهم القرآن من أصحاب رسول الله ﷺ يعلّمون من علّموا ذلك من المسلمين على وجه اللحن ولأصلحوه بألسنتهم ولقنوه للأمة تعليمًا على وجه الصواب، وفي نقل المسلمين =

٢٣٦

[31] مختار صاحب کی مراد یہ ہے کہ صحیح سند روایات کے مقابل معاویہ صاحب اپنے ہی علماء کے اقوال پیش نہ کریں۔ بلکہ صحیح سند روایات کا جواب صحیح سند روایات سے ہی دیں۔

مختار حیدر: میرے دوست، یہ ☜ تاویل ☞ ہے، اور ☜ آپ کے علماء ☞ ہی کی زبانی ہے (جیسا کہ عبارت ہائی لائٹ کی گئی ہے)۔ (اور یہ تاویل) بالکل ردی بات ہے۔ مختار حیدر: کوئی صحیح سند رو آیت لاؤ دوست۔ تاویلوں کا وقت اب نہیں رہا۔ مشکل وقت ہے، صحیح سند رو آیت ہی کچھ مدد دے سکتی ہے۔

مختار حیدر: علماء اہل سنت تو اپنی جان ہی بچائیں گے نا (اشارہ 170 کی طرف)۔ کفر کا فتویٰ کیوں لگایا۔ اب ہماری جرح کا سامنا کرو 😉۔ خطا خطا ہی رہے گی۔ چاہے تمام اہل سنت علماء مل کر بھی تاویلیں کرنے لگیں۔

مختار حیدر: نہیں نہیں، دوست ایسا نہیں (اشارہ 171 کی طرف)۔ اتنا چھوٹا فرق ہوتا تو عروہ بن زبیر اپنی خالہ ام المومنین حضرت عائشہ سے خصوصی نہ پوچھتے۔ ہمیں اتنا سادہ نہ سمجھو دوست۔ ہم ساری بات سمجھتے بھی ہیں اور ثابت بھی کر دی ہے، الحمدللہ۔

مختار حیدر: یہاں پھر وہی بے وقوفی (اشارہ 172 کی طرف)۔ یار، خدا کا واسطہ، اپنے سکین پڑھا کرو۔

والجماعة فهو كذب أو سوء فهم لأنهم أجمعوا على عدم وقوع النقص فيما تواتر قرآناً كما هو موجود بين الدفتين اليوم نعم أسقط زمن الصديق مالم يتواتر وما نسخت تلاوته وكان يقرأه من لم يبلغه النسخ ومالم يكن فى العرضة الأخيرة ولم يأل جهداً رضى الله تعالى عنه فى تحقيق ذلك إلا أنه لم ينتشر نوره فى الآفاق إلا زمن ذى النورين فلهذا نسب اليه كما روى عن حميدة بنت يونس أن فى مصحف عائشة رضى الله عنها (إن الله وملائكته يصلون على النبى يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً)۔ وعلى الذين يصلون الصفوف الأول وأن ذلك قبل أن يغير عثمان المصاحف فما أخرج أحمد عن أبى قال قال لى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: «إن الله أمرنى أن اقرأ عليك فقرأ على (لم يكن الذين كفروا من أهل الكتاب والمشركين منفكين حتى تأتيهم البينة رسول من الله يتلو صحفاً مطهرة فيها كتب قيمة وما تفرق الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة)۔ إن الدين عند الله الحنيفية غير المشركة ولا اليهودية ولا النصرانية ومن يفعل ذلك فلن يكفره» ۔ وفى رواية «(ومن يعمل صالحاً فلن يكفره وما اختلف الذين أوتوا الكتاب إلا من بعد ما جاءتهم البينة)۔ إن الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله وفارقوا الكتاب لما جاءهم أولئك عند الله شر البرية ماكان الناس إلا أمة واحدة ثم أرسل الله النبيين مبشرين ومنذرين يأمرون الناس يقيمون الصلاة ويؤتون الزكاة ويعبدون الله وحده أولئك عند الله خير البرية جزاؤهم عند ربهم جنات عدن تجرى من تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً رضى الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشى ربه» وفى رواية الحاكم «فقرأ فيها ولو أن ابن آدم سأل وادياً من مال فأعطيه يسأل ثانياً ولو سأل ثانياً فأعطيه يسأل ثالثاً ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب» وما روى عنه أيضاً أنه كتب فى مصحفه سورتى الخلع والحفد۔ اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثنى عليك ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلى ونسجد وإليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك إن عذابك بالكفار ملحق۔ فهو من ذلك القبيل ومثله كثير، وعليه يحمل ما رواه أبو عبيد عن ابن عمر قال لا يقولن أحدكم قد أخذت القرآن كله ومايدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد أخذت منه ما ظهر، والروايات فى هذا الباب أكثر من أن تحصى إلا أنها محمولة على ما ذكرناه، وأين ذلك مما يقوله الشيعى الجسور (ومن لم يجعل الله له نوراً فما له من نور)»

وأما ثانياً فلأن قوله إن القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مجموعاً مؤلفاً على ما هو عليه الآن الخ إن أراد به أنه مرتب الآى والسور كما هو اليوم وأنه يقرأه من حفظه فى الصدر من الأصحاب كذلك لكنه كان مفرقاً فى العسب واللخاف فسلم إلا أنه خلاف الظاهر من سياق كلامه وسباقه وإن أراد أنه كان فى العهد النبوى مقروءاً كما هو الآن لاغير وكان مرتباً ومجموعاً فى مصحف واحد غير متفرق فى العسب واللخاف فممنوع والدليل الذى استدل به لايدل عليه كما لايخفى، ويالله العجب كيف ذكر فى هذا المعرض ختمات ابن مسعود وأبى على النبي ﷺ وجعل ذلك من أدلة مدعاه مع أن مروى كل منهما يخالف مروى الآخر وكلاهما يخالفان ما فى المصحف العثمانى فالسور مثلاً فى مصحفنا مائة وأربعة عشرة بإجماع من يعتد به وقيل ثلاثة عشرة بجعل الانفال وبراءة

مختار حیدر: اس عبارت نے آپ کے جمع قرآن کی تمام عمارت کو دھڑام سے زمین بوس کر دیا ہے۔ ذرا غور سے سمجھنا۔

مختار حیدر: اس عبارت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کو ناخالص حالت میں چھوڑ کر گئے، نعوذ باللہ۔

اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ لکھا ہے کہ ☜ زمانہ صدیق میں جو متواتر نہیں تھا، اس کا اسقاط کر دیا گیا ☞ Boom

مختار حیدر: آگے لکھا ہے کہ جس کا نسخ نہیں پہنچا، اس کی قرات کی جاتی تھی۔ ایک اور Boom

مختار حیدر: میرے دوست، اس عبارت نے قرآن مجید کے محفوظ ہونے کی دھجیاں اڑادی ہیں۔ اس کتاب (جس کا سکین اوپر موجود ہے) کو دریابرد کر دینا چاہیے۔ ہم شیعان حیدر کرار کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مکمل چھوڑا۔ غیر معصوم لوگوں کو، جن کی زندگیوں میں بہت سی غلطیاں ہیں، اس قرآن کو خالص کرنے کا ٹاسک نہیں دیا۔ آپ کا ہر حوالہ آپ کے لیے نئ مشکل لاتا ہے۔ میرا مشورہ ہے، آئندہ مناظرہ میں خود کوئی دلیل نہ دینا، مخالف کو کہنا کہ دوست، تم دلیل دو، میں صرف اس پر اعتراضات اٹھاؤں گا 😉۔ آپ نے مزید سطور کو نشان لگا کر دیکھ لیا کہ کیا نتیجہ نکلا، میں نے اسی لیے صرف دو سطور کو نشان لگایا تھا۔ (اشارہ 172 کی طرف)

مختار حیدر: میرے دوست، بات قرات کی نہیں، قرات کے انکار کی ہے (اشارہ 173 کی طرف)۔ آپ ہر بلنڈر کو قرات کے فرق کی قالین کے نیچے چھپاتے ہیں، اور ایک صحابی قرات کا انکار ہی کر رہا ہے۔ قرات کے انکار کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے یہ مانا ہی نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے۔ بلکہ انہوں نے اس کو جعل سازی سمجھا، تبھی انکار کیا۔

مختار حیدر: برا نہ مانو دوست۔ آپ نے اعترض دوہرائے، میں نے جواب دوہرائے، حساب برابر (اشارہ 174 کی طرف)۔

مختار حیدر: قارئین، الحمدللہ، میرے چاروں نقاط کے دلائل مکمل ہو چکے۔ End

معاویہ: اب آخری ٹرن ہے یہ۔ میرے میسجز کے بعد وقت ختم۔ میرے اعتراضات تو اب بھی باقی ہیں جناب۔ آگے بتاتا ہوں کیسے۔

معاویہ: میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا، کہ جب ابن مسعود رض معوذتین کو قرآن ہی نہیں سمجھتے تھے تو انہوں نے تحریف کیسے کی معوذتین کو مصحف میں نہ لکھ کر؟ کوئی جواب نہیں دیا۔ مجبوری ہو یا نہیں۔ اطاعت تو ہے نہ؟

نہج البلاغہ کا خطبہ بھول گئے جہاں طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کا مجبوراً بیعت کرنے کا رد سیدنا علی رض نے کیا ہے؟

معاویہ: کبھی تو علماء کا اعتراف پیش کرنے کو فخر سے بیان کر رہے ہو تو کبھی ان کی بات کا انکار۔ یہ دورنگی کیوں؟

معاویہ: ورد اس روآیت کی طرف اشارہ ہے جو میں دو دن پہلے بھیج چکا ہوں اسی سیر اعلام سے، اس کی سند صحیح ہے۔

معاویہ: ابن تیمیہ نہیں علامہ ذھبی رح ہیں یہ۔

معاویہ: یہ میرے خلاف کہے ہوا کہ ابن مسعود رض کے مصحف میں منسوخ آیات تھیں؟ جو منہ میں آیا بول دیا بس۔

معاویہ: تاویل ہے تو کیا ہوا؟ آپ جو علماء کے حوالاجات پیش کر رہے تھے وہ بھی تو تاویلات ہی تھیں۔ عجیب بات ہے۔

معاویہ: چلو یہ تو مانا جناب نے کہ اہل السنت تحریف سے خود کو بچاتے ہیں۔ یعنی تم لوگ زبردستی جھوٹے الزامات لگا کر تحریف کا ڈرامہ کرتے ہو۔

معاویہ: اس بات کا میرے جواب سے کیا واسطہ؟ منسوخ آیات کی بات کو تحریف کہنا جہالت ہے جناب کی۔

معاویہ: جمع قرآن پر دیکھنا مزہ۔ کل جب بات ہو گی میرے دعویٰ پر تو۔

معاویہ: اس میسج کا دفاع کرنا کل، یہ کہ میسج موت ہے شیعوں کے لیے۔ الحمد للہ میں نے آپ کے ہر اعتراض کا جواب دیا۔

میرے سوالات کا جواب ابھی تک آپ پر انے قرض ہے۔ آپ نے صرف دھوکا دے کر اختلاف قرأت اور لحن وغیرہ کے اعتراضات اٹھا کر ان کو تحریف ثابت کرنے کی ناکام کوششیں ہی کی بس۔ سب دیکھ چکے ہیں کہ آپ کا دعویٰ کھوکھلا تھا کوئی دم نہیں تھا اس میں۔ اب کل میرے دعوے پر بات شروع ہو گی۔ بارہ گھنٹے[32]۔End

[32] پہلے مرحلہ کی گفتگو میں یہ آخری میسج تھا۔ اس مرحلہ میں شیعہ دعویٰ پر بات کی گئی۔ اس کے بعد گفتگو کا دوسرا مرحلہ معاویہ صاحب کے دعویٰ پر تھا۔

حصہ دوم۔

اہل سنت دعویٰ پر بحث

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ 12 گھنٹے شیعہ مناظر کے دعوے پر بات ہونے کے بعد آج سے اہل السنت کے دعوے پر بات شروع ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے میں اپنا دعویٰ لکھتا ہوں۔ میرا دعویٰ ہے کہ

شیعہ اپنے مذہب پر رہ کر موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھ سکتا[33]..

اب اس دعویٰ پر دلائل بھیج رہا ہوں۔

مختار حیدر: نہیں میرے بھائی۔ رکو ذرا۔ بہت جلدی میں ہو؟ معاویہ: جو بولنا ہے اپنی باری میں۔

مختار حیدر: جواب دعویٰ کا انتظار کرو۔ معاویہ: ڈرامہ بازی مت کرو اب۔

مختار حیدر: باری کی نوبت تو آنے دو بھائی۔ معاویہ: یہ وقت کاٹا جائے گا۔

مختار حیدر: یار آپ مناظر ہو؟ معاویہ: یہ وقت کاؤنٹ نہیں ہو گا۔

مختار حیدر: ابھی وقت شروع نہیں ہوا۔ معاویہ: ٹھیک ہے۔ مختار حیدر: اوکے۔

مختار حیدر: میرے دوست، آپ تحریف کی تعریف سے یا کسی اور وجہ سے اتنے کنفیوز تھے کہ جواب دعویٰ بھی نہ رکھا، مجھے یاد ہے، اس لیے میں جواب دعویٰ رکھوں گا۔ معاویہ: جواب دعویٰ بھیجو وقت ضائع نہ کرو۔

مختار حیدر: تھوڑا انتظار۔ معاویہ: اور کتنا انتظار کریں؟ مختار حیدر: دوست۔ تھوڑا صبر۔ آپ کا کئی کئی دن انتظار کیا ہم نے۔

معاویہ: انتظار تو آپ نے کروایا ہے اپنے کفر پر بات پر۔ مختار حیدر: معاویہ صاحب، کیا آپ مجھے اہل سنت سے سمجھتے ہیں یا شیعہ سمجھتے ہیں؟ معاویہ: یہ کیسا سوال ہے؟ جواب دعویٰ کہاں ہے؟ مختار حیدر: تنقیح بھی کوئی چیز ہے دوست۔ میرے سوال کا جواب دو۔ تمہارے دعویٰ پر کچھ روشنی چاہتا ہوں۔ معاویہ: یہ تنقیح ہے یا فالتو کی بات؟ میں تم کو شیعہ سمجھتا ہوں قرآن کا منکر سمجھتا ہوں۔ مختار حیدر: اچھی بات ہے۔ معاویہ: کام کی تنقیح کرو نہ کہ فالتو۔ بات تو کرنی ہے بارہ گھنٹے۔

مختار حیدر: میرے دوست، تم نے میرے بارہ گھنٹے بیس سے زیادہ دنوں میں پورے کروائے، اب تھوڑا صبر۔ میں ان شاء اللہ پانچ چھ دنوں میں آپ کا وقت پورا کر دوں گا۔

معاویہ: آپ نے اپنے کفر پر ابھی تک بات ہی شروع نہیں کی چالیس دن ہو گئے ہیں۔ مختار حیدر: 😮، کونسے چالیس دن؟

معاویہ: جواب دعویٰ؟ مختار حیدر: میں قرآن مجید کو مکمل طور پر منزل من اللہ اور محفوظ سمجھتا ہوں، تم کہتے ہو کہ شیعہ اپنے اصول پر رہتے ہوئے قرآن مجید کو نہیں مان سکتا۔ ساتھ ہی مجھے شیعہ بھی کہہ رہے ہو۔ یہ کیسی تضاد بیانی ہے آپ کی (01)۔

مختار حیدر: تنقیح 😉

معاویہ: کونسے قرآن کو؟ کیا تنقیح کروانی ہے؟ مختار حیدر: اس وقت جو پوری دنیا میں دستیاب ہے۔ الحمد سے لیکر والناس تک

معاویہ: یعنی عثمان رض کا جمع کردہ قرآن؟

مختار حیدر: اگر یہ انہیں کا جمع کردہ ہوا تب بھی مجھے اعتراض نہیں۔

مختار حیدر: تضاد بیانی کی وجہ؟ معاویہ: اگر؟ یعنی آپ کو شک ہے؟ کونسا تضاد؟

---

[33] معاویہ صاحب کی طرف سے پیش کردہ اہل سنت کا دعویٰ۔

مختار حیدر: کیا دلیل ہے کہ موجودہ مصحف حضرت عثمان کا اکٹھا کیا ہوا ہے؟(02)

معاویہ: دلائل دوں؟ یا تنقیح کروانی ہے؟(03)

مختار حیدر: (01 کی طرف اشارہ)، مختار حیدر: (02 کی طرف اشارہ)

معاویہ: یعنی موجودہ قرآن کو مصحف عثمانی نہیں مانتے نہ؟(02 کی طرف اشارہ)

معاویہ: جواب(03 کی طرف اشارہ)۔، تنقیح ختم؟

مختار حیدر: (01 کی طرف اشارہ)۔ معاویہ: کیا کر رہے ہو یہ؟

معاویہ: کیا کروں میں اس کو؟

مختار حیدر: مجھے شیعہ کہتے ہو جبکہ میں شیعت پر رہتے ہوئے موجودہ قرآن مجید کو محفوظ اور منزل من اللہ سمجھتا ہوں۔ تمہارے اس الزام کی میرے بارے میں کیا حیثیت ہے جو تم نے دعویٰ میں رکھا ہے۔

معاویہ: تم کو شیعہ کہہ کر ہی تم کو منکر قرآن کہہ رہا ہوں۔ اور شیعہ ہونا مختار کا نام نہیں۔ شیعہ ہونا کتب شیعہ پر چلنے کا نام ہے

معاویہ: تم کو شیعہ تمہارے کہنے پر کہہ رہا ہوں جو تم خود کو شیعہ کہہ رہے ہو۔

مختار حیدر: میں منکر قرآن نہیں۔ اب مجھے شیعہ کہو گے یا نہیں(04)۔

معاویہ: دلائل شروع کرتا ہوں۔

مختار حیدر: صبر دوست۔

معاویہ: شیعہ کتب مانتے ہو تو سچے شیعہ ہو(04 کی طرف اشارہ)۔(05)

معاویہ: کتنا صبر؟

مختار حیدر: (02 کی طرف اشارہ)(06)

معاویہ: یعنی موجودہ قرآن کو مصحف عثمانی نہیں مانتے نہ؟(06 کی طرف اشارہ)

مختار حیدر: آپ تمام اہل سنت کتب مکمل طور پر مانتے ہو؟(05 کی طرف اشارہ)(07)

معاویہ: تو چلو بتاؤ کس نے جمع کیا ہے موجودہ قرآن؟(06 کی طرف اشارہ)

معاویہ: الحمدللہ(07 کی طرف اشارہ)(08)۔

مختار حیدر: دونوں باتوں پر ٹھہرو ذرا(قرآن حضرت عثمان کے اکٹھا کرنے اور تمام اہل سنت کتب کو ماننے پر)۔

معاویہ: تم انکار کرنا جس کو نہیں مانتے(07 کی طرف اشارہ)۔ میں پیش کروں تو سب کو کافر کہتے جانا(09)۔ وقت ضائع کرنے کی طریقے ہیں بس۔

مختار حیدر: کافر کہنے کی دلیل مانگی ہے میں نے ابھی(09 کی طرف اشارہ)(10)۔ ذرا صبر۔

معاویہ: تحریف قرآن پر موت آتی ہے تم لوگوں کو۔ لو دلائل اب(10 کی طرف اشارہ)۔ اب اپنے وقت پر بولنا۔

مختار حیدر: میرے دوست، میری دفعہ کئی کئی دن مصروف رہے۔ گروپ چھوڑ گئے۔ اب ذرا بھی صبر نہیں؟

معاویہ: کیا تم بھی مصروف ہوا ابھی؟ کس بات کی دیر ہے یہ بتاؤ؟

مختار حیدر: نہیں، ابھی جب گفتگو شروع ہو گی تو آپ کی مصروفیت نکل آئے گی کوئی۔

معاویہ: جواب دعویٰ کہاں ہے؟

مختار حیدر: صبر ,ابھی پتہ لگتا ہے آپ کا۔

مسند أبي داود الطيالسي

سليمان بن داود بن الجارود

المتوفى سنة ٢٠٤ھ

تحقيق

الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع

مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية

بدار هجر

الجزء الثالث

هجر

للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

سَمِعْتُ أَنَسًا يقولُ : جَمَعَ القُرْآنَ على عَهْدِ رسولِ اللَّهِ ﷺ أربعةٌ ؛ أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ ، ومُعاذٌ ، وزَيْدُ بنُ ثابتٍ ، وأبو زَيْدٍ[١] . قال : قلتُ لأنسٍ : مَنْ أبو زَيْدٍ ؟ قال : أَحَدُ عُمُومَتِي[٢] .

٢١٣١– حدثنا أبو داودَ ، قال : حَدَّثَنا هَمَّامٌ ، عن قَتادةَ ، عن أنسٍ ، أَنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِى الصَّلَاةِ » . فاشْتَدَّ قَوْلُه فى ذلكَ حَتَّى قال : « لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ ، [٣]أَوْ لَتُخْطَفَنَّ[٣] أَبْصَارُهُمْ »[٤] .

---

(١) قيل : هو قيس بن السكن بن زعوراء الأنصارى ، من بنى عدى بن النجار . انظر الفتح ٩/ ٥٣، والإصابة ٥/ ٤٧٦.

(٢) حديث صحيح . أخرجه مسلم (٢٤٦٥) ، وأبو يعلى (٣٢٥٥) ، والبيهقى ٦/٢١١ من طريق المصنف .

وأخرجه أحمد (١٣٩٧٢) ، والبخارى (٣٨١٠) ، والترمذى (٣٧٩٤) ، والنسائى فى الكبرى (٨٠٠٠) ، وأبو يعلى (٣١٩٨) ، وابن حبان (٧١٣٠) من طريق شعبة ، به .

وأخرجه أحمد (١٣٤٦٦) ، والبخارى (٥٠٠٣) ، ومسلم (٢٤٦٥) ، والبزار (٢٨٠٢، ٢٨٠٣– كشف) ، وأبو يعلى (٢٨٧٨، ٢٩٥٣) من طريق قتادة ، به .

وأخرجه البخارى (٥٠٠٤) من طريق ثابت وثمامة ، عن أنس . وفيه « أبو الدرداء » مكان « أبى بن كعب » . وانظر الفتح ٩/٥٢، ٥٣.

(٣ – ٣) فى خ ، ص : « وليخطفن » .

(٤) حديث صحيح . أخرجه أحمد (١٢٠٨٤، ١٢١٢٥، ١٢١٦٧، ١٢١٧٦، ١٢٤٤٩، ١٣٧٣٦) ، وعبد بن حميد (١١٩٥) ، والدارمى (١٣٠٧) ، والبخارى (٧٥٠) ، وأبو داود (٩١٣) ، وابن ماجه (١٠٤٤) ، والنسائى (١١٩٢) ، وأبو يعلى (٢٩١٨، ٢٩٦٥، ٣١٦٠) ، وابن خزيمة (٤٧٥، ٤٧٦) ، وابن حبان (٢٢٨٤) ، وأبو نعيم فى أخبار أصبهان ١/ ٣٣٧، والبيهقى ٢/ ٢٨٢، والبغوى فى شرح السنة (٧٣٩) من طرق عن قتادة ، به . وانظر العلل لابن أبى حاتم (٣٠٢) ، والفتح ٢/٢٣٣.

٥٠٨

معاویہ: کیا مقصد اس کا؟ (سکین کے متعلق پوچھا)۔(11)

مختار حیدر: 👆 (07 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: مدعی ہو یا سائل؟

مختار حیدر: یہ جواب یاد رکھنا (08 کی طرف اشارہ)۔ بتاتا ہوں (11 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: کام کی بات کوئی نہیں کر رہے (12)۔

مختار حیدر: تم نے کہا تم سب اہل سنت کتب کو مکمل طور پر مانتے ہو، یہ لو اس کتاب کو مانو (مسند طیالسی کے بالا سکین کی طرف اشارہ)۔ شروع ہو گئی کام کی بات (12 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: مانتا ہوں بالکل اس کو۔

مختار حیدر: اب صبر ذرا۔

معاویہ: مدعی ہو یا سائل؟ یہاں تو چار ہیں میں تو اور بھی مانتا ہوں(12)۔

مختار حیدر: اس کی صحیح سند روایت کہہ رہی ہے کہ چار لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں قرآن مجید جمع کیا۔ اب کہاں گئے حضرت عثمان؟(13)

معاویہ: مان لیا۔ اب کیا ہوا(13 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: تو یہ بھی آپ کے خلاف بات ہے(12 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: 👆(13 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: اس سے کیا ثابت ہوا کہا عثمان رض نے جمع نہیں کیا؟ جواب دعویٰ؟

مختار حیدر: اللہ کے بندے، جب چار لوگوں سے زیادہ نے جمع کر لیا پہلے ہی، تو پھر حضرت عثمان کیسے جمع کر گئے؟

معاویہ: اس سے تو اتنا ثابت ہوتا ہے لہٰذا ان لوگوں نے بھی اپنے لیے قرآن جمع کیا تھا(14)۔ عثمان رض کے مصحف کا انکار کیسے ہوا؟ یہ بولو کہ یہ کس کا جمع کردہ ہے؟ بات گھما نہیں سکتے میرے سامنے۔ میں دلائل کی طرف نہیں جا رہا کہ یہی مصحف عثمانی ہی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم اصل بات سے بھاگو مت۔ اور میں تم کو بھاگنے دونگا بھی نہیں(15)۔

مختار حیدر: حضرت عثمان نے بے کار کام کیوں کیا؟(14 کی طرف اشارہ)(16)۔ پہلے سے چار سے زیادہ مصاحف موجود تھے۔ بعد والے کے کریڈیٹ میں کیوں ڈالتے ہو قرآن کا جمع کرنا۔ پہلے والوں کا کیا قصور؟

معاویہ: موجودہ مصحف تمہارے نظریہ کے مطابق کس کا ہے؟(17)

مختار حیدر: پچھلے بارہ گھنٹوں سے زیادہ وقت سے میں ہی تو بھاگ رہا ہوں 😉، قارئین گواہ ہیں(15 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: جواب(17 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میں نے تمہاری کتاب کی صحیح حدیث پیش کر دی۔ تم اب بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو؟(18)۔

مختار حیدر: 👆(16 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: تم میری کتاب کب سے ماننے لگ گئے؟(18 کی طرف اشارہ)(19)۔

مختار حیدر: واہ(19 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: تمہارا عقیدہ میری کتب کے مطابق ہے؟(18 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: یار آپ مناظر ہو؟

معاویہ: الحمدللہ۔

مختار حیدر: معذرت، تمہاری عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے۔ مخالف کو اس کی کتاب سے دلیل نہیں دیتے؟(20)

معاویہ: یہ کس کا عقیدہ بتا رہے ہو یہاں؟(01 کی طرف اشارہ)۔(21)

معاویہ: گھاس تم کو چرواتا ہوں دیکھتے جاؤ۔ تو تم نے اس روایت سے اپنا کونسا عقیدہ بتایا؟

مختار حیدر: تم میری ٹرن میں اپنی ہی کتب سے میرا رد کر رہے تھے، میں نے اس لیے نہیں ٹوکا کہ آپ کی حالت زیادہ اچھی نہیں تھی 😉

معاویہ: تم بھی یہی کرنے والے ہو ابھی، دیکھنا۔

مختار حیدر: 👆 (20 کی طرف اشارہ)۔ معاویہ: جواب؟ (21 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: کونسا عقیدہ ثابت کیا اپنا تم نے اس روایت سے؟ (20 کی طرف اشارہ)۔ (22)۔

مختار حیدر: 👆 (16 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: 👆 (22 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: کیا کر رہے ہو یہ؟ جواب کون دیگا؟ (22 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میں نے چار نام دیے قرآن مجید اکھٹا کرنے والے۔ (23)۔

معاویہ: تمہارا کونسا عقیدہ ثابت ہوا اس سے؟ (23 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: اب تم حضرت عثمان کو قرآن جمع کرنے والا ثابت کرو۔

مختار حیدر: تمہارا عقیدہ رد کیا میں نے اس سے (22 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: تمہارے نزدیک قرآن معصوم نے جمع کیا ہے نہ؟ مختار حیدر: نہیں۔

معاویہ: بات تمہارے عقیدہ پر ہے یا میرے عقیدے پر؟ (24) غیر معصوم نے جمع کیا ہے موجودہ قرآن؟ (25)۔

مختار حیدر: حضرت عثمان کو کون جامع قرآن کہتا ہے؟ (24 کی طرف اشارہ)۔ (26)۔

معاویہ: اس پر ہے مناظرہ؟ (26 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: تم نے کہا تھا۔ اب دلیل دو یا غلطی مان لو (27)۔

معاویہ: جواب؟ (25 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: کونسی غلطی؟ (27 کی طرف اشارہ)۔ مختار حیدر: حضرت عثمان جامع قرآن۔ معاویہ: یہ موضوع ہے؟

مختار حیدر: تم نے کہا تھا۔ معاویہ: کہا تھا یا پوچھا تھا آپ سے؟ جواب نہیں دو گے؟ مختار حیدر: تم نہیں مانتے، جو کچھ پوچھا مجھ سے؟ معاویہ: کیا مطلب؟ مختار حیدر: حضرت عثمان کے متعلق کیوں پوچھا؟ تم نہیں مانتے ان کو جامع قرآن؟ (28)۔

معاویہ: پوچھنا غلط ہے؟

مختار حیدر: 👆 (28 کی طرف اشارہ)۔ معاویہ: بات کس کے عقیدے پر ہے؟ (28 کی طرف اشارہ)۔ بولتی بند (25 کی طرف اشارہ) (29)۔

مختار حیدر: سیکھنے کے لیے پوچھا؟ معاویہ: تمہارا نظریہ جاننے کے لیے پوچھا۔

مختار حیدر: ابھی جواب دیتا ہوں دوست (29 کی طرف اشارہ)۔ مختار حیدر: پریشان نہیں ہونا۔ اپنا نظریہ بتاؤ۔

معاویہ: کب دو گے؟ (30)۔

مختار حیدر: میں نے صحیح سند روایت دی ہے (31)۔ معاویہ: بات کس پر ہے؟ شیعہ پر یا سنی نظریہ پر؟

مختار حیدر: ابھی مناسب وقت آنے والا ہے 😉 (30 کی طرف اشارہ)۔ (32)۔

معاویہ: کیوں دی؟ (31 کی طرف اشارہ)۔ دیکھتے جانا آگے۔

مختار حیدر: بھاگ لو دوست۔ ابھی بڑھ بڑھ کر پوچھ رہے تھے، اب بھاگ لو۔ (33)۔

معاویہ: کس کے جواب انتظار میں ہو؟ (32 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: 👆 (33 کی طرف اشارہ)۔ معاویہ: جواب دعویٰ؟ ایڈمن کہاں ہیں؟

مختار حیدر: 👆 (28 کی طرف اشارہ)۔ مختار حیدر: 👆 (28 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: یا کیا مذاق لگا رکھا ہے شیعہ مناظر نے ایڈمن صاحب؟

مختار حیدر: بھاری ہو گئی بات؟

معاویہ: یہی جو کر میرے سامنے لائے ہو جو سنجیدہ ہی نہیں۔

مختار حیدر: یار آپ تو مذاق نہ کرو۔ دلیل دو حضرت عثمان کی

معاویہ: ابوذر صاحب۔ ابوذر: جی بھائی۔ معاویہ: ایڈمن سے بات ہو گی اب، کیا ہو رہا ہے یہ؟

مختار حیدر: معاویہ صاحب اس سے بھی بھاگ لیے (28 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: آپ کا مناظر وقت ضائع کر رہا ہے۔

ابوذر: مختار بھائی، آپ معاویہ صاحب کے تحفظات دور کریں۔

معاویہ: جواب ہی نہیں دے رہا۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب یہ نہیں بتا رہے (28 کی طرف اشارہ)۔ (34)۔

معاویہ: میں پوچھ رہا ہوں کہ کس کے عقیدے پر بات ہے؟ یہ بتا ہی نہیں رہا۔

معاویہ: جھوٹ کیوں بول رہے ہو (34 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: خود ہی بات چھیڑی اور آیت پیش کرنے کی طرح بھاگ لیے۔



معاویہ: یہ بتایا نہیں؟ (سکرین شاٹ کی طرف اشارہ)

ابوذر: معاویہ صاحب، مختار صاحب نے تو تڑاک سے بات نہیں کی اب تک

معاویہ: تم کو بھاگنا ہے بس۔ اس کی اوقات یہی ہے۔ آپ اس کو لائن پر لائیں تو بات سیدھی ہو گی[34]۔

---

[34] اس مرحلہ پر دونوں مناظر صاحبان میں تکرار ہوئی، جو کہ غیر ضروری قرار دیتے ہوئے حذف کی جا رہی ہے۔

مختار حیدر:اب میں جواب دعویٰ بھیجتا ہوں،کچھ انتظار۔ **معاویہ**:موضوع بدلنے کیلئے ناکام کوشش۔ **مختار حیدر**:ھھھ۔
معاویہ:اور انتظار؟ **مختار حیدر**:جواب دعویٰ:شیعہ حیدر کرار کی طرف سے:

☜ [35]جمہور شیعہ علماء نے موجودہ قرآن مجید کو اول تا آخر منزل من اللہ مانا ہے۔اور مخالفین نے ان کو شیعہ ہی تسلیم کیا ہے۔ ☞

معاویہ:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج سے اہل السنت کے دعوے پر بات شروع ہو رہی ہے۔ میں دوبارہ اپنا دعویٰ لکھتا ہوں تاکہ بعد میں آنے والوں کو پتا چلے۔ میرا دعویٰ ہے کہ:

☜ [36]شیعہ اپنے مذہب پر رہ کر موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھ سکتا.. ☞

اب اس دعویٰ پر دلائل بھیج رہا ہوں،

في جمع القرآن ٤٩

تفسير الصافي
تأليف
فيلسوف الفقهاء، وفقيه الفلاسفة، أستاذ عصره ووحيد دهره، المولى محسن الملقب بـ"الفيض الكاشاني"
المتوفى سنة ١٠٩١هـ
صححه وقدم له وعلق عليه
العلامة الشيخ حسين الأعلمي
الجزء الأول
منشورات
مكتبة الصدر طهران. شارع ناصرخسرو
تلفون ٢٩٧٦٩٦

وما عهد به إليه تسليماً وهذا مما أخبرتك أنه لا ...
وصفا ذهنه وصح تمييزه وكذلك قوله سلام عل...
صلّى الله عليه وآله وسلم بهذا الاسم حيث قال...
لمن المرسلين﴾ ، لعلمه بأنهم يسقطون قول ...
عليه وآله وسلم كما أسقطوا غيره وما زال رسول ...
ويقربهم ويجلسهم عن يمينه وشماله حتى اذن ...
واهجرهم هجراً جميلاً ، وبقوله : فما للذين كف...
وعن الشمال عزين أيطمع كل امرىء منهم أن ي...
مما يعلمون . قال : واما ظهورك على تناكر قو...
اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء . وليس...
النساء ولا كل النساء أيتام فهو مما قدمت ذكره ...
وبين القول في اليتامى وبين نكاح النساء من ال...
القرآن وهذا وما أشبهه مما ظهرت حوادث ال...
ووجد المعطلون وأهل الملل المخالفة للاسلام ...
شرحت لك كل ما أسقط وحرّف وبدّل مما يجري هذا المجرى لطال وظهر ما تحظر التقية إظهاره من مناقب الأولياء ومثالب الأعداء .

أقول : المستفاد من جميع هذه الأخبار وغيرها من الروايات من طريق أهل البيت عليهم السلام إن القرآن الذي بين أظهرنا ليس بتمامه كما أُنزل على محمد صلّى الله عليه وآله وسلم بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله ومنه ما هو مغير محرف وإنه قد حذف عنه أشياء كثيرة منها اسم علي عليه السلام في كثير من المواضع ومنها غير ذلك وأنه ليس أيضاً على الترتيب المرضي عند الله وعند رسوله صلّى الله عليه وآله وسلم .

وبه قال علي بن إبراهيم قال في تفسيره : وأما ما كان خلاف ما أنزل الله

(١) قوله : مهطعين : أي مسرعين عزين : أي فرق شتّى . كان المشركون يحلقون حول رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم حلقاً حلقاً «منه قدس سره».

اس حوالے میں بات واضح موجود ہے کہ شیعہ کتب میں موجود اہل بیت کی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بلکہ اس کے خلاف ہے اس میں تغیر اور تحریف (تبدیلی) ہوئی ہے، اس میں سے بہت سے آیات نکالی گئی ہیں جن میں سے سیدنا علی رض کا نام بہت سے مقامات سے نکالا گیا ہے اور یہ قرآن اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کی ترتیب کے مطابق بھی نہیں۔

[35] مختار حیدر صاحب شیعہ کی طرف سے پیش کیا گیا دعویٰ۔

[36] فخر الدین معاویہ صاحب دیوبندی کی طرف سے پیش کیا گیا دعویٰ۔

معاویہ: تو میرا دعویٰ ثابت ہوا کہ شیعہ نظریہ کے مطابق موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے اور تحریف شدہ پر ایمان نہیں ہوتا جیسا کہ موجودہ انجیل پر ایمان نہیں کسی مسلمان کا، End

مختار حیدر: ماشاءاللہ۔ میں سمجھا تھا کہ آپ کی پہلے سے تیاری ہے یا میرے پندرہ بیس دنوں (کی گفتگو) میں آپ نے تیاری کر لی ہو گی۔ لیکن معاملہ تو پہلے جیسا ہی ہے، خیر۔ اپنا دعویٰ دیکھو دوست۔



مختار حیدر: آپ نے مذہب کی بنیاد پر دلیل دینی ہے، روایات کی بنیاد پر نہیں۔ لیکن یہ بات آپ کو سمجھ نہیں آئے گی۔ تفصیل بتاتا ہوں۔

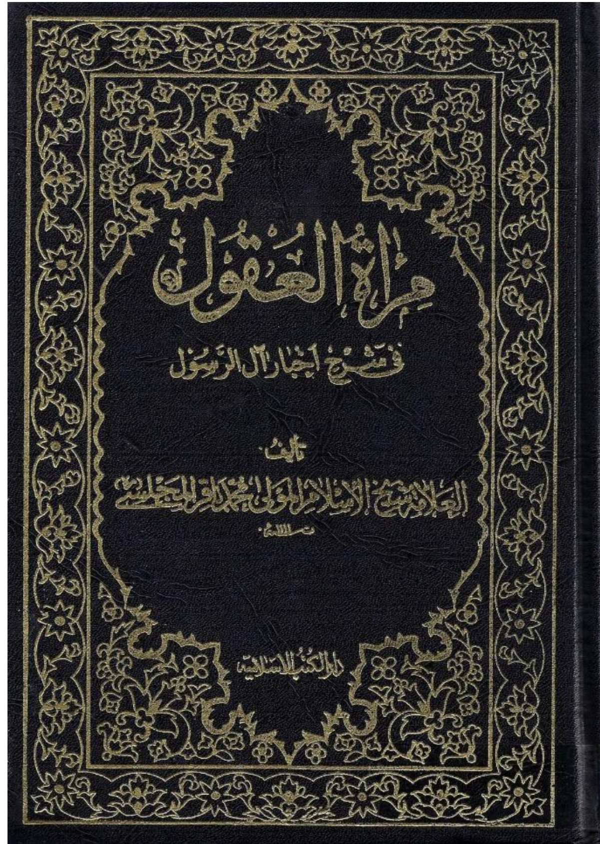
مختار حیدر: میرے دوست، حدیث سے شغف رکھنے والا ہر بندہ جانتا ہے کہ متعارض حدیثیں موجود ہوتی ہیں۔ اور ان کے تعارض کو دور کرنے کے قوانین بنائے گئے ہیں۔ آپ نے ☜ روایت پیش نہیں کرنی ☞، ☜ نہ جمہور سے ہٹ کر شیعہ علماء کے اقوال پیش کرنے ہیں ☞۔ آپ نے ہمارے مذہب کی بنیاد پر اپنی بات ثابت کرنی ہے، ☜ جیسا کہ آپ کا دعویٰ ☞ ہے۔

مختار حیدر: اس سکین کو غور سے دیکھو (معاویہ صاحب کے پیش کردہ تفسیر صافی کے سکین کی طرف اشارہ)۔ مصنف نے کئی باتیں کی ہیں۔ لیکن ☜ موجودہ قرآن پر عدم ایمان کا اظہار نہیں کیا ☞۔

مختار حیدر: جواب دعویٰ: شیعہ حیدر کرار کی طرف سے،

☜ جمہور شیعہ علماء نے موجودہ قرآن مجید کو اول تا آخر منزل من اللہ مانا ہے۔ اور مخالفین نے ان کو شیعہ ہی تسلیم کیا ہے۔ ☞ (35)۔

مختار حیدر: قارئین یہ ☝ میرا جواب دعویٰ تھا۔ معاویہ صاحب، آپ کی دلیل آپ کے دعویٰ کے مطابق نہیں۔ اس کا تو کام ختم ہو گیا۔ اب میں جوابی دلیل دیتا ہوں، جو ان شاءاللہ جواب دعویٰ کے مطابق، اور آپ کے لیے شافی جواب ہو گی۔



مرآة العقول

في شرح أخبار آل الرسول

تأليف

العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي

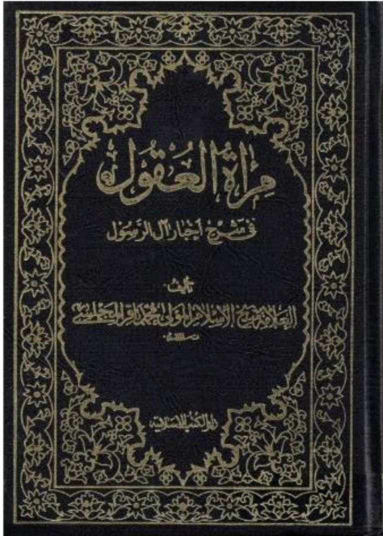
شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٨ هـ

الجزء الأول

مختار حیدر: یہ کتاب کے سرورق (36)۔

عليهم السلام والسنن القائمة الّتي عليها العمل ، وبها يؤدّي فرض الله عزّ وجلّ و سنّة نبيّه صلى الله عليه وآله وقلت : لو كان ذلك رجوت أن يكون ذلك سبباً يتدارك الله [تعالى] بمعونته وتوفيقه إخواننا وأهل ملّتنا ويقبل بهم إلى مراشدهم .

فاعلم يا أخي أرشدك الله أنّه لايسع أحداً تمييز شيء ممّا اختلفت الرّواية فيه عن العلماء عليهم السلام برأيه ، إلاّ على ماأطلقه العالم بقوله عليه السلام : « اعرضوها على كتاب الله فماوافي كتاب الله عزّ وجلّ فخذوه ، وما خالف كتاب الله فردّوه » و قوله عليه السلام : « دعوا ما وافق القوم فإنّ الرشد في خلافهم » وقوله عليه السلام « خذوا



قد فصّلنا القول في ذلك في المجلّد الآخر من كتاب بحار الانو...
ذلك والحقّ عندي فيه : أنّ وجود الخبر في أمثال تلك الأصول...
جواز العمل به ، لكن لابدّ من الرجوع إلى الأسانيد لترجيح...
التعارض ، فانّ كون جميعها معتبراً لاينافي كون بعضها أقوى ، وأ...
يكون جميع الكافي معروضاً على القائم عليه السلام لكونه في بلدة ال...
على ذي لبّ ، نعم عدم إنكار القائم وآبائه صلوات الله علي...
أمثاله في تأليفاتهم ورواياتهم ممّا يورث الظنّ المتاخم للعلم
بفعلهم ومجوّزين للعمل بأخبارهم .

قوله : بمعونته وتوفيقه ، قيل : الضميران عائدان الى السبب لاإلى الله تعالى ، لخلوّ الجملة الوصفيّة عن العائد ويمكن تقدير العائد .

قوله : ممّا اختلفت الرواية فيه ، قيل:المراد بالروايات المختلفة الّتي لايحتمل الحمل على معنى يرتفع به الاختلاف بملاحظة جميعها ، وكون بعضها قرينة على المراد من البعض ، لاالّتي يتراءى فيها الاختلاف في بادى الرأى ، وطريق العمل في المختلفات الحقيقيّة كما ذكره بعد شهرتها وإعتبارها العرض على كتاب الله والأخذ بموافقه دون مخالفه ، ثمّ الأخذ بمخالف القوم ، ثمّ الأخذ من باب التسليم بأيّها تيسّر « انتهى » .

مختار حیدر: یہ دیکھیں، ہمارے عظیم محدث کا عظیم شیعی معیار۔ شیخ علامہ محمد بن یعقوب کلینی صاحب کے الفاظ الکافی کے مقدمہ سے نقل کیے گئے ہیں۔ علامہ کلینی فرماتے ہیں کہ ☜ اختلاف روایت کے وقت قرآن مجید کسوٹی ہے ☞۔

جو کتاب اللہ کے موافق ہو، قبول کیا جائے گا، اور جو مخالف ہو، وہ رد کیا جائے گا۔ اور اس کے ثبوت میں امام کا فرمان نقل کر رہے ہیں۔

مختار حیدر: آپ کو چیلنج ہے کہ ایسا سنہرا اصول اپنے محدث امام بخاری سے دکھاؤ، اگر دکھا سکو (37)۔ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قارئین آپ نے شیعہ مناظر کی بے بسی دیکھ لی کہ کس طرح ادھر اُدھر کی باتیں کر رہا ہے اور میری دلیل کو ہاتھ تک نہیں لگایا (38)۔ ان کو پتا ہے کہ اس نے بھانڈا کھولا ہوا ہے شیعہ مذہب کا۔ اب تو انہوں نے اپنا مذہب شیعہ مولویوں کو بنایا ہوا ہے جو کہ غیر معصوم ہیں (39)۔ جو صبح شام یہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب معصومین سے ثابت ہے آج وہ غیر معصومین کو اپنا مذہب قرار دے رہا ہے۔ کہاں گیا وہ ثقلین سے تمسک کا ڈرامہ؟ اب کیوں اہل بیت کو چھوڑ دیا، کہہ رہا ہے کہ اس اسکین میں عدم ایمان کا ذکر نہیں (40)۔ واہ جناب، آپ سمجھ رہے ہیں کہ شاید کسی مجلس میں بیٹھے ہو کہ کوئی کچھ نہیں کہے گا کو منہ سے نکال دو۔ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ قرآن میں تبدیلی ہوئی، الفاظ نکالے گئے، اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہے، علی رض کا نام کافی مقامات سے نکالا گیا۔ اب بتاؤ کیا ایسے قرآن پر ایمان ہے تمہارا؟ بولو بولو۔

وہ بھی اماموں کے فرامین سے یہ ثابت ہے۔

معاویہ: یہ بتاؤ کہ تمہارے مذہب کا مدار شیعہ مولویوں پر ہے یا ائمہ معصومین کے اقوالات پر؟ آج تو کھول کر بول دو (35 کی طرف اشارہ) (41)۔

معاویہ: کس قرآن کی بات کر رہے ہو؟ (36 کی طرف اشارہ)۔ موجودہ قرآن پر تو بحث چل رہی ہے تو اس پر روایات کی بنیاد کیسے رکھی جائے گی؟ (42)۔ کچھ سوچ کر بولا کرو۔ مثال کے طور پر کسی آدمی کے سچے یا جھوٹے ہونے پر بحث ہو رہی ہو، آپ جیسا کوئی عقل مند یہ کہے کہ اسی سے پوچھو کہ وہی سچا ہے یا جھوٹا؟ تو یہ آپ جیسے عقل مند ہی کہہ سکتے ہیں۔

معاویہ: عبارت غور سے پڑھ کر ذرا بتادو کہ کیا کہہ رہا ہے یہاں؟ (43)۔ (تفسیر صافی کے سکین کی طرف اشارہ)، امید ہے کہ اس کے ایک بھی سطر کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے۔ اہل بیت (کی) ثابت شدہ روایات سے کیا ثابت کر رہا ہے؟ (44)۔ اگلی باری میں شیعہ علماء کو نظریہ بھی بیان کرو نگا صبر کرو، ابھی تو پہلا گھنٹا ہے (45)۔ End

مختار حیدر: خوب میرے دوست، خوب۔ پانی پی لو تھوڑا سا۔ (37 کی طرف اشارہ)۔ قارئین، نوٹ فرمالیں کہ اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ مومنین کرام، مبارک ہو، آپ کے ائمہ علیہم السلام اور محدثین نے جو عزت و احترام قرآن مجید کو دیا، وہ غیروں نے نہیں دیا۔

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔۔۔یا علی

مختار حیدر: میرے دوست، میں نے تمہارے دعویٰ کو بے وقوفانہ ثابت کر دیا، اب جو مرضی کہتے رہو شرمندگی مٹانے کے لیے (38 کی طرف اشارہ)۔ اور تمہیں جواب بھی دیا ہے، شیعہ مذہب اور شیعہ اصول سے۔

مختار حیدر: تمہاری آنکھیں میرے دعویٰ کے دوران خاصی کمزور ہو گئیں تھیں۔ اب لگتا ہے کہ ناکام دعویٰ رکھنے کا پتہ چلنے پر بالکل ہی رہ گئی ہیں (39 کی طرف اشارہ)۔ میرے دوست، میں نے شیخ کلینی کا جو اصول بتایا، اس میں امام علیہ السلام کا فرمان بطور دلیل موجود ہے۔ آنکھیں کھول کر پڑھو۔

مختار حیدر: میرے دوست، عدم ایمان کے الفاظ دکھاؤ، تمہاری عقل و منطق ہمارے کسی کام کی نہیں (40 کی طرف اشارہ)۔

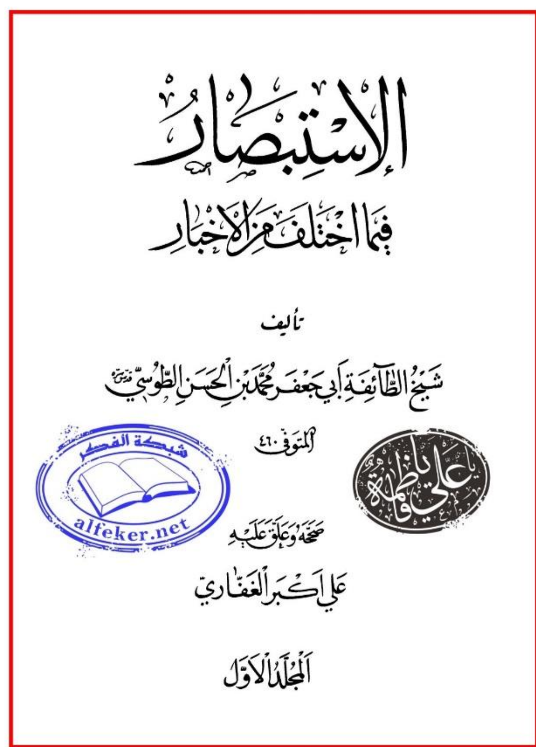
مختار حیدر: میرے دوست، بول چکا، امامؑ کا فرمان بطور دلیل موجود ہے (41 کی طرف اشارہ)۔ اور گھبرانا نہیں، اتنے دلائل دوں گا کہ میری سابقہ ٹرن (شیعہ دعویٰ کی ٹرن کی طرف اشارہ) بھول جاؤ گے۔

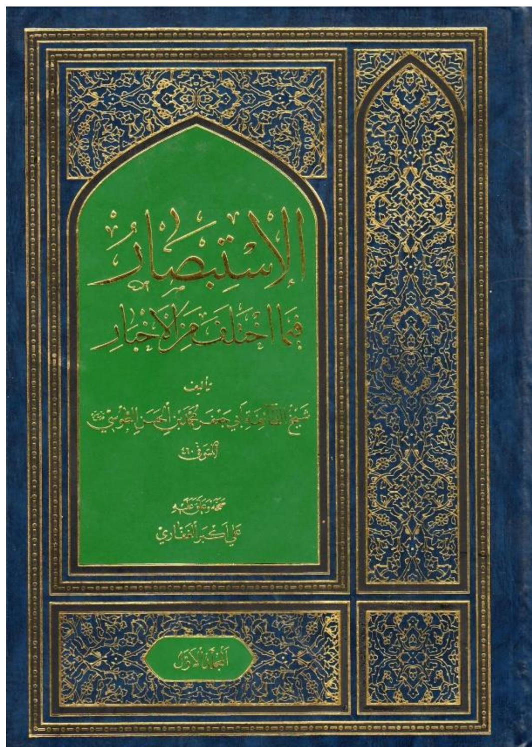
مختار حیدر: یہ دلیل تمہارے گلے فٹ ہو گئی میرے دوست (42 کی طرف اشارہ)۔ ہمارے ائمہ علیہم السلام اور علماء و محدثین جس قرآن کو معیار قرار دے رہے ہیں، آپ جیسے باطل کوش لوگ عام لوگوں میں اسی قرآن مجید کے خلاف ہم پر تہمت لگاتے ہو، ذرا ٹھنڈے دل سے سوچنا تنہائی میں۔

مختار حیدر: میرے دوست، گھبرانا نہیں۔ میں تمہارے دعویٰ اور دلائل کے ایک ایک لفظ کو روشنی میں لاؤں گا (43 کی طرف اشارہ)۔

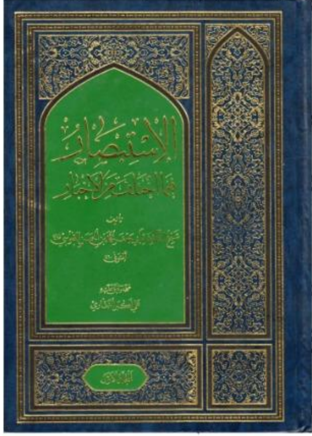
مختار حیدر: میں نے جو روایات کے تعارض کے قوانین کا ذکر کیا، اسے گول کر گئے نا 😉 (44 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میرے دوست، ہم منتظر ہیں (45 کی طرف اشارہ)۔: ویسے اس عبارت میں تم نے 👈 اقوالات 👉 کا لفظ غلط لکھا ہے۔ ضد آڑے نہ آئے تو اگلی بار 👈 اقوال 👉 لکھنا 😉 (41 کی طرف اشارہ)۔ جی قارئین، ہم نے اپنے عظیم محدث سے امام علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں شیعہ روایات پرکھنے کا ایک اصول پیش کیا۔ اب ایک اور محدث کا قول پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی حدیث معصوم علیہ السلام کی روشنی میں یہ اصول اپنایا ہے۔ یہ محدث چار بنیادی شیعہ کتب میں سے دو کے مولف ہیں۔ جی ہاں، یہ شیخ طوسی ہیں۔





مختار حیدر: سرورق



أبي سارة « قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا أصاب ثوبي ... قبل أن أغسله ؟ قال : لا بأس ، إنّ الثّوب لا يَسكَر » (١).

١٩٠ ثق ﴿٦٦١﴾ ٦ ـ روى سعد ، عن أحمد بن محمّد ، عن ... عن عبدالله بن بُكَير « قال : سأل رَجل أباعبدالله عليه السلام ـ و ... والنّبيذ يصيب الثّوب ، قال : لا بأس ».

مج ﴿٦٦٢﴾ ٧ ـ و بهذا الإسناد عن عبدالله بن بُكير ، ... عن الحسن بن أبي سارَة قال: «قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا ... والمجوس و ندخل عليهم و هم يأكلون و يشربون ، في... ثيابي الخمر ؟ فقال : لا بأس به إلّا أن تشتهي أن تغسِلَه (٣) ».

(يب : ج ١ ص ٢٩٧)

مج ﴿٦٦٣﴾ ٨ ـ سعد بن عبدالله ، عن محمّد بن الحسن ، عن أيّوب بن نوح ، عن صَفوانَ ، عن حمّادِ بن عثمان قال : حدَّثني الحسين بن موسى الحنّاط « قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يشرب الخمر ثمّ يمجُّه (٤) مِن فيه فيصيب ثوبي ، فقال : لا بأس ».

(يب : ج ١ ص ٢٩٧)

فالوجه في هذه الأخبار كلّها أن نحملها على ضرب من التّقيّة ، لأنّها موافقة لمذاهب كثيرة من العامّة ، و إنّما قلنا ذلك لأنّ الأخبار الأوّلة مطابقة لظاهر القرآن ، قال الله تعالى : «إنّما الخَمرُ و المَيْسِرُ وَ الأنْصابُ والأزْلامُ رِجْسٌ» (٥) فحَكَم على الخمر بالرّجاسَة .

و قد روي عنهم عليهم السلام أنّهم قالوا : «إذا جاءكم عنّا حديثان فاعرضوهما على كتاب الله ، فما وافق كتاب الله فخذوه و ما خالفه فاطْرَحوه» .

---

١ ـ يدلُّ على عدم نجاسة الخمر ، و جواز الصّلاة بالثّوب المصاب به ، لكن له معارض في الأخبار. ٢ ـ كذا في جميع النّسخ و في التّهذيب أيضاً .

٣ ـ في التّهذيب : «أن تغسله لأثره» . و يدلُّ على حرمة الخمر و عدم نجاسته ، و محمولٌ على التّقيّة . ٤ ـ مجَ الرّجل الماء : رمى به . ٥ ـ المائدة : ٩٠ .

و هذه الأخبار مخالفة لظاهر القرآن ، فينبغي أن يكون العمل على غيرها .
والّذي يدلُّ على أنّ هذه الأخبار خرجت مخرج التّقيّة ما :

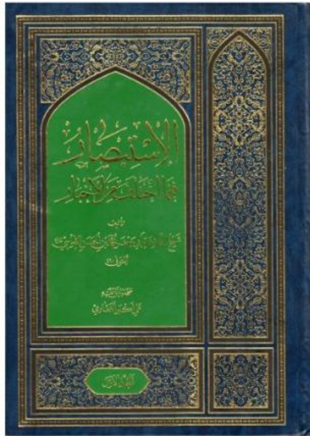
صح ﴿٦٦٤﴾ ٩ ـ أخبرني الشّيخ ـ رحمه الله ـ عن جعفر بن محمّد ، عن محمّد ابن يعقوب ، عن الحسين بن محمّد ، عن عبدالله بن عامر ، عن عليّ بن مَهزيار ؛ و محمّد بن يحيى ، عن أحمدَ بنِ محمّد ، عن عليّ بن مَهزيار ؛ و عليّ بن محمّد ، عن سهل بن زياد ، عن عليّ بن مَهزيار « قال : قرأت في كتاب كتبه عبدالله بن محمّد[1] إلى أبي الحسن عليه السلام : جُعِلتُ فِداك روى زرارة عن أبي جعفر و أبي عبدالله عليهما السلام في الخمر يصيب ثوب الرَّجل أنّهما قالا : لابأس أن يصلّي فيه ، إنّما حرّم شربُها ، و رَوى غير زرارة عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : إذا أصاب ثوبك خمرٌ أو نبيذ ـ يعني المسكر ـ فاغسِلْه إن عرفت موضعه و إن لم تعرِف موضعه فاغسل كلّه ، و إن صلّيت فيه فأعِد صلاتك ، فأعلمني ما آخذ به ؟ فوقّع بخطّه عليه السلام و قرأته : خذ بقول أبي عبدالله عليه السلام » . (في : ج ٣ ص ٤٠٧ • يب : ج ١ ص ٢٩٨)

١٩١ ↓

فأمره بالأخذ بقول أبي عبدالله عليه السلام الّذي يتضمّن التّحريم والعُدول عن قوله مع قول أبي جعفر عليه السلام الّذي يتضمّن الإباحة ، فدلّ على أنّ ذلك خرج مخرج التّقيّة ، لأنّه لو لم يكن كذلك لكان الأخذ بقولهما معاً أولى ، على أنَّ الأخبار الأخيرة الّتي أوردناها ليس في شيءٍ منها أنّه لا بأس بالصّلاة في الثّياب الّتي يصيبها الخمر ، و إنّما سئل عن ثوب يصيبه الخمر ، قال : لا بأس به ، و يجوز أن يكون نفى الحظر عن لبسها[2] والتّمتّع بها ، و إن لم تجز الصّلاة فيها .

فأمّا ما رواه :

ضع ﴿٦٦٥﴾ ١٠ ـ سعد بن عبدالله ، عن أحمدَ بنِ محمّد ، عن معروف ؛ و عبدالله بن الصّلت ، عن صَفوانَ بن يحيى ، عن إسحاق عبدالحميد بن أبي الدَّيلم « قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : رَجلٌ



١ ـ مشترك بين الحضينيّ الثّقة و البلويّ الضّعيف .
٢ ـ الضّمير راجع إلى الثّياب .

مختار حیدر: جی قارئین۔

شیخ طوسی کی اس کتاب کا نام ہی ☜ اختلافی خبروں میں بصیرت ☞ ہے۔ اس صفحہ (212) پر موجود عبارت میں شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے ایک روایت (663) کو رد کیا ہے۔ اور رد کرنے کی دلیل یہ دی ہے کہ ☜ یہ قرآن مجید سے متصادم ہے ☞۔ اور ایک ☜ آیت سے دلیل ☞ دی ہے تصادم کی۔ (46)

آخر میں امام علیہ السلام کے فرمان کو پیش کیا ہے کہ قرآن مجید کسوٹی ہے۔ یہ قرآن مجید پر ایمان کا عملی مظاہرہ ہے۔ جس میں عالم کا فتویٰ بھی موجود ہے اور امام علیہ السلام کا فرمان بھی موجود ہے۔
اس صفحہ (213) پر بھی لکھا کہ اس طرح کی خبریں اس لیے رد کی جائیں گی، کیونکہ یہ قرآن مجید کے خلاف ہیں۔
مختار حیدر: معاویہ صاحب، آپ کے دلیل آپ کے دعویٰ سے کوسوں دور ہے۔ یہ لیں، ہمارے دلائل، آپ کے لیے مسکت اور شافی جواب، اور ہمارے دعویٰ کے مطابق۔ اگلی بار کوشش کریں کہ دعویٰ کے مطابق دلیل دے کر رسوائی سے بچیں۔
اور ایک کوشش یہ کریں کہ ایمانداری برتیں۔ صفحہ 49 کی عبارت نظر آئی آپ کو، لیکن صفحہ 51 کی عبارت نظر نہیں ائی؟

علامہ فیض کاشانی صاحب نے ہر طرح بحث کی ہے۔ پہلے تنقیدی انداز میں اور پھر آخر میں اپنے عقیدہ اور قرآن مجید پر ایمان کے اثباتی انداز میں۔
آپ کو یاد ہو گا، میں نے سابقہ ٹرن میں آپ کے علماء کے دو حوالے دیے تھے، قطع و برید کرنے کے۔
یہ چیز ان علماء کے ماننے والوں میں بھی پائی جاتی ہے۔
مختار حیدر: اگلی بار امید ہے کہ سیاق و سباق سے ہٹ کر جزوی عبارت پیش نہیں کریں گے۔



shiaonlinelibrary.com/5
67


الكتب | المجموعات | المؤلفون | المطبعات | الناشرون | مفاتيح البحث | البحث | بحث Google

التفسير الصافي - الفيض الكاشاني - ج ١ - الصفحة ٥١

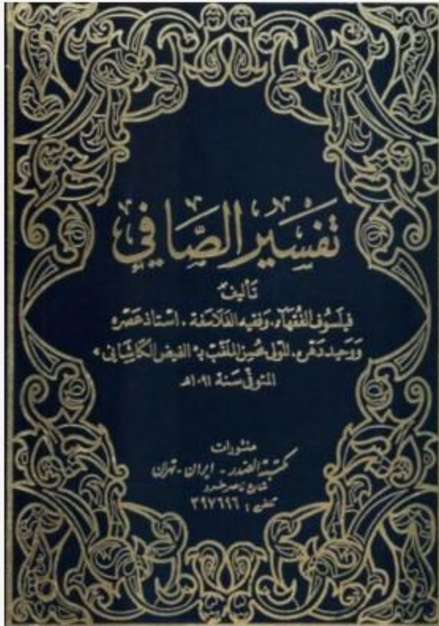
إماما ورحمة ومن قبله كتاب موسى، وقوله: وما هي إلا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وإنما هو نحيي ونموت لأن الدهرية لم يقروا بالبعث بعد الموت وإنما قالوا: نحيى ونموت فقدموا حرفا على حرف ومثله كثير.
قال: وأما الآيات التي هي في سورة وتمامها في سورة أخرى فقول موسى: أتستبدلون الذي هو أدنى بالذي هو خير اهبطوا مصر فإن لكم ما سألتم فقالوا: يا موسى إن فيها قوما جبارين وإنا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فإن يخرجوا منها فإنا داخلون، ونصف الآية في سورة البقرة ونصفها في سورة المائدة. وقوله: اكتتبها فهي تملى عليه بكرة وأصيلا، فرد الله عليهم وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك إذا لارتاب المبطلون، فنصف الآية في سورة الفرقان ونصفها في سورة العنكبوت ومثله كثير انتهى كلامه.
أقول: ويرد على هذا كله إشكال وهو أنه على هذا التقدير لم يبق لنا اعتماد على شئ من القرآن إذ على هذا يحتمل كل آية منه أن يكون محرفا ومغيرا ويكون على خلاف ما أنزل الله فلم يبق لنا في القرآن حجة أصلا فتنتفي فائدته وفائدة الأمر باتباعه والوصية بالتمسك به إلى غير ذلك، وأيضا قال الله عز وجل: وإنه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه. وقال: إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون فكيف يتطرق إليه التحريف والتغيير، وأيضا قد استفاض عن النبي (صلى الله عليه وآله وسلم) والأئمة (عليهم السلام) حديث عرض الخبر المروي على كتاب الله ليعلم صحته بموافقته له وفساده بمخالفته فإذا كان القرآن الذي بأيدينا محرفا فما فائدة العرض مع أن خبر التحريف مخالف لكتاب الله مكذب له فيجب رده والحكم بفساده أو تأويله
ويخطر بالبال في دفع هذا الإشكال والعلم عند الله أن يقال: إن صحت هذه الأخبار فلعل التغيير إنما وقع فيما لا يخل بالمقصود كثير إخلال كحذف اسم علي وآل محمد (صلى الله عليهم)، وحذف أسماء المنافقين عليهم لعائن الله فإن الانتفاع بعموم اللفظ باق وكحذف بعض الآيات وكتمانه فان الانتفاع بالباقي

(٥١)

مختار حیدر: اب آپ کو اگلا چیلنج دیتا ہوں۔ شیخ طوسی علیہ الرحمہ کے سنہری اصول و فتویٰ جیسا اصول اپنے امام مسلم سے ثابت کرو، تا کہ پتہ چلے کہ آپ کا قرآن مجید سے محبت کا دعویٰ کھوکھلا نہیں، اس میں تھوڑی سی جان بھی ہے۔ اور ہاں، اگلی دلیل اپنے دعویٰ کے مطابق دینا (47)۔ End

معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قارئین یہ وہی شخص ہے جو مجھے طعنہ دے رہا تھا کی مولوی نہیں روایات پیش کرو (48)۔ یہ بھی کہ رہا تھا کہ تم نے اپنی کتب پیش کی ہیں۔ اور اب دیکھ رہے ہیں کہیں غیر معصوم مولوی اور اپنی کتب پیش کر رہا ہے۔ یہ مجھے طعنہ دے کر خود وہی کام کر رہا ہے۔ بہر حال میں آپ کو اس کی علم مناظرہ سے ناواقفیت اور دور نگی بتا رہا تھا۔

٥٢ .... المقدمة السادسة



باق مع أن الأوصياء كانوا يتداركون ما ...
قوله عليه السلام في حديث طلحة : ...
الجنة فإن فيه حجتنا وبيان حقنا و...

ولا يبعد أيضاً أن يقال أن بعض ...
ولم يكن من أجزاء القرآن فيكون التبدي...
تفسيره وتأويله أعني حمله على خلاف...
نزلت أن المراد به ذلك لا أنها نزلت م...
اللفظ .

ومما يدل على هذا ما رواه ...
السلام : أنه كتب في رسالته إلى سعد...
حروفه وحرّفوا حدوده فهم يروونه ولا ...
والعلماء يحزنهم تركهم للرعاية . الحديث .

وما رواه العامة أن علياً عليه السلام كتب في مصحفه الناسخ والمنسوخ ومعلوم أن الحكم بالنسخ لا يكون إلا من قبيل التفسير والبيان ولا يكون جزء من القرآن فيحتمل أن يكون بعض المحذوفات أيضاً كذلك هذا ما عندي من التقصي عن الاشكال والله يعلم حقيقة الحال . واما اعتقاد مشايخنا «ره» في ذلك فالظاهر من ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكليني طاب ثراه أنه كان يعتقد التحريف والنقصان في القرآن لأنه كان روى روايات في هذا المعنى في كتابه الكافي ولم يتعرض لقدح فيها مع أنه ذكر في أول الكتاب أنه كان يثق بما رواه فيه وكذلك استاذه علي بن إبراهيم القمي (ره) فان تفسيره مملوّ منه وله غلوّ فيه ، وكذلك الشيخ أحمد بن أبي طالب الطبرسي رضي الله عنه فانه أيضاً نسج على منوالهما في كتاب الاحتجاج . واما الشيخ أبو علي الطبرسي فانه قال في مجمع البيان : اما الزيادة فيه فمجمع على بطلانه وأما النقصان فيه فقد روى جماعة من أصحابنا وقوم من حشوية العامة أن في القرآن تغييراً ونقصاناً

معاویہ: پس جناب اب ان کے مولویوں پر آجائیں، واضح لکھا ہے کہ شیعوں کے مشائخ یعنی کافی کا مصنف یعقوب کلینی[37]، تفسیر قمی والا علی بن ابراہیم قمی اور الاحتجاج الطبرسی والا ان کا شیخ احمد بن ابی طالب.. یہ سارے تحریف کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یہ بولیں جناب، دیکھیں کیا کہتے ہیں اپنے ان مولویوں کے بارے میں (49)۔

معاویہ: یہ ان کا بھیجا ہوا اسکین تفسیر صافی والا، اس میں انہوں نے خیانت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک اشکال کو عقیدہ بنا کر پیش کیا ہے اور آگے والی بات چھوڑ دی جس میں وہ اس اشکال کا جواب دے رہا ہے۔

الكتب المجموعات المؤلفون المطبعات الناشرون مفاتيح البحث البحث بحث Google

سير الصافي - الفيض الكاشاني - ج ١ - الصفحة ٥١

إماما ورحمة ومن قبله كتاب موسى، وقوله: وما هي إلا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وإنما هو نحيي ونموت لأن الدهرية لم يقروا بالبعث بعد الموت وإنما قالوا: نحيى ونموت فقدموا حرفا على حرف ومثله كثير.

قال: وأما الآيات التي هي في سورة وتمامها في سورة أخرى فقول موسى: أتستبدلون الذي هو أدنى بالذي هو خير اهبطوا مصر فإن لكم ما سألتم فقالوا: يا موسى إن فيها قوما جبارين وإنا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فإن يخرجوا منها فإنا داخلون، ونصف الآية في سورة البقرة ونصفها في سورة المائدة. وقوله: اكتتبها فهي تملى عليه بكرة وأصيلا، فرد الله عليهم وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك إذا لارتاب المبطلون، فنصف الآية في سورة الفرقان ونصفها في سورة العنكبوت ومثله كثير انتهى كلامه.

أقول: ويرد على هذا كله إشكال وهو أنه على هذا التقدير لم يبق لنا اعتماد على شئ من القرآن إذ على هذا يحتمل كل آية منه أن يكون محرفا ومغيرا ويكون على خلاف ما أنزل الله فلم يبق لنا في القرآن حجة أصلا فتنتفي فائدته وفائدة الأمر باتباعه والوصية بالتمسك به إلى غير ذلك، وأيضا قال الله عز وجل: وإنه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه. وقال: إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون فكيف يتطرق إليه التحريف والتغيير، وأيضا قد استفاض عن النبي (صلى الله عليه وآله وسلم) والأئمة (عليهم السلام) حديث عرض الخبر المروي على كتاب الله ليعلم صحته بموافقته له وفساده بمخالفته فإذا كان القرآن الذي بأيدينا محرفا فما فائدة العرض مع أن خبر التحريف مخالف لكتاب الله مكذب له فيجب رده والحكم بفساده أو تأويله

ويخطر بالبال في دفع هذا الإشكال والعلم عند الله أن يقال: إن صحت هذه الأخبار فلعل التغيير إنما وقع فيما لا يخل بالمقصود كثير إخلال كحذف اسم علي وآل محمد (صلى الله عليهم)، وحذف أسماء المنافقين عليهم لعائن الله فإن الانتفاع بعموم اللفظ باق وكحذف بعض الآيات وكتمانه فان الانتفاع بالباقي

(٥١)

مفاتيح البحث: الرسول الأكرم محمد بن عبد الله صلى الله عليه وآله (1)، سورة العنكبوت (1)، سورة الفرقان (1)، سورة البقرة (1)، القرآن الكريم (3)، الباطل، الإبطال (1)، الموت (1)، النفاق (1)، الحج (1)

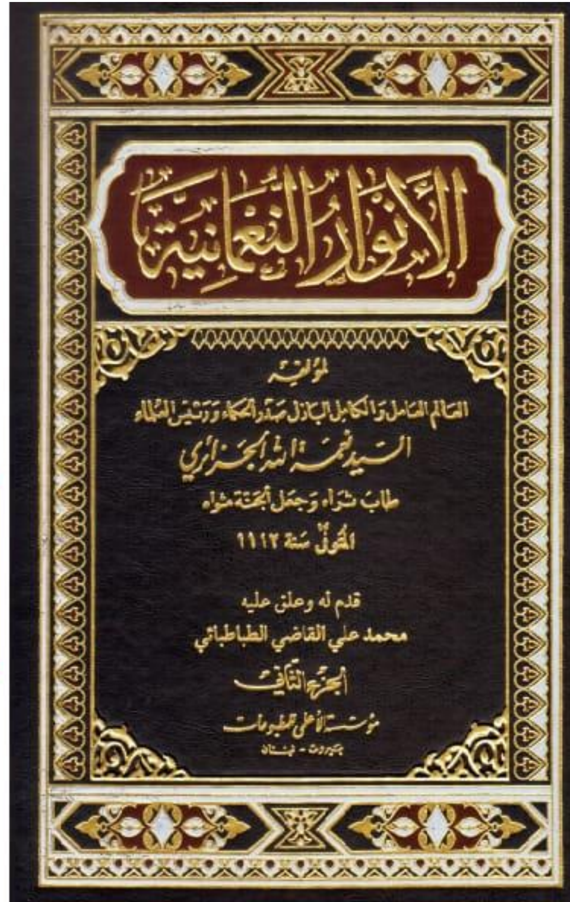
میں بتاتا ہوں آپ کو، یہاں مختار صاحب کے نشانات سے ملا فیض کاشانی اعتراض نقل کر رہا ہے ان تحریف کی روایات پر۔

پھر لال نشان جو میں نے نیچے لگایا ہے وہاں خود ہی انہی اشکالات کا جواب دے رہا ہے اس میں قرآن میں تبدیلی اور تغیر کا اقرار کر رہا ہے۔ بتائیں مختار صاحب ایسا ہے نہیں؟ یہی جو میں نے لال نشان لگایا ہے اس میں کیا کہہ رہا ہے؟ باقی آپ اپنے مولویوں کے

[37] شرائط میں طے تھا کہ مناظر صاحبان ایک دوسرے کے اکابرین کا نام احترام سے لیں گے۔ مختار صاحب نے پورے مناظرے میں معاویہ دیوبندی کے کسی عالم کا بدتمیزی سے ذکر نہیں کیا۔ لیکن یہ معاویہ ایسا جاہل اور بدتمیز شخص ہے جو اصولوں کی پاسداری نہیں کرتا۔ جب دلائل کے میدان میں ہمارے مناظر نے اس کی درگت بنائی تو اس نے بدتمیزی کرتے ہوئے اپنی بھڑاس نکالی۔ اسی لیے اس جیسے جہلاء سے ہمارے مناظرین مناظرہ کرنے سے کتراتے ہیں۔ ورنہ دلائل کے معاملے میں یہ لوگ یتیم ہیں، اور ان کو جواب دینے کے لیے عام شیعہ مومنین ہی کافی ہیں۔

حوالے دے رہے ہیں ان کا جواب میں آگے خود شیعہ مجتہد سے دونگا بے فکر رہیں۔ الحمد للہ آپ جیسوں کا علاج آپ ہی کے گھر سے موجود ہے(50)۔

معاویہ: میرے سوال کا کوئی جواب نہیں آیا، کہ جب یہی قرآن زیر بحث ہے تو اسی کو معیار بنانا جہالت ہے کہ نہیں آپ کی؟ اور میں آگے یہ بھی بتانے جارہا کہ موجودہ قرآن کو کیوں پڑھتے اور اس کی باتیں کرتے ہو تم شیعہ۔ میں تمہاری باتوں کا رد شیعہ سے دکھاتا ہوں دیکھتے جاؤ(46 کی طرف اشارہ)۔(51)۔



نور فيما يختص بالصلاة ٣١٥

آلاف آية ومائتا آية وستّ وثلاثون آية؛ وجميع حروف القرآن ثلاثمائة ألف حرف وأحد وعشرون ألف حرف ومائتان وخمسون حرفاً.

والظاهر أنّ هذا القول إنّما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة، منها سدّ باب الطعن عليها بأنّه إذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده وأحكامه؛ مع جواز لحوق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الأعلام رووا في مؤلّفاتهم أخباراً كثيرة تشتمل على وقوع تلك الأمور في القرآن؛ وأنّ الآية هكذا أنزلت ثمّ غيّرت إلى هذا.

الرابع أنّه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء أنّهم قالوا ليس المراد بتواتر السبع والعشر أنّ كلّ ما ورد من هذه القراءات متواتر بل المراد انحصار المتواتر الآن فيما نقل من هذه القراءة؛ فإنّ بعض ما نقل عن السبعة شاذّ فضلاً عن غيرهم فإذا اعترف القرّاء بمثل هذا فكيف ساغ لنا الحكم على هذه القراءات كلّها بالتواتر كما قاله العلاّمة في كتاب المنتهى؛ وكيف ظهرت لنا القراءة المتواترة حتّى نقرأ بها في الصلاة، وكيف حكمنا بأنّ الكلّ قد نزل به الروح، فإن هذا القول منهم رجوع عن التواتر.

الخامس أنّه قد استفاض في الأخبار أنّ القرآن كما أنزل لم يؤلّفه أمير المؤمنين عليه السلام بوصيّة من النبيّ صلى الله عليه وآله، فبقي بعد موته ستّة أشهر مشتغلاً بجمعه، فلمّا جمعه كما أنزل أتى به إلى المتخلّفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطّاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرآنك، عندنا قرآن كتبه عثمان. فقال لهم عليّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّى يظهر ولدي المهديّ عليه السلام. وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خالٍ من التحريف؛ وذلك

بنشره وقد صار ضرره أكثر من نفعه بل لا نفع يتصور في نشره.
فإنه جهز السلاح للعدو وهيأه وأداه إلى أيدي خصماء الإسلام ولذا إذا نظر العلامة الأكبر بطل العلم المتبحر في العلوم الإسلامية آية الله الحاج ميرزه فتح الله الشهير بـ(شيخ الشريعة) الأصفهاني رحمه الله إلى كتاب فصل الخطاب قال ما هذا لفظه الشريف: (كاش قلم مؤلفش مى شكست واين كتاب را تأليف نميكرد) كما نقل لنا ذلك جمع من مشايخنا وأساتذتنا الثقات من تلامذته قدس سره ويقال أن بعض أعداء الدين وخصماء المذهب حرضه على تأليف ذلك الكتاب وهو رحمه الله لم يشعر بذلك الغرض الفاسد وليس هذا الحدس أو النقل ببعيد والله العاصم.

معاویہ: یہ لو سیدنا علی رض کا عقیدہ موجودہ قرآن کے بارے میں۔ یہاں واضح موجود ہے کہ سیدنا علی رض شیعہ مذہب کے مطابق اس قرآن کو نہیں مانتے، بلکہ انہوں نے الگ سے قرآن جمع کیا تھا[38] کو ابھی بارہویں امام کے پاس ہے(52)۔ آخر میں یہ بھی ہے کہ تمہارا قرآن تحریف شدہ ہے اور شیعوں کے امام مہدی کے پاس والا تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے۔ اب کیا کہتے ہیں آپ؟ **معاویہ:** End

---

[38] یہ ایسی بے وقوفانہ بات ہے کہ معاویہ صاحب کی ایک بار پھر کلاس لی جائے اس پر۔ ہمارے مناظر نے حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب سمیت بہت سے لوگوں کے بارے میں ثابت کیا کہ ان کے پاس اپنے اپنے مصاحف تھے۔ اگر معاویہ صاحب کی یہ منطق مان لی جائے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اگر اپنے لیے مصحف لکھا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ اس موجودہ قرآن کے انکاری ہیں، تو یہی الزام حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب سمیت بہت سے صحابہ کرام پر لگے گا۔ اس کے علاوہ حضرت عائشہ وحفصہ کے بارے میں صحیح سند روایات سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے لیے خصوصی مصاحف لکھوائے، اور اس میں ایک مقام پر لکھنے والے کو تاکید کی کہ یہ آیت ایسے نہیں ایسے لکھو۔ حوالہ جات اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

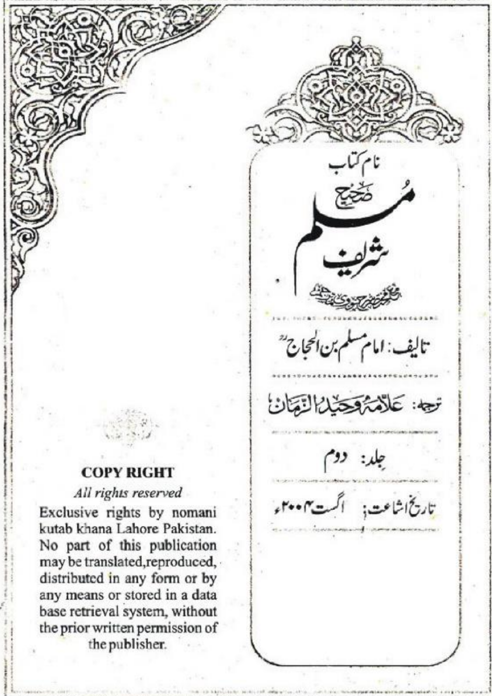
صحیح مسلم شریف (جلد دوم) — مساجد کے مسائل

١٤٢٧- عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٤٢٧- ابویونس جو مولیٰ ہیں حضرت عائشہؓ کے یعنی آزاد کردہ غلام انھوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہم کو لکھ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت حافظوا علی الصلوات پر پہنچو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا تو میں نے ان کو خبر دی۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ یوں لکھو حافظوا علی الصلوات والصلوٰة الوسطی وصلوٰة العصر وقوموا للہ قانتین یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز عصر کی اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہو اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے ایسا ہی سنا ہے۔

١٤٢٨- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللَّهُ فَنَزَلَتْ ((**حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى**)) فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذَنْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

١٤٢٨- براء بن عازبؓ نے کہا کہ اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات والصلوٰة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور ہم اس کو پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر یہ منسوخ ہو گئی اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوٰة


نام کتاب
صحیح مسلم شریف
تالیف: امام مسلم بن الحجاج
ترجمہ: علامہ وحید الزمان
جلد: دوم
تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

١٤٢٩- قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

١٤٣٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ

١٧٨

[39] حضرت عائشہ کا غلام ابی یونس بیان کر رہا ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے ان کے لیے مصحف لکھنے کا حکم دیا، اور اس میں ایک آیت میں و صلاة العصر کے اضافی الفاظ لکھوائے۔

---

[39] یہ حوالہ صرف سابقہ حاشیہ کی وضاحت کے لیے دیا گیا ہے۔

صحيح ابن حبان

بترتيب

ابن بلبان

تأليف

الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي

المتوفى سنة ٧٣٩هـ

المجلد الرابع عشر

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

٢٢٨ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان

ذِكْرُ قِرَاءَةِ المصطفى ﷺ:

﴿حَافِظُوا على الصَّلَوَاتِ والصَّلاة الوُسْطَى﴾

٦٣٢٣ ـ أخبرنا أحمدُ بنُ عليِّ بنِ المثنَّى، قال: حدَّثنا أبو خيثمةَ، قال: حدَّثنا يعقوبُ بنُ إبراهيمَ بنِ سعدٍ، قال: حدَّثنا أبي، عنِ ابنِ إسحاقَ، قال: حدَّثني أبو جعفر محمَّدُ بنُ عليٍّ ونافعٌ

أن عمرو بنَ رافع[1] مولى عمرَ بنِ الخطَّابِ حدَّثهما أنَّه كانَ يكتبُ المصاحِفَ في عهدِ أزواجِ النَّبيِّ ﷺ، قالَ: فاستكتبتني حَفْصَةُ مُصْحَفاً، وقالتْ: إذا بلغتَ هذه الآيةَ مِنْ سورة البقرةِ، فلا تَكْتُبْهَا حتَّى تأتِيَنِي بها، فأُمِلَّهَا عليكَ كما حفظتُها مِنْ رسولِ اللّهِ ﷺ. قالَ: فلمَّا بلغتُها جئتُها بالورقةِ التي أكتُبُها، فقالتْ: اكتبْ: ﴿حافِظُوا على الصَّلَوَاتِ والصَّلاةِ الوُسطى﴾ وصلاة العصر ﴿وقُومُوا لله قَانِتِينَ﴾[2].

[٨:٥]

= وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

وانظر الحديث المتقدم برقم (٣٩٣٢).

وقوله ﴿واتخذوا﴾ هو بكسر الخاء على تأويل الأمر باتخاذ مقام إبراهيم مصلى، وهي قراءة ابن كثير وأبي عمرو، وعاصم وحمزة والكسائي، وقرأ نافع وابن عامر بفتح الخاء على وجه الخبر. انظر: الطبري ٣٢/٣ ـ ٣٣ و«زاد المسير» ١٤٢/١.

(١) في الأصل و«التقاسيم» ٥/لوحة ٢٧٩: عمرو بن نافع، والمثبت من ثقات المؤلف وغيره، وهو الصحيح.

(٢) عمرو بن رافع روى عنه جمع، وذكره المؤلف في «الثقات» ١٧٦/٥ و١٧٨، وأورده البخاري في «تاريخه» ٣٣٠/٦ في ترجمة عمرو بن رافع، =

صحیح ابن حبان کی صحیح سند روایت[40] کے مطابق حضرت حفصہ نے حضرت عمر کے غلام عمرو بن نافع کو حکم دیا کہ وہ ان کے لیے مصحف لکھے۔ ساتھ ہی تاکید کی کہ جب فلاں آیت پر پہنچو تو مت لکھنا جب تک کہ میں نہ آجاؤں اور اس آیت کو ویسے نہ لکھواؤں جیسا میں نے رسول اللہ علیہ و الہ وسلم سے سنا ہے۔ غلام کہتا ہے کہ جب میں مذکورہ آیت پر پہنچا تو میں ورق لے کر جناب حفصہ کے پاس پہنچا، تو انہوں نے مجھے یوں لکھوایا۔۔۔۔۔و صلاۃ العصر۔۔۔۔

اور قارئین، موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ معاویہ صاحب جو الزام حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں ہماری کتب سے ثابت کرنا چاہتے تھے، اگر اسے درست مانتے ہیں تو پہلے اپنے گھر کی خبر لیں اور دیکھیں کہ ان کے محدثین نے کیا کیا انکشافات کیے ہیں۔

(اختتام حاشیہ نمبر 6)

[40] یہ حوالہ صرف حاشیہ نمبر چھ کی وضاحت کے لیے دیا گیا ہے۔

مختار حیدر: جی قارئین۔ معاویہ صاحب اپنے دعویٰ سے اب بھی اتنے ہی دور ہیں، جتنا مشرق مغرب سے دور ہے۔ میرے دوست، منہ پر پانی کے چھینٹے مارو۔ اپنا دعویٰ پڑھو، میں نے آپ کے بے وقوفانہ اور لایعنی سوالات کا شافی جواب دے دیا ہے، لیکن اس جواب کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوال کی حیثیت درست تھی(53)۔ اپنا دعویٰ پڑھو اور شیعہ مذہب کو دلائل میں لاؤ۔ روایات کا ذکر لا رہے ہو، اور وہ بھی قطع وبرید کے ساتھ۔ 👈 اپنا دعویٰ پڑھو اور اس کے مطابق دلائل دو 👉 آپ سوچ لو، اتنی دیر میں میں آپ کے بے وقوفانہ اور موضوع سے ہٹے دلائل کا پردہ فاش کر لوں۔

مختار حیدر: بدتمیزی سے خطاب کرنے سے پتہ چل رہا ہے کہ تمہارے پاس دلائل نہیں۔ میں سمجھ سکتا ہوں 😉 (48 کی طرف اشارہ)۔ میں نے کئی بار کہا کہ دلیل کے طور پر امام علیہ السلام کا فرمان پیش کیا ہے ہمارے علماء نے۔ لیکن آپ کو نظر نہیں آئے گا، ان شاء اللہ۔

مختار حیدر: 👆 (47 کی طرف اشارہ)۔ یہ چیلنج بھی بغیر جواب کے رہا مومنین۔

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔۔یا علی

مختار حیدر: میرے دوست، اپنا دعویٰ کوڑے میں پھینک چکے؟ (49 کی طرف اشارہ)۔ اپنا دعویٰ دیکھو اور اپنے دلائل دیکھو۔

لیکن گھبرانا نہیں، ہم آپ کو اس بے ڈھنگے اعتراض کا جواب پہلے بھی دے چکے، اور مزید بھی دیں گے۔ تاکہ قارئین جان لیں کہ آپ کے پاس اپنے دعویٰ کے مطابق دلیل نہیں، اور جو دلیل ہے، وہ بھی غلط ہے۔

آپ تو اپنی کتب کو بھی بغیر سمجھے اور پڑھے پیش کر رہے تھے، یہ تو پھر بھی ہماری کتب ہیں دوست، 😉۔

آپ کو بہت سے الفاظ نہ نظر آئے، اور نہ سمجھ آئے۔ پہلے مصنف نے کہا کہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ محذوفات تفسیری تھے۔ پھر کہہ رہے ہیں کہ تبدیلی یا تو معنوی ہوئی یا حروف کی(54)۔

٥٢ .... المقدمة السادسة

باق مع أن الأوصياء كانوا يتداركون ما فاتنا منه من هذا القبيل ويدل على هذا قوله عليه السلام في حديث طلحة : إن أخذتم بما فيه نجوتم من النار ودخلتم الجنة فإن فيه حجتنا وبيان حقنا وفرض طاعتنا .

ولا يبعد أيضاً أن يقال أن بعض المحذوفات كان من قبيل التفسير والبيان ولم يكن من أجزاء القرآن فيكون التبديل من حيث المعنى أي حرفوه وغيروه في تفسيره وتأويله أعني حملوه على خلاف ما هو به فمعنى قولهم عليهم السلام كذا نزلت أن المراد به ذلك لا أنها نزلت مع هذه الزيادة في لفظها فحذف منها ذلك اللفظ

ومما يدل على هذا ما رواه في الكافي باسناده عن أبي جعفر عليه السلام : أنه كتب في رسالته إلى سعد الخير وكان من نبذهم الكتاب أن أقاموا حروفه وحرّفوا حدوده فهم يروونه ولا يرعونه والجهال يعجبهم حفظهم للرواية والعلماء يحزنهم تركهم للرعاية . الحديث .

وما رواه العامة أن علياً عليه السلام كتب في مصحفه الناسخ والمنسوخ ومعلوم أن الحكم بالنسخ لا يكون إلا من قبيل التفسير والبيان ولا يكون جزء من القرآن فيحتمل أن يكون بعض المحذوفات أيضاً كذلك هذا ما عندي من التفصي عن الاشكال والله يعلم حقيقة الحال . واما اعتقاد مشايخنا « ره » في ذلك فالظاهر من ثقة الاسلام محمد بن يعقوب الكليني طاب ثراه أنه كان يعتقد التحريف والنقصان في القرآن لأنه كان روى روايات في هذا المعنى في كتابه الكافي ولم يتعرض لقدح فيها مع أنه ذكر في أول الكتاب أنه كان يثق بما رواه فيه وكذلك استاذه علي بن إبراهيم القمي (ره) فان تفسيره مملوّ منه وله غلوّ فيه ، وكذلك الشيخ أحمد بن أبي طالب الطبرسي رضي الله عنه فانه أيضاً نسج على منوالهما في كتاب الاحتجاج . واما الشيخ أبو علي الطبرسي فانه قال في مجمع البيان : اما الزيادة فيه فمجمع على بطلانه وأما النقصان فيه فقد روى جماعة من أصحابنا وقوم من حشوية العامة أن في القرآن تغييراً ونقصاناً

پھر الکافی کی روایت سے دلیل دے رہے ہیں کہ حروف قائم ہیں۔ میں نے اس عبارت کے دو ٹکڑے تیر کے ذریعے ملائے ہیں۔ امید ہے اب نظر آجائے گی عبارت۔

مختار حیدر: اب آؤ شیخ کلینی علیہ الرحمہ پر، (مصنف) کہہ رہے ہیں کہ ظاہر یہ ہے، اپنا عقیدہ نہیں بتایا (55)۔ بلکہ جو باتیں مشہور تھیں وہ بتائیں، جیسے آج کل آپ مشہور کر رہے ہیں ہمارے خلاف۔ اور ان باتوں کے مشہور کرنے والوں کی دلیل پیش کی کہ الکافی میں شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے تحریف سے متعلقہ روایات پیش کی ہیں۔ اور لوگوں کی یہ مشہور کی ہوئی بات بے بنیاد ہے۔ کیونکہ میں الکافی کے مقدمہ سے شیخ کلینی علیہ الرحمہ کا قول نقل کر چکا۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ الکافی کی شرح میں متعدد روایات کو ضعیف کہا گیا ہے۔ اور ثقہ راویوں سے نقل کرنے کی جو بات کی گئی ہے، وہ صرف ان راویوں سے متعلق ہے، جو براہ راست کلینی علیہ الرحمہ کو حدیثیں پہنچا رہے تھے۔ یہ علم رجال کی ایک مانی ہوئی بحث ہے، خیر معاویہ صاحب، آپ کو مشکل سے ہی سمجھ آئے گی۔

مختار حیدر: اب اس کی طرف آتے ہیں (معاویہ صاحب کے پیش کردہ تفسیر صافی کے حوالے کی طرف اشارہ)۔

التفسير الصافي - الفيض الكاشاني - ج ١ - الصفحة ٥١

إماما ورحمة ومن قبله كتاب موسى، وقوله: وما هي إلا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وإنما هو نحيي ونموت لأن الدهرية لم يقروا بالبعث بعد الموت وإنما قالوا: نحيى ونموت فقدموا حرفا على حرف ومثله كثير.
قال: وأما الآيات التي هي في سورة وتمامها في سورة أخرى فقول موسى: أتستبدلون الذي هو أدنى بالذي هو خير اهبطوا مصر فإن لكم ما سألتم فقالوا: يا موسى إن فيها قوما جبارين وإنا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فإن يخرجوا منها فإنا داخلون، ونصف الآية في سورة البقرة ونصفها في سورة المائدة. وقوله: اكتتبها فهي تملى عليه بكرة وأصيلا، فرد الله عليهم وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك إذا لارتاب المبطلون، فنصف الآية في سورة الفرقان ونصفها في سورة العنكبوت ومثله كثير انتهى كلامه.
أقول: ويرد على هذا كله إشكال وهو أنه على هذا التقدير لم يبق لنا اعتماد على شئ من القرآن إذ على هذا يحتمل كل آية منه أن يكون محرفا ومغيرا ويكون على خلاف ما أنزل الله فلم يبق لنا في القرآن حجة أصلا فتنتفي فائدته وفائدة الأمر باتباعه والوصية بالتمسك به إلى غير ذلك، وأيضا قال الله عز وجل: وإنه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه. وقال: إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون فكيف يتطرق إليه التحريف والتغيير، وأيضا قد استفاض عن النبي (صلى الله عليه وآله وسلم) والأئمة (عليهم السلام) حديث عرض الخبر المروي على كتاب الله ليعلم صحته بموافقته له وفساده بمخالفته فإذا كان القرآن الذي بأيدينا محرفا فما فائدة العرض مع أن خبر التحريف مخالف لكتاب الله مكذب له فيجب رده والحكم بفساده أو تأويله
ويخطر بالبال في دفع هذا الإشكال والعلم عند الله أن يقال: إن صحت هذه الأخبار فلعل التغيير إنما وقع فيما لا يخل بالمقصود كثير إخلال كحذف اسم علي وآل محمد (صلى الله عليهم)، وحذف أسماء المنافقين عليهم لعائن الله فإن الانتفاع بعموم اللفظ باق وكحذف بعض الآيات وكتمانه فإن الانتفاع بالباقي

(٥١)

آپ کو پیلے رنگ والی عبارت سمجھ نہیں آئی؟ دعویٰ سے دوری، اور پڑھنے سے معزوری



نہ ہی سرخ ڈبے والی عبارت نظر آئی۔ (56) اگر کہا جائے کا مطلب

نہیں سمجھ آیا؟

مختار حیدر: اگلے صفحہ 52 پر بحث ہے کہ یہ محذوفات تفسیری تھے(54 کی طرف اشارہ)۔ اور مزید آگے لکھا ہے کہ 👈 حروف قائم 👉 ہیں، اور یہ بات میں پہلے بتا چکا۔

مختار حیدر: میں نے مولوی کے حوالے نہیں دیے دوست(50 کی طرف اشارہ)۔ تم نے اپنے دعویٰ سے بھاگ کر مولویوں کے دامن میں پناہ لی ہے۔ میں نے جو حوالہ جات دیے ان میں ائمہ علیہم السلام کے فرمان موجود ہیں۔ لیکن سابقہ بحث اتنی شدید اثر کر گئی ہے آپ پر، کہ لگتا ہے بصارت نے ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ کوئی بات نہیں، ایسا تو ہوتا ہے ایسے کاموں میں۔

+92 334 2613263 ~علی معاویہ

You

اس صفحہ پر موجود عبارت میں شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے ایک روایت (663) کو رد کیا ہے۔
اور رد کرنے کی دلیل یہ دی ہے کہ 👈 یہ قرآن مجید سے مت...

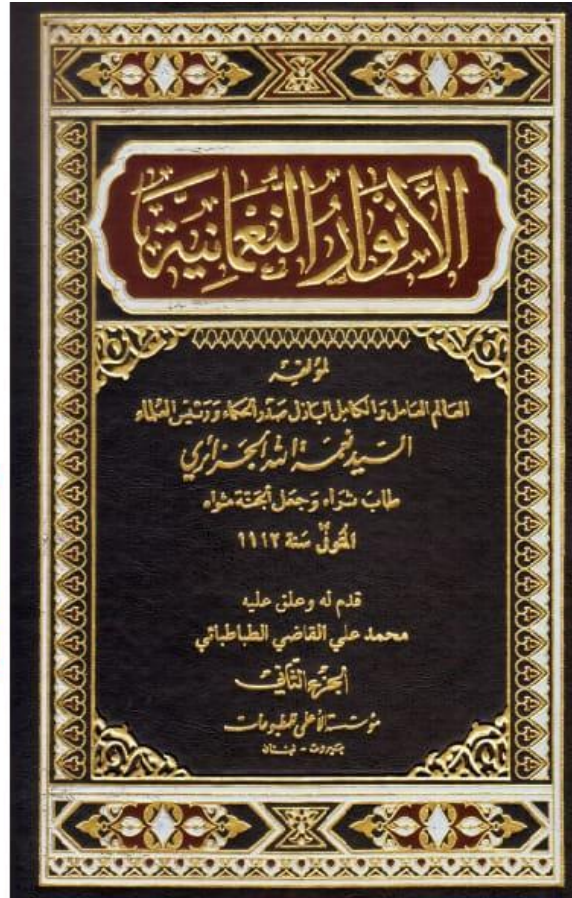
میرے سوال کا کوئی جواب نہیں آیا
کہ جب یہی قرآن زیر بحث ھے تو اسی کو معیار بنایا جہالت ہے کہ نہیں آپ کی؟

اور میں آگے یہ بھی بتانے جا رہا کہ موجودہ قرآن کو کیوں پڑھتے اور اس کی باتیں کرتے ہو تم شیعہ۔
میں تمہاری باتوں کا رد شیعہ سے دکھاتا ہوں دیکھتے جاؤ.

22:30

مختار حیدر: یہ میسج شاندار ہے(51 کی طرف اشارہ)۔ یہی آپ کی جہالت ہے۔ جس قرآن مجید کو ہمارے ائمہ علیہم السلام نے معیار قرار دیا ہے، اسی پر تم لوگ اعتراض کر رہے ہو؟ آپ کا ٹی وی الٹا ہے، اس کو سیدھا کر کے رکھیں تاکہ آپ کو دنیا سیدھی نظر آئے 😉(57)۔

مختار حیدر: پھر وہی بونگی(52 کی طرف اشارہ)۔ اس میں شیعہ مذہب کہاں ہے(58)؟



نور فيما يختص بالصلاة ٣١٥

آلاف آية ومائتا آية وستّ وثلاثون آية؛ وجميع حروف القرآن ثلاثمائة ألف حرف وأحد وعشرون ألف حرف ومائتان وخمسون حرفاً.

والظاهر أنّ هذا القول إنّما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة، منها سدّ باب الطعن عليها بأنّه إذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده وأحكامه؛ مع جواز لحوق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الأعلام رووا في مؤلّفاتهم أخباراً كثيرة تشتمل على وقوع تلك الأمور في القرآن؛ وأنّ الآية هكذا أنزلت ثمّ غيّرت إلى هذا.

الرابع أنّه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء أنّهم قالوا ليس المراد بتواتر السبع والعشر أنّ كلّ ما ورد من هذه القراءات متواتر بل المراد انحصار المتواتر الآن فيما نقل من هذه القراءة؛ فإنّ بعض ما نقل عن السبعة شاذّ فضلاً عن غيرهم فإذا اعترف القرّاء بمثل هذا فكيف ساغ لنا الحكم على هذه القراءات كلّها بالتواتر كما قاله العلاّمة في كتاب المنتهى؛ وكيف ظهرت لنا القراءة المتواترة حتّى نقرأ بها في الصلاة، وكيف حكمنا بأنّ الكلّ قد نزل به الروح، فإن هذا القول منهم رجوع عن التواتر.

الخامس أنّه قد استفاض في الأخبار أنّ القرآن كما أنزل لم يؤلّفه أمير المؤمنين عليه السلام بوصيّة من النبيّ صلى الله عليه وآله، فبقي بعد موته ستّة أشهر مشتغلاً بجمعه، فلمّا جمعه كما أنزل أتى به إلى المتخلّفين بعد رسول الله صلى الله عليه وآله؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أنزل فقال له عمر بن الخطّاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرآنك، عندنا قرآن كتبه عثمان. فقال لهم عليّ عليه السلام لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّى يظهر ولدي المهديّ عليه السلام. وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خالٍ من التحريف؛ وذلك

يشره وقد صار ضرره أكثر من نفعه بل لا نفع يتصور في نشره.
فإنه جهز السلاح للعدو وهيأه وأداه إلى أيدي خصماء الإسلام ولذا إذا نظر العلامة الأكبر بطل العلم المتبحر في العلوم الإسلامية آية الله الحاج ميرزه فتح الله الشهير بـ(شيخ الشريعة) الأصفهاني رحمه الله إلى كتاب فصل الخطاب قال ما هذا لفظه الشريف: (كاش قلم مؤلفش مى شكست واين كتاب را تأليف نميكرد) كما نقل لنا ذلك جمع من مشايخنا وأساتذتنا الثقات من تلامذته قدس سره ويقال أن بعض أعداء الدين وخصماء المذهب حرضه على تأليف ذلك الكتاب وهو رحمه الله لم يشعر بذلك الغرض الفاسد وليس هذا الحدس أو النقل ببعيد والله العاصم.

مختار حیدر: اس میں 👈 اخبار 👉 کا لفظ ہے یا 👈 شیعہ مذہب 👉 کا(59)؟ آپ کا دعویٰ 👈 شیعہ مذہب 👉 ہے، اخبار نہیں۔ اور ان اخبارات پر مصنف نے اپنے ایمان کا اظہار بھی نہیں کیا(60)۔ آپ یہ بتاؤ کہ اگر یہ اخبار درست ہیں، تو جناب عمر نے انکار کیوں کیا؟ پھر یہ بتاؤ کہ کیا جناب عثمان نے جناب عمر سے پہلے حکومت کی ہے(61)؟ اگر بعد میں کی ہے، اور بعد میں ہی لوگوں کو قرآن جمع کرنے پر مامور کیا ہے، تو جناب عمر کیسے کہہ رہے ہیں کہ 👈 جناب عثمان یہ کر چکے 👉۔ اور زیادات کی بات پہلے ہو چکی، یہ تفسیری عبارات تھیں۔

زید کہتے ہیں "ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا "تو ایک سمجھدار نوجوان ہے اور ہم تجھ کو متہم نہیں
اس لئے اب قرآن کی تفتیش اور تحقیق کر کے اُسے جمع کر لے"۔ زیدؓ کہتے ہیں "واللہ مجھ کو ایک
کا حکم دیتے تو یہ بات مجھ پر اتنی گراں نہ ہوتی جس قدر قرآن کے جمع کرنے کا حکم مجھ پر شاق گز
"تم دونوں صاحب وہ کام کس طرح کرتے ہو جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟" ابوبکرؓ
برابر مجھ سے اس بارے میں بار بار کہتے رہے تا آنکہ خدا نے میرا دل بھی اسی بات کے لئے کھول د
کھولا تھا۔ پھر تو میں نے قرآن کی تلاش اور جستجو آغاز کر دی اور اسے کھجور کی شاخوں اور سفید پتھ
سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا اور میں نے سورۃ التوبہ کی خاتمہ کی آیتیں "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَ
پائیں اور ان کے سوا کسی سے یہ آیتیں نہ مل سکیں۔

وہ منقول صحیفے ابوبکرؓ کے پاس رہے یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی تو اب عمر نے ا
صحائف بجنسہٖ بی بی حفصہ بنت عمرؓ کے پاس محفوظ رہے۔ اور ابن ابی داؤد نے کتاب المصاحف میں
اس نے کہا "میں نے علی کو یہ کہتے سنا ہے کہ "مصاحف کے بارے میں سب سے پہلے زائد اجر ابوبکرؓ کو حاصل ہوگا خدا ابوبکر پر رحمت کرے وہ پہلے
شخص ہیں جنہوں نے کتاب اللہ کو جمع کیا"۔ لیکن ابن ابی داؤد ہی نے ابن سیرین کے طریق سے یہ بھی روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا "حضرت علیؓ
فرماتے تھے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو میں نے اپنے دل میں اس بات کا عہد کر لیا کہ جب تک قرآن کو جمع نہ کر لوں اُس وقت تک
بجز نماز جمعہ کے اور کسی کام کے لئے اپنی رداء (چادر) نہ اوڑھوں گا۔ چنانچہ میں نے قرآن کو جمع کر لیا"۔ ابن حجر کا قول ہے "یہ اثر منقطوع ہونے کی وجہ سے
کمزور ہے اور اگر اس کو صحیح مانا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی کی مراد قرآن کو جمع کرنے سے یہ تھی کہ وہ اسے اپنے سینہ میں محفوظ بناتے تھے یعنی
حفظ کر رہے تھے اور عبد خیر کی روایت علیؓ سے جو پہلے گزر چکی ہے وہ زیادہ صحیح ہونے کے لحاظ سے قابلِ اعتماد ہے۔

میں کہتا ہوں ایک دوسرے طریقے سے جس کو ابن الضریس نے اپنی کتاب فضائل میں روایت کیا ہے یوں وارد ہوا ہے حدثنا بشر بن موسیٰ
حدثنا ہودۃ بن خلیفہ، حدثنا عون، عن محمد بن سیرین، عن عکرمۃ۔ عکرمہ نے کہا "ابی بکر سے بیعت ہو جانے کے بعد علیؓ، اپنے گھر میں بیٹھ
رہے۔ ابی بکرؓ سے کہا گیا کہ علی بن ابی طالبؓ نے تمہاری بیعت کو ناپسند کیا ہے۔ ابوبکرؓ نے علیؓ کا بلوا بھیجا اور اُن سے
دریافت کیا "کیا تم کو میری بیعت ناگوار گزری ہے؟" علیؓ نے جواب دیا "نہیں واللہ! ایسی بات ہرگز نہیں"۔ ابوبکرؓ نے دریافت کیا
"پھر تم آنے سے کیوں بیٹھ رہے؟"۔ علیؓ نے فرمایا "میں نے دیکھا کہ کتاب اللہ میں زیادتی کی جا رہی ہے اس لئے اپنے دل میں کہا کہ
جب تک اُسے جمع نہ کروں اُس وقت تک بجز نماز کے اور کسی کام کے لئے اپنی چادر نہ اوڑھوں گا"۔ یہ سُن کر ابوبکرؓ بولے "یہ بہت اچھی
بات تمہارے خیال میں آئی ہے"۔

محمد بن سیرین کا قول ہے پھر میں نے عکرمہؓ سے کہا "کیا صحابہ نے قرآن کی ترتیب اُس کے نزول کے مطابق یونہی کی ہے کہ جو
پہلے نازل ہوا اُسے پہلے اور اُس کے بعد نازل ہونے والے کو اُس کے بعد رکھا؟"۔ عکرمہؓ نے جواب دیا "اگر تمام انسان اور جنات یکجا
اور فراہم ہو کر اُسے اس طرح مرتب کرنا چاہیں تو بھی نہ کر سکیں گے"۔ اور اسی روایت کو ابن اشتہ نے کتاب المصاحف میں دوسری وجہ پر ابن
سیرین ہی سے بیان کیا ہے اور اُس میں یہ ذکر آیا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے مصحف میں ناسخ و منسوخ کو درج کیا تھا اور ابن سیرین نے کہا
کہ "میں نے اس کتاب کو طلب کرنے کے لئے مدینہ کے لوگوں سے خط و کتابت کی لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکی"۔ اور ابن ابی داؤد نے حسن کے
طریق سے روایت کی کہ "حضرت عمرؓ نے کتاب اللہ کی کسی آیت کو دریافت کیا تو اُن سے کہا گیا کہ وہ آیت فلاں شخص کو یاد تھی جو معرکۂ
یمامہ میں مقتول ہو گیا۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے کہا "اناللہ" اور انہوں نے قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ پس وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے
قرآن کو مصحف میں جمع کیا"۔ اس حدیث کے اسناد منقطع ہیں اور اس کے راوی نے اپنے قول "وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن کو جمع
کیا" سے یہ مراد لی ہے کہ انہوں نے قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔

مختار حیدر: ان اخبارات کو آپ کے محدثین بھی رد کر چکے۔ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کی اخبارات آپ کے ہاں بھی موجود ہیں۔ اس میں زیادات کا ایک اور جواز موجود ہے۔ آپ کے عالم کے بقول ☜ اس میں ناسخ و منسوخ دونوں موجود تھے ☞ اور ظاہر ہے کہ اگر تمام ناسخ و منسوخ لکھے جائیں تو تشریح، حاشیہ اور وضاحت لکھنا بھی ضروری ہے کہ منسوخ کیا ہے اور ناسخ کیا ہے۔(62)۔

۱۳۴

میں سے کسی ایک کی طرف تواتر کے خلاف کسی بیان کو منسوب کرنا خود اس بیان کو ناقابلِ اعتماد قرار دینے کے لئے کافی ہے، کسی جواب کی ضرورت نہیں۔

شیعہ اور تحریفِ قرآن

مستشرقین جب ہر طرح قرآن کی تحریف ثابت کرنے سے عاجز آگئے تو بڑے زور شور سے یہ لکھ دیا کہ مسلمانوں کا بڑا فرقہ تحریفِ قرآن کا قائل ہے اور وہ شیعہ ہے اور اس انداز سے لکھا کہ گویا تحریفِ قرآن شیعوں کا مسلّم عقیدہ ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ شیعوں کا مذہب وہی ہے، جو سُنیوں کا ہے کہ قرآن مکمل طور پر محفوظ ہے اور اس میں ایک حرف کی کمی بیشی نہیں ہوئی جس کے لئے شیعوں کی متعدد کتابوں کے حوالجات پیش کرتا ہوں۔

اعتقادیہ میں لکھتے ہیں:۔

جو کچھ قرآن کی ان دو جلدوں میں ہے قرآن اس سے زیادہ نہیں اور جس نے ہم کو یہ منسوب کیا کہ وہ زیادہ ہے وہ جھوٹا ہے۔

الموسوی میں ہے:۔

قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ جو امامیہ اور حشویہ اس کے خلاف ہیں اُن کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ انہوں نے ضعیف خبروں کو قبول کیا ہے۔

علوم القرآن

از

حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق صاحب افغانی

شیخ التفسیر، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور

شائع کردہ

المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ لاہور شارع جلال الدین رومی (فیروز پور روڈ)

۳۔ سید مرتضیٰ شیعی لکھتے ہیں:۔

مختار حیدر: آپ انجانے میں غیروں کے ہاتھوں کا کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ اسلام دشمن چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو متنازع کیا جائے۔ آپ کے علماء دشمن کی چال سمجھ گئے اور حق بات بلند کی، مگر آپ لوگ نا سمجھی میں اپنے ہی علماء کے خلاف چل کر فتنہ انگیزی میں غیروں کا ساتھ دے رہے ہیں۔(63)۔

مختار حیدر: اس کے مصنف کی طرف آؤاب (کتاب انوار نعمانیہ کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: یہ لکھا ہے مصنف کا عقیدہ (عقود المرجان کے سکین کی طرف اشارہ)

ایک آیت کی تشریح میں بیان کر رہے ہیں کہ قرآن مجید محفوظ ہے ہر طرح سے۔

[٩] «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ».

«إنّا نحن» ـ الآية. ردّ لإنكارهم و استهزائهم في قوله: «يا أيّها الذي نزّل عليه الذكر» ـ الآية. «لحافظون» من الشياطين و الزيادة و النقصان بخلاف الكتب المتقدّمة. فإنّه لم يتولّ حفظها و إنّما استحفظها الربّانيّين و الأحبار، فاختلفوا فيما بينهم بغياً فكان التحريف، و

١ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨.
٢ـ تفسير البيضاويّ ١ / ٥٢٦.
٣ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨ و ٥٠٦.
٤ـ تفسير البيضاويّ ١ / ٥٢٦.
٥ـ الكشّاف ٢ / ٥٧١.

الحجر (١٥) / ٦٢٥

لم يكل القرآن إلى غير حفظه.[١]

«الذكر»؛ أي: القرآن. «لحافظون» من الزيادة و النقصان و التغيير و التحريف. و قيل: معناه: و إنّا نتكفّل بحفظه إلى آخر الدهر على ما هو عليه، فتنقله الأمّة و تحفظه عصراً بعد عصر إلى يوم القيامة. لأنّه حجّة على الكلّ. و قيل: يحفظه من كيد المشركين و لايمكنهم إبطاله و لايندرس و لاينسى. و قال الفرّاء: يجوز أن يكون الهاء في له كناية عن الرسولﷺ. فكأنّه قال: إنّا أنزلنا القرآن و إنّا لمحمّد لحافظون.[٢]

[١٠] «وَ لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ».

«و لقد أرسلنا من قبلك» يا محمّد رسلنا. فحذف الأوّلين»؛ أي: فرق الأوّلين.[٣]

[١١] «وَ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِ

«و ما يأتيهم من رسول». تسلية للنبيّﷺ إذ أ استهزائهم بالرسل. و إنّما حملهم على ذلك استبعادهم

[١٢] «كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ».

«كذلك نسلكه». فيه قولان. أحدهما: أنّا نسلك ا بأن نفهمهم إيّاه و إن كانوا لايؤمنون به ماضين على سلكنا دعوة الرسل في قلوب من سلف من الأمم. يع

عقود المرجان في تفسير القرآن

تأليف السيّد نعمة الله الجزائري

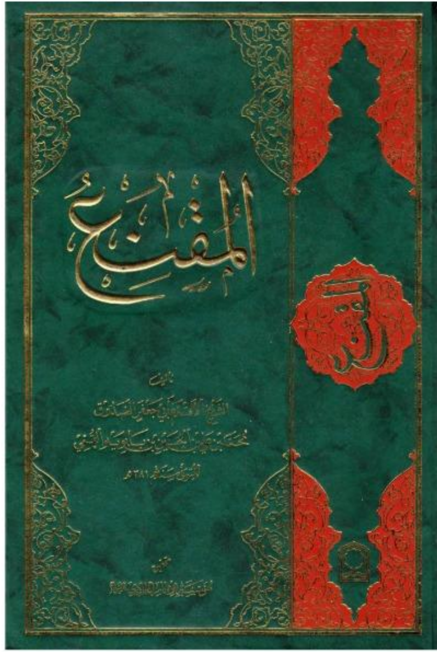
المتوفّى سنة ١١١٢ هـ

المجلّد الثاني



قارئین کرام، آپ نے دیکھا کہ ہم نے دعویٰ سے باہر کے دلائل کا شافی جواب دیا ہے۔ اور ہمارے دو چیلنج معاویہ صاحب پر ادھار ہو چکے، اب تیسرے چیلنج کا وقت آپہنچا ہے۔ یہ لیں، ہمارے تیسرے عظیم محدث کی کتاب،





باب الملاهي

إتّق اللّعب بالنّرد، فانّ الصّادق -عليه السلام- نهى عن ذلك [1].

إنّ مثل من يلعب بالنّرد قماراً مثل من يأكل لحم الخنزير، ومثل من يلعب بها من غير قمار مثل الذي يضع يده في لحم الخنزير أو في دمه [2].

واعلم أنّ الشّطرنج قد روي فيه نهي [3] وإطلاق [4]، ولكنّي رويت أنّ رسول الله ﷺ قال: إذا ورد عليكم حديثان مختلفان، فاعرضوهما على كتاب الله، فما وافق

١ـ عنه الوسائل: ١٧/ ٣٢٥ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ب١٠٤ ح٧، والمستدرك: ١٣/ ١١٨ صدر ح٢. ورواه في الكافي: ٦/ ٤٣٧ ح١٧، والفقيه: ٤/ ٤ صدر ح١، إلاّ أنّه فيهما نهى رسول الله ﷺ. وفي معاني الأخبار: ٢٢٤ ح١ باختلاف في اللفظ.

٢ـ عنه المستدرك: ١٣/ ١١٨ ضمن ح٢. وفي فقه الرضا: ٢٨٤، والفقيه: ٤/ ٤٢ مثله. وانظر الكافي: ٦/ ٤٣٧ ح١٥، والسرائر: ٣/ ٥٧٧، عنهما الوسائل: ١٧/ ٣٢٢ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ب١٠٣ ح٣ وح٤.

٣ـ أُنظر تفسير العياشي: ٢/ ٣١٥ ح١٥٣، والكافي: ٦/ ٤٣٧ ح١٣ وح١٧، ومعاني الأخبار: ٢٢٤ ح١، والخصال: ٢٦ ح٩٢، عنها الوسائل: ١٧/ ٣١٨ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ضمن ب١٠٢.

٤ـ أُنظر قرب الاسناد: ١٧٤ ح٦٤١، والكافي: ٦/ ٤٣٧ ح١٤، والخصال: ٢٦ ح٩٢، عنها الوسائل: ١٧/ ٣٢٠ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ب١٠٢ ح٨ وح١١.

كتاب الله فخـذوه، وما خالف كتاب الله فذروه[١]، فوجدنا الله يقول (في كتابه)[٢]: ﴿فاجتنبوا الرّجس من الأوثان واجتنبوا قول الزّور﴾[٣] وفي التفسير[٤] إنّ الرّجس من الأوثان: الشّطرنج، وقول الزّور: الغنــاء[٥].

فالصّواب والاحتياط في ذلك نهي النّفس عنه، واللّعب به ذنب.

ولا تلعب بالصّوالج[٦]، فانّ الشّيطان يركض معك، والملائكة تنفر عنك[٧].

وروي أنّ من عثرت دابّته فمات دخل النّار[٨].

واجتنب الملاهي كلّهـا[٩]، واللّعـب بـالخواتيـم، والأربعـة عشر[١٠]، (وكلّ قمار)[١١]، فانّ الصّادقين -عليهم السلام- قد[١٢] نهوا عن ذلك أجمع[١٣] [١٤].

١ـ الـوسائل: ٢٧/ ١١٨ ـ أبواب صفـات القاضي ـ ب٩ صـدر ح٢٩، والبحار: ٢/ ٢٣٥ ح٢٠ عن رسالة الراوندي مسنداً عن المصنّف، باسناده عن أبي عبد الله -عليه السلام- مثله. وفي الكافي: ١/ ٨ عن العالم -عليه السلام- بـاختــلاف يسير، وفي ص ٦٩ ح٥، والمحـاسـن: ٢٢١ ح١٣٠، وأمـالي الطوسي: ١/ ٢٣٧ ضمن حديث نحوه.

٢ـ ليس في «ب».　　٣ـ الحج: ٣٠.　　٤ـ بزيادة «عن الصادق -عليه السلام-» المستدرك.

٥ـ عنه المستـدرك: ١٣/ ٢٢٢ ح٣ صدره. وفي تفسير القمي: ٢/ ٨٤، والكافي: ٦/ ٤٣٥ ح٢، وص ٤٣٦ ح٧، ومعـاني الأخبـار: ٣٤٩ ح١، والفقيــه: ٤/ ٤١ ح٧ مثلـه، عن معظمهـا الـوسـائل: ١٧/ ٣١٨ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ب١٠٢ ح١ وح٣.

٦ـ «بالصـوانج» ب، ج والظاهر تصحيف. والصولجان: عصاً يعطف طـرفها، يضرب بها الكرة على الدّواب «لسان العرب: ٢/ ٣١٠».

٧ـ فقه الرضا: ٢٨٤، والفقيه: ٤/ ٤٢، ومجمع البحريـن: ١/ ٦٣٧ ـ صنج ـ مثله، وكذا في أصل زيد النرسي: ٥١، عنه المستدرك: ١٣/ ٢١٦ ضمن ح٤.

٨ـ فقه الرضا: ٢٨٤ مثله، وكذا في أصل زيد النرسي: ٥١، عنه المستدرك: ١٣/ ٢١٦ ذيل ح٤.

٩ـ ليس في «أ» و «د».

١٠ـ الأربعة عشر: صفّان من النقر، يوضع فيهـا شيء يلعب فيه، في كلّ صف سبع نقر محفورة «مجمع البحرين: ٢/ ١٨٦ ـ عشر ـ».

١١ـ ليس في «المستدرك».　　١٢ـ ليس في «أ» و «د» و «الوسائل

١٣ـ ليس في «الوسائل» و «المستدرك».

١٤ـ عنه الـوسائل: ١٧/ ٣١٤ ـ أبواب ما يكتسب بــه ـ ب ١٠٠ ح٩، والمستد

ح٢. وانظر مسـائل علي بن جعفر: ١٦٢ ح٢٥٢، وتفسير العيـاشي: ١/ ٣٩

٦/ ٤٣٥ ح١. وقد تقدم ما يؤيّده في الأحاديث السابقة.



مختار حیدر: شطرنج کے بارے میں بحث کر رہے ہیں شیخ صدوق۔ پھر انہوں نے قرآن مجید کو کسوٹی قرار دیا۔ یہاں شطرنج کے جائز یا ناجائز ہونے کی بحث ہو رہی ہے۔ اس بحث کو نتیجہ تک پہچانے کے لیے شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے ☜ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ☞ سے استدلال کیا ہے اور کہتے ہیں کہ حدیث ہے کہ ☜ جب تم پر دو مختلف (متضاد) حدیثیں پیش کی جائیں تو ان کا قرآن مجید سے موازنہ کرو۔ جو کتاب اللہ کے موافق ہو، وہ لے لو اور جو مخالف ہو، اس کو چھوڑ دو ☞

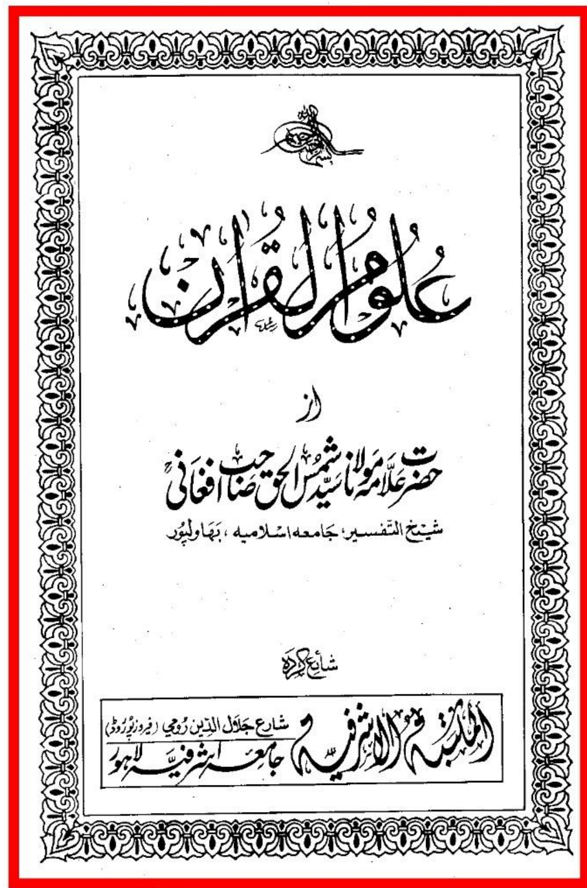
پھر شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے قرآن مجید کی ایک آیت سے دلیل پکڑتے ہوئے شطرنج اور غناء کو ناجائز قرار دیا۔

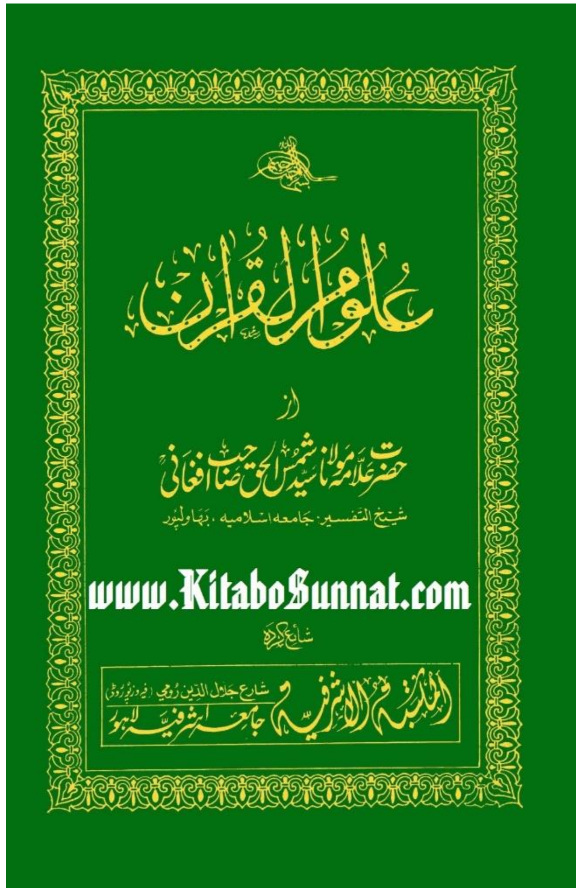
مختار حیدر: معاویہ صاحب، یہ ایک اور عملی مظاہرہ ہے ہمارے ایک جلیل القدر محدث کی طرف سے، قرآن مجید کو فوقیت دینے کا۔ اب تو تمام لوگ سمجھ چکے کہ قرآن مجید کو کون مانتا ہے۔ پہلے چیلنج وصول کر لیں، پھر میں آپ کی ایک عجیب و غریب حرکت قارئین کے سامنے لاتا ہوں۔ معاویہ صاحب، چیلنج یہ ہے کہ:

☜ اپنے صحاح ستہ کے چھ ائمہ اور فقہ کے چار ائمہ میں سے کسی کا ایسا قول دکھا دیں کہ اس نے کہا ہو کہ اگر حدیث قرآن مجید سے ٹکرائے تو حدیث کو رد کر دو ☞

مختار حیدر: قارئین، جو حوالہ میں نے ☜ علوم القرآن ☞ سے پیش کیا، یہ بہت اہم ہے۔ بہتر سکین کے ساتھ اس پر دوبارہ غور کر لیں۔

مختار حیدر: سرورق ☟ ☟ ☟ ☟ ☟ ☟ ☟ ☟





میں سے کسی ایک کی طرف تواتر کے خلاف کسی بیان کو منسوب کرنا خود اس بیان کو ناقابلِ اعتماد قرار دینے کے لئے کافی ہے، کسی جواب کی ضرورت نہیں۔

شیعہ اور تحریفِ قرآن

مستشرقین جب ہر طرح قرآن کی تحریف ثابت کرنے سے عاجز آگئے تو بڑے زور شور سے یہ لکھ دیا کہ مسلمانوں کا بڑا فرقہ تحریفِ قرآن کا قائل ہے اور وہ شیعہ ہے اور اس انداز سے لکھا کہ گویا تحریفِ قرآن شیعوں کا مسلّم عقیدہ ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ شیعوں کا مذہب وہی ہے، جو سُنّیوں کا ہے کہ قرآن مکمل طور پر محفوظ ہے اور اس میں ایک حرف کی کمی بیشی نہیں ہوئی جس کے لئے شیعوں کی متعدد کتابوں کے حوالجات پیش کرتا ہوں۔

۱۔ شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ رسالہ اعتقادیہ میں لکھتے ہیں،۔

مَا بَیْنَ الدَّفَتَیْنِ لَیْسَ بِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَمَنْ نَسَبَ اِلَیْنَا اِنَّہٗ اَکْثَرُ فَہُوَ کَاذِبٌ۔

جو کچھ قرآن کی ان دو جلدوں میں ہے قرآن اس سے زیادہ نہیں اور جس نے ہم کو یہ منسوب کیا کہ وہ زیادہ ہے وہ جھوٹا ہے۔

۲۔ تفسیر مجمع البیان ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی میں ہے:۔

اِنَّ الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَجْمُوْعًا مُؤَلَّفًا عَلٰی مَا ھُوَ الْاٰنَ وَذَکَرَ اَنَّ مَنْ خَالَفَ مِنَ الْاِمَامِیَّۃِ وَالْحَشْوِیَّۃِ لَا یُعْتَبَرُ بِخِلَافِہِمْ لِاَنَّہُمْ نَقَلُوْا الْاَخْبَارَ الضَّعِیْفَۃَ۔

قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔ جیسا کہ اب ہے۔ جو امامیہ اور حشویہ اس کے خلاف ہیں اُن کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ اُنہوں نے ضعیف خبروں کو قبول کیا ہے۔



۳۔ سیّد مرتضیٰ شیعی لکھتے ہیں:۔

اِنَّ الْعِلْمَ بِصِحَّۃِ الْقُرْآنِ كَالْعِلْمِ بِالْبُلْدَانِ وَالْوَقَائِعِ الْكِبَارِ۔	موجودہ قرآن کی صحت کا علم الیسا یقینی ہے جیسے مشہور شہروں کی موجودگی کا علم، اور بڑے بڑے واقعات تاریخیہ کا علم۔

۴۔ قاضی نور اللہ الشوستری الشیعی مصائب النواصب میں لکھتے ہیں:۔

مَانُسِبَ اِلَى الشِّيْعَةِ الْاِمَامِيَّةِ بِوُقُوْعِ التَّغَيُّرِ فِى الْقُرْآنِ لَيْسَ مِمَّا قَالَ بِهٖ جُمْهُوْرُ الْاِمَامِيَّةِ وَاِنَّمَا قَالَ بِهٖ شِرْذِمَةٌ قَلِيْلَةٌ مِّنْهُمْ لَا اِعْتِدَادَ بِهِمْ وَقَالَ الْمُلَّا صَادِقٌ فِىْ شَرْحِ الْكُلَيْنِىْ يُظْهِرُ الْقُرْآنَ بِهٰذَا التَّرْتِيْبِ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْاِمَامِ الثَّانِىْ عَشَرَ۔	جو بات امامیہ شیعوں کی طرف منسوب کی گئی ہے کہ وہ قرآن میں تغیر مانتے ہیں یہ جمہور امامیہ کا قول نہیں، بلکہ چھوٹے گروہ کا قول ہے جن کا اعتبار نہیں ملا صادق شرح کلینی میں لکھتے ہیں کہ قرآن کو اسی ترتیب کے ساتھ بارھواں امام ظاہر فرمادیں گے۔

۵۔ محمد بن الحسن الحر العاملی جو شیعہ امامیہ کے بڑے محدثین میں سے ہیں اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں جو انہوں نے کسی ہم عصر عالم کی رد میں لکھا ہے کہ "ہر کسے تتبع اخبار تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ ضبط و نقل کردہ و آں در عہد رسول اللہ مجموع و مولف بودہ"۔ (ترجمہ) جس نے بھی اخبار و آثار تواریخ کی جستجو کی وہ یقینا جانتا ہے کہ قرآن موجودہ انتہائی تواتر کے ساتھ ثابت ہے اور ہزار ہا صحابہ نے اس کو نقل و ضبط کیا ہے اور وہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں جمع ہو چکا تھا۔

۶۔ فروع کافی کتاب الروضۃ ص۸۵ میں حضرت علیؓ سے روایت ہے:۔

هُوَ كِتَابٌ كَرِيْمٌ فَضَّلَهٗ وَفَصَّلَهٗ وَبَيَّنَهٗ وَاَوْضَحَهٗ وَاَعَزَّهٗ وَ	قرآن معزز کتاب ہے۔ جس کو اللہ نے فضیلت اور بزرگی بخشی

۱۳۶

وَحَفِظَهٗ مِنْ اَنْ يَاْتِيَهُ الْبَاطِلُ بَيْنَ يَدَيْه ۔ ہے اور اس کو باطل کی آمیزش سے محفوظ کیا ہے ۔

۷۔ شیخ صدوق رسالہ عقائد میں لکھتے ہیں :۔

اَلْقُرْاٰنُ الْمُنْزَلُ وَمَا بِاَيْدِي النَّاسِ وَاحِدٌ لَا زِيَادَةَ فِيْهِ وَلَا نُقْصَانَ ۔ نازل شدہ قرآن اور جو قرآن لوگوں کے ہاتھ میں ہے ایک ہے جس میں کمی بیشی نہیں ۔

ان مستند حوالجات شیعہ کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ شیعہ میں چند ناقابلِ اعتبار افراد کے سوا کوئی بھی تحریف یا قرآن میں کمی بیشی ہونے کا قائل نہیں ۔ مزید تفصیل نعمان آلوسی کی کتاب الجواب النسیح لما لفقہ عبد المسیح میں ملاحظہ کی جائے ۔ قرآن حکیم تحریری اور دماغی دونوں طرح محفوظ ہے اور الفاظ قرآن اور مطالب قرآن دونوں معجزہ ہیں ۔

تحریفِ بائیبل

اس کے برخلاف بائیبل کی نہ کوئی تاریخی بنا

۱۔ اصل انجیل ایک تھی اور اب چار ہیں اور

یورپ تسلیم کرتے ہیں کہ ابتدائی تین صدیوں میں

ان سے چار کا انتخاب کر کے باقی اناجیل کو تر

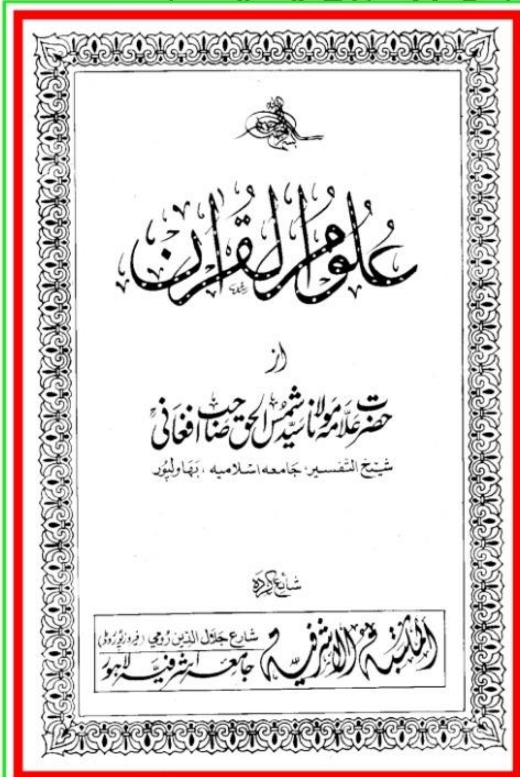
نے ایک فال کی بناء پر کیا ۔

۲۔ پوپ سگٹس کے قدیم کتب خانہ سے انجیل

مسیح کی ولادت اور بشارۃ پیغمبر اسلام پر مشتمل تھی

کر مسلمان ہوا ۔ یہ انجیل المنار پریس میں چھپ گئی

ایک بھی حضرت عیسیٰ کی نہیں اور نہ اُن کا ترجمہ ہے



علوم القرآن

از

حضرت علامہ مولانا سید شمس الحق صاحب افغانی

شیخ التفسیر، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور

شائع کردہ

المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ لاہور

شارع جلال الدین رومی (فیروز پور روڈ)

مختار حیدر: علامہ شمس الحق افغانی صاحب نے متعدد شیعہ علماء کے حوالہ جات پیش کیے ہیں۔ اردو میں ہے، اس لیے تشریح کی ضرورت نہیں۔ یہ شمس الحق افغانی صاحب کوئی معمولی شخصیت نہیں۔ یہ مکتبہ دیوبند کے بہت بڑے عالم ہیں۔ ثبوت کے لیے یہ حوالہ جات دیکھیں، 👇

حیاتِ طیب ۲ جلد اوّل

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

تفصیلات

نام کتاب
حیاتِ طیب (جلد اوّل)

ترتیب
- غلام نبی قاسمی، استاذ دارالعلوم وقف دیوبند
- محمد شکیب قاسمی، استاذ دارالعلوم وقف دیوبند

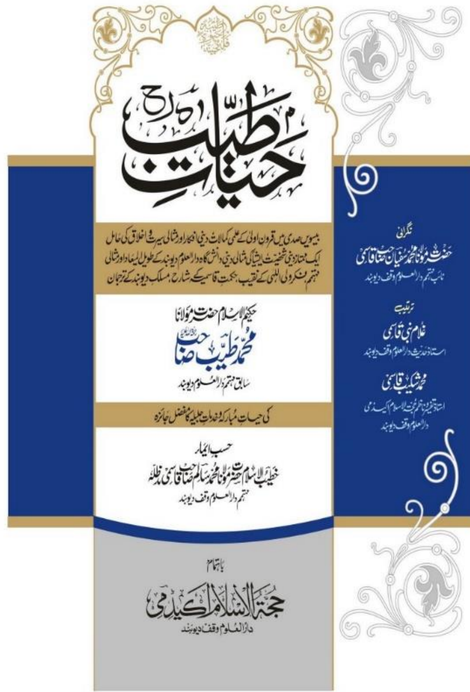
صفحات : ۷۰۸

اشاعت
رجب المرجب ۱۴۳۵ھ مطابق مئی ۲۰۱۴ء

پروف ریڈنگ
حجۃ الاسلام اکیڈمی اسٹاف

کمپوزنگ
عمر الٰہی، دارالعلوم وقف دیوبند

باہتمام
حجۃ الاسلام اکیڈمی، دارالعلوم وقف دیوبند



اب ذیل کے مدح سے بھرے اشعار، اور ان کے اوپر افغانی صاحب کا تعارف دیکھیں۔

حیاتِ طیب ۴۷۷ جلد اوّل

طبیعت منکسر بے روگ سادہ — کتابوں کا ذخیرہ اور وِسادہ
نقوشِ علم بر کاغذ نمایاں — علوم نقش اندر سینہ پنہاں
بشان ورع و تقویٰ زُہدِ وافر — باخلاق حسن با علم حاضر
بایں سامان عمرش تام کردہ — بعقبیٰ شد بہ دنیا نام کردہ
بایں آثار پاکش از جہاں شد — بعقبیٰ سہل تر رفتہ رواں شد

حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ

شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بھاول پور، سابق استاذ دارالعلوم دیوبند

زہے شیخ الحدیث استاذ دوراں — بشمس الحق کہ حقا فخر افغاں
بھاول پور میں ایک شمعِ فروزاں — چمک اٹھتا ہے جس سے نورِ ایماں
بـدَیُـبَـنْ اولاً استاد بودہ — بذہن صاف و منہاج ستودہ
وزیر دولت قلّات ہم شد — بدینساں علم با دولت بہم شد
دوبارہ علم محض اورا کشیدہ — نماند تا ازیں دولت رمیدہ
بھاول پور کی تھی خوبی قسمت — کہ دی شیخ الحدیث ہونے کی دعوت
خطابت اور کتابت میں ہیں یکساں — بلیغ و با اثر باعدلِ میزاں

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ

پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن، سابق مدیر "القـ

مناظر احسن از گلہائے گیلاں — ذکیِ
بہار ازوے بہاراں شد بہ بستاں — اگر مو
دکن میں نور عرفاں جن سے پھیلا — ضیاءِ د
دکن میں علم حق کی طرح ڈالی — ہزاروں
مصنف با تصانیف لطیفہ — مٹے ہیں
مقالاتِ قلم دُرِ ثمیں تھے — خطابات
بہ نظم و نثر یکساں بحرِ مسجود — کہ نظمش
نصیبہ جامعہ عثمانیہ کا — کہ اُن

مختار حیدر: جی قارئین، یہ شمس الحق افغانی صاحب دیوبندی عالم ہی نہیں، شیخ الحدیث اور دارالعلوم دیوبند کے استاد بھی ہیں۔ شیخ الحدیث اور دارالعلوم کا استاد کہے کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں، جبکہ معاویہ صاحب کہیں کہ قائل ہیں۔ عام بندہ کس کی سنے گا؟ ظاہر ہے، ایک استاد کی سنے گا۔ اور یہ شمس الحق افغانی صاحب ایسے ویسے لکھاری نہیں تھے۔ انہوں نے خود اپنا تعارف علوم القرآن ہی میں کرایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں



پیش لفظ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

احقر چالیس سال سے زیادہ عرصہ قرآن حکیم کی خدمت میں مصروف رہا ہے اور قرآنی علوم سے متعلق تفاسیر اور دیگر مصنفات جن سے قرآن فہمی میں مدد لی جاسکتی تھی خواہ قدیم ہوں یا جدید ان کا بقدر استطاعت مطالعہ کیا گیا اور جو معارف قلب پر منجانب اللہ وارد ہوئے، ان سب کو وقتاً فوقتاً درس قرآن کی شکل میں پیش کرتا رہا۔

احقر کے ان دروس سے قدیم و جدید دونوں طبقوں کو بحمداللہ امید سے زائد نفع ہوا۔ احباب کا اصرار تھا کہ میں تفسیر لکھوں لیکن میں نے بجائے تفسیر لکھنے کے یہ مناسب سمجھا کہ قرآنی علوم کے مختلف شعبوں پر مختلف کتابیں لکھ دوں تاکہ مختصر وقت میں ناظرین ان کو پڑھ سکیں، اور ضخامت کی کمی کی وجہ سے کم مالی استطاعت رکھنے والے حضرات بھی ان سے مستفید ہو سکیں، لیکن تالیف میں اس امر کا خیال رکھا گیا کہ:۔

(۱) مطالب قرآن کے تعین میں جادۂ سلف سے انحراف نہ ہو اور جو کچھ معارف و حقائق بیان ہوں وہ اپنے اندر مسلک سلف کی تائیدی شان رکھتے ہوں نہ تحریفی۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ دورِ حاضر چونکہ دورِ عقلیت و تفلسف ہے لہٰذا مقاصد شرعیہ نقلیہ کو عقل اور فلسفہ کے رنگ میں بیان کیا جائے تاکہ مغرب زدہ طبقہ کے لئے سامان ہدایت ہو۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ تعبیرات مقاصد میں اصطلاحی تعبیرات سے کم کام لیا جائے اور زیادہ تر وہی تعبیر اختیار کی جائے جو مذاق جدید کے مطابق ہو۔ احقر چونکہ بیحد مصروف ہے لہٰذا غیر ضروری بسط و تفصیل سے اجتناب کیا گیا اور مطلب خیز اختصار پر اکتفا کیا گیا، ورنہ عام مصنفین دور حاضر کے انداز پر اگر تالیف ہوتی تو اس سے کئی گنا زیادہ ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی تھی۔

کتاب کی ترتیب حسب ذیل ہے۔



۲

① ضرورة القرآن

یعنی نوع انسانی کے لئے وحی الٰہی اور قرآن کی ضرورت پر عقلی و فلسفی دلائل۔

② صداقة القرآن

یعنی قرآن کے منجانب اللہ ہونے اور معجز ہونے کی عقلی دلائل اور مستشرقین یورپ کی تردید۔

③ تنزیل القرآن و تدوینہ

نزول قرآن و جمع قرآن کی تحقیق۔

④ محفوظیة القرآن

قرآن کی محفوظیت کے دلائل اور مستشرقین کے شبہات کی تردید۔

⑤ مہمات القرآن

یعنی قرآن کے اہم مقامات کا حل اور ان کے حکم و اسرار اور ازالۂ شبہات۔

⑥ احکام القرآن

قرآن کے فقہی احکام اور ان کی حکمت اور دورِ حاضر کے شبہات کے جوابات۔

⑦ تعبیرات القرآن

قرآنی تعبیرات کا تحقیقی حل تاکہ صحیح مطالب قرآنی معلوم ہو سکیں اور جدید الخیال اہل قلم کی خامیاں واضح ہو جائیں۔

پہلے پانچ باب کو ایک کتابی شکل میں شائع کر رہا ہوں جس کا نام "علوم القرآن" ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس خدمت کی تکمیل کی توفیق دے اور اس کو قبول فرما کر میرے لئے ذریعہ نجات آخرت کرے اور محترم الحاج سید عبدالرشید شاہ صاحب مہتمم مدرسہ فاروقیہ بہاولپور کیلئے اللہ جل جلالہٗ یہ کتاب سعادتِ کا موجب بنادے کہ ان کی دینی محبت اور مجاہدانہ مساعی اس کتاب کی اشاعت کا سبب بنیں۔

احقر:
شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مختار حیدر: جی قارئین، شمس الحق افغانی صاحب نے چالیس سال مطالعہ کیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو معارف قلب پر وارد ہوئے ان کی مدد سے کتابی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کی مانیں جو استاد اور شیخ الحدیث اور چالیس سال مطالعہ کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے معارف کی روشنی میں لکھا۔ یا معاویہ صاحب کی مانیں، جن کی خیر سے عمر ہی شاید چالیس سال نہ ہو۔ اور جو عمر گزاری ہے، وہ بھی اپنے علماء کا مطالعہ کرنے کے بجائے منشاوی جیسے کی جہالتیں پڑھنے میں گزاری ہے۔ معاویہ صاحب، توبہ کرو اور اپنے استادوں سے آگے نہ بڑھو۔ قارئین، شمس الحق افغانی صاحب کی مزید توثیق ملاحظہ فرمائیں:

مقالات حبیب

(حصہ اوّل)

باب (۱) ہندوستان میں احیاء علم وفکر
باب (۲) صحابۂ کرام کی منفردانہ عظمت شان
باب (۳) فرق باطلہ کا تعاقب

تالیف

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، سہارنپور، یوپی

ناشر
شیخ الہند اکیڈمی، دارالعلوم دیوبند

www.besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند محفوظ ہیں

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
مہتمم دار العلوم دیوبند

زیر نگرانی

حضرت مولانا بدرالدین اجمل علی القاسمی صاحب
رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

سلسلہ اشاعت ۴۱ع

نام کتاب : مقالات حبیب (حصہ اوّل)
مولف : حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
سن اشاعت : ۱۴۳۰ھ — ۲۰۰۹ء
تعداد صفحات : ۳۶۹
ناشر : شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

۹۲

یہاں سے دل برداشتہ ہوکر پاکستان چلے گئے۔ پاکستان میں ایک درس
اپنے تعلیمی وتدریسی ذوق کو پورا کرتے رہے آخر میں پاکستان سے بھی ہجر
منورہ میں مقیم ہوگئے تھے۔

مولانا میرٹھی نے علم حدیث میں بڑی گراں قدر تصنیفات اپنی یادگا
ان کے علاوہ فقہ میں بھی یہ دو کتابیں آپ کے آثار علمیہ میں سے ہیں۔ م
حاشیہ زادالفقیر الشیخ ابن همام حنفیؒ، خلاصة المنا
زبدة المناسك للشیخ گنگوهیؒ (علمائے دیوبند اور علم حدیث)

مولانا سید شمس الدین افغانی ۱۳۱۸ھ

حضرت مولانا سید شمس الدین افغانی پاکستان کے چند نامور محققین علماء میں سے ایک ہیں۔ آپ گیارہ برس تک ریاست ہائے متحدہ بلوچستان، قلات، فاران، مکران اور لس بیلہ کے وزیر تعلیم رہ چکے ہیں۔

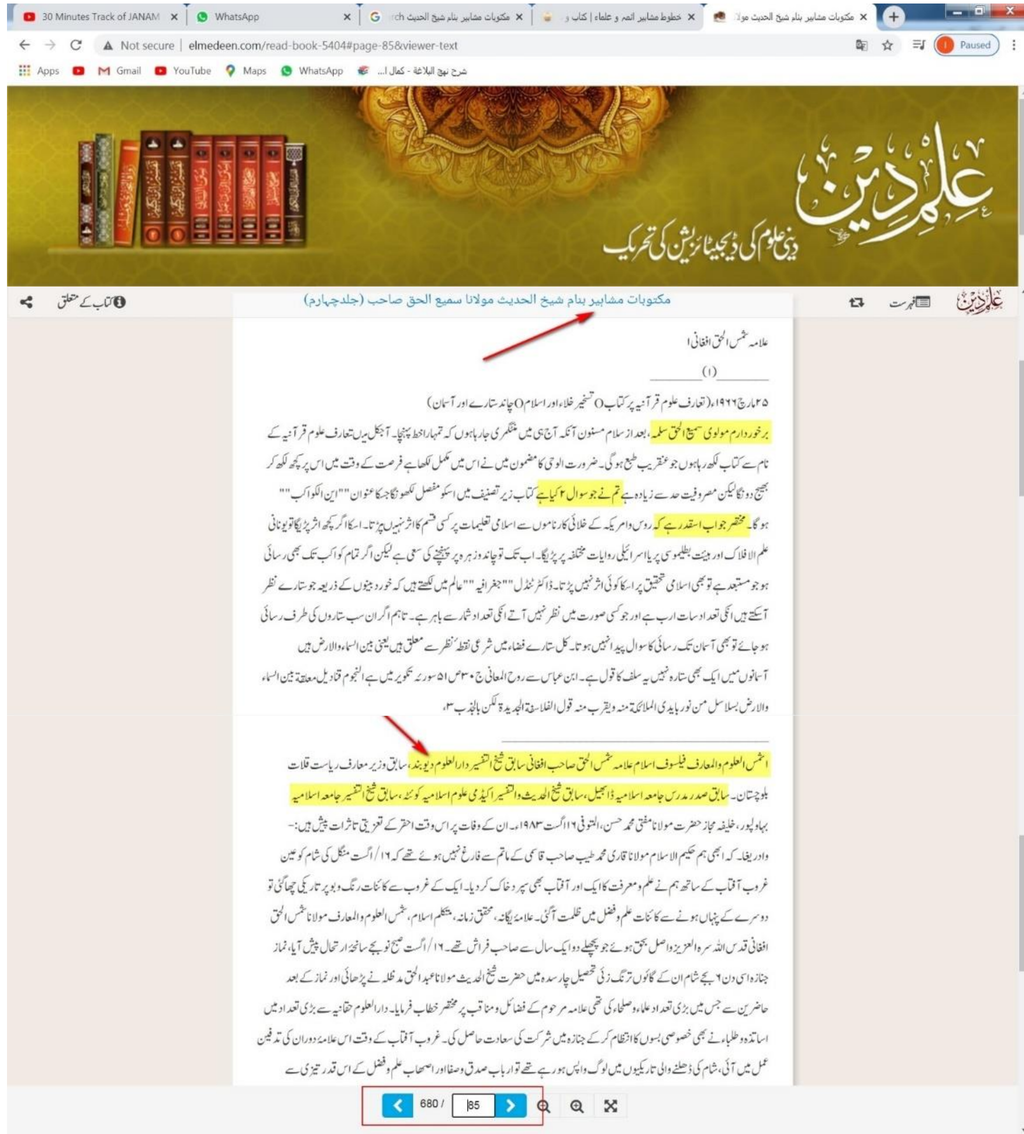
مولانا افغانی نے اپنے والد ماجد مولانا سید غلام حیدر اور سرحد و افغانستان کے دیگر متعدد علماء سے فنون کی تحصیل کرکے دارالعلوم دیوبند کا علمی سفر کیا اور حضرت محدث کشمیری کے حلقۂ درس میں شامل ہوکر ۱۳۳۹ھ میں دورۂ حدیث کی تحصیل وتکمیل کی۔ حدیث کے علاوہ طب کی تعلیم بھی انھوں نے دارالعلوم میں حاصل کی بعد ازاں ایک سال تک بطور خود اساتذۂ دارالعلوم کی رہنمائی میں مختلف علوم کے مطالعہ میں مصروف رہے۔

مولانا افغانی نے بھی اپنے اساتذہ و بزرگوں کی طرح درس و تدریس کو اپنا مشغلہ بنایا اور نصف صدی سے زائد مدت تک مختلف مدارس میں فقہ، حدیث اور تفسیر کا درس دیا۔ تین سال تک دارالعلوم دیوبند میں بھی شیخ التفسیر رہے۔ ۱۳۷۲ھ سے تدریسی سلسلہ کو موقوف کرکے تصنیف و تالیف میں مشغول ہیں اور اب تک دو درجن کے قریب کتابیں تصنیف کرچکے ہیں جن میں (۱) معین القضاۃ والمفتی عربی (۲) اور شرعی ضابطہ دیوانی اردو فقہ سے متعلق ہیں۔ (ماہنامہ الرشید ساہیوال کا دارالعلوم نمبر)

www.besturdubooks.wordpress.com

مختار حیدر: اردو میں ہے معاویہ صاحب، پڑھ لیں۔
یہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں۔

مختار حیدر: قارئین، ملاحظہ فرمائیں کہ یہ شمس الحق افغانی صاحب سمیع الحق صاحب کے بھی استاد ہیں۔


مکتوبات مشاہیر بنام شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب (جلدچہارم)

علامہ شمس الحق افغانی ا

(۱)

۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء (تعارف علوم قرآنیہ پر کتاب O تسخیر خلاء اور اسلام O چاند ستارے اور آسمان)

برخوردارم مولوی سمیع الحق سلمہ، بعد از سلام مسنون آنکہ آج ہی میں منٹگمری جارہاہوں کہ تمہارا خط پہنچا۔ آجکل میں تعارف علوم قرآنیہ کے نام سے کتاب لکھ رہاہوں جو عنقریب طبع ہوگی۔ ضرورت الوحی کا مضمون میں نے اس میں مکمل لکھاہے فرصت کے وقت میں اس پر کچھ لکھ کر بھیج دونگا لیکن مصروفیت حد سے زیادہ ہے تم نے جو سوال ۲ کیاہے کتاب زیر تصنیف میں اسکو مفصل لکھونگا جسکا عنوان ""این الکواکب"" ہوگا۔ مختصر جواب اسقدر ہے کہ روس وامریکہ کے خلائی کارناموں سے اسلامی تعلیمات پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا۔ اسکا اگر کچھ اثر پڑیگا تو یونانی علم الافلاک اور ہیئت بطلیموسی پر یا اسرائیلی روایات مختلفہ پر پڑیگا۔ اب تک تو چاند وزہرہ پر پہنچنے کی سعی ہے لیکن اگر تمام کواکب تک بھی رسائی ہو جو مستبعد ہے تو بھی اسلامی تحقیق پر اسکا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ڈاکٹر ٹنڈل ""جغرافیہ"" عالم میں لکھتے ہیں کہ خوردبینوں کے ذریعہ جو ستارے نظر آسکتے ہیں انکی تعداد سات ارب ہے اور جو کسی صورت میں نظر نہیں آتے انکی تعداد شمار سے باہر ہے۔ تاہم اگر ان سب ستاروں کی طرف رسائی ہو جائے تو بھی آسمان تک رسائی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کل ستارے فضاء میں شرعی نقطۂ نظر سے معلق ہیں یعنی بین السماء والارض ہیں آسمانوں میں ایک بھی ستارہ نہیں یہ سلف کا قول ہے۔ ابن عباس سے روح المعانی ج ۳۰ ص ۵۱ سورۂ تکویر میں ہے النجوم قنادیل معلقۃ بین السماء والارض بسلاسل من نور بایدی الملائکۃ منہ ویقرب منہ قول الفلاسفۃ الجدیدۃ لکن بالجذب ۳۔

ا شمس العلوم والمعارف فیلسوف اسلام علامہ شمس الحق صاحب افغانی سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند، سابق وزیر معارف ریاست قلات بلوچستان۔ سابق صدر مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، سابق شیخ الحدیث والتفسیر اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ، سابق شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور، خلیفہ مجاز حضرت مولانا مفتی محمد حسن، المتوفی ۱۶ اگست ۱۹۸۳ء۔ ان کے وفات پر اس وقت احقر کے تعزیتی تاثرات پیش ہیں:- وادریغا۔ کہ ابھی ہم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی کے ماتم سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ۱۶/ اگست منگل کی شام کو عین غروب آفتاب کے ساتھ ہم نے علم ومعرفت کا ایک اور آفتاب بھی سپرد خاک کردیا۔ ایک کے غروب سے کائنات رنگ وبو پر تاریکی چھاگئی تو دوسرے کے پنہاں ہونے سے کائنات علم وفضل میں ظلمت آگئی۔ علامۂ یگانہ، محقق زمانہ، متکلم اسلام، شمس العلوم والمعارف مولانا شمس الحق افغانی قدس اللہ سرہ العزیز واصل بحق ہوئے جو پچھلے دو ایک سال سے صاحب فراش تھے۔ ۱۶/ اگست صبح نو بجے سانحۂ ارتحال پیش آیا، نماز جنازہ اسی دن ۶ بجے شام ان کے گاؤں ترنگ زئی تحصیل چارسدہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے پڑھائی اور نماز کے بعد حاضرین سے جس میں بڑی تعداد علماء وصلحاء کی تھی علامہ مرحوم کے فضائل ومناقب پر مختصر خطاب فرمایا۔ دارالعلوم حقانیہ سے بڑی تعداد میں اساتذہ وطلباء نے بھی خصوصی بسوں کا انتظام کرکے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ غروب آفتاب کے وقت اس علامۂ دوران کی تدفین عمل میں آئی، شام کی ڈھلنے والی تاریکیوں میں لوگ واپس ہو رہے تھے تو ارباب صدق وصفا اور اصحاب علم وفضل کے اس قدر تیزی سے

مختار حیدر: اس ایک حوالے نے ہمارے دعویٰ کو ثابت کر دیا اور معاویہ صاحب کے دعویٰ کو رد کر دیا۔ اور اس حوالے کے بعد معاویہ صاحب ضد کریں گے تو بہت بڑی مشکل میں پھنسیں گے۔ میں اس پر روشنی ڈالتا ہوں۔

نمبر ایک: معاویہ صاحب نے کہا تھا کہ جو شیعہ کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر۔ اب یہ شمس الحق افغانی صاحب تو بجائے ہمیں کافر ماننے کے، الٹا ہمارے موقف کی حمایت کر رہے ہیں، لہذا یہ معاویہ صاحب کے فتویٰ کی روشنی میں بڑے کافر ثابت ہوئے۔ اب یہ معاویہ صاحب پر منحصر ہے کہ اپنی جھوٹی ضد کو چھوڑ کر اپنے استاد کے علم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں یا ایک نالائق شاگرد کی طرح استاد کی عزت کو اپنے ہی فتویٰ کے ذریعے تار تار کرتے ہیں۔

نمبر دو: معاویہ صاحب نے اپنے دعویٰ میں کہا کہ شیعہ اپنے مذہب پر رہ کر قرآن مجید کو نہیں مان سکتا۔ جبکہ ان کے عالم اور استاد نے شیعہ علماء کو شیعہ ہی مانا، اور اس پر لطف بالائے لطف یہ کہ تحریف کا قائل بھی نہیں مانا۔ اب معاویہ صاحب اپنے استاد کی مانیں گے یا اپنے بے تکے دعویٰ کو بچائیں گے، کہ جس کے اثبات میں کوئی دلیل بھی نہیں دی انہوں نے۔

مختار حیدر: اب اس شمس الحق افغانی صاحب کے اس ایک حوالے کے بعد معاویہ صاحب یہ درج ذیل تین کام کر سکتے ہیں، اور ان کا درج ذیل نتیجہ ہی بر آمد ہونا ہے۔

نمبر ایک: معاویہ صاحب اپنے دعویٰ پر ایک درجن دلائل لے آئیں، تو ہم جواب میں کہیں گے کہ آپ کے عالم کا چالیس سال کا مطالعہ ہے، اور آپ کو چار دن ہوئے ہیں منشاوی سے کسب فیض کرتے ہوئے، لہٰذا آپ کی بات ردی ہے۔ آپ کے عالم شیخ الحدیث ہیں، لہٰذا وہ ان روآیتوں کو زیادہ بہتر جانتے ہیں، جو شیعہ کی رد میں آپ پیش کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اگر ان روآیتوں کا وہی مطلب ہوتا جو آپ بتا رہے ہیں، اور ان روآیتوں پر ہی شیعہ مذہب چل رہا ہوتا، تو کیا آپ کے شیخ الحدیث اس بات سے لاعلم رہتے؟ نیز آپ کے عالم نے ان معارف کی بنیاد پر لکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں وارد کیے، اس عظیم سعادت کے آگے آپ کا دعویٰ ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ کچھ نہیں۔

نمبر دو: معاویہ صاحب اپنے دعویٰ پر ایک سو ایک دلائل لے آئیں، تو ہم جواب میں کہیں گے کہ آپ کے عالم کا چالیس سال کا مطالعہ ہے، اور آپ کو چار دن ہوئے ہیں منشاوی سے کسب فیض کرتے ہوئے، لہٰذا آپ کی بات ردی ہے۔ آپ کے عالم شیخ الحدیث ہیں، لہٰذا وہ ان روآیتوں کو زیادہ بہتر جانتے ہیں، جو شیعہ کی رد میں آپ پیش کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اگر ان روآیتوں کا وہی مطلب ہوتا جو آپ بتا رہے ہیں، اور ان روآیتوں پر ہی شیعہ مذہب چل رہا ہوتا، تو کیا آپ کے شیخ الحدیث اس بات سے لاعلم رہتے؟ نیز آپ کے عالم نے ان معارف کی بنیاد پر لکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں وارد کیے، اس عظیم سعادت کے آگے آپ کا دعویٰ ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ کچھ نہیں۔

نمبر تین: معاویہ صاحب اپنے دعویٰ پر ایک ہزار ایک دلائل لے آئیں، تو ہم جواب میں کہیں گے کہ آپ کے عالم کا چالیس سال کا مطالعہ ہے، اور آپ کو چار دن ہوئے ہیں منشاوی سے کسب فیض کرتے ہوئے، لہٰذا آپ کی بات ردی ہے۔ آپ کے عالم شیخ الحدیث ہیں، لہٰذا وہ ان روآیتوں کو زیادہ بہتر جانتے ہیں، جو شیعہ کی رد میں آپ پیش کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اگر ان روآیتوں کا وہی مطلب ہوتا جو آپ بتا رہے ہیں، اور ان روآیتوں پر ہی شیعہ مذہب چل رہا ہوتا، تو کیا آپ کے شیخ الحدیث اس بات سے لاعلم رہتے؟ نیز آپ کے عالم نے ان معارف کی بنیاد پر لکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں وارد کیے، اس عظیم سعادت کے آگے آپ کا دعویٰ ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ کچھ نہیں۔

مختار حیدر: اب آپ نے درج ذیل چیزوں کا جواب دینا ہے

نمبر ایک: چیلنج،

نمبر دو: آپ کے یہ عالم اور شیخ الحدیث کافر ہیں یا نہیں؟

نمبر تین: آپ کے اس عالم اور شیخ الحدیث کے مقابلے پر آپ کے دعویٰ کی کیا حیثیت ہے؟

مختار حیدر: اور آپ جو خفت مٹانے کے لیے بار بار کہہ رہے ہیں کہ میں شیعہ کا کفر واضح کروں گا، تو کیا آپ ابن تیمیہ کا حوالہ بھول گئے ہیں؟ جہاں ابن تیمیہ نے کہا کہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔ اوپر میں نے حوالہ دیا ہے۔ اگر نظر نہیں آ رہا تو بتاؤ، مینشن کروں یا دوبارہ بھیج دوں۔ آپ تکفیریوں کا یہ بہت بڑا مسئلہ ہے کہ آپ لوگ اپنی جھوٹی ضد کی تسکین کے لیے اپنے 👈 استادوں کے بھی استاد 👉 بننے کی کوشش کرتے ہو اور اپنے 👈 شیوخ 👉 کی بھی نہیں مانتے۔

مختار حیدر: آپ نے ہمارے دو چیلنج کا جواب نہیں دیا۔ اب تیسرا بھی آ گیا ہے۔ جواب نہ آیا تو مزید چیلنج بھی آئیں گے، اور آخر میں میں وجہ بتاؤں گا کہ آپ چیلنج کا جواب کیوں نہ دے سکے 😉، ان شاءاللہ۔ End

معاویہ: قارئین آپ نے ان جناب کی ڈرامہ بازی اور حرکتیں دیکھ لیں کہ کس طرح وقت ضائع کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں فالتو کے میسج بھیج کر۔ خیر اب آتے ہیں ان کے میسجز کے جواب کی طرف (64)۔

معاویہ: قارئین آپ ان جناب کا دوغلاپن دیکھ لیں (53 کی طرف اشارہ)۔ کبھی کہتے ہیں یہ روایات پیش نہ کرو اور خود روایات پیش کرنے لگ جاتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ علماء پیش کرو، اور جب علماء پیش کرتا ہوں تو عجیب و غریب تاویلات کرتے ہیں جو علم سے دور دور تک واسطہ نہیں رکھتیں (65)۔

معاویہ: قارئین ان کے مذہب کا اصول دیکھیں۔ یہاں یہ معصومین کے سواء کسی کی بات کو ماننے کو تیار نہیں۔ اور یہاں یہ صرف غیر معصوم مولویوں کو اپنا مذہب بتا کر اپنے مذہبی اصول کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ (66)۔

الشافی جلد اول — ۴ — پیش لفظ

پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہماری ہدایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ عام و خاص کا علم احادیث معصوم کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیوں کہ اہل البیت ادری بما فی البیت گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے اور سوائے معصومین کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جا سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

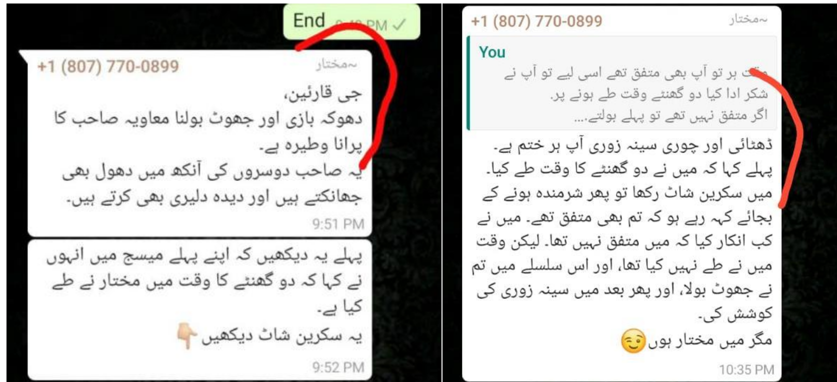
کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

معاویہ: مجھے اخلاق کا درس دینے والے کے میسجز دیکھیں ذرا قارئین۔(67)



معاویہ: اس حوالے میں ان کی لب کشائی کی ذرا علمی اوقات ملاحظہ فرمائیں اب (54 کی طرف اشارہ)۔(68)

معاویہ: الفاظ دیکھیں.. **یہ بھی کہا جاسکتا ہے**..خود ترجمہ کر رہے ہیں، لیکن کچھ الفاظ پھر بھی چھوڑ گئے (69)۔ دیکھیں یہ بعید نہیں کہ یہ بھی کہا جائے کہ بعض محذوفات تفسیر کے قبیل سے ہوں...

1، ایک بات تو یہاں بعض الفاظ کی بات کر رہا ہے نہ کہ سب روایات تحریف و تغییر کی۔

2، دوسرا یہ کہ کوئی یقینی بات نہیں کر رہا ہے بس ایک گمان پیش کر رہا ہے۔

اور یقینی الفاظِ تحریف اور تغییر کے مقابلے میں ظنی بات کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی جناب۔

معاویہ: جناب یہ علمی حیثیت دیکھیں ذرا (55 کی طرف اشارہ)۔ ظاہر ہے کے الفاظ سے یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ گویا یہ حقیقت میں کلینی وغیرہ کا موقف نہیں بس ایک مشہور بات ہے۔اب دیکھیں اس ڈھکوسلے کا حال..(70)



ـ٢٦ـ كتاب التوحيد ج ٢

مِرآةُ العُقول في شرح أخبار آل الرسول — تأليف العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي — شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٨ — الجزء الثاني

الله تبارك وتعالى ، وسخّر سبحانه لكل ...
اثنا عشر ركناً ، ثمّ خلق لكلّ ركن منها ...

نظير الاحتمالات في الثاني ، ويحتمل ع...
الخلق غير مستور عنه تعالى ، وأما تفصيل...
انّه لمّا كان كنه ذاته تعالى مستوراً عن عق...
يكون مستوراً عنهم ، فالاسم الجامع هو ...
الصّفات الكماليّة ، ولمّا كانت اسماؤه تع...
الذّات اوالصفات الثّبوتيّة الكماليّة اوا...
ذلك الاسم الجامع إلى أربعة أسماءٍ جا...
سابقاً استبدّ تعالى به ولم يعطه خلقه ون...
فأعطاها خلقه ليعرفوه بها بوجه من الوج...
وبين هذا الاسم المكنون ، إذ بها يتوسّل...
التوحيد « بهذه الاسماءِ » وهو أظهر ، ولمّا كانت تلك الاسماء الاربعة مطويّة في الاسم الجامع على الاجمال لم يكن بينها تقدّم وتأخّر ، ولذا قال : ليس منها واحد قبل الآخر ، ويمكن أن يقال على بعض المحتملات السّابقة : أنه لمّا كان تحقّقها في العلم الأقدس ، لم يكن بينها تقدّم وتأخّر ، أو يقال أنّ إيجادها لمّا كان بالإفاضة على الأرواح المقدّسة ولم يكن بالتكلّم لم يكن بينها وبين أجزائها تقدّم وتأخّر في الوجود ، كما يكون في تكلّم الخلق ، والاوّل أظهر ثمّ بيّن الاسماء الثلاثة.

وهنا اختلاف بين نسخ الكافي والتوحيد ، ففي أكثر نسخ الكافي فالظّاهر هو الله تبارك وتعالى ، وسخّر لكلّ اسم ، وفي بعضها وتبارك ، وفي نسخ التوحيد فالظاهر هو الله وتبارك وسبحانه لكلّ اسم ، فعلى ما في الكافي يحتمل ان يكون المعنى ان الظّاهر بهذه الاسماء هو الله تعالى وهذه الأسماء انما جعلها ليظهر بهاعلى



٣٩٤ كتاب الحج ج ١٧

رسول الله ﷺ والإمام من بعده ثمّ قال : هذا ممّا أخطأت به الكتّاب .

٤ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، رفعه في قوله تعالى « تناله أيديكم ورماحكم » قال : ما تناله الأيدي البيض والفراخ وما تناله الرّماح فهو مالاتصل إليه الأيدي .

بين المفسرين ان العدلين يحكمان في المماثلة وقرئ في الشواذ ذوعدل بصيغة المفرد، ونسب إلى أهل البيت عليهم السلام و هذا الخبر مبني عليه و هذا أظهر مع قطع النظر عن الخبر لان المماثلة الظاهرة التي يفهمها الناس ليست في كثير منها كالحمامة والشاة ، وأيضاً بيّنوا لنا ذلك في الاخبار ولم يكلوه إلى أفهامنا فالظاهر ان المراد حكم الوالي و الامام الذي يعلم الاحكام بالوحي و الالهام ، وعن القرائة المشهورة أيضاً يمكن المراد بالعدلين النبي والامام فان حكم كل منهما حكم الاخر ولا اختلاف بينهما ، و اما ان الاول قرائة أهل البيت عليهم السلام فقد ذكره الخاصة و العامة .

قال في الكشاف : قرأ جعفر بن محمّد «ذوعدل منكم» أراد به من يعدل منكم ولم يرد الوحدة وقيل اراد الامام .

وقال في مجمع البيان في القرائة: و روى في الشواذ قراءة محمّد بن علي الباقر و جعفر بن محمّد الصادق عليهما السلام يحكم به ذوعدل منكم ثم ذكر في الحجة « فاما ذوعدل » فقال أبوالفتح : فيه انه لم يوجد ذو ـ لان الواحد يكفي لكنه اراد معنى من أي يحكم من يعدل ومن يكون للاثنين كما يكو... من يا ذئب يصطحبان »[1] .

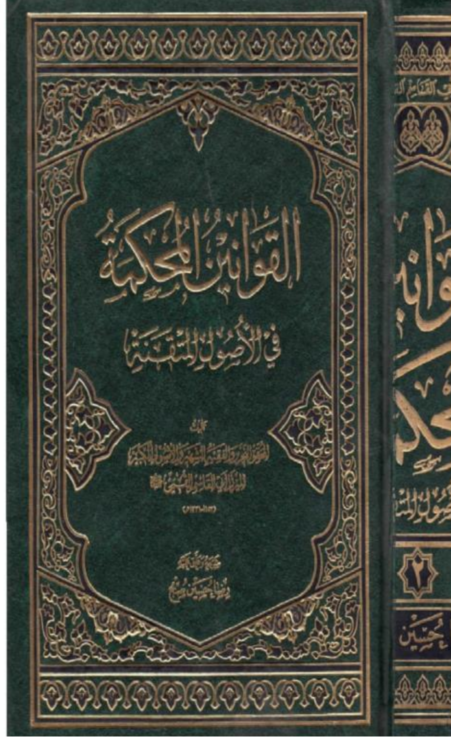
و أقول : ان هذا الوجه الذي ذكره ابن جني ... في تفسير أهل البيت منقولا عن السيدين عليهما السلام ان ... أو ولي الامر من بعده و كفى بصاحب القراءة خبيراً بـ...

الحديث الرابع : مرفوع . وقد تقدم القول فيه .

(١) مجمع البيان : ج ٣ـ٤ ص ٢٤٣ .

مِرآةُ العُقول في شرح أخبار آل الرسول

معاویہ: ان حوالا جات میں ظاہر کے الفاظ سے بات شروع ہے(71)۔ جز ثانی میں ملا باقر مجلسی ظاہر کے الفاظ سے یہ کہہ رہا ہے توحید سے مراد اللہ تعالیٰ ہے... اب یہ مناظر صاحب بول دیں توحید سے مراد اللہ کا ہونا مشہور ہے نہ کہ حقیقت میں اللہ۔ **معاویہ:** یہاں بھی جناب یہ کہہ دیں کہ ظاہر سے بات شروع ہے تو اس سے مراد ہے کہ امام کا حکم ماننا صرف مشہور بات ہے حقیقت میں امام کا حکم نہیں ماننا چاہیے... اب دیکھتے ہیں کہ یہ کلینی کو بچاتے ہیں یا توحید اور اماموں کی اطاعت کے منکر بنتے ہیں(72)۔



في الكتاب ٣٢١

قانون

قالوا(١): القرآن متواتر، فما نقل آحاداً ليس بقرآن، لأنّه ممّا يتوفّر الدّواعي على نقله، وما هو كذلك، فالعادة تقضي بتواتر تفاصيله. أمّا الصغرى فَلِما تضمّنت من التحدّي والإعجاز، ولكونه أصل سائر الأحكام. وأمّا الثانية(٢) فظاهرة.

أقول: أمّا تواتر القرآن في الجملة ووجوب العمل بما في أيدينا اليوم فممّا لا شكّ فيه ولا شبهة تعتريه، لكن تواتر جميع ما نزل على محمّد ﷺ، غير معلوم، وكذا وجوب تواتره.

أمّا الثاني(٣): فلأنّه إنّما يتمّ لو انحصر طريق المعجزة وإثبات النبوّة لمن سلف وغبر فيه. ألا ترى أنّ بعض المعجزات ممّا لم يثبت تواتره، وأيضاً يتمّ لو لم يمنع المكلّفون على أنفسهم اللّطف كما منعوه في شهود الإمام ؈.

وأمّا الأوّل ـ أعني تواتر جميع ما نزل ـ فيظهر توضيحه برسم مباحث.

الأوّل: أنّهم اختلفوا في وقوع التحريف والنقصان في القرآن وعدمه، فعن أكثر الأخباريين أنّه وقع فيه التحريف والزّيادة والنقصان، وهو الظاهر من الكليني

٣٢٢ .... القوانين المحكمة في الأصول ـ الباب السادس

وشيخه علي بن إبراهيم القمّي والشيخ أحمد بن أبي طالب الطبرسي صاحب «الاحتجاج».

وعن السيّد والصّدوق والمحقّق الطبرسي وجمهور المجتهدين عدمه. وكلام الصّدوق في اعتقاداته يعرب عن أنّ المراد بما ورد في الأخبار الدالّة على أنّ في القرآن الذي جمعه أمير المؤمنين عليه الصّلاة والسلام كان زيادة لم تكن في غيره، أنّها كانت من باب الأحاديث القدسية لا القرآن، وهو بعيد.

والأدلّة على الأوّل على ما ذكره الفاضل السيّد نعمة الله ؒ في رسالته «منبع الحياة»(١) وجوه:

منها: الأخبار المستفيضة(٢) بل المتواترة، مثل ما روي عن أمير المؤمنين ؑ لمّا سُئل عن المناسبة بين قوله تعالى: ﴿وإنْ خِفْتُم ألّا تُقسِطُوا في اليَتامى فانكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثنى وثُلاثَ ورُباعَ﴾(٣). فقال: لقد سقط بينهما

پس جناب یہ دوسرا حوالہ, کہ آپ کے شیخ کلینی تحریف کے قائل ہیں۔ ظاہر کا بہانا نہیں چلنے والا کیونکہ یہاں پہلے مان چکا ہے کہ اخباری شیعہ تحریف کے قائل ہیں پھر بعد میں کلینی، قمی اور طبرسی کا نام لکھا ہے۔ کوئی راہ فرار نہیں اب(73)۔

معاویہ: یہ سرخ ڈبے میں کیا کہنا چاہ رہا ہے؟(56 کی طرف اشارہ)(74)

تحریف کی روایات کے مقابلے میں قرآن کے محفوظ ہونے کے اشکال کا جواب دے کر تحریف کی تائید کر رہا ہے یا تحریف کا انکار کر رہا ہے آپ کا ملا فیض کاشانی؟

معاویہ: معیار کس قرآن کو بنایا گیا ہے(57 کی طرف اشارہ)(75)، موجودہ قرآن کو یا امام العصر کے پاس موجود قرآن کو جو سیدنا علی رض نے جمع کیا تھا؟ جو تحریف سے پاک ہے؟ کوئی وضاحت نہیں اس میں۔ ہماری بحث موجودہ قرآن میں ہے نہ کہ غار والے قرآن پر(76)۔

معاویہ: سیدنا علی رض کا نظریہ کیا آپ کے نزدیک شیعہ مذہب نہیں(77)(58 کی طرف اشارہ) ؟ آپ نے تو آج واضح اقرار کر لیا کہ آپ کا سیدنا علی رض سے کوئی واسطہ نہیں۔

معاویہ: آج یہ مان گیا کہ شیعہ مذہب اماموں کے اخبارات پر نہیں بلکہ غیر معصوم مولویوں پر قائم ہے(59 کی طرف اشارہ)(78)، اور عجیب بات تو یہ ہے کہ جب خود اماموں کے روایات پیش کر رہا ہے تو اس کو مذہب سمجھ کر پیش کر رہا ہے، میری پیش کردہ روایات کو شیعہ مذہب نہیں مان رہا[41]۔ واہ جناب آپ کا دوغلا پن۔

---

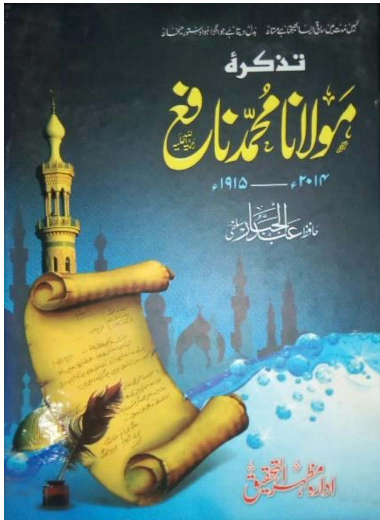
[41] اس نقطہ کے جواب کو مختار صاحب نے آخری وقت کے لیے بچا کر رکھا تھا، اور آخر میں معاویہ صاحب کی فاش بے وقوفی کا جواب دیا۔

معاویہ: مصنف نے یہ بتایا ہے کہ علی رض نے قرآن جمع کیا اور وہ امام غائب کے پاس ہے(60 کی طرف اشارہ)۔ اور آپ اسکا انکار بھی نہیں کرسکتے کہ علی رض کا جمع کردہ قرآن تھا اور وہ امام غائب کے پاس ہے(79)۔

معاویہ: یہاں تو مستفیض روایات سے دو قرآن کا ثبوت مل رہا ہے کہ شیعہ مذہب کے مطابق قرآن دو ہیں(59 کی طرف اشارہ)۔ ایک عثمان رض والا اور دوسرا علی رض والا۔(80)

معاویہ: یہاں حکومت کی بات نہیں قرآن لکھنے کی بات ہے(61 کی طرف اشارہ)۔ سیدنا عثمان رض نے اپنے دور حکومت میں قرآن لکھا نہیں تھا بلکہ زید بن ثابت رض سے لکھو ایا تھا۔ کہاں کی بات کہاں ملا رہے ہو۔ اور یہ اعتراض مجھ پر نہیں اپنے مولویوں پر کرو جنھوں نے ایسی روایات گھڑ کر اماموں کی طرف منسوب کی ہیں جو جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ انہی جھوٹی روایات پر شیعہ مذہب قائم ہے۔ **معاویہ**: اس حوالے کا کوئی فائدہ نہیں(62 کی طرف اشارہ)۔ اور اصول بھی آپ ہی نے بھیجے تھے کہ الزامی حوالے پیش نہیں ہونگے(81)۔ اب اصول بھول گئے؟

معاویہ: اب آتے ہیں مولانا شمس الحق افغانی رح کی طرف(63 کی طرف اشارہ)۔



تذکرۂ مولانا محمد نافع رحمہ اللہ 289

سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے، جب مجھے کتاب ''علوم القرآن'' کے اس مضمون کا علم ہوا تو میں نے مولانا غلام یحییٰ صاحب مرحوم سابق صدر المدرسین جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کو آپ کے پاس بھیجا۔ اور گزارش کی کہ آپ مسئلہ تحریف قرآن پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور اس موضوع پر امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ کی تحقیقی کتاب ''تنبیہ الحائرین'' بھی بھیجی۔ علامہ افغانی کی ان دنوں صحت بہت کمزور تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ پر غور کروں گا۔ علامہ مرحوم اس کے بعد اور زیادہ بیمار ہو گئے۔ بیماری بڑھتی گئی، انہی ایام میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور نے بھی آپ کو اس تسامح کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد علامہ صاحب نے اپنے آخری ایام میں جواب لکھوایا تھا، جس پر آپ کے دستخط موجود ہیں، اور اس تحریر کا عکس جناب مولانا احمد عبدالرحمن صاحب خطیب نوشہرہ زید مجدہم نے مجھے بھیجا تھا۔ جو میرے پاس محفوظ ہے۔''[1]

علامہ افغانیؒ کی وضاحتی تحریر:

جس وضاحتی تحریر کے عکس کا حضرت اقدس رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے، وہ راقم السطور کے پاس اصل محفوظ ہے۔ اس کی مکمل تحریر ملاحظہ فرمائیں:

''محترم المقام مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از سلام مسنون، آپ حضرات کا خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی ...... میں نے اپنی تصنیف ''علوم القرآن'' میں صفحہ نمبر ۱۳۴ پر شیعہ اور تحریف قرآن کے سلسلے میں شیعوں کے اقوال نقل کر کے جو یہ لکھا ہے کہ ''شیعوں کا مذہب وہی ہے جو سنیوں کا ہے'' اس سے میری مراد یہ ہے کہ اگر مذکورہ شیعہ اپنے اقوال کے مطابق عدم تحریفِ قرآن کے قائل ہیں تو اس مسئلہ واحدہ میں یہی اقوال سنی مذہب کے مطابق ہیں۔ یعنی اگر کوئی عدم تحریف قرآن کا قائل ہے تو یہ عقیدہ ہمارے سنی مذہب کے عین مطابق ہے۔ ص ۱۳۶ پر لفظ ''نا قابلِ اعتبار'' سے ان تحریف قرآن کے قائلین کی طرف اشارہ ہے، یعنی جو لوگ نا قابل اعتبار ہیں اور عدم تحریف قرآن کے قائل نہ ہوں بلکہ تحریف قرآن کے قائل ہوں تو وہ محرف قرآن کہلائیں گے اور تکفیر کے مرتکب ہوں گے خواہ شیعہ ہوں یا کوئی اور۔ کیونکہ محرف قرآن ہونے کی صورت میں آیت قرآنی اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا

[1] مولانا قاضی مظہر حسین/علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اپنی تصانیف کے آئینہ میں (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۱۔

عدمِ تحریف کے قائل تھے۔ چونکہ آپ وسیع مطالعہ رکھتے ہیں، اس لیے حقیقتِ حال سے مطلع فرمائیں......
چنانچہ اس کا خط جواب مولانا محمد نافع رحمہ اللہ نے جو دیا، وہ یہاں پیش خدمت کیا جاتا ہے۔

محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب زید مجدکم وشرفکم

از محمدی شریف ضلع جھنگ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ......مزاج شریف!

آپ کا محبت نامہ تشریف لایا، الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ خط میں آپ نے مسئلہ تحریف قرآن کے متعلق چند ایک چیزیں درج کی ہیں۔ اس کے متعلق ذیل میں چند گزارشات عرض ہیں:

۱: حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے متعلق جو شیعوں کی طرف سے صفائی پیش کی ہے وہ صحیح نہیں۔ حضرت مولانا موصوف بہت بڑے فاضل تھے مگر شیعہ مذہب کی کتب کے مندرجات سے ناواقف تھے۔ ولکل فن رجالٌ۔

۲: شیعہ کے جمہور علماء کے نزدیک یہ قرآنِ مجید مُحرَّف، مبدَّل اور متغیر ہے۔ اس میں تغیر سورۃ، آیات، اور کلمات کی صورت میں موجود ہے۔ ان سب شکلوں میں ان کے نزدیک تغیر اور تبدل آچکا ہے۔

۳: یہ چار علماء (شیعہ) عدم تحریف کا قول کرتے ہیں لیکن یہ ان کا قول ''تقیہ'' پر محمول ہے۔ اور اس کا قرینہ یہ ہے کہ انھوں نے تحریف قرآن کا قول کرنے والوں پر کوئی شرعی حکم نہیں لگایا نہ ان کے کفر کے قائل ہوئے ہیں۔ نہ ہی ان کو گمراہ اور ضال کہا ہے۔ نہ ہی کوئی زجر وتوبیخ کا کلمہ ان کے حق میں کہا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بعض علماء شیعہ کا عدم تحریف قرآن کا قول کرنا بطور تقیہ کے ہے۔ اور تقیہ ان کے نزدیک بوقتِ ضرورت واجب العمل ہے۔

والسلام

محمد نافع، جامعہ محمدی شریف [1]

حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کا علامہ افغانی رحمہ اللہ کی خدمت میں اپنا قاصد بھیجنا:

حضرت اقدس قاضی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مولانا افغانی رحمہ اللہ کا تسامح اور اس کی اصلاح ......علامہ افغانی رحمہ اللہ کو تحریف قرآن کے متعلق شیعہ عقیدہ

[1] محررہ ۱۷، فروری ۱۹۹۱ء بمطابق یکم شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ۔
نوٹ: مذکورہ خط کا مکمل مضمون یہاں درج نہیں کیا گیا، وہ ''مکاتیب'' کی جلد میں ملاحظہ کیا جائے۔ (سلفی)

بات ختم کردی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ساتھ تعاون نہیں کر سکا، کیونکہ فوجی فیصلہ اٹل ہوتا ہے اور مجھ جیسے چھوٹے ملازم اس میں ترمیم نہیں کرا سکتے۔''

والسلام طالب دعا
منظور احمد آفاقی
خطیب پاک فضائیہ [1]

نظریۂ تحریفِ قرآن کا رد، سیرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا اہم باب ہے:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں ہم عرض کر آئے ہیں کہ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات کے نام پر (نہ کہ ایماء پر) ہی تشیع نے نظریہ تحریف ایجاد کیا۔ اس لیے اس کتاب میں مذکورہ نظریہ کا رد ایک یقینی امر تھا، چنانچہ مولانا محمد نافع رحمہ اللہ نے اپنی اس بے نظیر تصنیف میں اہل تشیع کے عقیدہ امامت اور عقیدۂ تحریف قرآن پر ٹھوس دلائل دے کر یہ ثابت فرما دیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ مذکورہ دونوں عقائد خلافِ قرآن وسنت اور تعلیمات علی رضی اللہ عنہ ہیں، بلکہ ایسے عقائد رکھنے والے کسی بھی لحاظ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آلِ علی رضی اللہ عنہم سے تعلق کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں۔

اہل تشیع کا عقیدۂ تحریف قرآن، مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کی خوش فہمی اور مولانا محمد نافع کی وضاحت:

مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کے تبحر علمی میں کوئی شک نہیں، تاہم شیعیت یا ردشیعیت پر لکھی جانے والی کتب چونکہ ان کا موضوع نہیں تھا، اس لیے ان کی ایک غلط فہمی سے بعض دینی حلقوں میں اضطراب اور شیعہ حلقوں میں گھی کے چراغ جلائے جاتے ہیں...... وہ عقیدۂ تحریف قرآن کے حوالہ سے ایک عبارت ہے جو ان کی کتاب ''علوم القرآن'' میں موجود ہے، مولانا منظور احمد آفاقی نے جب ''سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ'' کا مطالعہ کیا تو اس میں تحریف قرآن کی بحث پڑھ کر انھوں نے مولانا محمد نافع رحمہ اللہ کی خدمت میں بذریعہ خط سوال لکھا کہ مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ نے ''علوم القرآن'' میں لکھا ہے کہ قرآنِ حکیم کے بارے میں شیعوں کے بھی وہی عقائد ہیں جو اہل سنت کے ہیں، یعنی یہ کلام جتنا نازل ہوا، اتنا ہی آج محفوظ ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ کوئی تغیر وتبدل ہوا ہے۔ موصوف نے سات جید علماء شیعہ کے حوالے بھی نقل کیے ہیں کہ یہ

---

[1] ... ملتان / کرره ۱۱، اگست ۱۹۹۳ھ۔

الذکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحافِظُوْن کا انکار لازم آتا ہے جو قطعی کفر ہے۔ آپ اس تشریح کو تفہیم کتاب کے لیے حاشیہ میں شامل کرسکتے ہیں۔''

تحریر کنندہ
محمد داؤد جان افغانی
ابن شیخ الاسلام حضرت العلامہ
مولانا افغانی صاحب مدظلہٗ
مقام ترنگ زئی چارسدہ۔ پشاور

فقط
تصدیق دستخط
شمس الحق افغانی ❶

مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ کی توجہ دلانے پر علامہ افغانی رحمہ اللہ کا رجوع:

مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کی دستی تحریر پیش کرنے کے بعد اگرچہ مزید کسی شہادت کی ضرورت نہیں رہتی، لیکن بطور ریکارڈ کے یہ حوالہ پیش کردینا بھی غیر ضروری نہیں ہے کہ مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ نے بھی ''علوم القرآن'' کی زیر بحث عبارت کی طرف علامہ افغانی رحمہ اللہ کو متوجہ فرمایا تھا جس پر آپ رحمہ اللہ نے ان کو لکھا کہ:

''مجھے آپ کی تحقیق پر پورا اعتماد ہے، میں انشاء اللہ اپنی کتاب کے نئے ایڈیشن میں اس بات کی تصحیح کردوں گا۔'' ❷

مختصر تبصرہ:

اب اس بحث کی تنقیح کرکے آگے بڑھتے ہیں۔ مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کو ان کے تسامح کی طرف متوجہ کرنے والے اور ان کی اس بات کو تسامح وغلط فہمی قرار دینے والے مندرجہ ذیل علماء ہیں:

۱: حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ

۲: حضرت مولانا محمد نافع رحمہ اللہ

۳: حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ

۴: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ

---

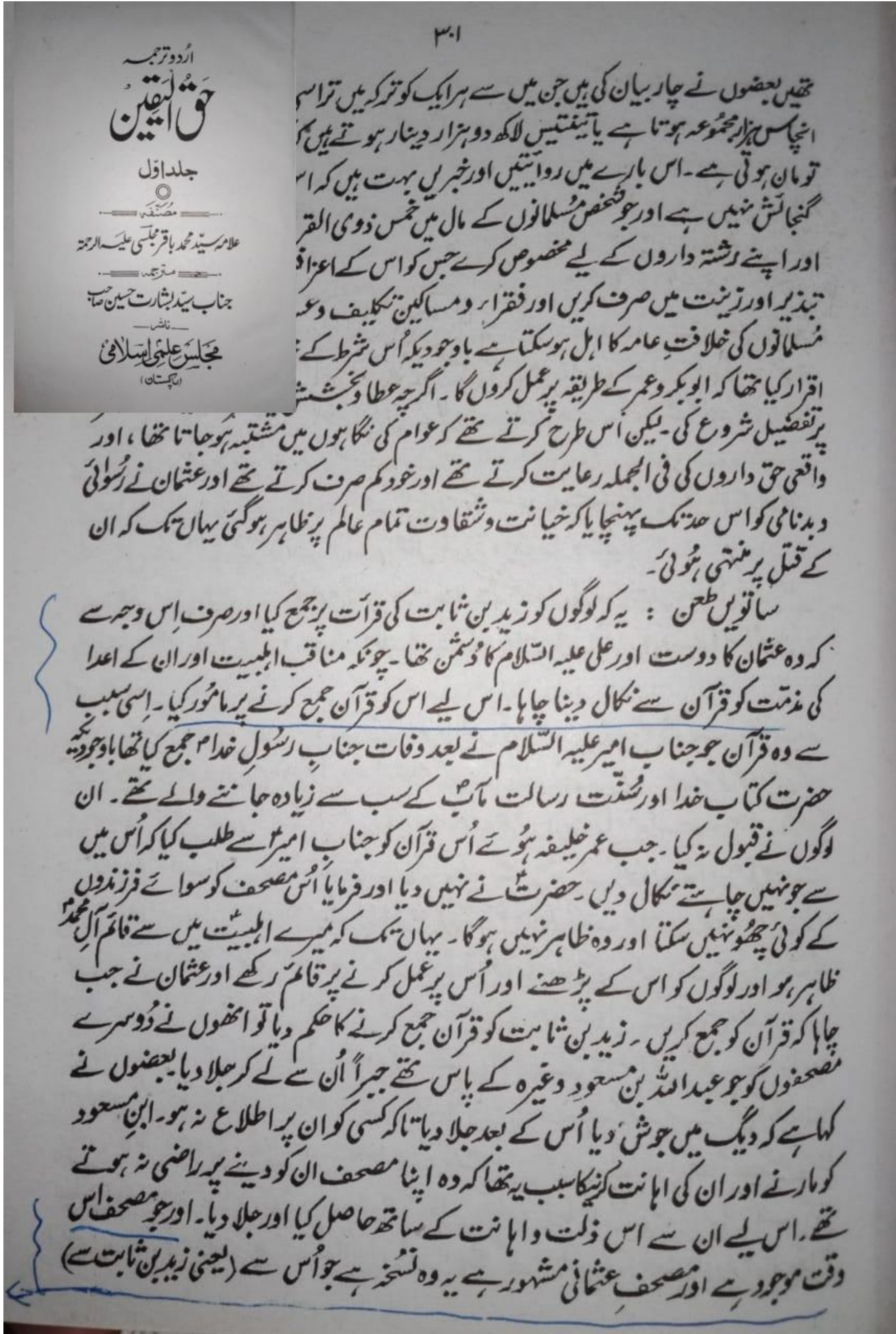
❶ محررہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۲ء یکم ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ۔ (اصل خط راقم عبدالجبار سلفی کے پاس محفوظ ہے)

❷ مولانا عبدالحمید تونسوی/نقوشِ زندگی، مطبوعہ تحریک تنظیم اہل سنت/صفحہ نمبر ۳۱۸۔

نوٹ: یہ مولانا عبدالستار تونسویؒ کے سوانح زندگی ہیں، جو ان کی حیات میں شائع ہوئے، مصنف علامہ تونسوی کے نواسہ ہیں۔

معاویہ: جی قارئین اب دیکھیں۔ اردو عبارت ہے اور واضح ہے کہ مولانا شمس الحق افغانی رح کا رجوع ثابت ہے۔ یعنی وہ بھی گویا شیعوں کو تحریف قرآن کا قائل اور کافر سمجھتے تھے۔ ساتھ میں علوم القرآن کتاب کے حاشیہ میں انہوں نے اپنے اس رجوع نامے کو چھاپنے کا لکھا ہے۔ اب تو کوئی بہانا نہیں چلنے والا جناب کا۔ خوامخواہ میں اتنے حوالے بھیج کر وقت ضائع کیا کہ مولانا شمس الحق افغانی رح کے بارے.. دو منٹ میں کھیل ختم کر دیا میں نے(82)۔

معاویہ: یہی ذرا یہاں لگاؤ فتوی:(83)


اُردو ترجمہ
حق الیقین
جلد اوّل
مصنّف
علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ
مترجم
جناب سید بشارت حسین صاحب
ناشر
مجلس علمی اسلامی
(پاکستان)

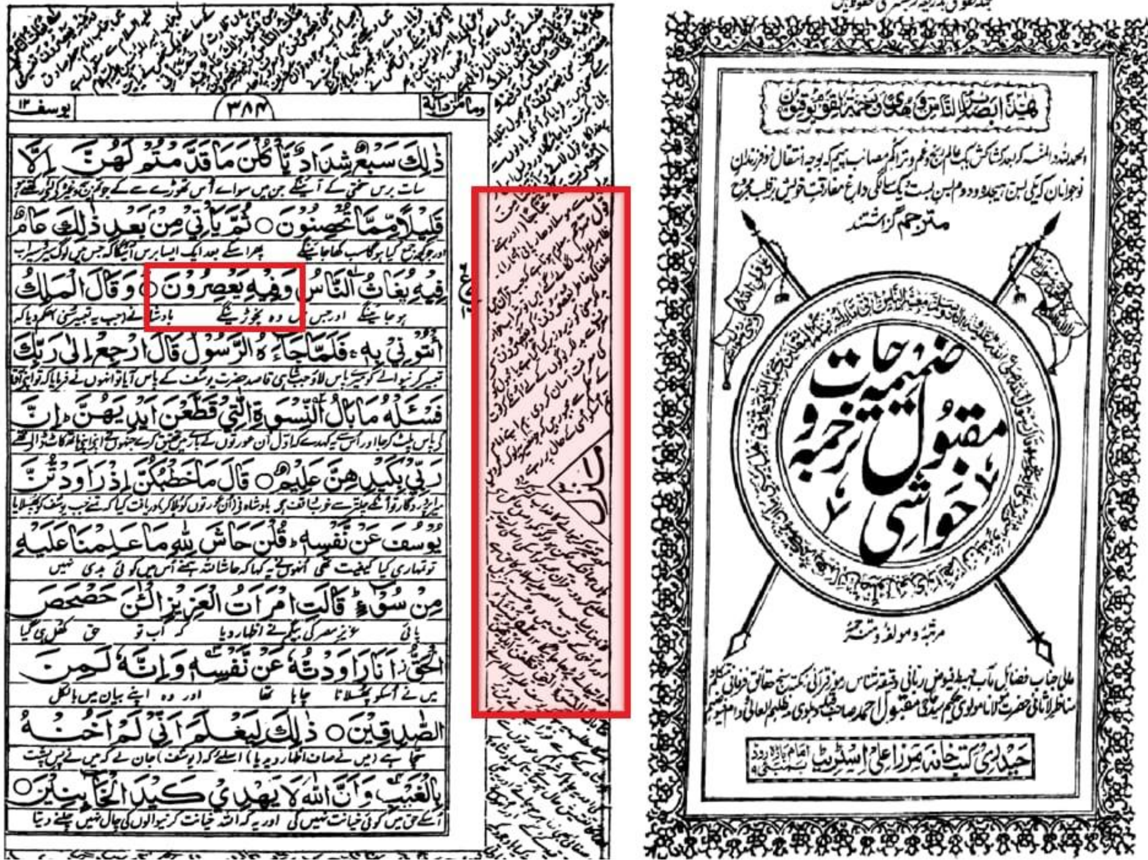
۳۰۱

تھیں بعضوں نے چار بیان کی ہیں جن میں سے ہر ایک کو ترکہ میں تراسی
انچاس ہزار مجموعہ ہوتا ہے یا تینتیس لاکھ دو ہزار دینار ہوتے ہیں
تومان ہوتی ہے۔ اس بارے میں روایتیں اور خبریں بہت ہیں کہ اس
گنجائش نہیں ہے اور جو شخص مسلمانوں کے مال میں خمس ذوی القر
اور اپنے رشتہ داروں کے لیے مخصوص کرے جس کو اس کے اعزا
تبذیر اور زینت میں صرف کریں اور فقراء و مساکین تکلیف وغ
مسلمانوں کی خلافتِ عامہ کا اہل ہو سکتا ہے باوجودیکہ اُس شرط کے
اقرار کیا تھا کہ ابوبکر وعمر کے طریقہ پر عمل کروں گا۔ اگرچہ عطا و بخشش
پر تفضیل شروع کی۔ لیکن اُس طرح کرتے تھے کہ عوام کی نگاہوں میں مشتبہ ہو جاتا تھا، اور واقعی حق داروں کی فی الجملہ رعایت کرتے تھے اور خود کم صرف کرتے تھے اور عثمان نے رسوائی و بدنامی کو اس حد تک پہنچایا کہ خیانت و شقاوت تمام عالم پر ظاہر ہو گئی یہاں تک کہ ان کے قتل پر منتہی ہوئی۔

ساتویں طعن : یہ کہ لوگوں کو زید بن ثابت کی قرأت پر جمع کیا اور صرف اس وجہ سے کہ وہ عثمان کا دوست اور علی علیہ السّلام کا دشمن تھا۔ چونکہ مناقب اہلبیت اور ان کے اعدا کی مذمت کو قرآن سے نکال دینا چاہا۔ اس لیے اس کو قرآن جمع کرنے پر مامور کیا۔ اسی سبب سے وہ قرآن جو جناب امیر علیہ السّلام نے بعد وفات جناب رسولِ خداؐ جمع کیا تھا باوجودیکہ حضرت کتاب خدا اور سنتِ رسالت مآبؐ کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ ان لوگوں نے قبول نہ کیا۔ جب عمر خلیفہ ہوئے اُس قرآن کو جناب امیرؑ سے طلب کیا کہ اُس میں سے جو نہیں چاہتے نکال دیں۔ حضرتؑ نے نہیں دیا اور فرمایا اُس مصحف کو سوائے فرزندوں کے کوئی چھو نہیں سکتا اور وہ ظاہر نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ میرے اہلبیتؑ میں سے قائم آلِ محمدؐ ظاہر ہو اور لوگوں کو اس کے پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے پر قائم رکھے اور عثمان نے جب چاہا کہ قرآن کو جمع کریں۔ زید بن ثابت کو قرآن جمع کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے دوسرے مصحفوں کو جو عبداللہ بن مسعود وغیرہ کے پاس تھے جبراً اُن سے لے کر جلا دیا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ دیگ میں جوش دیا اُس کے بعد جلا دیا تاکہ کسی کو ان پر اطلاع نہ ہو۔ ابنِ مسعود کو مارنے اور ان کی اہانت کرنیکا سبب یہ تھا کہ وہ اپنا مصحف ان کو دینے پر راضی نہ ہوتے تھے۔ اس لیے ان سے اس ذلت و اہانت کے ساتھ حاصل کیا اور جلا دیا۔ اور جو مصحف اس وقت موجود ہے اور مصحفِ عثمانی مشہور ہے یہ وہ نسخہ ہے جو اُس سے (یعنی زید بن ثابت سے)

پہلے تو زید رض کو دشمن اہل بیت لکھا، جو قرآن کو جمع کرنے والے تھے۔ پھر آخر یہ اقرار کیا کہ موجودہ قرآن مصحف عثمانی ہے۔اب بولو جناب کیا کہتے ہو؟

معاویہ: یہ بھی لو:(84)



یوسف ۱۲ — ۳۸۴

ذٰلک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لھن الا قلیلا مما تحصنون ۝ ثم یاتی من بعد ذٰلک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون ۝ وقال الملک ائتونی بہ فلما جاءہ الرسول قال ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم ۝ قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء قالت امرات العزیز الٰئن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصدقین ۝ ذٰلک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب وان اللہ لا یھدی کید الخائنین ۝

مقبول ترجمہ و ضمیمہ حواشی

مترجم گرامی شہرت

حیدری کتب خانہ

معاویہ: شراب خور خلفاء نے نعوذ باللہ قرآن میں تحریف کر دی۔ بولو کہاں تک جاؤ گے؟

معاویہ: یہ بھی امام جعفر صادق کا قول: کہ قرآن میں تحریف اور تغییر یعنی تبدیلی کر دی گئی۔ لائن لگ جائے گی شیعہ کتب کی، تم کس منہ سے دفاع کر رہے ہو شیعہ مولویوں کا؟(85)

باب اول ـ فصل هشتم ۱۱۸

حیوة القلوب ۵

امام شناسی

علامه مجلسی

تحقیق سید علی امامیان

پیشی نگرفتن است، و تشبیه به دو انگش
نیست زیرا که بلندتر است و پیشی مـ
فی‌الجمله آن است که لفظ و معنی قرآن
ندارد؛ و ایضاً عمل قرآن مجید بتمامه از
وصف حضرت رسول ﷺ وارد شده ا
و ایضاً ایشان شهادت می‌دهند بر حـ
ایشان چنانچه در حدیث وارد شده که:
دشمنان ایشان[1]؛ و بعضی از روایات ر
و ابن بابویه در اکثر کتب خود از حد
حضرت امیر المؤمنین ؑ پرسیدند که:
فرزندان او که نهم ایشان مهدی قائم صلـ
وکتاب خدا از ایشان جدا نمی‌شود تا در حوض بر من وارد می‌شوند»[3].

و صفار در بصائر الدرجات و عیاشی در تفسیر، حدیث ثقلین را به سندهای بسیار از طریق اهل بیت ؑ روایت کرده‌اند[4].

وایضاً در بصائر الدرجات از حضرت باقر ؑ روایت کرده است که: خدا را در زمین سه حرمت است: قرآن و عترت من وکعبه که خانهٔ محترم خداست، امّا قرآن را پس تحریف کردند و تغییر دادند؛ و امّا کعبه را پس خراب کردند؛ و امّا عترت مرا پس کشتند، همهٔ اینها امانتهای خدا بودند و همه را ضایع کردند[5].

بدان که حدیث ثقلین و سفینه و باب حطّه متواترند و لغویان همه نقل کرده‌اند و ابن اثیر

۱. تفسیر فرات کوفی ۱۳۸؛ تفسیر عیاشی ۱/۱۰.
۲. کافی ۲/۶۲۸؛ تفسیر عیاشی ۱/۹.
۳. کمال الدین ۲۴۰؛ معاني الاخبار ۹۰؛ عیون اخبار الرضا ۱/۵۷.
۴. بصائر الدرجات ۴۱۲ـ۴۱۴؛ تفسیر عیاشی ۱/۴ و ۵.
۵. بصائر الدرجات ۴۱۳.

معاویہ: یہاں ذرا حیرت کی بات دیکھیں قارئین(54 کی طرف اشارہ)(86)۔ صرف **کلینی** کا نام تو لیا جناب نے، لیکن **قمی** اور **طبرسی** کو بھول گئے جناب۔ ان دونوں کے بارے میں فرمائیں کچھ کہ کیا وہ بھی تحریف قرآن کے قائل تھے کہ نہیں؟

معاویہ: اہل السنت علماء[42] سے دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کرنے کی ضرورت نہیں(87)۔

تحفۂ اثنا عشریہ اردو ۷۰۷

ابن المعلم نے جناب محمد ابن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی روایت کی ہے کہ لَوْلَا عَلِیٌّ لَمْ يُخْلَقِ الْاَنْبِيَاءُ (علی اگر نہ ہوتے تو انبیاء پیدا نہ کئے جاتے) یہ بھی ان کا کہنا ہے کہ قیامت کے دن علی (رضی اللہ عنہ) کا درجہ سارے انبیاء اور رسولوں سے بلند ہوگا۔ تمام انبیاء اور رسول محبت علی اور آپ کی شیعیت بطور دین مانے ہوئے تھے۔ اور اسکی آرزو رکھتے تھے کہ ان کا حشر بحیثیت شیعہ علی ہو حتی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسکے آرزومند تھے یہ بات ابن طاؤس نے ذکر کی ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ علی (رضی اللہ عنہ) کا حق خدا تعالے پر ثابت ہے۔ یہ تمام ہفوات اور بکواس ساری آسمانی شرائع اور نصوص قرآنیہ کی تکذیب کرنے والے اور کفر و زندیقیت کی اصل و بنیاد ہیں۔

ھفوہ (۷): یہ کہ قرآن مجید کی تحریف کرتے ہیں اور سیاق وسباق کے خلاف اسکو خلاف مراد معنی پر محمول کرتے ہیں حتی کہ جاہل نا عاقل اسکو نشانہ مذاق بنا تا ہے۔ اس فرقہ کی تمام تفاسیر اسی قماش کی ہیں۔

بطور نمونہ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) صِرَاطِ مُسْتَقِيْم ۔ کے متعلق کہتے ہیں اس سے حب علی۔ مراد ہے

(۲) اَلَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ سے مراد علی و اولاد علی (رضی اللہ عنہم) ہیں۔

یہ دونوں تفسیریں نہ صرف یہ کہ نظم قرآن سے کوئی ربط نہیں رکھتیں باہم بھی ایک دوسرے کی تکذیب کرتی ہیں۔

(۳) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۔ سے مراد عشرہ مبشرہ (رضوان اللہ علیہم) کے لوگ آدمی ہیں۔

(۴) جہاں کہیں لفظ ہٰذَا کا آیا ہے وہاں علی مراد ...

...رَاجِعُوْنَ ۔ میں بھی گویا علی رضی اللہ عنہ کو روز ج...

چکا ہے۔ عنقریب پھر بیان ہوگا۔

(۵) وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۔ (یعنی...

(یعنی خلافت لینے میں) کرتے ہیں حالانکہ یہاں...

ہے۔ فرمایا وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْ...

کرتے ہیں جو نہ ان کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں نہ نق...

(۶) یہ بھی کہتے ہیں کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَ...

(یعنی تم خلافت میں علی کے غیر کو شریک کرتے ہو اس...

نہیں کہ اس آیت کا کچھ اول بھی ہے وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِ...

گذرے وحی بھیجی گئی۔ کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہا...

شرکت کہاں گھس آئی کہ اس سے نہی ہو۔ اور...

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا حال تمام انبیاء علیہم السلام...

آیت کا سیاق بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِ...

اور یہ سیاق وسباق کی دونوں آیات صاف بتا ر...

واصول شیعوں کے ہاں بھی طے کردہ و تسلیم شدہ...

تحفۂ اثناء عشریہ اردو

دارالاشاعت

[42] اہل سنت علماء کے نام پر معاویہ صاحب نے عبد العزیز دہلوی صاحب کو پیش کیا۔ مختار صاحب نے دہلوی صاحب سے بھی ثابت کر دیا کہ جمہور شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں، جیسا کہ اگلے صفحات پر آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اہل السنت کے پرانے[43] اور نئے علماء سب شیعوں کو تحریف کا قائل اور کافر مانتے ہیں۔ فی الحال اتنا کافی ہے۔ باقی حوالے اگلی بار ان شاءاللہ، End

مختار حیدر: ماشاءاللہ، میرے دوست، تمہاری ساری جہالتوں کا آپریشن کروں تو ایک کتاب بن جائے۔

مختار حیدر: مومنین کرام، چیلنج کا کوئی جواب نہیں آیا، (88)

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔۔۔۔یا علی

مختار حیدر: میرے دوست، دل سنبھال لو، اور آنکھیں بند کر لو 😉

مختار حیدر: میرے دوست، یہ فیصلہ قارئین کریں گے کہ فالتو میسج کس کے ہیں (64 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: یہ میسج تمہاری جہالت کا ہی شاہکار ہو سکتا ہے (89)۔ میرے سادہ دل دوست، میرے پیارے دوست، (65 کی طرف اشارہ)۔ روایت اگر 👉 صحیح سند 👈 ہو اور 👉 قرآن مجید کے خلاف نہ ہو 👈 تو 👉 صرف روایت 👈 نہیں ہوتی، بلکہ حجت ہوتی ہے۔ اب یہ الف ب بھی پڑھانی پڑے گی تمہیں؟ تم جو 👉 اقوال وروایات 👈 پیش کر رہے ہو ان پر 👉 شیعہ کا مذہب 👈 استوار نہیں، اور ہم نے اپنے قوانین حدیث کی رو سے ان کو رد کیا ہوا ہے۔ جبکہ تم نے دعویٰ 👉 شیعہ مذہب 👈 کا کیا ہے۔ اپنے دعویٰ پر رہو دوست، اور 👉 شیعہ مذہب پیش کرو 👈، اگر کر سکو 😉۔ جبکہ میں وہ احادیث پیش کر رہا ہوں جن پر ہمارا عمل ہے، اور ان پر ہمارا مذہب استوار ہے۔ اور ہمارے قوانین حدیث پر پورا اترتی ہیں، سمجھے؟



پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہماری ہدایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ عام و خاص کا علم احادیث معصوم کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیونکہ اہل البیت ادری بما فی البیت گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے، جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے اور سوائے معصومینؑ کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جا سکتا ہے۔

کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کافی

مختار حیدر: اس پر آتے ہیں (66 کی طرف اشارہ)، 👈👈👈👈👈👈👈👈👈👈۔ (90)

[43] معاویہ صاحب کے اس دعویٰ کی دھجیاں اڑادی ہیں مختار صاحب نے آخری ٹرن میں۔ وہاں انہوں نے درجن بھر اہل سنت نئے اور پرانے علماء کی لسٹ پیش کی ہے، جن کے حوالہ جات انہوں نے دوران مناظرہ پیش کیے، کہ نہ تو شیعہ تحریف کے قائل ہیں اور نہ ہی کافر ہیں۔

معاویہ صاحب کا یہ میسج[44] غور سے پڑھیں قارئین، اب قارئین کرام: آپ مجھے وہ زبان بتائیں جو کہ معاویہ صاحب سمجھتے ہوں(91)۔ کیا میں متعدد بار نہیں کہہ چکا کہ میں نے جناب کلینی علیہ الرحمہ، شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے جو اقوال پیش کیے ہیں، وہ احادیث معصومین علیہم السلام کے ساتھ ہیں اور احادیث بھی ساتھ ہی درج ہیں۔ اب اس کے سوا کیا کہا جائے کہ معاویہ صاحب گھونسوں کو جبڑوں پر روکنے کے عادی ہو چکے ہیں، 😉۔ میرے دوست، تم بالکل حواس باختہ ہو چکے ہو۔ ویسے ضمنی طور پر بتا دوں کہ علماء کے اقوال کتاب و سنت کے خلاف ہوں تو رد کیے جاتے ہیں(92)۔ ورنہ جو سادہ لوح لوگ تمہیں ہر جگہ بھڑوانے کے لیے لے آتے ہیں، وہ کتاب و سنت سے خود کیوں نہیں مباحثہ

[44] قارئین، اس پر غور کریں کہ معاویہ صاحب کہاں کی بات کہاں ملا رہے ہیں۔ واضح طور پر قرآنی احکام، قرآن کے اجمال کی تفصیل، تشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ اور عام و خاص کے علم کی بات ہو رہی ہے۔ جس کو معاویہ صاحب اپنی جہالت سے علماء کے وجود کی ضرورت کے خلاف لے جا رہے ہیں۔ بے شک علماء ان تمام امور میں خود فیصلے کرنے کے مجاز نہیں، بلکہ فرامین معصومین علیہم السلام کی روشنی میں استنباط کرتے ہیں۔ لیکن جہلاء کی عقل اتنی سی بات کو سمجھنے سے قاصر ہے۔


الشافی جلد اول — پیش لفظ — ۴

پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہمارا ہدایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآن سمجھ میں نہیں آ سکتے قرآن کے اجمال کی تفصیل، تشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ عام و خاص کا علم احادیث معصومین کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیونکہ اہل البیت ادری بما فی البیت گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے اور سوائے معصومین کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جا سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

کر لیتے دوسروں سے۔ یہاں تفسیری اقوال کی بات ہے۔ تفسیر صرف ہمارے ائمہ علیہم السلام کریں گے۔ ورنہ مفتی تمہارے ہاں بھی ہیں۔ بات کو سمجھا کرو، خوامخواہ بتنگڑ نہ بنایا کرو۔

مختار حیدر: اب ادھر آتے ہیں(67 کی طرف اشارہ)، کہاوت ہے کہ "جب بندہ بے شرم ہو جائے تو جو مرضی کرے"۔

یہ محض کہاوت ہے، تمام کرداروں کے نام اور مقامات بدل دیے گئے ہیں، لہٰذا کسی سے مشابہت محض اتفاقی ہو گی 😉۔



مختار حیدر: جس بات پر غصہ کر رہے ہیں میرے دوست، وہ بات میسجز میں ہی موجود ہے۔ معاویہ صاحب نے نو بجے رات کا وقت طے کیا، اور پھر میرے سر الزام منڈھ دیا۔ سکرین شاٹ رکھنے پر بھی اپنی بات پر اڑے رہے، اب اسے ڈھٹائی نہ کہوں تو کیا نان ختائی کہوں 😉۔

مختار حیدر: اس حوالے پر میری سابقہ گفتگو کافی ہے، جھک مارنے کے بجائے دوبارہ دیکھ لو دوست(68 کی طرف اشارہ)(93)، اللہ کے بندے، ☜ جب بعید نہیں ☞ تو یقینی بات اور دلیل ختم ہو گئی(69 کی طرف اشارہ)(94)، اصول بھول گئے مناظرہ کا؟ ☜ جب احتمال آ جائے تو استدلال باطل ہے ☞، تمہیں اس میں ☜ حروف قائم ہیں ☞ سمجھ نہیں آ رہا؟ اس میسج کو پڑھو۔ خود لکھ رہے ہو کہ کوئی یقینی بات نہیں۔ پھر دلیل کیوں بنا رہے ہو۔

مختار حیدر: ڈھکوسلوں کے پول کھولنے والے میرے دوست(70 کی طرف اشارہ)، کیا عبارت پڑھی اس بار؟ مختار حیدر: لکیر اں لا لیاں، پڑھیا کجھ وی نئیں؟

٣٩٤ كتاب الحج ج ١٧

رسول الله ﷺ والإمام من بعده ثمّ قال : هذا ممّا أخطأت به الكتّاب .

٤ - محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، رفعه في قوله تعالى «تناله أيديكم ورماحكم» قال : ما تناله الأيدي البيض والفراخ وما تناله الرّماح فهو مالاتصل إليه الأيدي .

بين المفسرين ان العدلين يحكمان في المماثلة وقوى في الشواذ ذوعدل بصيغة المفرد ونسب إلى أهل البيت عليهم السلام و هذا الخبر مبنى عليه و هذا أظهر مع قطع النظر عن الخبر لان المماثلة الظاهرة التى يفهمها الناس ليست في كثير منها كالحمامة والشاة ، وأيضاً بينوا لنا ذلك في الاخبار ولم يكلوه إلى أفهامنا فالظاهر ان المراد حكم الوالى و الامام الذى يعلم الاحكام بالوحى و الالهام ، وعن القرائة المشهورة أيضاً يمكن المراد بالعدلين النبى والامام فان حكم كل منهما حكم الاخر ولا اختلاف بينهما ، و اما ان الاول قرائة أهل البيت عليهم السلام فقد ذكره الخاصة و العامة .

قال في الكشاف : قرأ جعفر بن محمّد «ذوعدل منكم» أراد به من يعدل منكم ولم يرد الوحدة وقيل اراد الامام .

وقال في مجمع البيان في القرائة: و روى في الشواذ قراءة محمّد بن على الباقر و جعفر بن محمّد الصادق عليهما السلام يحكم به ذوعدل منكم ثم ذكر في الحجة «فاما ذوعدل» فقال أبوالفتح : فيه انه لم يوجد ذو - لان الواحد يكفى لكنه اراد معنى من أى يحكم من يعدل ومن يكون للاثنين كما يكون ...
من ياذئب يصطحبان»[1] .

و أقول : ان هذا الوجه الذى ذكره ابن جنى ...
في تفسير أهل البيت منقولا عن السيدين عليهما السلام ان ...
أو ولى الامر من بعده و كفى بصاحب القراءة خبيراً بمعنى ...

الحديث الرابع : مرفوع . وقد تقدم القول فيه .

(١) مجمع البيان : ج ٣-٤ ص ٢٤٣ .

مرآة العقول
في شرح أخبار آل الرسول
تأليف
العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي

ج ٢ كتاب التوحيد -٢٦-

الله تبارك وتعالى ، وسخّر سبحانه لكل ...
اثنا عشر ركناً ، ثمّ خلق لكلّ ركن منها ...

مرآة العقول
في شرح أخبار آل الرسول
تأليف
العلامة شيخ الإسلام المولى محمد باقر المجلسي
شرح كتاب الكافي لثقة الإسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٨
الجزء الثاني

نظير الاحتمالات في الثاني ، ويحتمل ع...
الخلق غير مستور عنه تعالى ، وأما تفصيل ...
انّه لمّا كان كنه ذاته تعالى مستوراً عن عق...
يكون مستوراً عنهم ، فالاسم الجامع هو ...
الصّفات الكماليّة ، ولمّا كانت اسماؤه تع...
الذّات اوالصفات الثّبوتيّة الكماليّة اوا...
ذلك الاسم الجامع إلى أربعة أسماءٍ جام...
سابقاً استبدّ تعالى به ولم يعطه خلقه وثا...
فأعطاها خلقه ليعرفوه بها بوجه من الوج...
وبين هذا الاسم المكنون ، إذ بها يتوسّل...
التوحيد «بهذه الاسماءِ» وهو أظهر ، ولمّا كانت تلك الاسماء الاربعة مطويّة في الاسم الجامع على الاجمال لم يكن بينها تقدّم وتأخّر ، ولذا قال : ليس منها واحد قبل الآخر ، ويمكن أن يقال على بعض المحتملات السّابقة : أنه لمّا كان تحققها في العلم الأقدس ، لم يكن بينها تقدّم وتأخّر ، أو يقال أنّ إيجادها لمّا كان بالإفاضة على الأرواح المقدّسة ولم يكن بالتكلّم لم يكن بينها وبين أجزائها تقدّم وتأخّر في الوجود ، كما يكون في تكلّم الخلق ، والاوّل أظهر ثمّ بيّن الاسماء الثلاثة .

وهنا اختلاف بين نسخ الكافي والتوحيد ، ففى أكثر نسخ الكافي فالظّاهر هو الله تبارك وتعالى ، وسخّر لكلّ اسم ، وفى بعضها وتبارك ، وفى نسخ التوحيد فالظاهر هو الله وتبارك وسبحانه لكلّ اسم ، فعلى ما فى الكافى يحتمل ان يكون المعنى ان الظّاهر بهذه الاسماء هو الله تعالى وهذه الاسماء انما جعلها ليظهر بها على

مختار حیدر: شروعات ہی اختلاف کے لفظ سے ہو رہی ہے(95)۔ اکثر نسخوں سے ظاہر والی بات کی ہے، تو آگے چل کر ایک احتمال بھی ذکر کر دیا ہے۔ تمہارے روشن کردہ لفظ کے آگے مشہور قرات اور اختلاف کا ذکر ہے(96)۔ میرے دوست، ادھر ادھر ٹکریں مارنے کے بجائے اپنے دعویٰ کے مطابق دلیل دو ورنہ سمجھدار لوگوں میں رسوائی ہی سمجھی جائے گی۔

مختار حیدر: میرے دوست، کچھ خیال کیا کرو جھوٹ بولنے سے پہلے (71 کی طرف اشارہ)، بات ہو رہی ہے نسخوں کے اختلاف کی، اور اس میں جو فرق ہے وہ بیان کیا جا رہا ہے۔ توحید پر بحث نہیں ہے۔ مگر تم ٹھہرے ایسے سادہ دل کہ وقت خود مقرر کرو، اور ذمہ داری مجھ پر ڈال دو۔ دلائل تو پھر بھی زیادہ اہم اور پیچیدہ چیزیں ہیں۔

مختار حیدر: اس کے متعلقہ سکین کا جواب دے چکا(72 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: اس حوالے نے تمہاری کشتی ایک بار پھر ڈبو دی(73 کی طرف اشارہ)(97)۔ ایک تو قارئین یہ نوٹ کریں کہ ایک بار پھر موصوف اپنے دعویٰ سے دور ہیں۔ شیعہ مذہب سے تحریف کا قائل ثابت کرنے کے بجائے ادھر ادھر کی ہانک رہے ہیں۔ لو اب جواب لو۔ آنهم اختلفوا (یعنی انہوں نے اختلاف کیا) کے الفاظ سمجھ آئے؟ میرے سادہ دل دوست، تمہارے دیے ہوئے حوالے سے ہی تمام شیعوں کا تحریف کا قائل نہ ہونا ثابت ہو گیا، اور ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا۔

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔۔یا علی

قانون

قالوا[١]: القرآن متواتر، فما نقل آحاداً ليس بقرآن، لأنّه ممّا يتوفّر الدّواعي على نقله، وما هو كذلك، فالعادة تقضي بتواتر تفاصيله. أمّا الصغرى فَلِما تضمّنت من التحدّي والإعجاز، ولكونه أصل سائر الأحكام. وأمّا الثانية[٢] فظاهرة.

أقول: أمّا تواتر القرآن في الجملة ووجوب العمل بما في أيدينا اليوم فممّا لا شكّ فيه ولا شبهة تعتريه، لكن تواتر جميع ما نزل على محمّد ﷺ، غير معلوم، وكذا وجوب تواتره.

أمّا الثاني[٣]: فلأنّه إنّما يتمّ لو انحصر طريق المعجزة وإثبات النبوّة لمن سلف وغبر فيه. ألا ترى أنّ بعض المعجزات ممّا لم يثبت تواتره، وأيضاً يتمّ لو لم يمنع المكلّفون على أنفسهم اللّطف كما منعوه في شهود الإمام ﷺ.

وأمّا الأوّل ـ أعني تواتر جميع ما نزل ـ فيظهر توضيحه برسم مباحث.

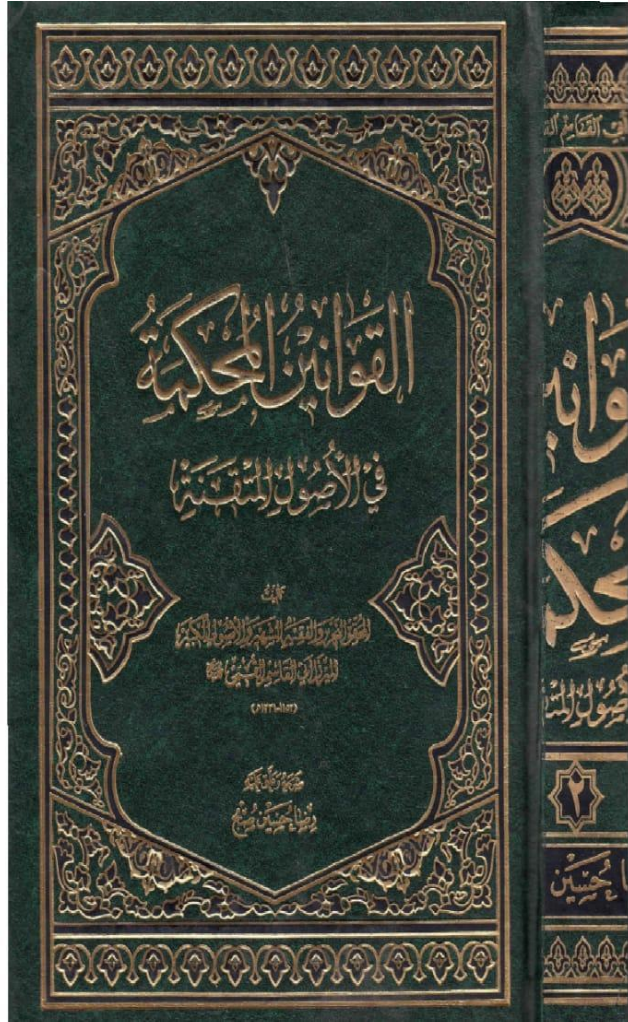
الأوّل: أنّهم اختلفوا في وقوع التحريف والنقصان في القرآن وعدمه، فعن أكثر الأخباريين أنّه وقع فيه التحريف والزّيادة والنقصان، وهو الظاهر من الكـليني

وشيخه علي بن إبراهيم القمّي والشيخ أحمد بن أبي طالب الطبرسي صاحب «الاحتجاج».

وعن السيّد والصّدوق والمحقّق الطبرسي وجمهور المجتهدين عدمه. وكلام الصّدوق في اعتقاداته يعرب عن أنّ المراد بما ورد في الأخبار الدالّة على أنّ في القرآن الذي جمعه أمير المؤمنين عليه الصّلاة والسلام كان زيادة لم تكن في غيره، أنّها كانت من باب الأحاديث القدسية لا القرآن، وهو بعيد.

والأدلّة على الأوّل على ما ذكره الفاضل السيّد نعمة الله ﷺ في رسالته «منبع الحياة»[١] وجوه:

منها: الأخبار المستفيضة[٢] بل المتواترة، مثل ما روي عن أمير المؤمنين ﷺ لمّا سُئل عن المناسبة بين قوله تعالى: ﴿وإنْ خِفْتُم ألّا تُقْسِطُوا فِي اليَتَامىٰ فَانْكِحُوا مَا طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وثُلاثَ ورُباع﴾[٣]. فقال: لقد سقط بينهما



مختار حیدر: آگے چند علماء اور جمہور علماء کے عدم تحریف کے قائل ہونے کا ذکر ہے۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔ معاویہ صاحب، آپ اپنے ہی حوالے نہیں پڑھتے، ہمیں خوب معلوم ہے 😉

مختار حیدر: پھر شیخ صدوق کے موقف کو درج کیا ہے کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے جو قرآن جمع کیا، اس میں احادیث قدسیہ بھی تھیں۔ یہ عبارت شیخ صدوق کے عدم تحریف کے عقیدے کو ثابت کر رہی ہے(98)۔ اب آتے ہیں اخباری لفظ پر۔

مختار حیدر: اس میسج میں تم نے کہا کہ اخباری علماء تحریف کے قائل ہیں(73 کی طرف اشارہ)۔ اپنے زعم میں جن کو تم نے اخباری سمجھا، اس کی دلیل دو۔ اور جن کو اخباری نہیں سمجھا، اس کی بھی دلیل دو۔

مختار حیدر: اخباری و غیر اخباری کی اصطلاح کب شروع ہوئی، اس کی دلیل دو میرے دوست۔ اخباریوں میں کیا صرف شیخ کلینی، قمی، اور طبرسی ہی تھے(99)؟ کلینی علیہ الرحمہ کے بارے میں شافی جواب دے چکا۔ اب منہ توڑ جواب دیتا ہوں۔



یعتذرون ۱۱ — ۲۹۳ — یونس ۱۰

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶

۳۶۔ اور وہ اکثر چلتے ہیں محض اٹکل پر سو اٹکل کام نہیں دیتی حق بات میں کچھ بھی اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں

قال فما خطبکم ۲۷ — ۵۲۸ — النجم ۵۳

الْمَلٰۗىِٕكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝۲۷ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۝۲۸

فرشتوں کے زنانے نام

۲۸۔ اور انکو اس کی کچھ خبر نہیں محض اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل کچھ کام نہ آئے ٹھیک بات میں

مختار حیدر: میں نے شیخ کلینی علیہ الرحمہ کی اپنی کہی ہوئی بات پیش کی۔ جبکہ آپ نے ایک دو عبارتیں، جن میں شک ہے، یقین نہیں، پیش کیں۔ آپ کے پیش کیے شک کی میرے پیش کیے ہوئے یقین کی آگے کوئی حیثیت نہیں۔ ازروئے قرآن۔(100) ٹھیک ہو گیا میرے دوست؟

میں نے ظاہر کا بہانہ تو نہیں چلایا ناں۔

میں نے شیخ کلینی علیہ الرحمہ کا قول پیش کیا اور قرآن مجید کی آیت پیش کی۔ شیخ کلینی علیہ الرحمہ کے قول نے ان کا موقف بتایا اور قرآن مجید کی آیت نے تمھاری دلیل کا بوگس ہونا ثابت کر دیا(101)۔

مختار حیدر: جی دوست(74 کی طرف اشارہ)، پہلے بھی بتا چکا کہ اس عبارت میں دو بار حروف کے قائم رہنے اور دو بار اضافہ تفسیری ہونے کی عبارت موجود ہے۔ وہ آخر کیوں نظر نہیں آ رہی تمہیں(102)۔

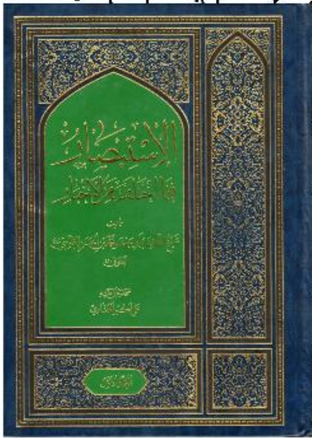
مختار حیدر: یہ میسج ایک بار پھر معاویہ صاحب کی جہالت کا شاہکار ہے(75 کی طرف اشارہ)۔ قارئین کرام ذرا غور کر لیں اس پر، میں کچھ عرض کرتا ہوں۔ معاویہ صاحب کا میسج، کچھ نشان دہی کے ساتھ،(103)



مختار حیدر: میرے دوست، تم وہ عظیم شخصیت ہو جو اپنے طے کردہ وقت کو دوسروں کے کھاتے میں ڈال دے، اور عالم کی رائے کے ساتھ موجود امام علیہ السلام کی حدیث سے آنکھیں بند کر کے کہے کہ یہ صرف عالم کا قول ہے۔

اب یہ آپ کا ایک اور علمی شاہکار میسج ہمارے سامنے ہے۔ جن حوالوں کو میں نے قرآن مجید پر ایمان کے اثبات میں پیش کیا، کیا ان میں تمہیں آیتیں نظر نہیں آئیں؟ اگر نظر آئیں، تو تم ان کو کس قرآن کا حصہ سمجھے؟ تم تو سیدھی بات نہیں کرو گے، مگر میں تمہیں وہ حوالے اور آیتیں دکھاتا ہوں:(104)

ج ١ ـ كتاب الطّهارة ٢١٢



أبي سارة « قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إذا أصاب ثوبي ...
قبل أن أغسله ؟ قال : لابأس ، إنَّ الثّوب لايَسكَر »[١].

ثق ﴿٦٦١﴾ ٦ ـ روى سعد ، عن أحمد بن محمّد ، عن ال... ١٩٠
عن عبدالله بن بُكَير « قال : سأل رَجل أباعبدالله عليه السلام ـ ...
والنّبيذ يصيب الثّوب ، قال : لابأس ».

مج ﴿٦٦٢﴾ ٧ ـ و بهذا الإسناد عن عبدالله بن بكَير ، ...
عن الحسن بن أبي سارَة قال: «قلت لأبي عبدالله عليه السلام : إنّا ...
والمجوس و ندخل عليهم و هم يأكلون و يشربون ، في...
ثيابي الخمر ؟ فقال : لابأس به إلاّ أن تشتهي أن تغسِلَه[٣] ».

(يب : ج ١ ص ٢٩٧)

مج ﴿٦٦٣﴾ ٨ ـ سعد بن عبدالله ، عن محمّد بن الحسن ، عن أيّوب بن نوح ، عن صَفوانَ ، عن حمّادِ بن عثمان قال : حدَّثني الحسين بن موسى الحنّاط « قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الرّجل يشرب الخمر ثمّ يمجُّه[٤] من فيه فيصيب ثوبي ، فقال : لا بأس ». (يب : ج ١ ص ٢٩٧)

فالوجه في هذه الأخبار كلّها أن نحملها على ضرب من التّقيّة ، لأنّها موافقة لمذاهب كثيرة من العامّة ، و إنّما قلنا ذلك لأنّ الأخبار الأوّلة مطابقة لظاهر القرآن ، قال الله تعالى : «إنّما الخَمرُ و المَيْسِرُ وَ الأنصابُ والأزلامُ رِجسٌ»[٥] فحَكم على الخمر بالرّجاسَة.

و قد روي عنهم عليهم السلام أنّهم قالوا : «إذا جاءكم عنّا حديثان فاعرضوهما على كتاب الله ، فما وافق كتاب الله فخذوه و ما خالفه فاطرَحوه».

---

١ ـ يدلُّ على عدم نجاسة الخمر ، و جواز الصّلاة بالثّوب المصاب به ، لكن له معارض في الأخبار. ٢ ـ كذا في جميع النسخ و في التهذيب أيضاً.
٣ ـ في التّهذيب : «أن تغسله لأثره». و يدلُّ على حرمة الخمر و عدم نجاسته ، و محمولٌ على التقيّة. ٤ ـ مجّ الرّجل الماء : رمى به. ٥ ـ المائدة : ٩٠.

مختار حیدر: دیکھو یہی حوالہ دیا تھا میں نے شیخ طوسی علیہ الرحمہ کا؟ آپ کی مشکوک بصارت کے باعث میں نے اس عبارت میں موجود آیت والے حصہ کے گرد سرخ بارڈر لگا دیا ہے۔ اس آیت کے ساتھ ہی عربی کا ہندسہ (5) لکھا ہے۔ اب نیچے حاشیہ میں جا کر (5) کی تفصیل دیکھو۔ لکھا ہے ☜ 5-المائدہ:90 ☞، کچھ سمجھ آیا دوست؟ نہیں سمجھ آیا؟ چلو مزید بتاتا ہوں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

۸۷۔ اے ایمان والو مت حرام ٹھہراؤ وہ لذیذ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

۸۸۔ اور کھاؤ اللہ کے دیے ہوئے میں سے جو چیز حلال پاکیزہ ہو اور ڈرتے رہو اللہ سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

۸۹۔ نہیں پکڑتا اللہ تم کو تمہاری بیہودہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہے اس پر جس قسم کو تم نے مضبوط باندھا سو اس کا کفارہ کھانا دینا ہے دس محتاجوں کو اوسط درجہ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو یا کپڑا پہنا دینا دس محتاجوں کو یا ایک گردن آزاد کرنی پھر جس کو میسر نہ ہو تو روزے رکھنے ہیں تین دن کے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو اور حفاظت رکھو اپنی قسموں کی اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنے حکم تاکہ تم احسان مانو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

۹۰۔ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ

مختار حیدر: یہ دیکھو، سورہ مائدہ، آیت 90 میں وہی عبارت موجود ہے۔ اب یہ نہ کہہ دینا کہ یہ شیعوں کا قرآن ہے، میں نہیں مانتا۔ 😉۔ اب اگلی آیت والے حوالے کی طرف آتے ہیں، جو کہ میں پہلے پیش کر چکا ہوں۔

٤٥٨ .... المقنــع

كتاب الله فخـذوه، وما خالف كتاب الله فذروه[١]، فوجدنا الله يقول (في كتابه)[٢]: ﴿فاجتنبوا الرّجس من الأوثان واجتنبوا قول الزّور﴾[٣] وفي التفسير[٤] إنّ الرّجس من الأوثان: الشّطرنج، وقول الزّور: الغنــاء[٥].

فالصّواب والاحتياط في ذلك نهي النّفس عنه، واللّعب به ذنب.

ولا تلعب بالصّوالج[٦]، فانّ الشّيطان يركض معك، والملائكة تنفر عنك[٧].

وروي أنّ من عثرت دابّته فمات دخل النّار[٨].

واجتنب الملاهي كلّهـا[٩]، واللّعـب بـالخواتيـم، والأربعـة عشر[١٠]، (وكلّ قمار)[١١]، فانّ الصّادقين -عليهم السلام- قد[١٢] نهوا عن ذلك أجمع[١٣][١٤].

١ـ الوسائل: ٢٧/ ١١٨ ـ أبواب صفات القاضي ـ ب٩ صدر ح٢٩، والبحار: ٢/ ٢٣٥ ح٢٠ عن رسالة الراوندي مسنداً عن المصنّف، باسناده عن أبي عبد الله -عليه السلام- مثله. وفي الكافي: ١/ ٨ عن العالم -عليه السلام- باختلاف يسير، وفي ص ٦٩ ح٥، والمحاسن: ٢٢١ ح١٣٠، وأمالي الطوسي: ١/ ٢٣٧ ضمن حديث نحوه.

٢ـ ليس في «ب». ٣ـ الحج: ٣٠. ٤ـ بزيادة «عن الصادق -عليه السلام-» المستدرك.

٥ـ عنه المستدرك: ١٣/ ٢٢٢ ح٣ صدره. وفي تفسير القمي: ٢/ ٨٤، والكافي: ٦/ ٤٣٥ ح٢، وص ٤٣٦ ح٧، ومعاني الأخبار: ٣٤٩ ح١، والفقيه: ٤/ ٤١ ح٧ مثله، عن معظمها الوسائل: ١٧/ ٣١٨ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ب١٠٢ ح١ وح٣.

٦ـ «بالصوانج» ب، ج والظاهر تصحيف. والصولجان: عصاً يعطف طرفها، يضرب بها الكرة على الدّواب «لسان العرب: ٢/ ٣١٠».

٧ـ فقه الرضا: ٢٨٤، والفقيه: ٤/ ٤٢، ومجمع البحرين: ١/ ٦٣٧ ـ صنج ـ مثله، وكذا في أصل زيد النرسي: ٥١، عنه المستدرك: ١٣/ ٢١٦ ضمن ح٤.

٨ـ فقه الرضا: ٢٨٤ مثله، وكذا في أصل زيد النرسي: ٥١، عنه المستدرك: ١٣/ ٢١٦ ذيل ح٤.

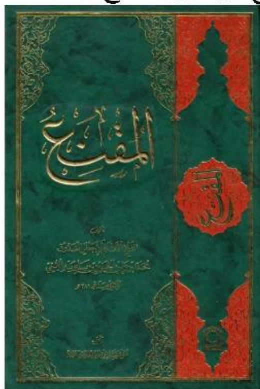
٩ـ ليس في «أ» و «د».

١٠ـ الأربعة عشر: صفّان من النقر، يوضع فيها شيء يلعب فيه، في كلّ صف سبع نقر محفورة «مجمع البحرين: ٢/ ١٨٦ ـ عشر ـ».

١١ـ ليس في «المستدرك». ١٢ـ ليس في «أ» و «د» و «الوسائل

١٣ـ ليس في «الوسائل» و «المستدرك».

١٤ـ عنه الوسائل: ١٧/ ٣١٤ ـ أبواب ما يكتسب به ـ ب ١٠٠ ح٩، والمستد
ح٢. وانظر مسائل علي بن جعفر: ١٦٢ ح٢٥٢، وتفسير العياشي: ١/ ٣٩
٦/ ٤٣٥ ح١. وقد تقدم ما يؤيّده في الأحاديث السابقة.



یہ المقنہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا حوالہ تھا۔ میرے دوست، اس میں تو میں نے آیت کے گرد پہلے ہی سرخ بارڈر بنا دیا تھا۔ پھر بھی آنکھوں نے کام نہ کیا؟ کوئی بات نہیں، ہم تو ہیں ناں بتانے کے لیے 😉

میرے دوست، اس آیت کے ساتھ ہی (3) لکھا گیا ہے۔ اس 3 کی تفصیل نیچے حاشیہ میں موجود ہے۔ حاشیہ میں 👈 الحج 30 👉 لکھا ہے۔ تم نے یہ سوچ کر پڑتال نہیں کی ہو گی کہ یہ شیعوں کے قرآن کی آیت ہے، مجھے نہیں ملنے والی، ایسا ہی ہے نا؟ لیکن میرے دوست، یہ دیکھو، تم غلطی پر تھے۔ یہ آیت موجود ہے، اور اسی قرآن میں موجود ہے، جس کو سب مسلمان مانتے ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تمہاری آنکھوں کے ساتھ مسئلہ ہے یا سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے آپ کو؟

اقترب للناس ١٧ ٤٨١ الحج ٢٢

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾

والوں کے اور رکوع و سجود والوں کے

وَ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾

٢٧۔ اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آئیں تیری طرف پیروں چل کر اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آئیں راہوں دور سے

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾

٢٨۔ تاکہ پہنچیں اپنے فائدہ کی جگہوں پر اور پڑھیں اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہیں ذبح پر چوپایوں مواشی کے جو اللہ نے دیے ہیں اُنکو سو کھاؤ اُس میں سے اور کھلاؤ برے حال کے محتاج کو

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾

٢٩۔ پھر چاہیئے کہ ختم کر دیں اپنا میل کچیل اور پوری کریں اپنی منتیں اور طواف کریں اس قدیم گھر کا

ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾

٣٠۔ یہ سن چکے اور جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کی حرمتوں کی سو وہ بہتر ہے اُسکے لئے اپنے رب کے پاس اور حلال ہیں تمکو چوپائے مگر جو تمکو سناتے ہیں سو بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾

٣١۔ ایک اللہ کی طرف ہو کر نہ کہ اُسکے ساتھ شریک بنا کر اور جس نے شریک بنایا اللہ کا سو جیسے گر پڑا آسمان سے پھر اُچکتے ہیں اُسکو اڑنے والے مردار خوار یا جا ڈالا اُسکو ہوا نے کسی دور مکان میں

منزل ٤

کیوں پوچھا کہ یہ کس قرآن کو کسوٹی بنایا جارہاہے؟ اب معلوم ہو گیا کہ کس قرآن کی بات ہو رہی ہے۔ میرے دوست، تمہاری جو حالت ہے، اس سے اللہ تعالی نے خبر دار کیاہے۔ تنہائی میں سوچنا اور اللہ توفیق عطا فرمائے تو توبہ کرنا۔ یہ دیکھو اللہ تعالی کی وارننگ، ☜

لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾

وَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾

۷۔ اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر اور عہد اس کا جو تم سے ٹھہرایا تھا جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مانا اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾

۸۔ اے ایمان والو کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو عدل کرو یہ بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾

۹۔ وعدہ کیا اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک عمل کرتے ہیں کہ انکے واسطے بخشش اور بڑا ثواب ہے

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾

۱۰۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلائیں ہماری آیتیں وہ ہیں دوزخ والے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ

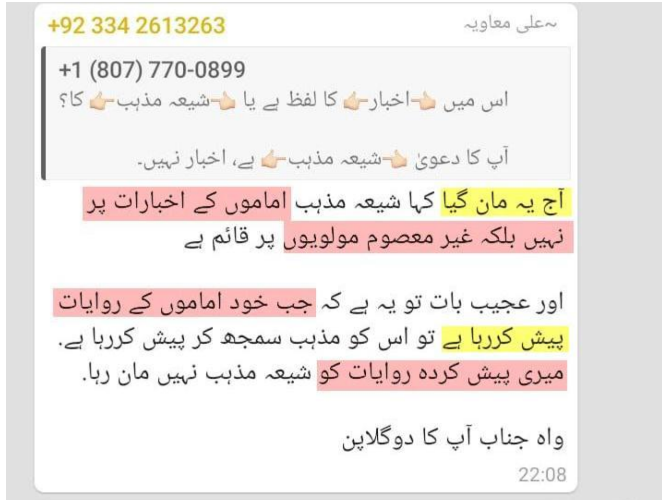
۱۱۔ اے ایمان والو یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگوں نے کہ تم پر ہاتھ چلاویں پھر روک دیے تم سے ان کے ہاتھ اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہئے بھروسہ ایمان والوں کو

مختار حیدر: میرے دوست، میرا مشورہ ہے کہ تم علمی بحثیں چھوڑ کر کوئی مزدوری وغیرہ شروع کر لو۔ یہ علمی باتیں تمہارے بس کی بات نہیں۔ یہ کیا بات کی ہے تم نے؟(76 کی طرف اشارہ)(105)۔ کیا تم لوگ ہر اس خبر کو قبول کر لیتے ہو جو حدیث کے نام پر کوئی پیش کرے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خبر کی صداقت جب ثابت ہو جائے، تب اسے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ کیا بھول گئے کہ آپ کے امام بخاری نے کتنے لاکھ احادیث میں سے چھان بین کر کے یہ ساڑھے چھ ہزار کے قریب احادیث منتخب کی ہیں۔ تم تو علم حدیث میں کھوکھلے نکلے دوست۔ پھر میں گھاس کا نام لوں تو تمہیں غصہ آ جاتا ہے۔ میرے دوست، اگر حضرت علی علیہ السلام سے کوئی بات براہ راست سنوں، یا خبر کی صداقت قوانین احادیث کی روشنی میں ثابت ہو جائے، تو پھر دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے، میرے تسلیم کرنے میں انکار نہیں آ سکتا(106)۔

ویسے علی علیہ السلام سے ہمارا ہی تعلق نہیں، تم بھی تو دعویدار ہو ان کی پیروی کے۔ تمہارے یہاں بھی اسی طرح کی خبریں ہیں، حوالہ میں نے اردو الاتقان سے دیا ہوا ہے پہلے ہی(107)۔ تم کیوں نہیں اپنی ہی کتاب کی ان خبروں کو مانتے؟

قارئین، اب معاویہ صاحب کی قلابازی دیکھیے گا، 😉

مختار حیدر: اب اس پر بات کرتا ہوں(78 کی طرف اشارہ)۔



مختار حیدر: قارئین،

جو ساتھی ابتداء سے گفتگو دیکھ رہے ہیں، ان کو معلوم ہے کہ معاویہ صاحب للکارتے ہوئے ہمارے گروپ میں تشریف لائے تھے۔ پھر جب ہم نے ان کی للکار کا جواب دیتے ہوئے ان سے انہی کے متقدمین سے تحریف قرآن کی تعریف پوچھی تو تب سے ان کو ایسا صدمہ پہنچا ہے کہ ابھی تک اپنے حواس میں واپس نہیں آ سکے ہیں۔

دو تین دن تک تو معاویہ صاحب یہی نہیں جان سکے کہ معاویہ صاحب کے متقدمین کون ہیں۔ کئی بار مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں وجہ بتاؤں کہ میں نے شیعہ علماء سے تحریف قرآن کی تعریف کیوں پوچھی۔

اور اس وقت سے لے کر اب تک کئی ایسی حرکتیں کر چکے ہیں، جو عام لوگوں سے ستر سال کے بعد ظہور میں آتی ہیں۔ 😉

مختار حیدر: جو لوگ شروع سے ساتھ ہیں، وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ معاویہ صاحب نے ایک سیاسی چال چلتے ہوئے گروپ سے فرار بھی اختیار کیا تھا۔ لیکن ہم نے بروقت نشاندھی کی تو معاویہ صاحب خاموشی سے واپس آ گئے۔ معاویہ صاحب، ہم پی ڈی ایف میں اس بات کو ثبوت کے ساتھ درج کریں گے 😉۔ معاویہ صاحب کے میسج میں موجود تو تڑاک پر ہمیں خوشی ہے، کیونکہ یہ چیز ثبوت ہے کہ ہمارے دلائل نے معاویہ صاحب کے اوسان خطا کر دیے ہیں، شکر الحمد اللہ۔ اس (بالا) میسج میں معاویہ صاحب اپنے حواس سے تہی دامن نظر آتے ہیں۔ قارئین، غور فرمائیں۔ پہلے فرما رہے ہیں کہ ☜ آج یہ مان گیا کہ شیعہ مذہب اماموں کے اخبارات پر نہیں بلکہ غیر معصوم مولویوں پر قائم ہے ☞، اور پھر اسی میسج میں لکھ رہے ہیں کہ ☜ جب خود اماموں کی روایات پیش کر رہا ہے ☞ (108)۔ جب ایک ہی میسج میں اتنی حماقتیں موجود ہیں، تو بندہ ان جیسے پگڑ باز عالم کو کیا سمجھائے۔ آخر میں مجھے دوغلا کہہ کر لطیفہ بنا دیا ہے۔ میرے دوست، جس میسج میں مجھے دوغلا کہہ رہے ہو، اسی میں تمہارے دوغلے پن کا ثبوت موجود ہے۔ جو قارئین سمجھ چکے ہیں۔ اب تمہاری عقل کا یہ حال ہو گیا کہ تمہیں قوانین جرح و تعدیل اور روایات کی اقسام وغیرہ سب بھول گئیں ہیں۔ افسوس ہے۔

مختار حیدر: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ انٹرنیٹ پر ایک ویڈیو موجود ہے (79 کی طرف اشارہ)، جس میں بوڑھے علماء حضرت ابو بکر کی نسل کے ایک لڑکے کے ہاتھوں کے بوسے لے رہے ہیں۔ حالانکہ اس لڑکے میں ☜ بظاہر ☞ کوئی اضافی خوبی نہیں، سوائے جناب ابو بکر کی نسل سے ہونے کے۔ لیکن بوڑھے علماء اس کے جناب ابو بکر سے تعلق کی وجہ سے اس کے سامنے بچھے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اگر حضرت علی علیہ السلام نے قرآن لکھا ہے، تو وہ ہمارے لیے اس لڑکے سے زیادہ متبرک ہے۔ اس میں اس قرآن کا تحریف شدہ ہونا یا موجودہ قرآن کا تحریف شدہ ہونا کہاں سے ثابت ہو گیا؟ کچھ خیال کرو دوست۔

مختار حیدر: کیا بھول گئے کہ امام بخاری نے لاکھوں احادیث میں سے چھان پھٹک کر کے صحیح بخاری کی یہ ساڑھے چھ ہزار کے قریب روایات چنیں تھیں (77 کی طرف اشارہ)(109)، لاکھوں روایات کو چھوڑنے میں ایک بڑا عنصر یہ تھا کہ وہ روایات امام بخاری کے نزدیک ☜ صحیح نہیں ☞ تھیں۔ جب تمہارا محدث لاکھوں روایات چھوڑ رہا ہے تو اس سے تمہیں یہ چیز سیکھنی چاہیے کہ ہر روایت قبول نہیں کی جاتی۔ ویسے افسوس ہو رہا ہے مجھے کہ تمہیں یہ باتیں بھی بتانی پڑ رہی ہیں۔ اگر امام بخاری لاکھوں روایتیں چھوڑ دیں، تو وہ ان کی محدثانہ شان ہے (110)، اور اگر ہم چند چھوڑیں تو یہ گناہ، کیا بات ہے تمہاری دوست۔ حضرت علی علیہ السلام کا نظریہ براہ راست سن لوں، یا ان سے منسوب فرمان قوانین احادیث پر پورا اتر کر سچا ثابت ہو جائے تو وہ میرا ایمان ہے۔ چاہے جہلاء کتنا ہی ☜ کافر کافر ☞ کے نعرے لگائیں (111)۔

مختار حیدر: کچھ ہوش کرو دوست، کیا اوٹ پٹانگ باتیں کر رہے ہو (80 کی طرف اشارہ)(112)۔ میں اپنے دعویٰ کی سابقہ گفتگو میں ثابت کر چکا کہ ☜ مصحف ابن مسعود ☞ موجود تھا۔ اس کے علاوہ جناب ابن مسعود نے لوگوں کو ☜ اپنے اپنے مصحف ☞ چھپانے کا حکم دیا تھا۔ اس کا مطلب ☜ تمہاری دلیل و منطق کے مطابق ☞ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے پاس ☜ متعدد مختلف مصاحف ☞ موجود تھے۔ میرے دوست، تم اپنی ہی بنائی ہوئی ☜ کفریہ دلدل ☞ میں گر

چکے ہو۔ جتنے ہاتھ پاؤں مارو گے، اتنا ہی ڈوبتے جاؤ گے۔ اور ابھی تو میں نے وقت کی قلت کے باعث ام المومنین حضرت عائشہ و حفصہ کے مصاحف کا ذکر نہیں کیا تھا(113)۔ ورنہ درجنوں صحیح سند روایات ہیں میرے پاس۔ جہاں تمہارا اختلاف قرات والا چورن بھی نہیں بکے گا۔ منہ پر پانی کے چھینٹے مار لو دوست، تمہیں کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ جناب عثمان نے جناب عمر کی حکومت میں خود قرآن لکھا، اور اپنی حکومت میں اپنے ہی لکھے قرآن کو غلط قرار دے کر زید بن ثابت سے لکھوایا؟ مجھے یقین ہے تم یہ کہنے کی جرات نہیں کرو گے۔ جہاں تک بات ہے مولویوں کے لکھنے کی، تو تمہاری اس جہالت کا جواب دے چکا۔ امام بخاری کے لاکھوں احادیث چھوڑنے کی کیا وجہ تھی دوست؟ تمہارا یہ کہنا کہ شیعہ مذہب انہی جھوٹی روایات پر قائم ہے، ایک سفید جھوٹ ہے(114)۔ ہم تو ان روایات کو رد کیے بیٹھے ہیں، لیکن تم ہی اپنی رسوائی سمجھتے ہوئے اپنے بے تکے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے یہ بونگیاں ہانک رہے ہو۔ تمہیں ☜ اتقان ☞ سے بتایا تھا کہ ایسی روایات تمہارے ہاں بھی ہیں اور تمہارے محدثین نے بھی ان کو رد کیا ہوا ہے۔

مختار حیدر: قارئین، جو شک معاویہ صاحب اب کر رہے ہیں، مجھے اس کا پہلے ہی سے خطرہ تھا(81 کی طرف اشارہ)۔ اسی لیے پہلے ہی یہ بات طے کر لی گئی تھی[45]۔



مختار حیدر: جب میں نے معاویہ صاحب کو الزامی دلیل کا مطلب واضح کرنے کا کہا تو جناب نے طنز کیا تھا۔ لیکن آخر کار معاویہ صاحب کو میں نے منوایا کہ اپنی خطا چھپانے کے لیے دوسرے کو خطاکار کہنا الزامی ہے۔ جبکہ اپنی بات کی وضاحت دوسرے کی کتاب سے دینا الزامی نہیں۔ اب قارئین غور کریں کہ کیا میں نے الاتقان کی اردو عبارت دکھا کر یہ کہا تھا کہ تم لوگ بھی تحریف کے قائل ہو؟ بلکہ میں نے معاویہ صاحب کو سمجھایا تھا کہ یہ خبریں ناقابل اعتبار ہیں، اور آپ کے محدثین نے بھی ان پر یقین نہیں کیا۔ لیکن یہ جناب کہتے ہیں کہ یہ الزامی حوالہ ہے۔ اس طرح کی یہ کئی باتیں کر چکے ہیں۔

مختار حیدر: نہیں میرے دوست نہیں، کھیل دو منٹ میں ختم نہیں ہو گا(82 کی طرف اشارہ)۔ بلکہ اب تو کھیل شروع ہوا ہے۔ دل پر ہاتھ رکھ لو 😉۔

[45] مختار صاحب نے پہلے سے بات واضح کر دی تھی کہ جس چیز پر مخالف اعتراض کرے، ویسا ہی چیز اس کی اسی کی کتب سے مخالف کو دکھانا الزامی انداز ہے۔ جبکہ مخالف کے اعتراض کو رد کرنے کے لیے اسی کی کتاب سے دلیل دینا الزامی انداز نہیں۔

مختار حیدر: جی قارئین، اس کتاب کے کارنامے آپ کے سامنے رکھتا ہوں(115)۔ غور کریں۔

بات ختم کردی گئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ساتھ تعاون نہیں کرسکا، کیونکہ فوجی فیصلہ اٹل ہوتا ہے اور مجھ جیسے چھوٹے ملازم اس میں ترمیم نہیں کرا سکتے۔"

والسلام طالب دعا
منظور احمد آفاقی
خطیب پاک فضائیہ [1]

نظریۂ تحریفِ قرآن کا رد، سیرتِ علی المرتضیٰ کا اہم باب ہے:

جیسا کہ گزشتہ سطور میں ہم عرض کر آئے ہیں کہ چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذاتِ بابرکات کے نام پر (نہ کہ ایماء پر) ہی تشیع نے نظریہ تحریف ایجاد کیا۔ اس لیے اس کتاب میں مذکورہ نظریہ کا رد ایک یقینی امر تھا، چنانچہ مولانا محمد نافع رحمہ اللہ نے اپنی اس بے نظیر تصنیف میں اہل تشیع کے عقیدہ امامت اور عقیدۂ تحریف قرآن پر ٹھوس دلائل دے کر یہ ثابت فرما دیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ مذکورہ دونوں عقائد خلافِ قرآن وسنت اور تعلیمات علی رضی اللہ عنہ ہیں، بلکہ ایسے عقائد رکھنے والے کسی بھی لحاظ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آلِ علی رضی اللہ عنہم سے تعلق کا دعویٰ کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں۔

اہل تشیع کا عقیدۂ تحریف قرآن، مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کی خوش فہمی اور مولانا محمد نافع کی وضاحت:

مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کے تبحر علمی میں کوئی شک نہیں، تاہم شیعیت یا ردشیعیت پر لکھی جانے والی کتب چونکہ ان کا موضوع نہیں تھا، اس لیے ان کی ایک غلط فہمی سے بعض دینی حلقوں میں اضطراب اور شیعہ حلقوں میں گھی کے چراغ جلائے جاتے ہیں...... وہ عقیدۂ تحریف قرآن کے حوالہ سے ایک عبارت ہے جو اُن کی کتاب "علوم القرآن" میں موجود ہے، مولانا منظور احمد آفاقی نے جب "سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ" کا مطالعہ کیا تو اس میں تحریف قرآن کی بحث پڑھ کر انھوں نے مولانا محمد نافع رحمہ اللہ کی خدمت میں بذریعہ خط سوال لکھا کہ مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ نے "علوم القرآن" میں لکھا ہے کہ قرآنِ حکیم کے بارے میں شیعوں کے بھی وہی عقائد ہیں جو اہل سنت کے ہیں، یعنی یہ کلام جتنا نازل ہوا، اتنا ہی آج محفوظ ہے، اس میں کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ کوئی تغیر وتبدل ہوا ہے۔ موصوف نے سات جید علماء شیعہ کے حوالے بھی نقل کیے ہیں کہ یہ

[1] ... ملتان / مررہ ۱۱، اگست ۱۹۹۳ھ۔

سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ ان کے جس عالم نے چالیس سال مطالعہ کیا اور جو انکشافات اللہ نے ان کے قلب میں وارد کیے ان کو یہ مصنف خوش فہمی اور غلط فہمی کہہ رہا ہے، توبہ ہے، ایسے ماننے والوں سے اللہ بچائے(116)۔ پھر ایک نہایت اہم اور بھیانک چیز درج ہے، دینی حلقوں میں اضطراب ، اور دینی حلقوں کا اضطراب بڑوں بڑوں کو پریشان کر دیتا ہے(117)۔ ایسے ہی ہے نا معاویہ صاحب؟

مختار حیدر: آگے لطیفہ دیکھیں۔(118)

عدمِ تحریف کے قائل تھے۔ چونکہ آپ وسیع مطالعہ رکھتے ہیں، اس لیے حقیقتِ حال سے مطلع فرمائیں......

چنانچہ اس کا خط جواب مولانا محمد نافع رحمہ اللہ نے جو دیا، وہ یہاں پیش خدمت کیا جاتا ہے۔

محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب زید مجدکم و شرفکم

از محمدی شریف ضلع جھنگ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ......مزاج شریف!

آپ کا محبت نامہ تشریف لایا، الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ خط میں آپ نے مسئلہ تحریف قرآن کے متعلق چند ایک چیزیں درج کی ہیں۔ اس کے متعلق ذیل میں چند گزارشات عرض ہیں:

۱: حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے متعلق جو شیعوں کی طرف سے صفائی پیش کی ہے وہ صحیح نہیں۔ حضرت مولانا موصوف بہت بڑے فاضل تھے مگر شیعہ مذہب کی کتب کے مندرجات سے ناواقف تھے۔ ولکل فن رجالٌ۔

۲: شیعہ کے جمہور علماء کے نزدیک یہ قرآنِ مجید محرَّف، مبدَّل اور متغیر ہے۔ اس میں تغیر سورۃ، آیات، اور کلمات کی صورت میں موجود ہے۔ ان سب شکلوں میں ان کے نزدیک تغیر اور تبدل آچکا ہے۔

۳: یہ چار علماء (شیعہ) عدمِ تحریف کا قول کرتے ہیں لیکن یہ ان کا قول ''تقیہ'' پر محمول ہے۔ اور اس کا قرینہ یہ ہے کہ انھوں نے تحریف قرآن کا قول کرنے والوں پر کوئی شرعی حکم نہیں لگایا نہ ان کے کفر کے قائل ہوئے ہیں۔ نہ ہی ان کو گمراہ اور ضال کہا ہے۔ نہ ہی کوئی زجر و توبیخ کا کلمہ ان کے حق میں کہا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بعض علماء شیعہ کا عدمِ تحریف قرآن کا قول کرنا بطور تقیہ کے ہے۔ اور تقیہ ان کے نزدیک بوقتِ ضرورت واجب العمل ہے۔

والسلام

محمد نافع، جامعہ محمدی شریف [1]

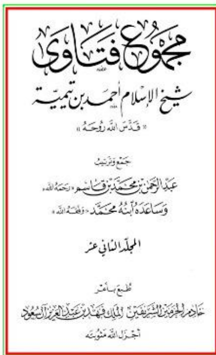
حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کا علامہ افغانی رحمہ اللہ کی خدمت میں اپنا قاصد بھیجنا:

حضرت اقدس قاضی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مولانا افغانی رحمہ اللہ کا تسامح اور اس کی اصلاح ......علامہ افغانی رحمہ اللہ کو تحریف قرآن کے متعلق شیعہ عقیدہ

[1] محررہ ۱۷، فروری ۱۹۹۱ء بمطابق یکم شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ۔
نوٹ: مذکورہ خط کا مکمل مضمون یہاں درج نہیں کیا گیا، وہ ''مکاتیب'' کی جلد میں ملاحظہ کیا جائے۔ (سلفی)

منظور احمد افاقی نے خوش آمد کرتے ہوئے نافع صاحب کو ☜ وسیع مطالعہ والا ☞ قرار دیا تو معاویہ صاحب خوش ہو رہے ہیں اور ہمیں بھی دکھا رہے ہیں۔ جبکہ افغانی صاحب نے خود فرمایا کہ میں نے چالیس سال مطالعہ کیا، لیکن ان کی بات پر معاویہ صاحب کو کوئی اعتبار نہیں۔ رہی سہی کسر نافع صاحب نے نکال دی(119)۔ فرماتے ہیں کہ افغانی صاحب شیعہ کتب سے ناواقف تھے۔ لو جی، چالیس سال مطالعہ والا کم از کم ساٹھ سال کا بزرگ، جو دل میں اللہ تعالی کے وارد شدہ انکشافات کی مدد سے لکھ رہا ہے، وہ نافع اور معاویہ صاحب کی نظر میں جاہل ہے۔ خوب میرے دوست، خوب۔ آگے ایک بہت بڑا گڑھا ہے(120)۔ اور اس طرح کے متعدد گڑھوں میں معاویہ صاحب اس گفتگو میں پہلے بھی متعدد بار گر چکے ہیں۔ لکھا ہے کہ ☜ شیعہ کے جمہور علماء کے نزدیک یہ قرآن مجید محرف، مبدل، اور متغیر ہے ☞، معاویہ صاحب، آپ تو سب شیعوں پر الزام لگا رہے تھے، جس نافع صاحب کو آپ اپنے نفع کے لیے لائے وہ بھی آپ کے لیے نقصان دہ نکلے۔ آگے چل کر نافع صاحب چار علماء کے عدم تحریف کے عقیدہ کو ایک بے تکی دلیل سے رد کر رہے ہیں(121)، جس کو وہ اپنے عزم میں ☜ قرینہ ☞ کہہ رہے ہیں۔ یہ قرینہ ابن تیمیہ کے فتوی کی روشنی میں ردی ہو جاتا ہے۔ حوالہ میں پہلے پیش کر چکا۔ دوبارہ پیش کر دیتا ہوں۔



وفي رواية : « مثقال دينار من خير ، ثم يخرج من قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان » وفي رواية « من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من إيمان ، أو خير من النصوص المستفيضة عن النبي صلى الله عليه وسلم في النار من معه شيء من الإيمان والخير وإن كان الإيمان مما يتبعض ويتجزأ . ومعلوم قطعاً أن كثيراً من هؤلاء المخطئين معهم مقدار مّا من الإيمان بالله ورسوله ، إذ الكلام فيمن يكون كذلك .

وأيضاً فإن السلف أخطأ كثير منهم في كثير من هذه المسائل ، واتفقوا على عدم التكفير بذلك ، مثل ما أنكر بعض الصحابة أن يكون الميت يسمع نداء الحي ، وأنكر بعضهم أن يكون المعراج يقظة ، وأنكر بعضهم رؤية محمد ربه ، ولبعضهم في الخلافة ، والتفضيل كلام معروف ، وكذلك لبعضهم في قتال بعض ، ولعن بعض ، وإطلاق تكفير بعض ، أقوال معروفة .

وكان القاضي شريح ينكر قراءة من قرأ : (بل عجبتُ) ويقول : إن الله لا يعجب ؛ فبلغ ذلك إبراهيم النخعي فقال : إنما شريح شاعر يعجبه علمه . كان عبد الله أفقه منه ، فكان يقول : (بل عجبتُ) فهذا قد أنكر قراءة ثابتة ، وأنكر صفة دل عليها الكتاب والسنة ، واتفقت الأمة على أنه إمام من الأئمة ، وكذلك بعض السلف أنكر

٤٩٢

بعضهم حروف القرآن ، مثل إنكار بعضهم قوله : ﴿ أَفَلَمْ يَاْيْئَسِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ﴾ وقال : إنما هي : أو لم يتبين الذين آمنوا ، وإنكار الآخر قراءة قوله : ﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ ﴾ وقال : إنما هي : ووصى ربك . وبعضهم كان حذف المعوذتين ، وآخر يكتب سورة القنوت . وهذا خطأ معلوم بالإجماع والنقل المتواتر ، ومع هذا فلما لم يكن قد تواتر النقل عندهم بذلك لم يكفروا ، وإن كان يكفر بذلك من قامت عليه الحجة بالنقل المتواتر .

وأيضاً فإن الكتاب والسنة قد دل على أن الله لا يعذب أحداً ، إلا بعد إبلاغ الرسالة ، فمن لم تبلغه جملة لم يعذبه رأساً ، ومن بلغته جملة دون بعض التفصيل لم يعذبه إلا على إنكار ما قامت عليه الحجة الرسالية .

وذلك مثل قوله تعالى : ﴿ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ ٱلرُّسُلِ ﴾

وقوله : ﴿ يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّو

الآية . وقوله : ﴿ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَا

وقولهم : ﴿ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَ

الآية . وقوله : ﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴾

وقوله : ﴿ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ ٱلْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِيٓ أُمِّهَا رَسُولًا

وقوله : ﴿ كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ * قَالُوا

مجموع فتاوى
شيخ الإسلام أحمد بن تيمية
« قدس الله روحه »
جمع وترتيب
عبد الرحمن بن محمد بن قاسم « رحمه الله »
وساعده ابنه محمد « وفقه الله »
المجلد الثاني عشر
طبع بأمر
خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود
أجزل الله مثوبته

٤٩٣

قرآن مجید کی تحریف سمیت متعدد اختلافات گنوا کر ابن تیمیہ نے کہا کہ سلف نے ایک دوسرے پر اس اختلاف کی وجہ سے کفر کا فتوی نہیں لگایا(122)۔ جب یہ مسئلہ اجتہادی ہے، اور آپ کے بزرگ اس میں عدم تکفیر کے قائل ہیں، تو آپ کو کیا مسئلہ ہے کہ شیعہ علماء کے ایکشن نہ لینے پر بے چین ہو رہے ہیں۔

مختار حیدر: قارئین، معاملہ ابھی تمام نہیں ہوا۔ معاویہ صاحب کے بھیجے ہوئے تیسرے صفحہ 289 پر غور کریں(123)۔

سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے، جب مجھے کتاب ''علوم القرآن'' کے اس مضمون کا علم ہوا تو میں نے مولانا غلام یحییٰ صاحب مرحوم سابق صدر المدرسین جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کو آپ کے پاس بھیجا۔ اور گزارش کی کہ آپ مسئلہ تحریف قرآن پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور اس موضوع پر امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ کی تحقیقی کتاب ''تنبیہ الحائرین'' بھی بھیجی۔ علامہ افغانی کی ان دنوں صحت بہت کمزور تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس مسئلہ پر غور کروں گا۔ علامہ مرحوم اس کے بعد اور زیادہ بیمار ہو گئے۔ بیماری بڑھتی گئی، انہی ایام میں حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور نے بھی آپ کو اس تسامح کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد علامہ صاحب نے اپنے آخری ایام میں جواب لکھوایا تھا، جس پر آپ کے دستخط موجود ہیں، اور اس تحریر کا عکس جناب مولانا احمد عبدالرحمن صاحب خطیب نوشہرہ زید مجدہم نے مجھے بھیجا تھا۔ جو میرے پاس محفوظ ہے۔''[1]

علامہ افغانیؒ کی وضاحتی تحریر:

جس وضاحتی تحریر کے عکس کا حضرت اقدس رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے، وہ راقم السطور کے پاس اصل محفوظ ہے۔ اس کی مکمل تحریر ملاحظہ فرمائیں:

''محترم المقام مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب زیدت معالیکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از سلام مسنون، آپ حضرات کا خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی...... میں نے اپنی تصنیف ''علوم القرآن'' میں صفحہ نمبر ۱۳۴ پر شیعہ اور تحریف قرآن کے سلسلے میں شیعوں کے اقوال نقل کر کے جو یہ لکھا ہے کہ ''شیعوں کا مذہب وہی ہے جو سنیوں کا ہے'' اس سے میری مراد یہ ہے کہ اگر مذکورہ شیعہ اپنے اقوال کے مطابق عدم تحریفِ قرآن کے قائل ہیں تو اس مسئلہ واحدہ میں یہی اقوال سنی مذہب کے مطابق ہیں۔ یعنی اگر کوئی عدم تحریف قرآن کا قائل ہے تو یہ عقیدہ ہمارے سنی مذہب کے عین مطابق ہے۔ ص ۱۳۶ پر لفظ'' ناقابل اعتبار'' سے ان تحریف قرآن کے قائلین کی طرف اشارہ ہے، یعنی جو لوگ ناقابل اعتبار ہیں اور عدم تحریف قرآن کے قائل نہ ہوں بلکہ تحریف قرآن کے قائل ہوں تو وہ محرف قرآن کہلائیں گے اور تکفیر کے مرتکب ہوں گے خواہ شیعہ ہوں یا کوئی اور۔ کیونکہ محرف قرآن ہونے کی صورت میں آیت قرآنی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

[1] مولانا قاضی مظہر حسین/علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اپنی تصانیف کے آئینہ میں (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۱۔

☜ ☜ ☜ دینی حلقوں میں اضطراب ☞ ☞ ☞ کے نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے۔ پہلے غلام یحیٰی صاحب کو ایک کتاب دے کر افغانی صاحب کو ☜ سمجھانے ☞ بھیجا گیا۔ افغانی صاحب ذہین آدمی تھے، ☜ میں اس مسئلہ پر غور کروں گا ☞ کہہ کر جان چھڑا لی۔ جانے والا بھی ایسا بد تمیز تھا کہ اس نے نہیں کہا کہ قبلہ، آپ بیمار ہیں، پھر کبھی سہی۔ اس کے بعد بیماری مزید بڑھ گئی۔ ☜ قدردانوں ☞ کو فکر لاحق ہوئی کہ کہیں افغانی صاحب ایسے ہی انتقال نہ فرما جائیں۔ چنانچہ مفتی جمیل صاحب سے ☜ توجہ مبذول کروائی گئی ☞۔ ناچار مفتی صاحب نے ☜ بقول نافع صاحب ☞ اپنا رجوع لکھوا دیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ افغانی صاحب جانتے تھے کہ جب مسلمان قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آخری وقت کی تحریر کو اہمیت نہیں دی، تو میری بڑھاپے، بیماری، اور موت سے پہلے کی اس تحریر کی کو کب مانیں گے یا اہمیت دیں گے۔

مختار حیدر: لیکن اصل بات یہ ہے کہ افغانی صاحب نے اپنے ☜ چالیس سالہ مطالعہ ☞ اور ☜ اللہ تعالی کے عطا کردہ انکشافات ☞ سے لکھی عبارت سے رجوع نہیں کیا۔ بلکہ ایک جعلی تحریر لکھ کر سنبھال لی گئی، جس کی تصویر کتاب میں لگانا بھی مناسب نہ تھا[46]۔

مختار حیدر: ابھی اس صفحہ 289 کے انکشافات ختم نہیں ہوئے، ایک چھوٹے سے تیر کے ذریعے میں نے اس صفحہ پر ایک عبارت کی طرف نشان دہی کی ہے(124)۔ افغانی صاحب کے ☜ نام نہاد رجوع ☞ کے باوجود معاویہ صاحب کے دعویٰ کا باطل ہونا اور ہمارے جواب دعویٰ کا سچ ہونا بدستور قائم ہے۔ ملاحظہ کریں عبارت۔

☜ اگر مذکورہ شیعہ * اپنے اقوال * کے مطابق عدم تحریف کے قائل ہیں تو۔۔۔۔۔ ☞

معاویہ صاحب کا دعویٰ تھا کہ، ☜ شیعہ اپنے مذہب پر رہتے ہوئے قرآن پر ایمان نہیں رکھ سکتا ☞

اور دلائل میں معاویہ صاحب علماء کے اقوال پیش کر رہے ہیں، جن میں روایات کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے۔ جبکہ معاویہ صاحب کے عالم اور سینئیر استاد ☜ نام نہاد رجوع کے بعد ☞ کہہ رہے ہیں کہ ☜ شیعہ اپنے اقوال کے مطابق ☞، یعنی انہوں نے مذہب اور روایات کی بات بھی نکال دی۔ بلکہ کہا کہ اپنی کتب سے استنباط کرتے ہوئے شیعہ اپنے اقوال کے مطابق قرآن مجید کو محفوظ مان لیں تو وہ اس مسئلہ میں اہل سنت کے ساتھ ہیں۔

Boom

مختار حیدر: معاویہ صاحب،

آپ کی کاوش آپ کو مزید پھنسا گئی۔ حق کی مخالفت کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے دوست۔

مختار حیدر: کہانی ابھی جاری ہے۔۔۔۔۔

46 مختار صاحب نے یہ نہایت اہم نکتہ بیان کیا ہے۔ اگر واقعی افغانی صاحب نے رجوع کر کے کوئی تحریر دی ہوتی تو اسے بھی نافع صاحب اپنی لمبی چوڑی کتاب میں چھاپ دیتے۔ سینکڑوں صفحوں کی کتاب میں ایک صفحہ اس تحریر کے عکس کے لیے دستیاب نہیں تھا؟ یہی اس کہانی کے جھوٹ پر مشتمل ہونے کا ثبوت ہے۔

مختار حیدر: افغانی صاحب نے مزید لکھا کہ ☜ ناقابل اعتبار لوگ، عدم تحریف کے قائل نہ ہوں تو چاہے شیعہ ہوں یا غیر شیعہ، محرف قرآن کہہ آئیں گے ☞ یعنی تمام شیعوں کے منکر قرآن ہونے کو ایک بار پھر افغانی صاحب نے رد کر دیا ہے۔

الذکر وانا لہ لحافظون کا انکار لازم آتا ہے جو قطعی کفر ہے۔ آپ اس تشریح کو تفہیم کتاب کے لیے حاشیہ میں شامل کر سکتے ہیں۔"

تحریر کنندہ
محمد داؤد جان افغانی
ابن شیخ الاسلام حضرت العلامہ
مولانا افغانی صاحب مدظلہ
مقام ترنگ زئی چارسدہ۔ پشاور

فقط
تصدیقی دستخط
شمس الحق افغانی [1]

مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ کی توجہ دلانے پر علامہ افغانی رحمہ اللہ کا رجوع:

مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کی دستی تحریر پیش کرنے کے بعد اگرچہ مزید کسی شہادت کی ضرورت نہیں رہتی، لیکن بطور ریکارڈ کے یہ حوالہ پیش کر دینا بھی غیر ضروری نہیں ہے کہ مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ نے بھی "علوم القرآن" کی زیر بحث عبارت کی طرف علامہ افغانی رحمہ اللہ کو متوجہ فرمایا تھا جس پر آپ رحمہ اللہ نے ان کو لکھا کہ:

"مجھے آپ کی تحقیق پر پورا اعتماد ہے، میں انشاء اللہ اپنی کتاب کے نئے ایڈیشن میں اس بات کی تصحیح کر دوں گا۔" [2]

مختصر تبصرہ:

اب اس بحث کی تنقیح کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کو ان کے تسامح کی طرف متوجہ کرنے والے اور ان کی اس بات کو تسامح و غلط فہمی قرار دینے والے مندرجہ ذیل علماء ہیں:

۱: حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ
۲: حضرت مولانا محمد نافع رحمہ اللہ
۳: حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ
۴: حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمہ اللہ

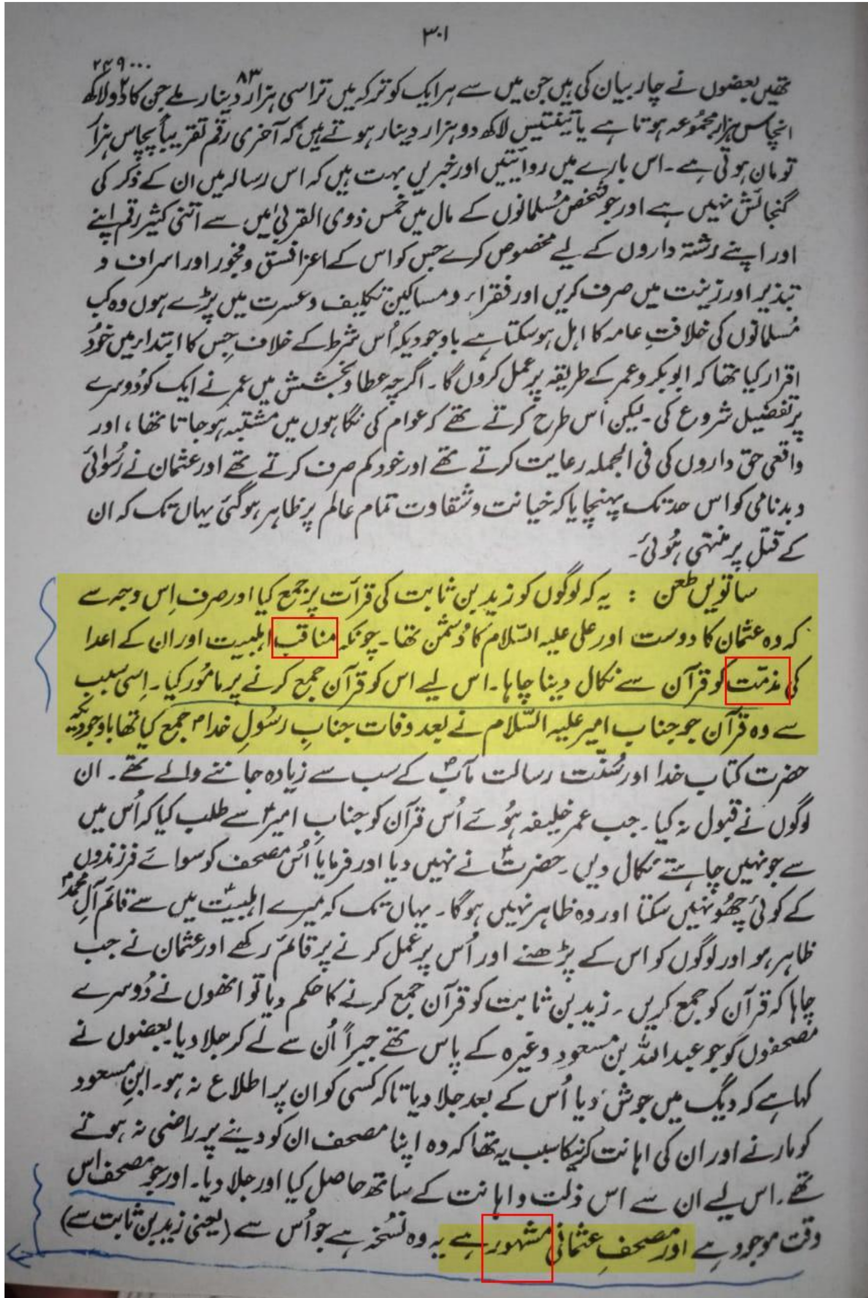
[1] محررہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۲ء یکم ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ۔ (اصل خط راقم عبدالجبار سلفی کے پاس محفوظ ہے)
[2] مولانا عبدالحمید تونسوی / نقوش زندگی، مطبوعہ تحریک تنظیم اہل سنت / صفحہ نمبر ۳۱۸۔

نوٹ: یہ مولانا عبدالستار تونسویؒ کے سوانح زندگی ہیں، جو ان کی حیات میں شائع ہوئے، مصنف علامہ تونسوی کے نواسہ ہیں۔

مختار حیدر: قارئین، جھوٹ کے پاوں نہیں ہوتے۔ اور جھوٹ کا پردہ خود اسی کے ذریعے فاش ہو جاتا ہے۔ ذرا اوپر موجود صفحہ 290 کو غور سے پڑھیں۔ اس صفحہ پر افغانی صاحب کو متوجہ کرنے والوں میں سے ایک اور صاحب کا ذکر موجود ہے۔ تونسوی صاحب نے جب متوجہ کیا تو افغانی صاحب نے ان کی تحقیق پر پورے اعتماد کا اظہار کیا۔

جبکہ اس سے پچھلے صفحہ 289 پر لکھا ہے کہ یحیی صاحب سے میں اس مسئلہ پر غور کروں گا کہہ کر جان چھڑائی تھی اور پھر اپنی موت کے قریب تک کوئی رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ ایک مفتی جمیل صاحب ان کی بیماری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے توجہ دلوانے پہنچ گئے۔ صفحہ 289 پر لکھا ہے کہ اپنی موت کے قریب شدید بیماری میں رجوع کیا، جبکہ صفحہ 290 پر لکھا ہے کہ کہہ رہے تھے کہ اپنی کتاب کے نئے ایڈیشن میں اس کی تصیح کر دوں گا، جیسے ایک ہٹا کٹا انسان آئندہ کے طویل وعدے کر لیتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان جانتا ہے کہ کتاب چھاپنا آج بھی مہینوں کا کام ہے، جبکہ افغانی صاحب کے دور میں تو مزید وقت لگتا تھا۔ لہذا ایک قریب المرگ بندے کا اگلے ایڈیشن میں تصیح کا وعدہ کرنا ایک جھوٹ ہے۔

مختار حیدر: اب ادھر آتے ہیں۔ (83 کی طرف اشارہ)۔



۳۰۱

تھیں بعضوں نے چار بیان کی ہیں جن میں سے ہر ایک کو ترکہ میں تراسی ہزار ۸۳ دینار ملے جن کا دو لاکھ ۲۴۹۰۰۰ انچاس ہزار مجموعہ ہوتا ہے یا تینتیس لاکھ دو ہزار دینار ہوتے ہیں کہ آخری رقم تقریباً پچاس ہزار تومان ہوتی ہے۔ اس بارے میں روایتیں اور خبریں بہت ہیں کہ اس رسالہ میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں ہے اور جو شخص مسلمانوں کے مال میں خمس ذوی القربیٰ میں سے اتنی کثیر رقم اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے لیے مخصوص کرے جس کو اس کے اعزا فسق و فجور اور اسراف و تبذیر اور زینت میں صرف کریں اور فقراء و مساکین تکلیف و عسرت میں پڑے ہوں وہ کب مسلمانوں کی خلافتِ عامہ کا اہل ہو سکتا ہے باوجودیکہ اس شرط کے خلاف جس کا ابتداء میں خود اقرار کیا تھا کہ ابوبکر و عمر کے طریقہ پر عمل کروں گا۔ اگرچہ عطا و بخشش میں عمر نے ایک کو دوسرے پر تفضیل شروع کی۔ لیکن اس طرح کرتے تھے کہ عوام کی نگاہوں میں مشتبہ ہو جاتا تھا، اور واقعی حق داروں کی فی الجملہ رعایت کرتے تھے اور خود کم صرف کرتے تھے اور عثمان نے رسوائی و بدنامی کو اس حد تک پہنچایا کہ خیانت و شقاوت تمام عالم پر ظاہر ہو گئی یہاں تک کہ ان کے قتل پر منتہی ہوئی۔

ساتویں طعن : یہ کہ لوگوں کو زید بن ثابت کی قرأت پر جمع کیا اور صرف اس وجہ سے کہ وہ عثمان کا دوست اور علی علیہ السلام کا دشمن تھا۔ چونکہ مناقب اہلبیت اور ان کے اعدا کی مذمت کو قرآن سے نکال دینا چاہا۔ اس لیے اس کو قرآن جمع کرنے پر مامور کیا۔ اسی سبب سے وہ قرآن جو جناب امیر علیہ السلام نے بعد وفات جناب رسولِ خدا جمع کیا تھا باوجودیکہ حضرت کتاب خدا اور سنت رسالت مآب کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ ان لوگوں نے قبول نہ کیا۔ جب عمر خلیفہ ہوئے اس قرآن کو جناب امیرؑ سے طلب کیا کہ اس میں سے جو نہیں چاہتے نکال دیں۔ حضرتؑ نے نہیں دیا اور فرمایا اس مصحف کو سوائے فرزندوں کے کوئی چھو نہیں سکتا اور وہ ظاہر نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ میرے اہلبیتؑ میں سے قائم آلِ محمدؑ ظاہر ہو اور لوگوں کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے پر قائم رکھے اور عثمان نے جب چاہا کہ قرآن کو جمع کریں۔ زید بن ثابت کو قرآن جمع کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے دوسرے مصحفوں کو جو عبداللہ بن مسعود وغیرہ کے پاس تھے جبراً ان سے لے کر جلا دیا بعضوں نے کہا ہے کہ دیگ میں جوش دیا اس کے بعد جلا دیا تاکہ کسی کو ان پر اطلاع نہ ہو۔ ابن مسعود کو مارنے اور ان کی اہانت کرنیکا سبب یہ تھا کہ وہ اپنا مصحف ان کو دینے پر راضی نہ ہوتے تھے۔ اس لیے ان سے اس ذلت و اہانت کے ساتھ حاصل کیا اور جلا دیا۔ اور جو مصحف اس وقت موجود ہے اور مصحفِ عثمانی مشہور ہے یہ وہ نسخہ ہے جو اس سے (یعنی زید بن ثابت سے)

اب آتے ہیں حق الیقین کے حوالہ کی طرف۔ میرے دوست، نہ جانے کب تم کوئی عقلمندی کی بات کروگے۔ (125)۔ پہلے تمہارے میسج پر تبصرہ کر لوں، پھر کتاب کی طرف آتا ہوں۔

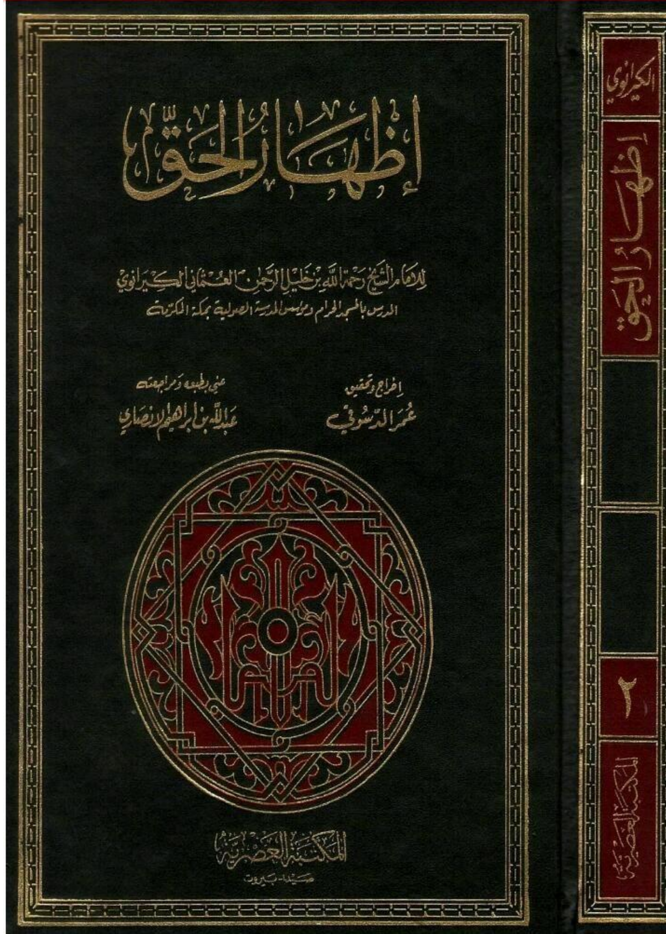
زید بن ثابت کو کیا لکھا، یہ موضوع ہے؟ اور تمہارا دعوٰی زید بن ثابت کو بچانے کے متعلق ہے؟ کب سمجھو گے دوست، کہ وقت ضائع نہیں کرتے۔

پھر کہہ رہے ہو کہ اقرار کیا کہ موجودہ مصحف عثمانی ہے۔ تمہاری بصارت مجھ سے گفتگو شروع کرتے ہی کمزور ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اب مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے، یہ بات میں کچھ دن پہلے سمجھ چکا 😉۔ مشہور ہونے اور واقعی ہونے میں کوئی فرق نہیں (126)؟ کچھ خدا کا خوف کرو۔ جب میں نے پہلے قرآن مجید لکھنے والے چار لوگوں کے نام پیش کیے تھے اور تم سے مطالبہ کیا تھا کہ ایسا ہی حوالہ جناب عثمان کا لے آؤ، تب تو بغلیں جھانک رہے تھے۔ اب ایک عبارت کو سمجھے بغیر چھلانگیں لگانا شروع کر دیں۔ میرے دوست، تم لوگوں نے مصحف عثمانی کی اصطلاح بنا کر ایک صحابی پر ظلم کیا ہے۔ جناب عثمان کے تو کوئی ایسے کام ہیں کہ ان کا نام تاریخ میں مشہور رہے گا۔ تم لوگوں کو چاہیے تھا کہ قرآن مجید کو اس کے اصل جمع کرنے والے سے منسوب کرتے، جو کہ بقول تمہارے زید بن ثابت ہیں۔ ان کا نام عوام میں ہر کوئی نہیں جانتا۔ اگر ان کی حق تلفی نہ کی گئی ہوتی تو ان کا نام بھی آج جناب عثمان کی طرح مشہور ہوتا۔

مختار حیدر:اب آتے ہیں آپ کے مرکزی نقطہ کی طرف(حق الیقین کے بالا حوالے کی طرف اشارہ)(127)۔
ویسے ایک بار پھر بتا دوں کہ تمہارا دعویٰ شیعہ مذہب کی بنیاد پر تھا۔ اور تم شیعہ مذہبی اصول پیش کرنے کے بجائے علماء کی تحریریں پیش کر رہے ہو۔ میرے دوست، مناقب اور مذمت کو نکالنے کی چاہت کی بات ہوئی ہے۔ اور پہلے بیان ہو چکا کہ تفسیری نقاط ساتھ لکھ لینا کوئی عجوبہ نہیں۔ آج بھی تفاسیر موجود ہیں اور ضخامت میں قرآن مجید سے دس دس، بیس بیس اور تیس تیس گنا زیادہ ہیں۔
جب میں نے تمہارے ہی پیش کیے ہوئے حوالے میں نشاندھی کی تھی کہ ابن مسعود لوگوں کو اپنے مصاحف چھپانے کا حکم دیتے تھے، تب تو سانپ سونگھ گیا تھا۔ اب بولے ہو تو بولنے کا نقصان اٹھا رہے ہو۔ مختصر یہ کہ جناب عثمان نہیں چاہتے تھے کہ چشم دید گواہوں کی لکھی ہوئی تفسیر لوگوں تک پہنچے۔ لہٰذا جس سے چھین کر قرآن مجید جلا سکتے تھے، چھین کر جلا دیے، اور جس سے چھین لینے میں مصلحت آڑے ائی، اس کو ویسے انکار کر دیا۔
مختار حیدر:زیر زبر کے فرق کو تحریف کہوگے تو ابھی درجنوں حوالے سامنے رکھ دوں گا، جن میں آپ کی صحیح سند روایات کے مطابق، زیر زبر کا فرق ہے(84 کی طرف اشارہ)(128)۔ بلکہ الفاظ و آیات کا بھی فرق ہے۔ پھر روتے ہوئے اختلاف قرات کا چورن بیچنے بیٹھ جانا۔
مختار حیدر:میں تمہیں صحیح سند روایات پیش کر چکا ہوں کہ شیعہ مذہب کس اصول پر چلتا ہے(85 کی طرف اشارہ)(129)۔
مگر تم عادت سے مجبور ہو کر وہ روایات پیش کرتے ہو جو ہمارے اصول کے مطابق نا قابل اعتبار ہیں، اور مزے کی بات یہ کہ تم سند بھی پیش نہیں کرتے، صحیح سند روایت پیش کرنا تو دور کی بات ہے۔ کیا میں نے اپنے دعویٰ کے دوران تمہاری کتب کی روایات سند اور راویوں کی توثیق کے بغیر پیش کیں تھیں؟ نہیں کی تھیں، کیونکہ ہم دھوکہ نہیں، دلیل دیتے ہیں۔ ایک ضعیف روایت بتا کر پیش کی تھی، تاکہ تم نے کنز العمال کی جو روایت بغیر سند کے پیش کی تھی، اس پر تمہیں تنبیہ ہو جائے۔
مختار حیدر:یہ میسج تمہارے اعتراف کا ثبوت ہے(86 کی طرف اشارہ)(130)۔ جب میں نے حوالہ اور قول ہی شیخ کلینی علیہ الرحمہ کا پیش کیا تھا، تو انہی کی بات مکمل کر کے میرا ہدف پورا ہو گیا۔ یاد رکھنا، میں نے جمہور علماء کا دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ تم نے تمام علماء کا دعویٰ کیا ہے۔ میں چند علماء کے عدم تحریف کے قائل ہونے کا ثبوت بھی دے دوں تو میرا دعویٰ ثابت ہو جائے گا اور تمہارا دعویٰ باطل ہو جائے گا۔ اور اب تک میں اپنی کتب اربعہ کے تینوں مولفین کو شیعہ اصولوں کی روشنی میں عدم تحریف کا قائل ثابت کر چکا ہوں۔ لہٰذا میرا دعویٰ ثابت ہو چکا ہے، اور تمہارا دعویٰ باطل ہو چکا ہے۔
مختار حیدر:یہ کھیل تو ابھی شروع ہوا ہے دوست(87 کی طرف اشارہ)۔ ابھی صبر کیے رہو۔ بہت سے راز ہیں جو ابھی افشاء ہونے ہیں۔ اور قارئین کرام، اب وقت ہے کہ معاویہ صاحب کی بدحواسی، دھاندلی اور شرائط سے دوری کا ثبوت آپ کے سامنے رکھوں۔ شرائط میں طے تھا کہ ایک وقت میں ایک ہی دلیل دی جائے گی۔ ہم نے اپنے دعویٰ کے دوران اپنی ٹرن میں معاویہ صاحب کے شبہات کے جواب دے کر ہمیشہ ایک نئی دلیل رکھی تھی۔ اس پر معاویہ صاحب جو اعتراضات کرتے، ان کا جواب دے کر پھر ایک اگلی دلیل رکھتے تھے۔ لیکن معاویہ صاحب، جیسا کہ مناظرہ سے دلچسپی رکھنے والے جانتے ہیں،

اصول پر نہیں چلتے۔ انہوں نے ہمارے اٹھائے اعتراضات کے جواب کے ساتھ ساتھ ایک ہی وقت میں تین دلائل رکھ دیے ہیں۔ پہلی دلیل حق الیقین دوسری ترجمہ مقبول اور تیسری امام شناسی سے۔

مختار حیدر: اب ہم معاویہ صاحب کے افغانی صاحب پر کیے بے ڈھنگے دفاع کو مزید تار تار کرنے کے لیے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دلیل اپنے جواب دعویٰ کے متعلق دیں گے۔ (131)



مختار حیدر: سرورق

(٩) وأن كتب العهد الجديد وقع فيها التحريف بالزيادة.

(١٠) وأن بعض الكتب الكاذبة صادقة تماماً وإن لم تصدق أقوال هذه الفرق عليهم يصدق فلا يصدق قول بعض الفرق الإسلامية على جمهور أهل الإسلام سيما إذا كان هذا القول مخالفاً للقرآن ولأقوال الأئمة الطاهرين رضي الله عنهم أيضاً كما ستعرف.

وأما الجواب عنه تحقيقاً فلأن القرآن المجيد عند جمهور علماء الشيعة الإمامية الاثني عشرية محفوظ عن التغير والتبديل، ومن قال منهم بوقوع النقصان فيه فقوله مردود غير مقبول عندهم.

(١) قال الشيخ الصدوق أبو جعفر محمد بن بابويه الذي هو من أعظم علماء الإمامية الاثني عشرية في رسالته الاعتقادية (اعتقادنا في القرآن أن القرآن الذي أنزل الله تعالى على نبيه هو ما بين الدفتين وهو ما في أيدي الناس ليس بأكثر من ذلك ومبلغ سوره عند الناس مائة وأربع عشرة سورة وعندنا الضحى وألم نشرح سورة واحدة ولإيلاف وألم تر كيف سورة واحدة ومن نسب إلينا أنا نقول أنه أكثر من ذلك فهو كاذب) انتهى.

(٢) وفي تفسير مجمع البيان الذي هو تفسير معتبر عند الشيعة (ذكر السيد الأجل المرتضى علم الهدى ذو المجد أبو القاسم على بن الحسين الموسوي أن القرآن كان على عهد رسول الله ﷺ مجموعاً مؤلفاً على ما هو الآن واستدل على ذلك بأن القرآن كان يدرس ويحفظ جميعه في ذلك الزمان حتى عين على جماعة من الصحابة في حفظهم وأنه كان يعرض على النبي ﷺ ويتلى عليه وأن جماعة من الصحابة كعبد الله بن مسعود وأبي بن كعب وغيرهما ختموا القرآن على النبي ﷺ عدة ختمات، وكل ذلك بأدنى تأمل يدل على أنه كان مجموعاً مرتباً غير منشور ولا مبثوث، وذكر أن من خالف من الإمامية والحشوية لا يعتد بخلافهم فإن الخلاف مضاف إلى قوم من أصحاب الحديث نقلوا أخباراً ضعيفة ظنوا صحتها لا يرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع على صحته) انتهى.

(٣) وقال السيد المرتضى أيضاً (ان العلم بصحة القرآن كالعلم بالبلدان والحوادث الكبار والوقائع العظام المشهورة وأشعار العرب، المسطورة فإن العناية اشتدت والدواعي توفرت على نقله وبلغت حداً لم تبلغ إليه فيما ذكرناه لأن القرآن معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعية والأحكام الدينية، وعلماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وعنايته الغاية

حتى عرفوا كل شيء فيه من إعرابه وقراءته وحروفه وآياته فكيف يجوز أن يكون مغيراً أو منقوصاً مع العناية الصادقة والضبط الشديد) انتهى.

(٤) وقال القاضي نور الله الشوستري الذي هو من علمائهم المشهورين في كتابه المسمى بمصائب النواصب: «ما نسب إليه الشيعة الإمامية بوقوع التغير في القرآن ليس مما قال به جمهور الإمامية إنما قال به شرذمة قليلة منهم لا اعتداد بهم فيما بينهم» انتهى.

(٥) وقال الملا صادق في شرح الكليني (يظهر القرآن بهذا الترتيب عند ظهور الإمام الثاني عشر ويشهر به) انتهى.

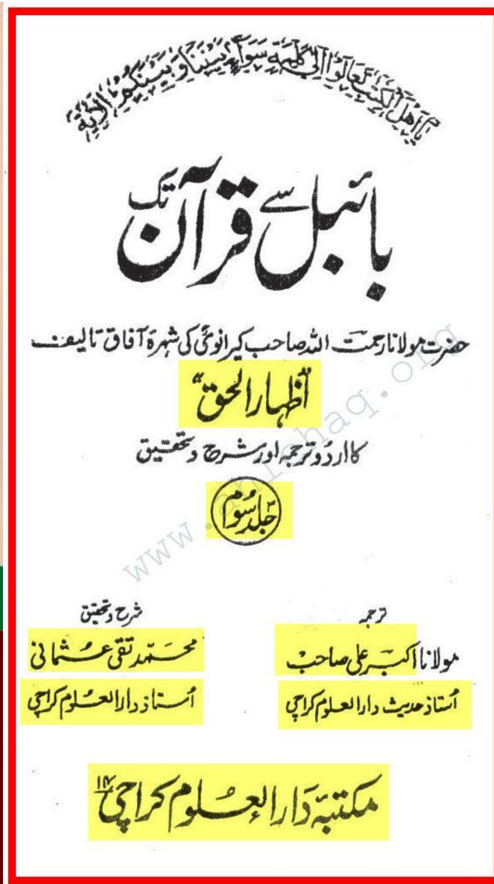
(٦) وقال محمد بن الحسن الحر العاملي الذي هو من كبار المحدثين في الفرقة الإمامية في رسالة كتبها في رد بعض معاصريه: «هركسيكه تتبع أخبار وتفحص تواريخ وآثار نموده بعلم يقيني ميداندكه قرآن درغايه وأعلى درجة تواتر بوده وآلاف صحابة حفظ ونقل ميكردندآن راودر عهد رسول خدا ﷺ مجموع ومؤلف بود) انتهى. فظهر أن المذهب المحقق عند علماء الفرقة الإمامية الأثني عشرية أن القرآن الذي أنزله الله على نبيه هو ما بين الدفتين وهو ما

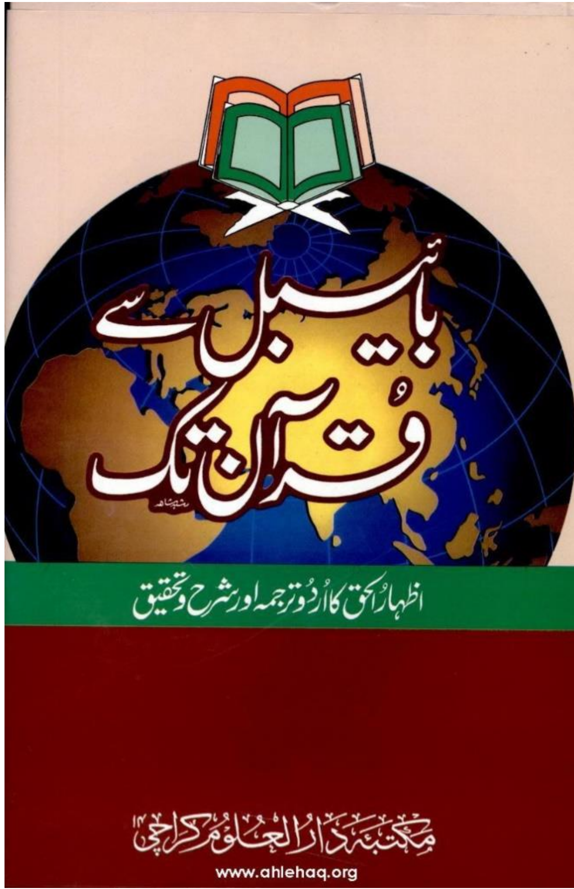
في أيدي الناس ليس بأكثر من ذلك، وانه كان مجموعاً مؤلفاً في عهد رسول الله ﷺ، وحفظه ونقله ألوف من الصحابة وجماعة من الصحابة كعبد الله بن مسعود وأبي بن كعب وغيرهما ختموا القرآن على النبي عدة ختمات ويظهر القرآن ويشهر بهذا الترتيب عند ظهور الإمام الثاني عشر رضي الله عنه والشرذمة القليلة التي قالت بوقوع التغير. فقولهم مردود ولا اعتداد بهم فيما بينهم، وبعض الأخبار الضعيفة التي رويت في مذهبهم لا يرجع بمثلها عن المعلوم المقطوع على صحته وهو حق لأن خبر الواحد إذا اقتضى علماً ولم يوجد في الأدلة القاطعة ما يدل عليه وجب رده، على ما صرح ابن المطهر الحلي في كتابه المسمى (بمبادىء الوصول إلى علم الأصول)، وقد قال الله تعالى: ﴿إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون﴾. في تفسير الصراط المستقيم الذي هو تفسير معتبر عند علماء الشيعة (أي إنا لحافظون له من التحريف والتبديل والزيادة والنقصان). انتهى

وإذا عرفت هذا فأقول إن القرآن ناطق بأن الصحابة الكبار رضي الله عنهم لم يصدر عنهم شيء يوجب الكفر ويخرجهم عن الإيمان.

١ - قال الله تعالى في سورة التوبة: ﴿والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان

مختار حیدر: معاویہ صاحب کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پاس اس کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے:





اظہار الحق جلد سوم | ۹ | باب پنجم

۳۔ پولس بڑا شریر اور اس کے اقوال واجبُ الر

۴۔ خدا صرف دو ہیں، ایک نیکی کا خالق، دوسرا بد

۵۔ قابیل اور سدوم والوں کی روحوں کو عیسیٰؑ ک

نجات مل گئی، اور ہابیل و نوحؑ اور ابراہیمؑ

عیسیٰؑ کی موت کے بعد بھی بدستور عذاب جہنم

۶۔ یہ سب کے سب شیطان کی اطاعت کرنے

۷۔ توریت اور عہد عتیق کی تمام کتابیں شیطان کی

۸۔ موسیٰؑ اور اسرائیلی پیغمبروں سے کلام کرنیوا

۹۔ عہدِ جدید کی کتابوں میں اضافہ کرکے انہیں محرف کر دیا گیا ہے،

۱۰۔ بعض جھوٹی کتابیں بھی یقیناً سچی ہیں،

اور اگر ان تینوں فرقوں کے اقوال فرقہ پروٹسٹنٹ والوں کو تسلیم نہیں ہیں تو کسی ایک اسلامی فرقے کا قول جمہور مسلمانوں کے مقابلے میں کیونکر حجت ہوسکتا ہے؟ بالخصوص جبکہ وہ بات قرآن اور مستند اماموں کے اقوال کے صریح مخالف ہو،

دُوسرا جواب

قرآن کی حقانیت پر شیعہ علماء کے اقوال

تحقیقی جواب یہ ہے کہ قرآن مجید تمام اثنا عشری علماء کے نزدیک تغیر و تبدل سے محفوظ ہے، اور اگر کوئی شخص قرآن میں کسی کمی اور نقصان کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا قول ان علماء اثنا عشری کے نزدیک مردود اور ناقابلِ قبول ہے،

۱۱۵۹

اظہار الحق جلد سوم | ۱۰ | باب پنجم

(۱) محمد بن علی بابویہ کی شہادت

چنانچہ شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ جو علمائے امامیہ اثنا عشریہ میں بڑے پایہ کے علماء میں ہیں، اپنے رسالے الاعتقادیہ میں کہتے ہیں:

"ہمارا عقیدہ قرآن کی نسبت یہ ہے کہ وہ قرآن جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تھا وہی موجودہ قرآن ہے، جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے، اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے، البتہ اس کی سورتوں کی تعداد لوگوں کے نزدیک ۱۱۴ ہے، مگر ہمارے نزدیک سورۃ والضحیٰ اور الم نشرح مجموعی طور پر ایک سورۃ ہیں اسی طرح لایلاف اور الم ترکیف دونوں ملکر ایک سورۃ ہیں، اور جو شخص ہماری جانب یہ قول منسوب کرتا ہے کہ قرآن اس سے زائد ہے وہ جھوٹا ہے"

(۲) سیّد مرتضیٰؒ کی شہادت

تفسیر مجمع البیان جو شیعوں کی نہایت معتبر تفسیر ہے اس میں سید مرتضیٰ ذو المجد علم الہدیٰ ابوالقاسم علی بن حسین موسوی نے ذکر کیا ہے کہ:

"قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بالکل اسی طرح جیسا کہ آج ہے مجموعے کی صورت میں موجود تھا"

اپنے اس دعوے پر علامہ موصوف نے یہ استدلال کیا ہے کہ قرآن اس زمانے میں پڑھا اور پڑھایا جاتا تھا، اور پورا زبانی یاد کیا جاتا تھا، یہاں تک کہ انھوں نے حفاظ صحابہؓ کی ایک پوری جماعت کی نشاں دہی کی ہے، نیز یہ کہ قرآن حضورؐ کو سنایا جاتا اور آپؐ کے سامنے دُہرایا جاتا تھا، اور صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت نے جن میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ وغیرہ ہیں متعدد مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۱۶۰

سامنے کافی قرآن ختم کیے، یہ سب چیزیں اس امر کی شاہد ہیں کہ قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں باقاعدہ طور پر مجموعے کی شکل میں موجود اور مرتب تھا، متفرق اور منتشر ہرگز نہیں تھا،

یہ بھی کہتے ہیں کہ فرقۂ امامیہ[1] یا حشویہ جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ قطعی قابلِ اعتبار نہیں ہے، کیونکہ اس خلاف کا منشا، بعض محدثین کی ضعیف روایتیں ہیں، جن کو انھوں نے صحیح سمجھ کر نقل کر دیا ہے، اس قسم کی روایتوں کی ان روایتوں کے مقابلے میں کوئی بھی حیثیت نہیں ہے جن کی صحت قطعی اور یقینی ہے،

(۳) سید مرتضیٰ ہی کی دوسری شہادت

سید صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ:

"قرآن کی صحت کا علم و یقین اس درجے کا ہے جس طرح دنیا کے بڑے بڑے شہروں یا عظیم الشان حوادث اور مشہور واقعات یا اہلِ عرب کے لکھے ہوئے اشعار کا یقین، کیونکہ قرآن کی نقل و روایت کی جانب شدید توجہ کی گئی ہے، اور اس کی حفاظت کے بکثرت اسباب موجود تھے کیونکہ قرآن نبوت کا معجزہ اور علومِ شرعیہ و احکامِ دینیہ کا ماخذ ہے، اور مسلمان علماء نے اس کے حفظ کرنے میں اور اس کی جانب توجہ کرنے میں انتہا کر دی ہے

[1] فرقہ امامیہ، یہ شیعہ حضرات کا ایک بہت غالی فرقہ تھا جس کا کہنا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ برحق تھے اور ان کے سوا جتنے حضرات مسندِ خلافت پر بیٹھے وہ معاذ اللہ غلط تھے، ان میں سے بعض لوگ تحریفِ قرآن کے بھی قائل تھے، اور کبار صحابہؓ کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے،

(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الملل والنحل للشہرستانی، ص ۲۶۵ تا ۲۵۹ ج اوّل)

یہاں تک کہ قرآن کی ہر ہر چیز مثلاً اس کے اعراب اور قراءتوں حروف و آیتوں تک کی پوری پوری معرفت حاصل کی، پھر اس قدر شدید اہتمام و توجہ تام کے بعد کیونکہ یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اس میں تغیر و تبدل ہو یا کمی بیشی ہو"

(۴) قاضی نور اللہ شوستری کی شہادت

قاضی نور اللہ شوستری جو شیعہ علماء میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں، انھوں نے اپنی کتاب "مصائب النواصب" میں یوں کہا ہے کہ:

"فرقۂ شیعہ امامیہ کی طرف جو یہ نسبت کی جاتی ہے کہ وہ قرآن کے محرف ہونے کے قائل ہیں، سو جمہور شیعہ کی طرف اس کی نسبت ہرگز درست نہیں ہے، یہ بات ایسے قلیل التعداد ناقابلِ اعتبار لوگوں کی ہے جن کی کوئی قیمت و پوزیشن شیعوں میں نہیں ہے"

(۵) مُلّا صادق کی شہادت

ملا صادق نے کلینی[1] کی شرح میں لکھا ہے کہ:

"قرآن اُسی موجودہ ترتیب کے ساتھ بارھویں امام کے ظہور کے وقت ظاہر اور مشہور ہوگا"

[1] محمد یعقوب کلینی، شیعہ فرقہ کے مشہور عالم ہیں، جن کی کتاب الکافی شیعہ فقہ و حدیث کی مستند ترین کتاب ہے، تقی

(۶) عاملی کی شہادت

محمد بن حسن حر عاملی نے جو فرقۂ امامیہ کے جلیل القدر محدث ہیں اپنے ایک رسالے میں بعض معاصرین کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"جو شخص واقعات اور تواریخ کی چھان بین کرے گا وہ یقینی طور پر جان لے گا کہ قرآن تواتر کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچا ہوا ہے، ہزاروں صحابہؓ اس کو حفظ کرتے اور نقل کرتے تھے، اور عہدِ رسالت میں وہ جمع اور مدوّن ہو چکا تھا"

ان گذشتہ شہادتوں سے پورے طور پر یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ محققین علماءِ شیعہ کا صحیح مذہب یہی ہے کہ وہ قرآن جس کو اللہ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تھا وہ بالکل وہی ہے جو اس زمانے میں مجموعے کے طور پر لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، اس سے زائد بالکل نہیں ہے، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں جمع اور مدوّن ہو گیا تھا، اور ہزاروں صحابہؓ نے اس کو یاد اور نقل کیا، صحابہؓ کی بڑی جماعت نے جن میں عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ بھی شامل ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا قرآن سُنایا، اور بارھویں امام کے ظہور کے وقت بھی قرآن اسی ترتیب کے ساتھ ظاہر اور مشہور ہوگا، اور جو تدرے قلیل شیعہ حضرات اس میں تغیر تبدّل و تحریف کے قائل ہیں، اُن کا قول باطل اور مردود ہے، خود شیعوں میں وہ لائقِ اعتبار نہیں ہیں، اور جو بعض ضعیف روایتیں تحریف کی نسبت ملتی ہیں وہ ان قطعی اور یقینی روایات کے مقابلے میں قطعی کوئی اعتبار نہیں رکھتیں، جو قرآن کے محفوظ ہونے پر دلالت کرتی ہیں،

اور یہ بات بے بھی درست، اس لئے کہ خبرِ واحد اگر کسی علم کی موجب ہو، لیکن یقینی دلائل میں کوئی چیز اس پر دلالت کرنے والی نہ ہو تو اس کا رد کرنا واجب ہے، چنانچہ اس کی تصریح ابن مطہر الحلی نے اپنی کتاب مبادی الوصول الی علم الاصول میں خوب اچھی طرح کی ہے، اور خود قرآنی شہادت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کی تفسیر میں علماءِ شیعہ کی سب سے معتبر تفسیر صراط المستقیم میں کہا گیا ہے کہ:

"یعنی ہم قرآن کی حفاظت کریں گے، تحریف اور تبدیل سے کمی اور بیشی سے"

جب یہ بات ناظرین کے ذہن نشین ہو گئی تو اب ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم صاف طور پر صحابۂ کرامؓ کی نسبت اعلان کر رہا ہے کہ صحابہؓ سے کبھی کوئی ایسا فعل صادر نہیں ہوا جو موجبِ کفر اور ایمان سے خارج کر دینے والا ہو، چنانچہ حسبِ ذیل آیات اس کی شاہد ہیں:

صحابۂ کرامؓ کے مومن ہونیکی

پہلی شہادت (۱) سورۂ توبہ میں ارشاد ہے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا

بائبل سے قرآن تک

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی شہرۂ آفاق تالیف "اظہار الحق" کا اردو ترجمہ اور شرح و تحقیق

جلد سوم

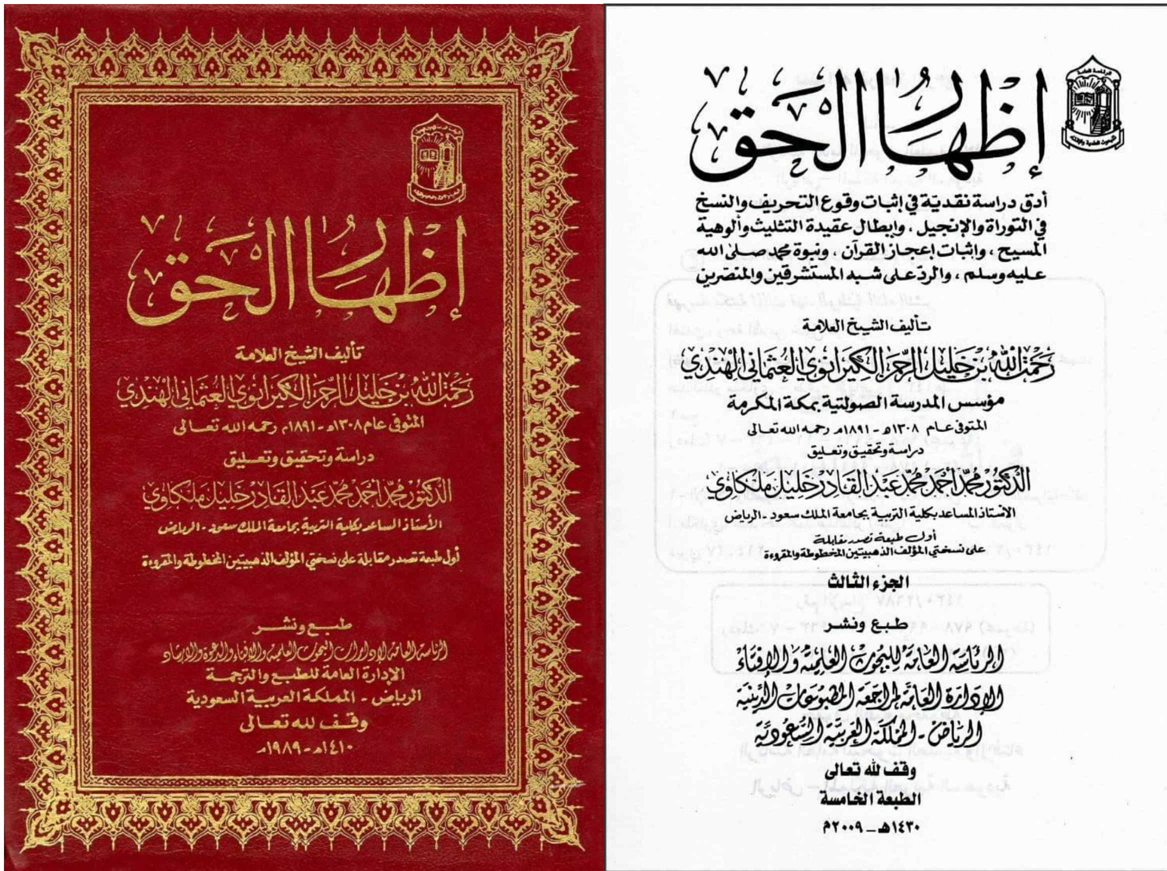
ترجمہ: مولانا اکبر علی صاحب، اُستاذ حدیث دارالعلوم کراچی

شرح و تحقیق: محمد تقی عثمانی، اُستاذ دارالعلوم کراچی

مکتبہ دارالعلوم کراچی

مختار حیدر: قارئین، اردو ترجمہ کی موجودگی کی وجہ سے کسی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ مختصر یہ کہ اہل سنت کے ایک بہت بڑے عالم رحمت اللہ کیرانوی صاحب لکھ رہے ہیں کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل نہیں۔ اور اس کے ثبوت میں متعدد شیعہ علماء کے حوالے نقل کیے ہیں۔ جس طرح کا سلوک افغانی صاحب کے ساتھ کیا گیا، ویسا ہی سلوک کیرانوی صاحب کی کتاب کے ساتھ ہوا۔ لیکن ہم نے پکڑ لیا ہے 😉۔

مختار حیدر: قارئین، کیرانوی صاحب کی کتاب جب سعودی عرب سے شائع ہوئی، تو وہ تمام عبارت نکال دی گئی، جسے عربی ایڈیشن میں پیلے رنگ سے نمایاں کیا گیا ہے۔ ثبوت حاضر ہے:



إظهار الحق

تأليف الشيخ العلامة

رحمة الله بن خليل الرحمن الكيرانوي العثماني الهندي

المتوفى عام ١٣٠٨هـ - ١٨٩١م رحمه الله تعالى

دراسة وتحقيق وتعليق

الدكتور محمد أحمد محمد عبد القادر خليل ملكاوي

الأستاذ المساعد بكلية التربية بجامعة الملك سعود - الرياض

أول طبعة تصدر مقابلة على نسختي المؤلف الذهبيتين المخطوطة والمقروءة

طبع ونشر

الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد

الإدارة العامة للطبع والترجمة

الرياض - المملكة العربية السعودية

وقف لله تعالى

١٤١٠هـ - ١٩٨٩م

إظهار الحق

أدق دراسة نقدية في إثبات وقوع التحريف والنسخ في التوراة والإنجيل، وإبطال عقيدة التثليث وألوهية المسيح، وإثبات إعجاز القرآن، ونبوة محمد صلى الله عليه وسلم، والرد على شبه المستشرقين والمنصرين

تأليف الشيخ العلامة

رحمة الله بن خليل الرحمن الكيرانوي العثماني الهندي

مؤسس المدرسة الصولتية بمكة المكرمة

المتوفى عام ١٣٠٨هـ - ١٨٩١م رحمه الله تعالى

دراسة وتحقيق وتعليق

الدكتور محمد أحمد محمد عبد القادر خليل ملكاوي

الأستاذ المساعد بكلية التربية بجامعة الملك سعود - الرياض

أول طبعة تصدر مقابلة على نسختي المؤلف الذهبيتين المخطوطة والمقروءة

الجزء الثالث

طبع ونشر

الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء

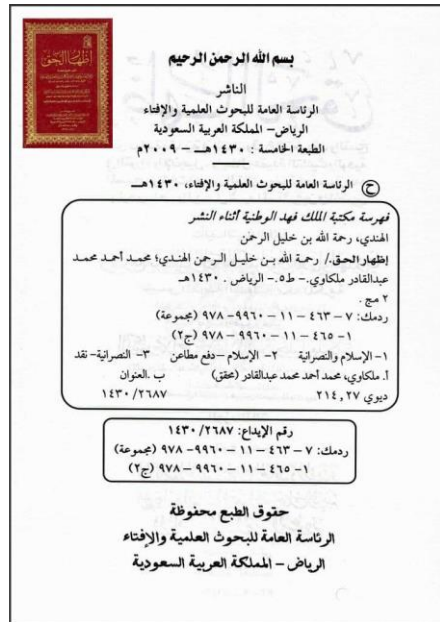
الإدارة العامة لمراجعة المطبوعات الدينية

الرياض - المملكة العربية السعودية

وقف لله تعالى

الطبعة الخامسة

١٤٣٠هـ - ٢٠٠٩م



بسم الله الرحمن الرحيم

الناشر

الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء

الرياض- المملكة العربية السعودية

الطبعة الخامسة : ١٤٣٠هـ - ٢٠٠٩م

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الهندي، رحمة الله بن خليل الرحمن

إظهار الحق./ رحمة الله بن خليل الرحمن الهندي؛ محمد أحمد محمد عبدالقادر ملكاوي.- ط٥.- الرياض . ١٤٣٠هـ

٢ مج .

ردمك: ٧ - ٤٦٣ - ١١ - ٩٩٦٠ - ٩٧٨ (مجموعة)

١ - ٤٦٥ - ١١ - ٩٩٦٠ - ٩٧٨ (ج٢)

١- الإسلام والنصرانية ٢- الإسلام -دفع مطاعن ٣- النصرانية- نقد

أ. ملكاوي، محمد أحمد محمد عبدالقادر (محقق) ب .العنوان

ديوي ٢١٤,٢٧ ١٤٣٠/٢٦٨٧

رقم الإيداع: ١٤٣٠/٢٦٨٧

ردمك: ٧ - ٤٦٣ - ١١ - ٩٩٦٠ - ٩٧٨ (مجموعة)

١ - ٤٦٥ - ١١ - ٩٩٦٠ - ٩٧٨ (ج٢)



(٢) وأنّ العمل على أحكام التوراة ضروري للنجاة .

(٣) وأنّ بولس شرّير ، ورسائله واجبة الردّ .

(٤) وأنّ الإله إلهان : خالق الخير وخالق الشر .

(٥) وأنّ أرواح قابيل وأهل سدوم حصل لها النجاة عن عذاب جهنّم بموت عيسى عليه السلام ، وأرواح هابيل ونوح وإبراهيم والصلحاء القدماء معذّبة في جهنّم بعد موته أيضاً .

(٦) وأنّ هؤلاء[1] كانوا مطيعين للشيطان .

(٧) وأنّ التوراة وسائر كتب العهد العتيق من جانب الشيطان .

(٨) وأنّ الذي كلّم موسى والأنبياء الإسرائيلية ليس بإله بل شيطان .

(٩) وأنّ كتب العهد الجديد وقع فيها التحريف بالزيادة .

(١٠) وأنّ بعض الكتب الكاذبة صادقة ألبتة .

وإنْ لم تتمّ أقوال هذه الفِرَق عليهم فلا يتمّ قول بعض الفرق الإسلامية على جمهور أهل الإسلام لا سيّما إذا كان هذا القول مخالفاً للقرآن ولأقوال الأئمة الطاهرين ـ رضي الله عنهم ـ .

وإذا عرفت هذا فأقول[2]: إنّ القرآن ناطق بأنّ الصحابة الكبار ـ رضي الله عنهم ـ لم يصدر عنهم شيء يوجب الكفر ويخرجهم عن الإيمان :

(١) قال الله تعالى في سورة التوبة : ﴿ والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه وأعدّ لهم جنات تجري تحتها الأنهار خالدين فيها أبداً ذلك الفوز العظيم ﴾[3].

فقال الله في حق السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار أربعة أمور :

الأول : رضوانه عنهم . **والثاني** : رضوانهم عنه .

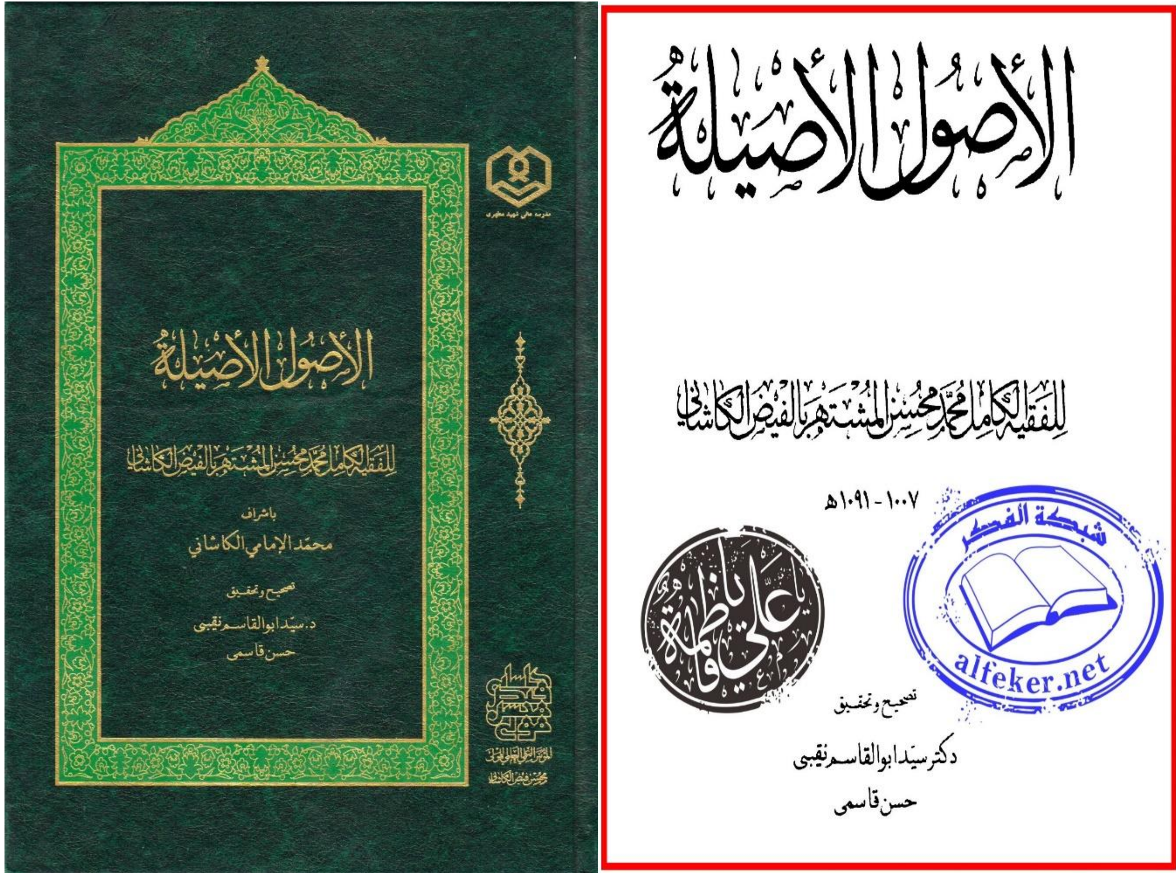
(١) يعني الأنبياء والصالحين .

(٢) المؤلف هنا سيبطل طعن الشيعة في الصحابة ـ رضي الله عنهم ـ الذي يحتج به خصوم الإسلام على أهل السنة .

(٣) سورة التوبة آية ١٠٠ .

مختار حیدر: سرخ رنگ کی لائن غائب شدہ متن کو ظاہر کر رہی ہے۔ اوپر ہم نے جو عربی کتاب کا حوالہ دیا تھا، اس کی تمام تحریر اس موجودہ صفحہ پر موجود ہے، سوائے اس متن کے، جو پیلے رنگ سے نمایاں کیا گیا تھا۔ اس سے پہلے بھی ہم اہل سنت علماء کی دو خیانتیں دکھا چکے۔ یہ تیسری ہے۔ لگتا ہے کیرانوی صاحب پر مذہبی حلقوں کی بے چینی اور توجہ دلانے کا کچھ اثر نہ ہوا تھا۔ نہ ہی یحیی یا مفتی جمیل صاحب ان کو سمجھا سکے، اس لیے بہتر یہ سمجھا گیا کہ عبارت ویسے ہی اڑا دو 😉۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب اگر چاہیں تو پہلے ان سے دستبرداری کا اعلان کریں، پھر میں کیرانوی صاحب کا مقام و مرتبہ پیش کروں گا۔ ان شااللہ۔ اب ہم اپنے دعویٰ کی دلیل کی طرف آتے ہیں۔ مختار حیدر: سرورق:



الْحَسَنِ عليه السلام : اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِي رِوَايَاتِهِمْ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، فَرَوَى بَعْضُهُمْ أَنْ صَلِّهِمَا فِي الْمَحْمِلِ، وَرَوَى بَعْضُهُمْ أَنْ لَا تُصَلِّهِمَا إِلَّا عَلَى الْأَرْضِ، فَأَعْلِمْنِي كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ لِأَقْتَدِيَ بِكَ فِي ذَلِكَ؟ فَوَقَّعَ عليه السلام : مُوَسَّعٌ عَلَيْكَ، بِأَيَّةٍ عَمِلْتَ»[١].

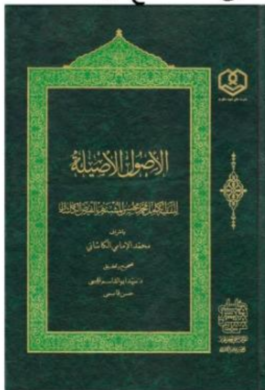
وفي *الكافي* عليّ بن إبراهيم عن أبيه عن عثمان بن عيسى والحسن بن محبوب جميعاً عن سماعة عن أبي عبد الله عليه السلام قال: «سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فِي أَمْرٍ كِلَاهُمَا يَرْوِيهِ، أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِأَخْذِهِ وَالْآخَرُ يَنْهَاهُ عَنْهُ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ: يُرْجِئُهُ حَتَّى يَلْقَى مَنْ يُخْبِرُهُ، فَهُوَ فِي سَعَةٍ حَتَّى يَلْقَاهُ. وفي رِوَايَةٍ أُخْرَى: بأيّهما أَخَذْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ وَسِعَكَ»[٢].

وذكر الشيخ السعيد قطب‌الدين شيخ الإسلام أبو الحسين سعيد بن هبةالله

---

١ . تهذيب الأحكام: ٢٢٨/٣، باب٢٣، ح٩٢.

٢ . الكافي: ٦٦/١، كتاب فضل العلم، باب اختلاف الحديث، ح٧؛ «"يرجئه" أي يؤخّره؛ والجمع بين الروايتين بأن يخصّ التأخير بمن يمكنه الإرجاء ويرجو اللقاء والتخيير بغيره، ثمّ التخيير إنّما يكون فيما يتعلّق بالعمل دون الاعتقاد. فإن قلت: كيف أذن عليه السلام بالتخيير مع أنّ حكم الله سبحانه واحد في كلّ قضيّة؟ قلنا: إنّ مع الجهل بالحكم يسقط الأخذ به للاضطرار دفعاً لتكليف ما لا يطاق. ولهذا جاز العمل بالتقيّة أيضاً فالحكم في مثله اضطراريّ ، قال الله عزّ وجلّ : «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ» (المائدة: ٣)، على أنّا لا نمنع أن يكون الحكم في بعض المسائل التخيير وكانوا قد أتوا في كلّ خبر بأحد فردي المخيّر فيه ك[...] عليّ بن مهزيار: قال: «قرأت في كتاب لعبدالله بن محمّد إلى أبي الحسن عليه السلام اختلف أ[...] عن أبي عبدالله عليه السلام في ركعتي الفجر في السفر؟ فروى بعضهم أن صلّهما في المحمل ، و[...] تصلّهما إلّا على الأرض، فأعلمني كيف تصنع أنت لأقتدي بك في ذلك؟ فوقّع عليه السلام : [...] عملت» »؛ الوافي: ٢٨٤/١.



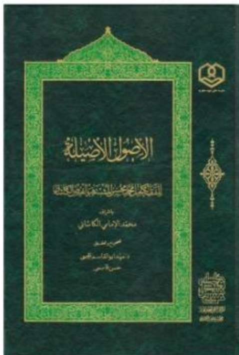
(132)

الراوندي ـ قدّس سرّه ـ في الرسالة الّتي صنّفها في بيان أحوال أحاديث أصحابنا وإثبات صحّتها: «أخبرنا الشيخان محمّد وعليّ ابنا عليّ بن عبدالصمد عن أبيهما عن أبي البركات عليّ بن الحسين عن أبي جعفر بن بابويه، أخبرنا أبي أخبرنا سعد بن عبد الله عن أيّوب بن نوح عن محمّد بن أبي عمير عن عبدالرحمن ابن أبي عبدالله، قال: قال الصادق عليه السلام: «إذَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ حَدِيثَانِ مُخْتَلِفَانِ فَاعْرِضُوهُمَا عَلَى كِتَابِ اللهِ، فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ فَخُذُوهُ، ومَا خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَذَرُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوهُمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَاعْرِضُوهُمَا عَلَى أَخْبَارِ الْعَامَّةِ، فَمَا وَافَقَ أَخْبَارَهُمْ فَذَرُوهُ، ومَا خَالَفَ أَخْبَارَهُمْ فَخُذُوهُ»[1].

وعن ابن بابويه بإسناده عن الحسين بن السَريّ قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: «إذَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ حَدِيثَانِ مُخْتَلِفَانِ فَخُذُوا بِمَا خَالَفَ الْقَوْمَ»[2].

وعنه بإسناده عن الحسن بن الجَهْم قال: قلت للعبد الصالح عليه السلام: «هَلْ يَسَعُنَا فِيمَا وَرَدَ عَلَيْنَا مِنْكُمْ إلَّا التَّسْلِيمُ لَكُمْ؟ فَقَالَ: لَا ـ واللهِ ـ لَا يَسَعُكُمْ إلَّا التَّسْلِيمُ لَنَا. فَقُلْتُ: فَيُرْوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام شَيْءٌ ويُرْوَى عَنْهُ خِلَافُهُ، فَبأَيِّهِمَا نَأْخُذُ؟ فَقَالَ: خُذْ بِمَا خَالَفَ الْقَوْمَ، ومَا وَافَقَ الْقَوْمَ فَاجْتَنِبْهُ»[3].

وبإسناده الصحيح عن أبي عبد الله عليه السلام قال: «الْوُقُوفُ عِنْدَ الشُّبْهَةِ خَيْرٌ مِنَ الِاقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَةِ، إنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُوراً، فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ



١ . راجع: وسائل الشيعة: ٢٧، كتاب القضاء، باب وجوه الجمع بين الأحاديث المختلفة.

٢ . وسائل الشيعة: ١١٨/٢٧، باب٩، ح٣٠؛ بحار الأنوار: ٢٣٥/٢، باب٢٩، ح١٧.

٣ . وسائل الشيعة: ١١٨/٢٧، باب٩، ح٣١.

فَخُذُوهُ، ومَا خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَدَعُوهُ»[١].

وفي *الكافي* عنه عليه السلام عن النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم ما يقرب منه.[٢]

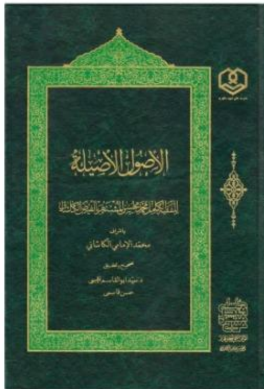
وفيه عنه عليه السلام: أنّه سئل عَنِ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ يَرْوِيهِ مَنْ نَثِقُ بِهِ ومِنْهُمْ مَنْ لَا نَثِقُ بِهِ؟ قَالَ: إِذَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ حَدِيثٌ فَوَجَدْتُمْ لَهُ شَاهِداً مِنْ كِتَابِ اللهِ أَوْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وإِلَّا فَالَّذِي جَاءَكُمْ بِهِ أَوْلَى بِهِ»[٣].

وفيه في الصحيح عنه عليه السلام: «كُلُّ شَيْءٍ مَرْدُودٌ إِلَى الْكِتَابِ والسُّنَّةِ، وكُلُّ حَدِيثٍ لَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللهِ فَهُوَ زُخْرُفٌ[٤]»[٥].

وفي الصحيح عنه عليه السلام قال: «خَطَبَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم بِمِنًى، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! مَا جَاءَكُمْ عَنِّي يُوَافِقُ كِتَابَ اللهِ فَأَنَا قُلْتُهُ، ومَا جَاءَكُمْ يُخَالِفُ كِتَابَ اللهِ فَلَمْ أَقُلْهُ»[٦].

وفي *عيون الأخبار* بإسناده عن عليّ بن أسباط، قال: «قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: يَحْدُثُ الْأَمْرُ لَا أَجِدُ بُدّاً مِنْ مَعْرِفَتِهِ، ولَيْسَ فِي الْبَلَدِ الَّذِي أَنَا فِيهِ أَحَدٌ أَسْتَفْتِيهِ مِنْ مَوَالِيكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: ائْتِ فَقِيهَ الْبَلَدِ فَاسْتَفْتِهِ فِي أَمْرِكَ، فَإِذَا أَفْتَاكَ بِشَيْءٍ فَخُذْ بِخِلَافِهِ، فَإِنَّ الْحَقَّ

١ . وسائل الشيعة: ١١٩/٢٧، كتاب القضاء، باب٩، ح٣٥؛ ««حقيقة» أي أصلاً ثابتاً ومستنداً متيناً يمكن منه حقّيته. «نوراً» برهاناً واضحاً يتبيّن به ويظهر منه أنّه صواب، والقرآن أصل كلّ حديث حقّ وبرهان كلّ قول صواب ومستند كلّ أمر وعلم لمن يمكنه أن يستفهم عنه بقدر فهمه وعلمه». راجع: الوافي: ٢٩٥/١.



٢ . الكافي: ٦٩/١، كتاب فضل العلم، باب الأخذ بالسنّة وشواهد الكتاب، ح ١.

٣ . الكافي: ٦٩/١، كتاب فضل العلم، باب الأخذ بالسنّة وشواهد الكتاب، ح ٢؛ « « عليه ولا تقبلوه منه»؛ الوافي: ٢٩٧/١.

٤ . قال المؤلّف: «الزخرف المموّه المزوّر والكذب المحسّن»؛ راجع الوافي: ٢٩٧/١، ذيل

٥ . الكافي: ٦٩/١؛ كتاب فضل العلم، باب الأخذ بالسنّة وشواهد الكتاب، ح٣؛ في أ

٦ . الكافي: ٦٩/١؛ كتاب فضل العلم، باب الأخذ بالسنّة وشواهد الكتاب، ح ٥.

مختار حیدر: علامہ فیض کاشانی صاحب شیعہ اصول پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں، شیخ قطب الدین راوندی سے صحیح سند سے امام کی حدیث سے دلیل لا رہے ہیں، اور لکھتے ہیں کہ 👈 جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم پر دو مختلف (متضاد) حدیثیں پیش کی جائیں تو ان کا قرآن مجید سے موازنہ کرو، جو قرآن مجید کے موافق ہو اسے قبول کرلو، اور جو خلاف ہو اس کو رد کردو 👉۔ صفحہ 123 کے آخر میں ایک بار پھر امام علیہ السلام کی حدیث درج کی ہے کہ 👈 جو قرآن مجید کے موافق ہو، وہ لے لو، اور جو مخالف ہو، اسے چھوڑ دو 👉۔ پھر الکافی کی روایت لکھتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم پر حدیث پیش کی جائے، اور تم اس کا شاہد قرآن مجید سے یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پالو تو قبول کرلو۔

پھر ایک صحیح حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر شے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی طرف پلٹائی جائے گی۔ اور ہر وہ حدیث جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو، وہ ردی ہے۔ پھر آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حدیث درج کی ہے کہ اے لوگو: تم تک مجھ سے منسوب جو کتاب اللہ کے موافق پہنچے، وہ میرا کہا ہوا ہے۔ اور جو کتاب اللہ کے خلاف ہو وہ میرا کہا ہوا نہیں۔ جی معاویہ صاحب، ہمارے مذہب کے اصول کی بحث میں ایک ہی کتاب کے صرف تین صفحات سے پانچ حدیثیں میں نے پیش کی ہیں۔

اب بھی آنکھیں بند کرکے 👈 مولوی کا کہا پیش کردیا 👉 کہو گے؟

مختار حیدر: 👈 👈 👈 👈 چوتھا چیلنج 👉 👉 👉 👉

مختار حیدر: میرے دوست، میں نے قرآن مجید کی اہمیت، عزت اور تکریم کی جو عملی مثال پیش کی، اور اس کی تائید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کی احادیث نقل کیں، اور اپنے چار علماء کی قبولیت دکھا چکا، اسی جیسا سنہرا اصول اپنے 👈 کسی ایک 👉 بڑے محدث، یا کسی ایک بڑے عالم سے ہی دکھادو۔ اگر نہیں کرسکو گے تو واضح ہو جائے گا کہ تمہارے قرآن قرآن کے نعرے محض دھوکہ ہیں۔ تمہارا مقصد فتنہ انگیزی ہے، ورنہ قرآن مجید کی تمہارے مذہب میں وہ حیثیت نہیں جو شیعہ مذہب میں ہے۔ ویسے یاد رکھنا، صحاح ستہ کے ائمہ اور ائمہ اربعہ سے تم چیلنج کا جواب نہیں دے پائے تھے۔ چلو اب ہی جواب دے دو 😉۔ قارئین، ہم اس ٹرن کے اختتام پر معاویہ صاحب سے درج ذیل نقاط کے جوابات کے طالب ہیں۔(133)

ایک۔ ہمارے چار چیلنجز میں سے کسی ایک یا زیادہ کا جواب،

دو۔ افغانی صاحب کے شیعہ کو قرآن مجید کا ماننے والے اقرار کا جواب،

تین۔ کیرانوی صاحب کے حوالہ کا جواب،

چار۔ معاویہ صاحب سے ان کے دعویٰ کے مطابق دلیل کا مطالبہ۔

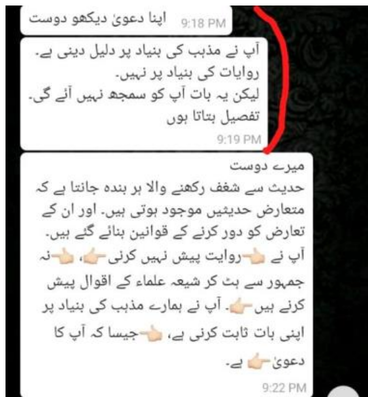
مختار حیدر: End

معاویہ: خدا خدا کر کے ان کا جواب مکمل ہوا(134)۔ دو گھنٹے جواب دینے میں لگا دیے جس سے قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا ارادہ وقت ضائع کرنے کے سواء کچھ نہیں۔ اب آتے ہیں ان کے میسجز کی طرف اور ان کی حیثیت دیکھتے جائیں کہ کتنے فالتو اور بے فائدہ تاویلات پیش کر رہا ہے(135)۔

معاویہ: تمہارے چیلنج کا کوئی تعلق نہیں اصل موضوع سے(88 کی طرف اشارہ)(136)۔ ورنہ ہماری کتب اصول فقہ بھری پڑی ہیں کہ قرآن کے مقابلے میں کوئی روایت قبول نہیں۔ بہر حال یہ تو صرف موضوع سے ہٹنے کے بہانے ہیں جو میرے سامنے نہیں چل سکتے۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں کہ میں ان فالتو چیلنجز کی طرف دیکھوں کیونکہ میرے پاس تحریف پر بہت کچھ کہنے کو باقی ہے[47]۔

معاویہ: ان جناب کا نظریہ گورکھ دھندے کے سواء کچھ نہیں(89 کی طرف اشارہ)(137)۔ کبھی کہتا ہے کہ روایات پیش نہیں کرو مذہب پیش کرو، اور اب کہہ رہا ہے کہ صحیح روایات حجت ہیں۔ پھر کہہ رہا ہے کہ میں علی معاویہ جو روایات شیعہ اماموں کی پیش کر رہا ہوں وہ شیعہ مذہب نہیں.... تو کوئی اس سے پوچھے کہ پھر تمہارا مذہب ہے کیا؟ علی معاویہ روایات پیش کر رہا ہے تو مان نہیں رہے، اور خود روایات پیش کر رہے ہو تو ان کا اپنا مذہب بنا کر پیش کر رہے ہو؟ یہ دوغلا پن کس کو بے وقوف بنانے کے لیے کر رہے ہو؟

معاویہ: قارئین میرے اس حوالے میں واضح موجود ہے کہ غیر معصوم کی بات لائق اعتماد نہیں(90 کی طرف اشارہ)(138)۔ جس سے ان کے تقیہ باز مولویوں کی بات کا غیر معتبر ہونا ثابت ہو رہا تھا.. جب میں نے یہ حوالہ بھیجا تو ان کا رخ ہی بدل گیا، قارئین ذرا اس کا یہ میسج پڑھیں:



واضح کہہ رہا ہے کہ روایات نہیں مذہب پیش کرو(139)، لیکن جب میں نے حوالہ بھیجا کہ معصومین کی روایات کے سواء غیر معصوم پر اعتماد نہیں تو اب روایات مان رہا ہے، لیکن وہ بھی اپنی پیش کردہ نہ کہ میری۔

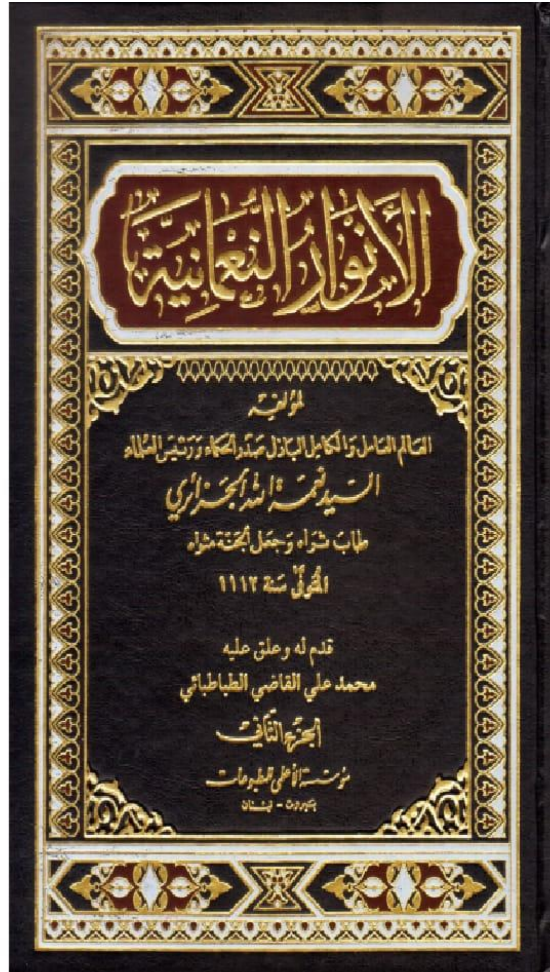
معاویہ: آپ جن مولویوں کے سہارے چل رہے ہیں ان کا بھانڈا میں آگے کھولنے جا رہا ہوں کہ تمہارے شیعوں نے ان کی کیا درگت بنائی ہے(91 کی طرف اشارہ)۔ لیکن میں فی الحال آپ کی تاویلات کی علمی اوقات ذرا ظاہر کر لوں۔

معاویہ: تفسیر صافی سے ہاتھ اٹھا لیا جناب نے(93 کی طرف اشارہ)(140)۔ یعنی یہ بات واضح ہو گئی کہ صافی والا تحریف قرآن کا انکار نہیں بلکہ دفاع کر رہا تھا اور تحریف قرآن کیوں روایات پر جو اشکال ہوا اس کا جواب دے رہا تھا.. اس پر جناب کی زبان بند ہے اب۔

---

47 اگر معاویہ صاحب کے پاس مختار صاحب کے چیلنج کا جواب ہوتا تو، معاویہ صاحب نے یہ میسج لکھنے میں جتنا وقت لگایا، اس سے کم وقت میں جواب دیا جا سکتا تھا۔ لیکن معاویہ صاحب یہ سمجھے کہ مختار صاحب کو اصل بات کا علم نہیں، اور مختار صاحب محض اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ آپ دیکھیں گے، مختار صاحب نے معاویہ صاحب کی غلط فہمی اڑا کر رکھ دی ہے۔

معاویہ: احتمال کس میں ہے (94 کی طرف اشارہ)؟ روایات میں یا ملا فیض کاشانی کی باتوں میں؟ روایات تو صریح تحریف پر دلالت کررہی ہیں کہ قرآن محفوظ نہیں بلکہ اس میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اگر آپ کا کہنا یہ ہے کہ روایات میں احتمال ہے تو



نور فيما يختص بالصلاة ٣١١

ولنذكر ههنا نبذة منه فنقول: إنّ في هذه الدعاوى السابقة نظراً من وجوه:

الأوّل القدح في تواترها عن القرّاء وذلك أنّ أهل القراءة نقلوا أنّه قد كان لكلّ قارئ راويان يرويان عنه القراءة؛ وربّما اختلفوا في الرواية عنه كثيراً؛ نعم قد اشتهرت رواية الرأيين في الأعصار المستقبلة وبلغت حدّ التواتر مع أنّ من شروطه استواء الطبقات كلّها في وجود التواتر.

الثاني سلّمنا تواترها عن أربابها لكنّه لا يجدي نفعاً، وذلك أنّهم آحاد من مخالفينا قد استبدوا بهذه القراءة، وتصرّفوا فيها وجعلوها فنّاً لهم؛ كما جعل سيبويه والخليل النحو فنّاً لهما وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يسندوا قراءتهم إلى أهل البيت عليهم السلام، وربّما أسندوها في بعض الأوقات إليهم لكن يكون من باب ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ﴾ [الحجرات: ٦] الآية.

الثالث أنّ تسليم تواترها عن الوحي الإلٰهي وكون الكلّ قد نزل به الروح الأمين يفضي إلى طرح الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالّة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادّة: وإعراباً مع أنّ أصحابنا رضوان الله عليهم قد أطبقوا على صحّتها والتصديق بها[1] نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي

(١) هذا الكلام من السيد المصنف رحمه الله عجيب ومبني على مسلك أصحاب الحديث وجرى على طريقة الأخباريين التي لا يعبأ بها والعجب من قوله: إن أصحابنا رضي الله عنهم قد أطبقوا على صحة تلك الروايات والتصديق بها إلخ ليت شعري متى أطبق أصحابنا على صحة تلك الروايات وأين صدقوها ولا أدري من هم المراد من قوله: (أصحابنا) هل المراد منهم جمع من أهل الجمود من الأخباريين؟ أو المراد منهم أصحابنا أهل النظر والتحقيق وكبراء الدين من الفقهاء والمجتهدين؟ وحاشاهم أن يقولوا بمقالة المصنف رحمه الله. وما ذكره المحقق القمي رحمه الله في القوانين من نسبة القول بالزيادة في القرآن إلى أكثر الأخباريين ذهول وغفلة من ذلك الرجل العظيم فإن القول بالزيادة في القرآن مجمع على بطلانه ولا نزاع في عدم الزيادة أصلاً كما صرح به المحقق الأصولي السيد محمد الشهشهاني رحمه الله في كتابه (الغاية القصوى) في الجزء الثاني - مخطوط موجود في مكتبتنا وقال ما هذا لفظه: والظاهر أن الأول - أي الاختلال بالزيادة - مما لا نزاع في عدمه وأنه لم يقل بثبوته أحد كما يرشد به أدلة المثبتين فما في القوانين من رميه إلى أكثر الأخباريين فهو غفلة اهـ.
قال عمدة الأخباريين المحدث المتبحر شيخنا الحر العاملي صاحب الوسائل رحمه الله في رسالة كتبها في رد بعض معاصريه ما هذا لفظه الشريف بالفارسية: (هر كسى كه تتبع أخبار وتفحص=

دکھائیں؟ اور آپ کے ملا فیض تو صافی میں مان چکے ہیں کہ اماموں سے ثابت شدہ روایات سے واضح طور پر تحریف ثابت ہے۔ اب کچھ حوالاجات لیں کہ ان روایات سے تحریف ثابت ہے۔

معاویہ: یہ لیں قارئین ان کے مجتہد نعمت اللہ الجزائری لکھتے ہیں کہ: (141)

1، تحریف کی روایات متواتر ہیں،

2، قرآن میں تحریف پر صریحاً دلالت کررہی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے،

3، شیعہ علماء کا ان روایات کی صحیح ہونے پر اجماع بھی ہے۔

یہ باتیں ایک شیعہ مجتہد کررہاہے نہ کہ کوئی سنی۔

معاویہ: قارئین یہ دوسرا حوالہ شیعہ تفسیر البرہان سے،



المقدمة الثانية ٦٢

المقدمة الثانية

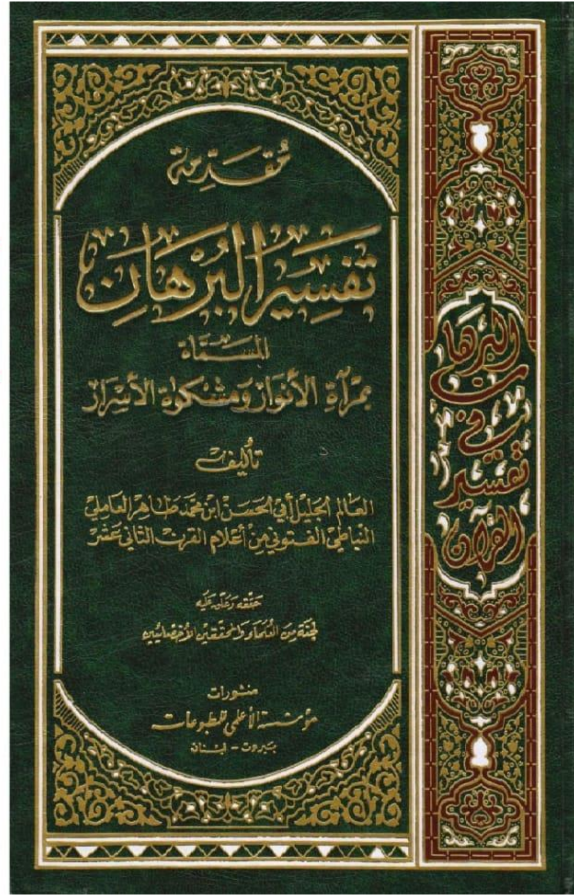
في بيان ما يوضح وقوع بعض تغيير في القرآن وأنه السر في جعل الإرشاد إلى أمر الولاية والإمامة والإشارة إلى فضائل أهل البيت وفرض طاعة الأئمة بحسب بطن القرآن وتأويله والإشعار بذلك على سبيل التجوز والرموز والتعريض في ظاهر القرآن وتنزيله

إعلم أن الحق الذي لا محيص عنه بحسب الأخبار المتواترة الآتية وغيرها أن هذا القرآن الذي في أيدينا قد وقع فيه بعد رسول الله ﷺ شيء من التغييرات وأسقط الذين جمعوه بعده كثيراً من الكلمات والآيات وإن القرآن المحفوظ عما ذكر الموافق لما أنزله الله تعالى ما جمعه علي عليه السلام وحفظه إلى أن وصل إلى ابنه الحسن عليه السلام، وهكذا إلى أن انتهى إلى القائم عليه السلام وهو اليوم عنده صلوات الله عليه، ولهذا كما قد ورد صريحاً في حديث سنذكره لما أن كان الله عزّ وجلّ قد سبق في علمه الكامل صدور تلك الأفعال الشنيعة من المفسدين في الدين وأنهم بحيث كلما اطلعوا على تصريح بما يضرهم ويزيد في شأن علي عليه السلام وذريته الطاهرين حاولوا إسقاط ذلك رأساً أو تغييره محرفين وكان في مشيئته الكاملة ومن ألطافه الشاملة محافظة أوامر الإمامة والولاية ومحارسة مظاهر فضائل النبي ﷺ والأئمة بحيث تسلم عن تغيير أهل التضييع والتحريف ويبقى لأهل الحق مفادها مع بقاء التكليف لم يكتف بما كان مصرحاً به منها في كتابه الشريف بل جعل جُلّ بيانها بحسب البطون وعلى نهج التأويل وفي ضمن بيان ما تدل عليه ظواهر التنزيل وأشار إلى جمل من برهانها بطريق التجوز والتعريض والتعبير عنها بالرموز والتورية وسائر ما هو من هذا القبيل حتى تتم حججه على الخلائق جميعاً ولو بعد إسقاط المسقطين ما يدل عليها صريحاً بأحسن وجه وأجمل سبيل ويستبين صدق هذا المقال بملاحظة جميع ما نذكره في هذه الفصول الأربعة المشتملة على كل هذه الأحوال.

الفصل الأول

في بيان نبذ مما ورد في جمع القرآن ونقصه وتغييره من الروايات التي نقلها أصحابنا في كتبهم

روى علي بن إبراهيم في تفسيره بإسناده إلى أبي عبد الله عليه السلام قال: إن رسول الله ﷺ قال لعلي عليه السلام: «يا علي إن القرآن خلف فراشي في الصحف والجريد والقراطيس فخذوه واجمعوه ولا تضيعوه كما ضيعت اليهود التوراة» فانطلق علي عليه السلام فجمعه في ثوب



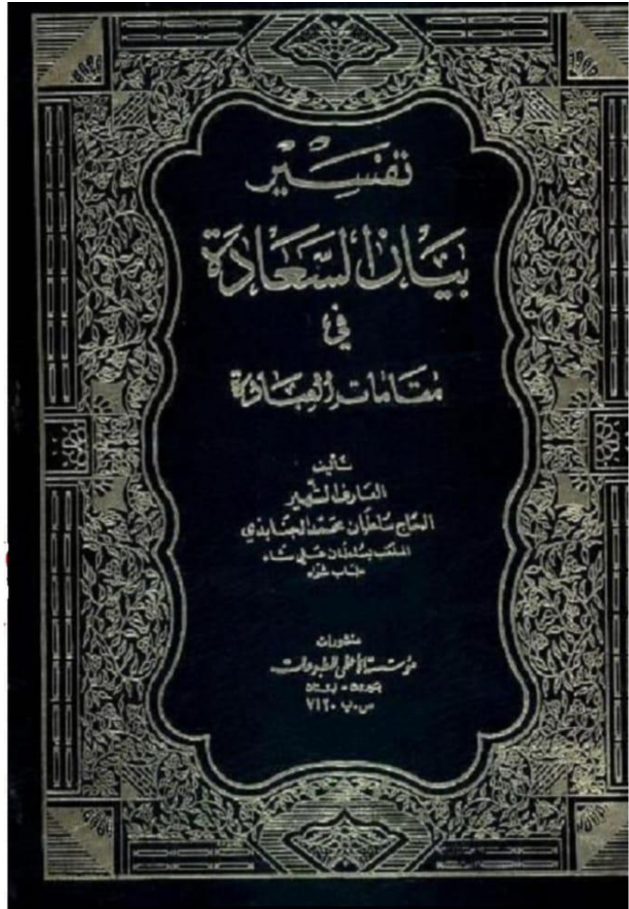
لکھا ہے کہ:

1، یہ بات ماننے کے سواء کوئی چارہ نہیں کہ تحریف کی روایات متواتر ہیں۔

2، ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ قرآن میں تبدیلی ہوئی ہے۔

3، محفوظ قرآن وہ امام مہدی (ع) کے پاس ہے۔

معاویہ: یہ تیسرا حوالہ شیعہ تفسیر بیان السعادۃ سے۔



مقدّمة التّفسير ۱۹

على سبعة احرف وهذه الرّواية كما يجوز ان يكون المراد سبع لغات متفرّقة في القران فيكون بعضه بلغة هذيل ، وبعضه بلغة الهوازن ، وبعضه بلغة الحجاز ، وبعضه بلغة العراق ، وبعضه بلغة اليمن ، يجوزان يكون المراد قراءته في كلمة واحدة ومقام واحد بسبع لغات مثل هلّم وتعال واقبل وجىْ وكما يجوز ان يكون هذه التّوسعة بعد النّزول يجوزان تكون حين النّزول لسعة المنزل ولسانه والمنزل عليه ومداركه ، وكما يجوزان يكون المراد بسبعة احرف سبع لغات يجوز ان يراد بها سبعة اوجه في اللّفظ بحسب القراءات والاعراب في لفظ واحد للتّوسعة على القارين بعد النّزول اوحين النّزول ، ويجوز ان يراد بها سبعة اوجه في المعنى للتّوسعة في العمل على العباد كما مضى وماورد عن ابي جعفر(ع) انّ القران واحد نزل من عند واحد ولكنّ الاختلاف يجيئ من قبل الرّواة وماروى عن الفضيل بن يسار انّه قال ، قلت لابي عبدالله(ع) انّ النّاس يقولون انّ القران نزل على سبعة احرف فقال كذبوا اعداء الله ولكنّه نزل على حرف واحد من عند الواحد يجوزان يراد به انّ القران نزل من عند واحد احد حقيقي بنحو الوحدة الظلّيّة والبساطة الجمعيّة وبعد تنزّله الى الكثرات جاءت الكثرة والتّفصيل فيه من جهة تعلّقه بالكثرات المتعدّدة المتخالفة ، ويكون التّكذيب راجعاً الى وهمهم الكاسد من انّه صدر من مقام الوحدة الحقيقيّة بنحو التّفصيل والكثرة في الفاظه وقراءاته وقدعرفت فيما مضى انّه بحسب الفاظه في ابعد المراتب من الله وانّه بحسب ذلك اخر مراتب وجوده ، والحاصل انّه يجوز ان يكون اختلاف القراءات والوجوه المرويّة بحسب الالفاظ من القرّاء انفسهم ويجوز ان يكون توسعة من الله تعالى حين النّزول او بعد النّزول .

الفصل الثالث عشر

في وقوع الزّيادة والنّقيصة والتّقديم والتّأخير والتّحريف والتّغيير في القرآن الّذي بين اظهرنا الّذي امرنا بتلاوته وامتثال اوامره ونواهيه واقامة احكامه وحدوده

اعلم انّه قد استفاضت الاخبار عن الائمّة الاطهار(ع) بوقوع الزّيادة والنقيصة والتّحريف والتّغيير فيه بحيث لايكاد يقع شكّ في صدور بعضها منهم وتأويل الجميع بانّ الزّيادة والنّقيصة والتّغيير انّما هي في مدركاتهم من القرآن لا في لفظ القرآن كلفة ولا يليق بالكاملين في مخاطباتهم العامّة لانّ الكامل يخاطب بمافيه حظّ العوامّ والخواصّ وصرف للّفظ من ظاهره من غير صارف ، وماتوهّموه صارفاً من كونه مجموعاً عندهم في زمن النّبيّ(ص) وكانوا يحفظونه ويدرسونه وكانت الاصحاب مهتمّين بحفظه عن التّغيير والتّبديل حتّى انّهم ضبطوا قراءات القرّاء وكيفيّات قراءاتهم فالجواب عنه انّ كونه مجموعاً غير مسلّم فانّ القرآن نزل في مدّة رسالته الى اخر عمره نجوماً وقد استفاض الاخبار بنزول بعض السّور وبعض الايات في العام الاخر وماورد من انّهم جمعوه بعد رحلته وانّ علياً جلس في بيته مشتغلاً بجمع القرآن اكثر من ان يمكن انكاره وكونهم يحفظونه ويدرسونه مسلّم لكن كان الحفظ والدّرس فيما كان بايديهم واهتمام الاصحاب بحفظه وحفظ قراءات القرّاء وكيفيّات قراءاتهم كان بعد جمعه وترتيبه وكماكان الدّواعي متوفّرة في حفظه كذلك كانت متوفّرة من المنافقين في تغييره . وماقيل انّه لم يبق لنا حينئذ اعتماد عليه والحال انّا مأمورون بالاعتماد عليه واتّباع احكامه والتدبّر في آياته وامتثال اوامره ونواهيه واقامة حدوده وعرض الاخبار عليه لايعتمد عليه في طرف مثل هذه الاخبار الكثيرة الدّالّة على التّغيير والتّحريف عن ظواهرها لانّ الاعتماد على هذا المكتوب

اس میں شیعہ مفسر واضح عنوان دے رہا ہے کہ موجودہ قرآن میں کمی وزیادتی ہوئی ہے۔ یہ اقرار کر رہا ہے کہ اماموں سے بہت ساری روایات موجود ہیں جن میں کوئی شک نہیں کہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے۔ کتنی واضح عبارات ہیں شیعہ علماء کی۔

ان واضح اقرارات سے ثابت ہوا کہ تحریف کی روایات ایک دو نہیں بلکہ متواتر ہیں کہ جن کا جھوٹ پر اتفاق ہونا ناممکن ہے(142)۔ اور یہ جو دو تین روایات بھیج رہے ہیں کہ احادیث کو قرآن پر پیش کرو، یہ اخبار آحاد ہیں جو متواتر روایات کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

معاویہ: یعنی صرف تفسیر میں غیر معصوم کے اقوال حجت نہیں باقی چیزوں میں غیر معصوم کی بات حجت ہے(92 کی طرف اشارہ)؟ سوچ کر بتانا کہیں شیعہ اصولوں کی دھجیاں نہ اڑادوں(143)۔

معاویہ: اس بات سے میری بات پر کیا فرق پڑتا ہے(95 کی طرف اشارہ)(144)؟ میرا اعتراض تو اب بھی باقی ہے کہ اگر ظاہر کا لفظ حقیقت سے ہٹ کر مشہور بات کے لیے استعمال ہوتا ہے تو پھر کرو انکار اس بات کا جو ملا مجلسی کر رہا ہے؟ لیکن آپ انکار نہیں کر رہے۔ تو ثابت ہوا کہ تفسیر صافی سے جو آپ بہانا بنا کر اپنے شیخ کلینی کو بچانے کی کوشش کر رہے تھے وہ بے سود ہے، یعنی کلینی تحریف کا قائل ثابت ہوا۔

معاویہ: قرأت کہ بات کون کر رہا ہے یہاں(96 کی طرف اشارہ)؟ سمجھتے بھی ہو کہ نہیں کہ میں نے حوالہ بھیجا کیوں ہے ؟ میں نے تو آپ جناب کے ظاہر کے لفظ والے بہانے کو ختم کرنے کے لیے یہ بات کی ہے جو آپ نے تفسیر صافی سے اپنے شیخ کلینی کو بچانے کی کوشش میں والظاھر کے لفظ سے دھوکا دیا تھا کہ آپ کے شیخ کلینی تحریف کے قائل نہیں... تو یہاں بھی فالظاہر کے لفظ سے یہ بولیں کہ اماموں کی اطاعت حقیقت نہیں کرنے بلکہ یہ ایک مشہور بات ہے نہ کہ حقیقت میں۔

معاویہ: اس عبارت نے تو جناب کے شیخوں کو قرآن کا منکر ثابت کر دیا(97 کی طرف اشارہ)(145)۔ اس لیے جناب نے پینترا بدل کر اپنے شیخ کلینی، قمی اور طبرسی کی بات کو چھیڑا ہی نہیں۔ جمہور کی طرف رخ موڑ کر اصل بات سے راہ فرار کی ناکام کوشش کی ہے۔ جمہور کا بھانڈا بھی کھولنے جا رہا ہوں لیکن اتنا تو مانو کہ تمہارے بڑے شیخ کلینی، قمی اور طبرسی تحریف کے قائل تھے؟ صاف اقرار کرو۔

معاویہ: آپ کے شیخ صدوق کا تقیہ بھی واضح کرونگا صبر (98 کی طرف اشارہ)۔(146)

معاویہ: اخباری کون ہے کون نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں اور نہ آپ کو وہاں جانے دونگا(99 کی طرف اشارہ (147)۔ اتنا مانو کہ آپ کے شیعہ علماء تحریف کے قائل تھے۔ تحریف کے قائل شیعہ علماء تھے، وہ چاہے دو ہوں یا تین یا دس یا پچاس.. اتنا تو مانو کہ تحریف کے قائل شیعہ علماء ہیں چاہے وہ اخباری ہوں یا کوئی اور؟ مانتے ہو،

معاویہ: یہ پتا نہیں کیوں بھیج دیں آیات(100 کی طرف اشارہ)(148)۔ بس جو آپ کو بھیج رہا ہے اس کو اٹھا کر یہاں بھیج رہے ہو بغیر سوچے۔

معاویہ: کونسا شک(99 کی طرف اشارہ)؟ وہ شک واضح کریں؟ اور کلینی کس قرآن کی بات کر رہا ہے؟ مصحف عثمانی کی یا امام غائب والے قرآن کی؟ بسم اللہ کرو جناب ثبوت دو کہ کہ موجودہ قرآن کی بات کر رہے ہیں آپ کے شیعہ؟(149)

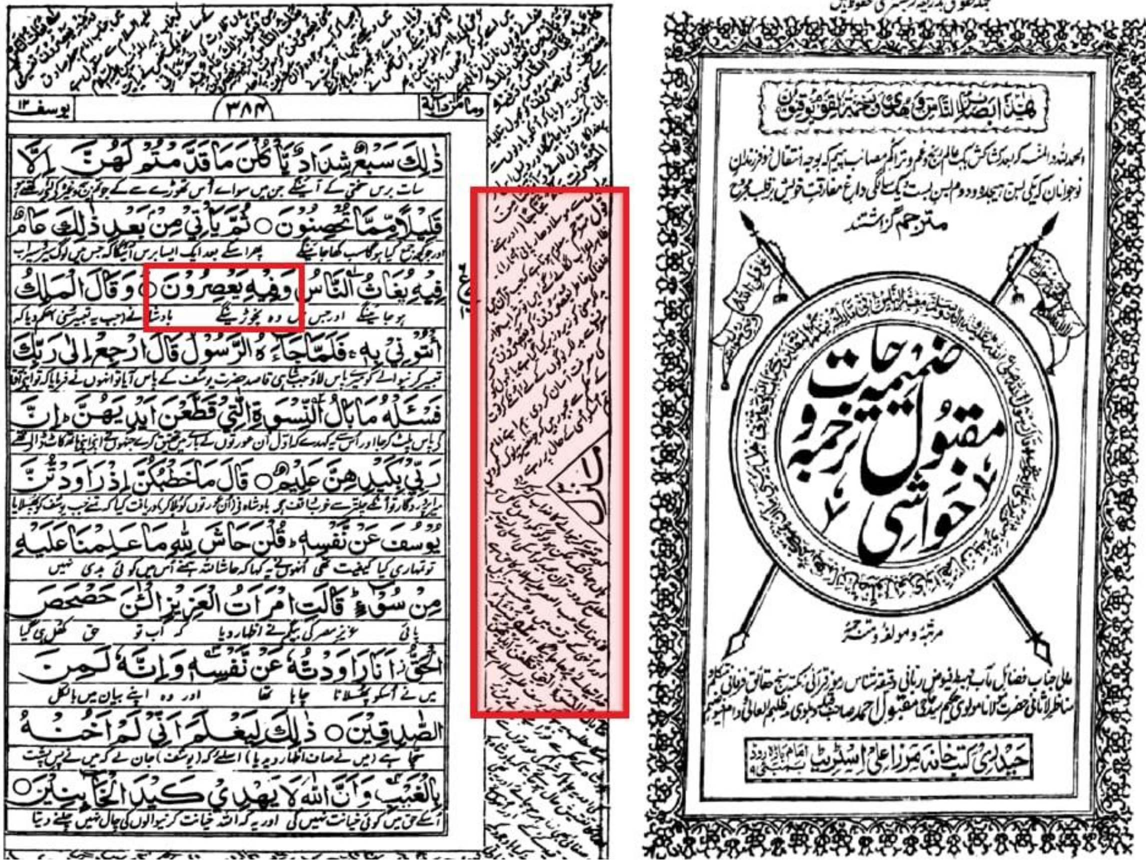
معاویہ: موجودہ قرآن کی بات کر رہا ہے آپ کا کلینی؟ دلیل؟(101 کی طرف اشارہ)(150)

معاویہ: اس کا جواب اوپر دے چکا(102 کی طرف اشارہ)۔ اس کا رد کرو نہ کہ خواہمخواہ میں وقت ضائع۔(151)

معاویہ: اس کا اسکرین شاٹ تو بھیج دیا لیکن جواب نہیں دیا کہ کس قرآن کی بات کر رہے ہیں تمہارے تقیہ باز مولوی؟ موجودہ قرآن کی یا امام غائب والے قرآن کی؟(103 کی طرف اشارہ)

معاویہ: اس قرآن کے حوالے شیعہ علماء کیوں دیتے ہیں(104 کی طرف اشارہ)(152)؟ وہ اس لیے کہ امام نے کہا ہے کہ موجودہ قرآن پڑھو جب تک اصل قرآن لے کر امام غائب ظاہر نہیں ہوتا۔ اس لیے شیعہ علماء موجود قرآن پڑھتے ہیں تاکہ منکر قرآن ہونے کا ٹھپا ان پر نہ لگے اور منکر قرآن ہو کر بھی بچے رہیں۔

معاویہ: دوبارہ پڑھو کیا کہہ رہا ہے۔(153)



امام کے حکم سے مجبور ہیں اس لیے یہ غلطیوں سے بھرا قرآن پڑھ رہے ہیں۔ اب بولو، کہاں گیا تمہارا ڈرامہ کہ شیعہ موجودہ قرآن کو مانتے ہیں؟ آپ کے ماننے کا بھانڈا تو خود آپ ہی کے ہی کے لوگوں نے فاش کر دیا کہ حقیقت میں یہ شیعہ اس قرآن کو مجبوراً پڑھتے نہ کہ اصل اورصحیح قرآن سمجھ کر۔ تو اپنے ان مولویوں کے حوالے بھیج کر یہ دھوکا دینے کی کوشش نہ کرو کہ ہم اسی موجودہ قرآن کو مانتے ہیں۔

معاویہ: قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم شیعوں کے یہاں ہے کہاں جو اس کو کسوٹی بنا رہے ہو؟ قول رسول تو نہ ہونے کے برابر ہیں شیعہ کتب میں(105 کی طرف اشارہ)۔ تو یہ اصول شیعوں کا خود کو بے وقوف بنانے والا نہیں ہے؟(154)

معاویہ: متواتر روایات ہیں تحریف کی اماموں سے، جو کہ صریح بھی ہیں۔ کوئی راہ فرار نہیں جناب کے پاس(106 کی طرف اشارہ)(155)۔

معاویہ: الاِتقان کی روایت سنی کتب کے مطابق صحیح نہیں(156)۔ آپ اپنے مذہبی کتب کی بات اپنے رجال سے کرو نہ کہ سنی کتب سے۔ یہ کہاں سے اصول گھڑ لیا کہ شیعہ کتب کی روایات پر جرح سنی کتب سے کرو گے؟(107 کی طرف اشارہ)

معاویہ: یہی تو دوغلا پن ہے جناب کا، اسی کو تو میں لوگوں کے سامنے واضح کر رہا تھا۔ یہ میرے حماقت نہیں آپ کی اوقات کا پردہ فاش ہو رہا ہے کہ یہ اتنا احمق ہے کہ کبھی کچھ کہتا ہے تو کبھی کچھ۔(108 کی طرف اشارہ)(157)

معاویہ: یہاں سے فالتو میسجز کی کاپی پیسٹ کی لائن شروع ہے(109 کی طرف اشارہ)۔ قارئین اندازہ لگائیں کہ یہ کس طرح ٹائم ضائع کرنے کی کوشش میں دوسروں کے لایعنی اور بے مقصد باتیں بھیج رہے ہیں۔

امام بخاری نے روایات اس لیے چھوڑیں کہ وہ جھوٹی تھیں(110 کی طرف اشارہ)(158)؟ اس کا ثبوت آپ کے ذمے ہے کہ ان کو امام بخاری نے جھوٹی یا غیر معتبر یا گھڑی ہوئی سمجھ کر چھوڑا؟ اور یہ بہانا تو بنتا بھی نہیں آپ کا کیونکہ آپ کے علماء ان روایات کو متواتر اور تحریف قرآن پر صریحاً دلالت کرنے والی مان چکے ہیں جیسا کہ اوپر تین حوالے دے چکا ہوں۔

معاویہ: کس قرآن کے بارے میں ہے وہ فرمان(159)؟(111 کی طرف اشارہ)۔ ثابت کرو کہ یہ موجودہ قرآن کے بارے میں ہے؟ کیونکہ شیعہ مذہب کے مطابق تو سیدنا علی رض کا نظریہ دو قرآن والا ہے، ایک عثمان رض کا لکھا ہوا جس میں تحریف اور تبدیلی ہوئی ہے، اور دوسرا سیدنا علی رض کا جو امام غائب کے پاس ہے جو تحریف سے پاک ہے۔

معاویہ: آپ اپنے مذہب کی بات کریں(112 کی طرف اشارہ)۔ اپنی کتب کے بیچ میں اہل السنت کتب کی باتیں مت لآئیں۔ ابن مسعود رض کا ذکر کیسے کر رہے ہیں؟ آپ کو اگر یہ بات ثابت کرنی ہے تو شیعہ کتب سے کریں کیونکہ آپ یہاں اپنا مذہب بیان کر رہے ہیں نہ کہ میرا۔

معاویہ: اب رونے سے فائدہ نہیں(113 کی طرف اشارہ)(160)۔ یہ آپ ہی کہ فالتو اور بے کار باتیں کرنے کو نتیجہ ہے جو آپ ابھی اس کا رونا رو رہے ہیں۔

معاویہ: رد کی ہے یہ متواتر اور صریح کہہ کر مان چکے ہو؟(114 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: کارنامے تو آپ کے بیان کر رہا ہوں دیکھتے جائیں(115 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: یہ کیا بات ہوئی؟(116 کی طرف اشارہ)(161)۔ کیا چالیس سال انہوں نے شیعہ کتب پڑھی تھیں؟ انکشافات اللہ کے علوم القرآن کے دل میں ڈالے یا صرف شیعہ مذہب کے بارے میں انکشافات؟ کتاب کا نام علوم القرآن ہے یا شیعہ کا تحریف قرآن کا مسئلہ؟

معاویہ: ظاہر ہے جب اتنے بڑے عالم کو غلط فہمی ہو گے تو علماء میں پریشانی تو ہو گی نہ؟(117 کی طرف اشارہ)(162)۔

جیسا کہ شیعہ مناظرین میں اضطراب اور پریشانی ہے کہ کلینی، قمی وغیرہ کو کیسے تحریف سے بچائیں۔

معاویہ: وسیع مطالعہ کس میں؟(118 کی طرف اشارہ) شیعہ کتب میں یا سنی کتب میں(163)؟ لازمی نہیں کی جو سنی کتب کا وسیع مطالعہ والا ہو اس نے شیعہ کتب بھی پڑھی ہوں؟ بہت سے شیخ الحدیث اور علماء ایسے ہیں جنہوں نے کبھی بھی اصول کافی وغیرہ نہیں پڑھی۔ اگر کسی شیعہ مجتہد نے سنی کتب نہیں پڑھیں تو کیا آپ اس کو جاہل یا کم علم کہو گے[48]؟

---

[48] ایسی بے وقوفی کی بات معاویہ صاحب ہی کر سکتے ہیں۔ معاویہ صاحب نے اس تحریر کے ذریعے اپنے بزرگ علماء پر متعدد الزامات لگا دیے ہیں۔ مثلا معاویہ صاحب کے بقول ان کے علماء شیعہ کتب نہیں پڑھتے اور ویسے ہی سن سنا کر شیعہ کتب کی تحریریں اپنی کتب میں نقل کر دیتے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے شیخ الحدیث وغیرہ نہ تو تقابلی مطالعہ کرتے ہیں اور شیعہ کتب پڑھتے ہیں، یعنی تعصب کا شکار ہیں۔

جہاں تک شیعہ مجتہدین کی بات کی ہے معاویہ صاحب نے، تو یہ ان کی کم علمی ہے۔ شیعہ مجتہدین اہل سنت کتب بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن جو مجتہد و علماء اہل سنت کتب سے عبارات نقل کر کے اپنی کتب میں شامل کرتے ہیں، وہ تو لازمی طور پر اہل سنت کتب کا مطالعہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

معاویہ: مولانا نافع رح کی اس بات کا انکار خود مولانا افغانی رح نے کیا ہے کہ میں نے شیعہ کتب پڑھی ہیں؟(119 کی طرف اشارہ)(164)۔ اگر کیا ہے تو بتائیں کہ مولانا افغانی رح نے کہاں کہا ہے؟

معاویہ: شیعہ کے علماء تو قائل ہی ہیں، یہ کن مولویوں کے حوالے آپ پیش کر رہے ہیں کہ قرآن محفوظ ہے اس کا بھانڈا میں خود شیعہ مجتہد سے اگلی ٹرن میں کھولنے والا ہوں(120 کی طرف اشارہ)۔ الحمد للہ تحریف پر آپ کے اعتراضات کا جواب میں شیعہ کتب سے ہی دونگا۔

معاویہ: اس چارکارد خود شیعہ مجتہد سے دیکھنا(121 کی طرف اشارہ)

معاویہ: آخر جناب نے خود بذلک لم یکفروا...پر ڈبے والا نشان لگا کر اپنے بات کو ہی توڑ دیا کہ ان کے نزدیک یہ باتیں متواتر نہیں اس لیے ان کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔(122 کی طرف اشارہ)(165)

تو جناب یہ آپ کہ کم علمی والی باتیں ہیں جو آپ کو پتا ہی نہیں چل رہا کہ آپ کیا کر رہے ہیں

معاویہ: یہاں بھی اپنی الٹی کھوپڑی والا اعتراض جڑ دیا حدیث قرطاس والا اعتراض(123 کی طرف اشارہ)۔ آپ نے جو جو باتیں کی ہیں وہ مولانا افغانی رح کے رجوع سے ختم ہو جاتی ہیں۔ کوئی اہمیت نہیں ان باتوں کی۔ اس کے مثال ایسے ہے کہ کسی جوڑے کی شادی ہو گئی ولیمہ ہو گیا(166)، لیکن آپ جیسے لوگ یہ باتیں کرتے پھریں کہ ہی دلہن شادی کے لیے تیار نہیں تھی اس یہ انکار کی تھا وغیرہ وغیرہ۔ تو آپ جیسوں کو یہی کہا جب شادی کے دوران ایجاب و قبول ہو گیا ولیمہ بھی ہو گیا، اب یہ باتیں کرنا آپ کی بے وقوفی نہیں تو کیا ہے؟

معاویہ: نام نہاد رجوع تو مانا نہ؟(124 کی طرف اشارہ) تو بس اب جن شک آیا تو آپ والی بات کہ جب شک آجائے تو استدلال باطل ہوا۔ تو آپ کا مولانا افغانی رح سے شیعہ کا تحریف قرآن کا منکر ہونے کی دلیل پکڑنا باطل ہوا۔

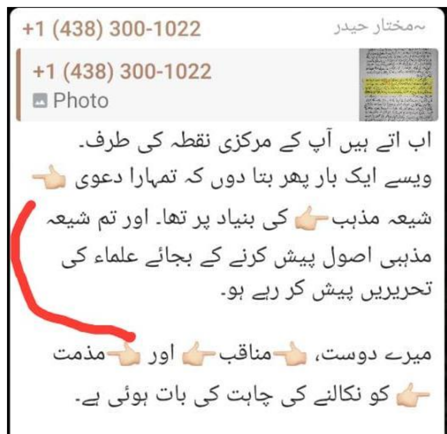
معاویہ: یہ بتاؤ یہ زید بن ثابت رض بقول شیعہ کے دشمن اہل بیت تھا کہ نہیں؟(125 کی طرف اشارہ)(167)، اور حق الیقین کے حوالے کے مطابق اس نے قرآن سے مناقب اہل بیت نکالے کے نہیں؟ جب قرآن سے مناقب اہل بیت نکلے تو تحریف ہوئی کہ نہیں؟ جس مقصد کے لیے حوالہ بھیجا گیا ہے اس پر بولو نہ کہ اپنی راگنی سنانے لگ جاؤ۔

معاویہ: مشہور ہونے اور واقعی ہونے کی بات میں تم ہی پھنسو گے(126 کی طرف اشارہ)۔ چلو تم شیعہ کتب سے یہی بتا دو کہ موجودہ قرآن کس جمع کردہ ہے؟

معاویہ: اس کمنٹ کو قارئین پڑھیں ذرا(127 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: پہلے کہہ رہا تھا کہ روایات نہ بھیجو۔ اور اب کہہ رہا ہے کہ مولوی نہ بھیجو۔ تو یہ بتاؤ کہ شیعہ مذہب ہے کیا چیز؟(168)

نہ روایات نہ مولوی۔ تو شیعہ مذہب ہے کیا بلا؟



اور حیرت یہ کہ خود بھی روایات اور مولوی ہی پیش کر رہا ہے لیکن مجھے روک رہا ہے۔ ایسا بے وقوف مناظر ملا ہے شیعوں کو[49]۔

معاویہ: زیر زبر کے فرق سے یہاں معنی بدلی کہ نہیں؟(128 کی طرف اشارہ)(169)، معروف کا مجہول ہو جانا معنی بدل دیتا ہے کہ نہیں؟ جب متکلم کی بات کی معنی ہی بدل گئی تو یہ تحریف ہوئی کہ نہیں؟ اور امام کے قول سے مجبور ہونے والی بات کیا ہے؟ وضاحت کرو۔

معاویہ: میں متواتر روایات پیش کر چکا ہوں(129 کی طرف اشارہ)(170)۔ آپ کی روایات ایک تو اخبار آحاد ہیں۔ دوسرا یہ کہ ان میں کوئی وضاحت نہیں موجودہ قرآن پر پر کھنے کی۔ تیسرا یہ کہ موجودہ قرآن مجبوری مجبوری میں پڑھتے ہو، یہ ہے اصلیت۔

معاویہ: جمہور پر اگلی ٹرن میں آتا ہوں ان شاءاللہ صبر (130 کی طرف اشارہ)(171)۔

معاویہ: مولانا رحمت اللہ کیرانوی رح کی عبارات کا بھی وہی جواب ہے کہ وہ شیعوں کے دھوکے سے لاعلم تھے[50] کی وہ کیسے تقیہ اور کتمان کر کے اپنا مذہب چھپا کر اور جھوٹ بولتے ہیں(131 کی طرف اشارہ)۔ جیسا کہ اگلے ٹرن میں خود شیعہ مجتہد سے میں بھانڈا کھولنے جا رہا ہوں ان تقیہ باز طوسی، صدوق وغیرہ کا۔ عبارات نکالنے کی بات پر آؤ گے تو خود ہی پھنسو گے۔ عربی فارسی کتب کے اردو ترجمے کرنے میں شیعہ مترجمین جو خیانتیں کرتے ہیں ان کی لائن لگا سکتا ہوں[51]۔ عربی نسخوں میں بھی خیانتیں دکھا سکتا ہوں میں ایک ہی کتاب کی۔ فی الحال جو موضوع چل رہا ہے اس پر رہو۔

معاویہ: 1، اخبار آحاد(132 کی طرف اشارہ)۔

2، موجودہ قرآن کی وضاحت نہیں۔

3، مجبوری میں موجود قرآن پڑھتے ہو امام کے حکم سے۔

معاویہ: آخر میں ایک حوالہ پیش کرتا چلوں کہ شیعوں کے قرآن سواء اماموں کے کسی نے جمع نہیں کیا، جو اماموں کے علاوہ قرآن جمع کرنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ یہاں کلینی کا باب باندھنا بھی دیکھو کہ کیا باب باندھا ہے کلینی نے۔ یعنی کلینی کا عقیدہ یہی ہے کہ قرآن اماموں نے جمع کیا ہے اور روایت بھی ساتھ میں موجود ہے۔ تو اب ثابت کرو کہ موجودہ قرآن کسی امام کا جمع کردہ ہے۔ ورنہ موجودہ قرآن شیعہ اصول سے جھوٹا ہوا۔

---

49 مختار صاحب نے معاویہ صاحب کی اس بے وقوفی کا خوب اور بروقت جواب دیا ہے۔ قارئین کرام: معاویہ صاحب اپنے دعویٰ میں لفظ "مذہب" رکھ کر فاش غلطی کر بیٹھے تھے۔ مختار صاحب نے پہلے تقریباً آٹھ گھنٹے کی گفتگو میں معاویہ صاحب کو ٹوکنے پر اکتفاء کیا۔ اور جب معاویہ صاحب خوب گرجنے لگے تو لفظ "مذہب" کی تعریف بتا کر معاویہ صاحب کے دعویٰ کو ردی کر دیا۔

50 معاویہ صاحب جیسا دفاع کرنے والا بھی کوئی کوئی ہوتا ہے۔ اپنے علماء کو جاہل اور غلط بیانی کرنے والا ثابت کر رہے ہیں معاویہ صاحب۔ گویا ان علماء نے شیعہ کتب نہ پڑھیں، نہ سمجھیں، بس شیعوں سے سن سنا کر اپنی کتب میں شیعوں کی حمایت لکھ ڈالی۔

51 معاویہ صاحب نے "چور بھی کہے چور چور" والی کہاوت یاد دلا دی۔

قال: فأوحى الله إليه أن ارفع رأسك فإني غير معذبك، قال: فقال: إن قلت: لا أعذبك ثم عذبتني
مَاذَا؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وأَنْتَ رَبِّي؟ قَالَ: فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ، فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْداً وَفَيْتُ بِهِ.

٩٢ - باب أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلاَّ الأَئِمَّةُ عليهم السلام وأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

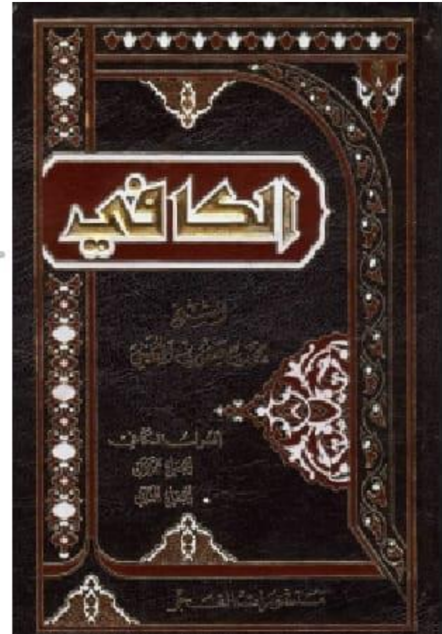
١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا أُنْزِلَ إِلَّا كَذَّابٌ،

١٣٦ اصول الكافي ج١

وَمَا جَمَعَهُ وحَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللهُ تَعَالَى إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام والأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عليهم السلام.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنِ الْمُنَخَّلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وبَاطِنِهِ غَيْرُ الأَوْصِيَاءِ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ومُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عِلْمِ مَا أُوتِينَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وأَحْكَامَهُ، وعِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وحَدَثَانِهِ، إِذَا أَرَادَ اللهُ بِقَوْمٍ خَيْراً



معاویہ:End

مختار حیدر: معاویہ صاحب خاصی مزید ار گفتگو کر چکے،

مختار حیدر: قارئین، ہم نے یہ باتیں معاویہ صاحب کے سامنے رکھی تھیں۔(133 کی طرف اشارہ)

مختار حیدر: قارئین، ہمارے چار چیلنج میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ افغانی صاحب کے بارے بے تکی کہی گئی۔ کیرانوی صاحب جو تو ہاتھ بھی نہیں لگایا 😉۔ اپنے دعویٰ کے مطابق دلیل نہیں دی۔ اب ان شاء اللہ ان کی مہلت ختم ہے۔ ان کا دعویٰ دفن ہونے جارہا ہے اسی ٹرن میں۔

مختار حیدر: میرے دوست، اب تم بار بار مناظرہ کرنے سے رہے(134 کی طرف اشارہ)۔ تو اسی مناظرہ میں تمہارے تمام شکوک کا خاتمہ کروں گا ناں(172)۔ اور تمہارے شکوک و شبہات اتنے بچکانہ ہیں کہ جواب تفصیل سے دینا پڑتا ہے۔ اس لیے غصہ مت کرو۔ قارئین سے پوچھو کہ یہ تفصیلی جواب ان کے لیے کتنا اہم اور تسلی بخش ہے۔

مختار حیدر: میرے دوست، تم شاید یہ سمجھ کر تو تڑاک کر رہے ہو کہ جو رسوائی ہونی تھی ہو چکی(135 کی طرف اشارہ) (173)۔ اب ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن میرے دوست، میں نے دو سرپرائز تمہارے لیے ابھی بھی بچا کر رکھے ہوئے ہیں۔ وقت آنے پر تمہیں ہکا بکا کرنے والا ہوں، انشاء اللہ۔

ویسے ہمارے سمجھدار لوگ یہ فیصلہ کر چکے کہ تم جہالت کی اس حد تک جا چکے ہو کہ اب تم سے مناظرہ نہ کیا جائے، مگر میں اس وعدے پر اجازت لے کر آیا ہوں کہ 👈 بڑی بستی خراب کروں گا 👉

مختار حیدر: میرے دوست، تم نے شاید یہ سمجھا کہ میں بغیر سوچے سمجھے تمہیں چیلنج دے رہا ہوں(136 کی طرف اشارہ) (174)۔ اسی لیے تم نے یہ گیدڑ بھبکی دے ڈالی کہ 👈 ہماری کتب اصول فقہ بھری پڑی ہیں کہ قرآن کے مقابلے میں کوئی روایت قبول نہیں 👉۔ اب تم پھنس گئے ہو۔ ذرا دکھاؤ ان 👈 بھری پڑی کتابوں 👉 میں سے کوئی ایک کتاب۔ ورنہ میں تو پیش کر ہی دوں گا کہ ایسا نہیں ہے، اور تم جھوٹ بول رہے ہو۔

مختار حیدر: میرے دوست، تمہاری چوری اور سینہ زوری کی عادت اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب تم اس بچے جیسے ہو گئے ہو کہ جس کے منہ میں اتنی چینی بھری ہو کہ اس سے بولا نہ جا رہا ہو، مگر وہ پھر بھی کہے کہ 👈 میں چینی تو نہیں کھا رہا 👉 😉۔ (137 کی طرف اشارہ)۔



میں نے جب کہا کہ صحیح روایات حجت ہیں، تو ساتھ کچھ اور بھی کہا تھا۔ مگر تم نے وہی کام کیا جس کی مثال تم خود 👈 لا تقربوا الصلوۃ 👉 کے الفاظ سے دیتے ہو۔ میں سکرین شاٹ میں دکھاتا ہوں کہ تم نے خیانت کرتے ہوئے کیا کچھ چھوڑا ہے، (175)



مختار حیدر: میں نے صرف صحیح نہیں کہا تھا۔ ساتھ ہی قرآن مجید کے خلاف نہ ہو بھی کہا تھا۔ لیکن تمہیں اپنی مرضی کی عبارت ہی نظر آئے گی۔ تم اتنے جاہل ہو کہ میرے بار بار کہنے پر بھی لفظ مذہب کو نہیں سمجھ رہے (176)۔ میں اپنی ٹرن کے آخر میں تمہارے دعویٰ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے والا ہوں۔ پھر تمہیں سمجھ آئے گا میں کیا کہہ رہا ہوں۔

مختار حیدر: تم عقل کی بات جان بوجھ کر نہیں سمجھتے (138 کی طرف اشارہ) (177)۔ علماء کی ضرورت سے کوئی بے وقوف ہی انکار کر سکتا ہے۔ عالم شریعت میں اپنا حکم داخل نہیں کرے گا، بلکہ ائمہ علیہم السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں فتویٰ دے گا۔

مختار حیدر: اس بات کو یاد رکھنا (139 کی طرف اشارہ)۔ میں اس ٹرن کے آخر میں منہ توڑ طریقے سے واضح کرنے والا ہوں کہ تم نے مذہب کے نام پر کیا پیش کرنا ہے۔

مختار حیدر: میرے دوست (140 کی طرف اشارہ)، چند علماء کو تحریف کا قائل ثابت کر بھی دو گے تو تب بھی تمہیں کچھ نہیں حاصل ہو گا (178)۔ تم نے دعویٰ کیا ہے شیعہ مذہب کا۔ اور میں جلد ہی بتانے والا ہوں کہ مذہب کا کیا مطلب ہے۔ جبکہ میں نے جواب دعویٰ جمہور کا کیا ہے۔ اور چند علما کے قائل ہونے سے جمہور والی بات رد نہیں ہو گی۔ لیکن تفسیر صافی کا تمہارا شکوہ میں دور کیے دیتا ہوں۔

میں نے تمہارے ہی پیش کردہ سکین سے بھی دلیل دی۔ اور اب صریح انداز میں خود علامہ فیض کاشانی سے ثابت کر دیا کہ وہ تحریف کے قائل نہیں تھے۔ تم اس کے جواب میں جو بونگی ہانکو گے، میرے پاس اس کا شافی جواب ہے، سوچ لینا اعتراض سے پہلے۔ (سکین اگلے صفحہ پر) (179)۔

أقول: و يرد على هذا كله إشكال و هو أنه على هذا التقدير لم يبق لنا اعتماد على شيء من القرآن إذ على هذا يحتمل كل آية منه أن يكون محرفاً و مغيراً و يكون على خلاف ما أنزل الله فلم يبق لنا في القرآن حجة أصلًا فتنتفي فائدته و فائدة الأمر باتباعه و الوصية بالتمسك به الى غير ذلك، و ايضاً قال الله عز و جل: وَ إِنَّهُ لَكِتابٌ عَزِيزٌ لا يَأْتِيهِ الْباطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لا مِنْ خَلْفِهِ. و قال: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحافِظُونَ فكيف يتطرق إليه التحريف و التغيير، و ايضاً قد استفاض عن النبي صلّى اللّه عليه و آله و سلم و الأئمة عليهم السلام حديث عرض الخبر المروي على كتاب اللّه ليعلم صحته بموافقته له و فساده بمخالفته فإذا كان القرآن الذي بأيدينا محرفاً فما فائدة العرض مع أن خبر التحريف مخالف لكتاب اللّه مكذب له فيجب رده و الحكم بفساده أو تأويله.

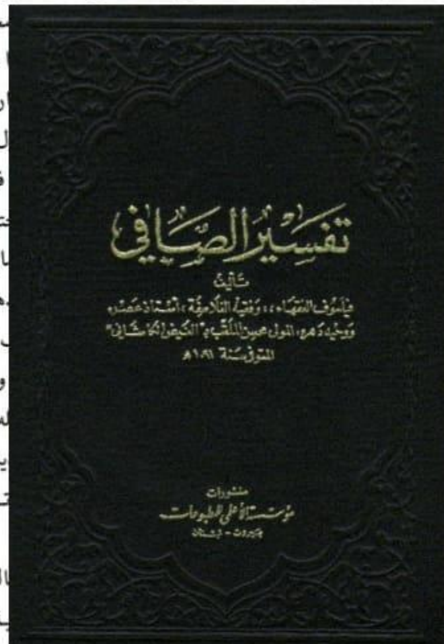
و يخطر بالبال في دفع هذا الاشكال و العلم عند اللّه أن يقال: إن صحت هذه الأخبار فلعل التغيير إنما وقع فيما لا يخل بالمقصود كثير إخلال كحذف اسم علي و آل محمد صلّى اللّه عليهم، و حذف أسماء المنافقين عليهم لعائن اللّه فإن الانتفاع بعموم اللفظ باق وكحذف بعض الآيات وكتمانه فان الانتفاع بالباقي باق مع أن الأوصياء كانوا يتداركون ما فاتنا منه من هذا القبيل و يدل على هذا قوله عليه السلام في حديث طلحة: إن أخذتم بما فيه نجوتم من النار و دخلتم الجنة فإن فيه حجتنا و بيان حقنا و فرض طاعتنا.

و لا يبعد أيضاً أن يقال أن بعض المحذوفات كان من قبيل التفسير و البيان و لم يكن من أجزاء القرآن فيكون التبديل من حيث المعنى أي حرفوه و غيروه في تفسيره و تأويله أعني حملوه على خلاف ما هو به فمعنى قولهم عليهم السلام كذا نزلت أن المراد به ذلك لا أنها نزلت مع هذه الزيادة في لفظها فحذف منها ذلك اللفظ. و مما يدل على هذا ما رواه في الكافي بإسناده عن أبي جعفر عليه السلام: أنه كتب في رسالته إلى سعد الخير وكان من نبذهم الكتاب أن أقاموا حروفه و حرّفوا حدوده فهم يروونه و لا يرعونه و الجهال يعجبهم حفظهم للرواية و العلماء يحزنهم تركهم للرعاية. الحديث.

و ما رواه العامة أن علياً عليه السلام كتب في مصحفه الناسخ و المنسوخ و معلوم أن الحكم بالنسخ لا يكون إلا من قبيل التفسير و البيا ... محذوفات أيضاً كذلك هذا ما عندي من التقصي عن ... «ره» في ذلك فالظاهر من ثقة الإسلام محمد بن يعق ... ان في القرآن لأنه كان روى روايات في هذا المعنى في ... ل الكتاب أنه كان يثق بما رواه فيه وكذلك استاذه عل ... فيه، وكذلك الشيخ أحمد بن أبي طالب الطبرسي رض ... تجاج. و اما الشيخ أبو علي الطبرسي فانه قال في مجم ... ان فيه فقد روى جماعة من أصحابنا و قوم من حشوية ... هب أصحابنا خلافه و هو الذي نصره المرتضى رضي ... المسائل الطرابلسيات.

و ذكر في مواضع: أن العلم ... و الوقائع العظام و الكتب المشهورة و أشعار العرب ... ه و حراسته و بلغت حداً لم تبلغه فيما ذكرناه لأن القرآ ... ينية و علماء المسلمين قد بلغوا في حفظه و حمايته ... ته و حروفه و آياته فكيف يجوز أن يكون مغيراً و منق ...

و قال أيضاً قدس اللّه روح ... العلم بجملته و جرى ذلك مجرى ما علم ضرورة من ... ية بهذا الشأن يعلمون من تفصيلها ما يعلمونه من جملتها حتى لو أن مدخلاً أدخل في كتاب سيبويه باباً في (من خ ل) النحو ليس من



مختار حیدر: میرے دوست ,اس کے نیچے حاشیہ پڑھ لیتے تو اتنے بلند دعوے نہ کرتے۔ حاشیہ کی عبارت پر غور کرو(141 کی طرف اشارہ)۔(180)۔

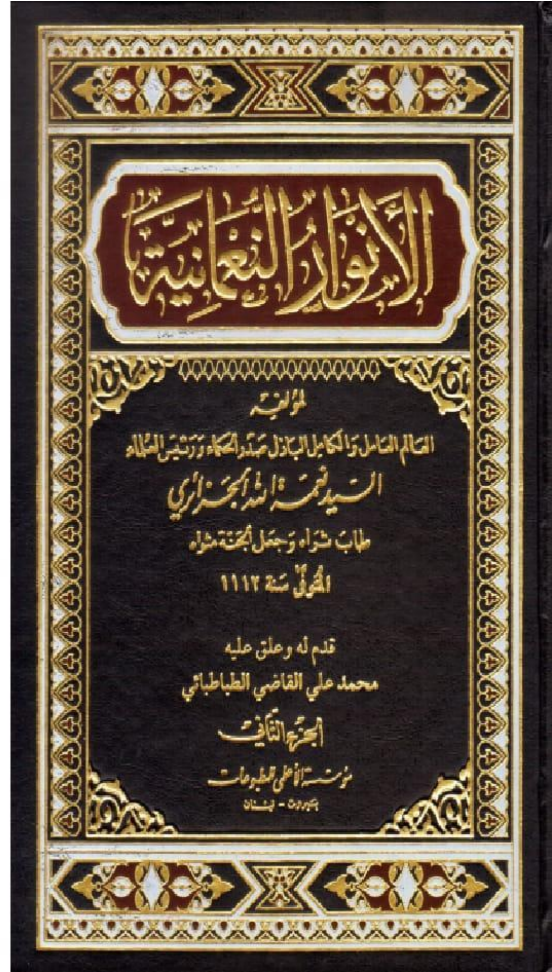
ولنذكر ههنا نبذة منه فنقول: إنّ في هذه الدعاوى السابقة نظراً من وجوه:

الأوّل القدح في تواترها عن القرّاء وذلك أنّ أهل القراءة نقلوا أنّه قد كان لكلّ قارئ راويان يرويان عنه القراءة؛ وربّما اختلفوا في الرواية عنه كثيراً؛ نعم قد اشتهرت رواية الرأيين في الأعصار المستقبلة وبلغت حدّ التواتر مع أنّ من شروطه استواء الطبقات كلّها في وجود التواتر.

الثاني سلّمنا تواترها عن أربابها لكنّه لا يجدي نفعاً، وذلك أنّهم آحاد من مخالفينا قد استبدوا بهذه القراءة، وتصرّفوا فيها وجعلوها فنّاً لهم؛ كما جعل سيبويه والخليل النحو فنّاً لهما وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يسندوا قراءتهم إلى أهل البيت عليهم السلام، وربّما أسندوها في بعض الأوقات إليهم لكن يكون من باب ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ﴾ [الحجرات: ٦] الآية.

الثالث أنّ تسليم تواترها عن الوحي الإلٰهي وكون الكلّ قد نزل به الروح الأمين يفضي إلى طرح الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالّة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادّة: وإعراباً مع أنّ أصحابنا رضوان الله عليهم قد أطبقوا على صحّتها والتصديق بها[1] نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي

(١) هذا الكلام من السيد المصنف رحمه الله عجيب ومبني على مسلك أصحاب الحديث وجرى على طريقة الأخباريين التي لا يعبأ بها والعجب من قوله: إن أصحابنا رضي الله عنهم قد أطبقوا على صحة تلك الروايات والتصديق بها إلخ ليت شعري متى أطبق أصحابنا على صحة تلك الروايات وأين صدقوها ولا أدري من هم المراد من قوله: (أصحابنا) هل المراد منهم جمع من أهل الجمود من الأخباريين؟ أو المراد منهم أصحابنا أهل النظر والتحقيق وكبراء الدين من الفقهاء والمجتهدين؟ وحاشاهم أن يقولوا بمقالة المصنف رحمه الله. وما ذكره المحقق القمي رحمه الله في القوانين من نسبة القول بالزيادة في القرآن إلى أكثر الأخباريين ذهول وغفلة من ذلك الرجل العظيم فإن القول بالزيادة في القرآن مجمع على بطلانه ولا نزاع في عدم الزيادة أصلاً كما صرح به المحقق الأصولي السيد محمد الشهشهاني رحمه الله في كتابه (الغاية القصوى) في الجزء الثاني - مخطوط موجود في مكتبتنا وقال ما هذا لفظه: والظاهر أن الأول - أي الاختلال بالزيادة - مما لا نزاع في عدمه وأنه لم يقل بثبوته أحد كما يرشد به أدلة المثبتين فما في القوانين من رميه إلى أكثر الأخباريين فهو غفلة اهـ.
قال عمدة الأخباريين المحدث المتبحر شيخنا الحر العاملي صاحب الوسائل رحمه الله في رسالة كتبها في رد بعض معاصريه ما هذا لفظه الشريف بالفارسية: (هر كسى كه تتبع أخبار وتفحص=



مختار حیدر: اخباری علماء میں سے بعض کا قول ہے یہ۔ سب اخباری علماء یا دیگر (اصولی) علماء کو اس کا قائل سمجھنا غلطی ہے۔

مختار حیدر: اگر بالفرض مان لیا جائے کہ علامہ جزائری نے بحث کے بجائے تحریف کو قبول کیا ہے تو بھی انہی کے لکھے سے ان کا رجوع ثابت ہو جاتا ہے۔

الحجر (١٥) / ٦٢٥

لم يكل القرآن إلى غير حفظه.(١)

«الذكر»؛ أي: القرآن. «لحافظون» من الزيادة و النقصان و التغيير و التحريف. و قيل: معناه: و إنّا نتكفّل بحفظه إلى آخر الدهر على ما هو عليه، فتنقله الأمّة و تحفظه عصراً بعد عصر إلى يوم القيامة. لأنّه حجّة على الكلّ. و قيل: يحفظه من كيد المشركين و لايمكنهم إبطاله و لايندرس و لاينسى. و قال الفرّاء: يجوز أن يكون الهاء في له كناية عن الرسول ﷺ. فكأنّه قال: إنّا أنزلنا القرآن و إنّا لمحمّد لحافظون.(٢)

[١٠] «وَ لَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ».

«و لقد أرسلنا من قبلك» يا محمّد رسلنا. فحذف المفعول لدلالة الإرسال عليه. «شيع الأوّلين»؛ أي: فر

[١١] «وَ مَا يَأْتِ

«و ما يأتيهم ... ان مبتلًى بقومه و استهزائهم بالرسل

[١٢] «كَذٰلِكَ نَ

«كذلك نسلك ... في قلوب الكفّار بأن نفهمهم إيّاه و ... كذيب الرسل، كما سلكنا دعوة الرس ... القرآن لايمنعنا من أن ندخله في قلوبه ... لهم على كفرهم.

و الأوّل هو الصح

١ـ الكشّاف ٢ / ٥٧٢.

٣ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨. ٤ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨.

٥ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨ ـ ٥٠٩.

عقود المرجان في تفسير القرآن
تأليف
السيد نعمة الله الجزائري

«لو ماتأتينا»؛ أي: هلّاتأتينا بالملائكة يشهدون لك على صدق قولك إن كنت صادقاً فيما تدّعي؟ فأجابهم سبحانه بالجواب المقنع فقال: «ما ننزّل الملائكة إلّا بالحقّ».[١]

«بالملائكة» لأجل العقاب على تكذيبنا لك كما أتت الأمم المكذّبة قبل.[٢]

[٨] «مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوا إِذاً مُنْظَرِينَ».

«بالحقّ»؛ أي: الموت لايقع فيه تقديم وتأخير فيقبض أرواحهم. و قيل: لاينزل الملائكة إلّا بعذاب الاستئصال. «مانزّل». أهل الكوفة غير أبي‌بكر بنونين و «الملائكة» بالنصب. و أبوبكر عن عاصم بضمّ التاء و «الملائكة» بالرفع. و الباقون بفتح التاء و الزاي و «الملائكة» بالرفع. «إذاً»؛ أي: حين تنزل الملائكة. «منظرين»؛ أي: لايمهلون ساعة.[٣]

«إلّا بالحقّ» [أي: بالوجه الذي اقتضته الحكمة. و لا حكمة] في أن يأتيكم الملائكة بصورة تشاهدونها. فإنّه لايزيدكم إلّا لبساً.[٤]

«إلّا بالحقّ»؛ أي: ملتبساً بالحكمة و المصلحة. و لا حكمة في أن تأتيكم الملائكة عياناً تشاهدونهم و يشهدون لكم بصدق النبيّ ﷺ. لأنّكم حينئذ مصدّقون عن اضطرار. و قيل: الحقّ الوحي أو العذاب. و «إذاً» جواب و جزاء. لأنّه جواب لهم و جزاء لشرط مقدّر تقديره: و لو نزّلنا الملائكة، ماكانوا منظرين و ماأخّر عذابهم.[٥]

[٩] «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ».

«إنّا نحن» ـ الآية. ردّ لإنكارهم و استهزائهم في قوله: «يا أيّها الذي نزّل عليه الذكر» ـ الآية. «لحافظون» من الشياطين و الزيادة و النقصان بخلاف الكتب المتقدّمة. فإنّه لم يتولّ حفظها و إنّما استحفظها الربّانيّين و الأحبار، فاختلفوا فيما بينهم بغياً فكان التحريف، و

١ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨.

٢ـ تفسير البيضاويّ ١ / ٥٢٦.

٣ـ مجمع البيان ٦ / ٥٠٨و ٥٠٦.

٤ـ تفسير البيضاويّ ١ / ٥٢٦.

٥ـ الكشّاف ٢ / ٥٧١.

عُقُودُ المَرجَانِ
في
تَفسِيرِ القُرآنِ

تأليف

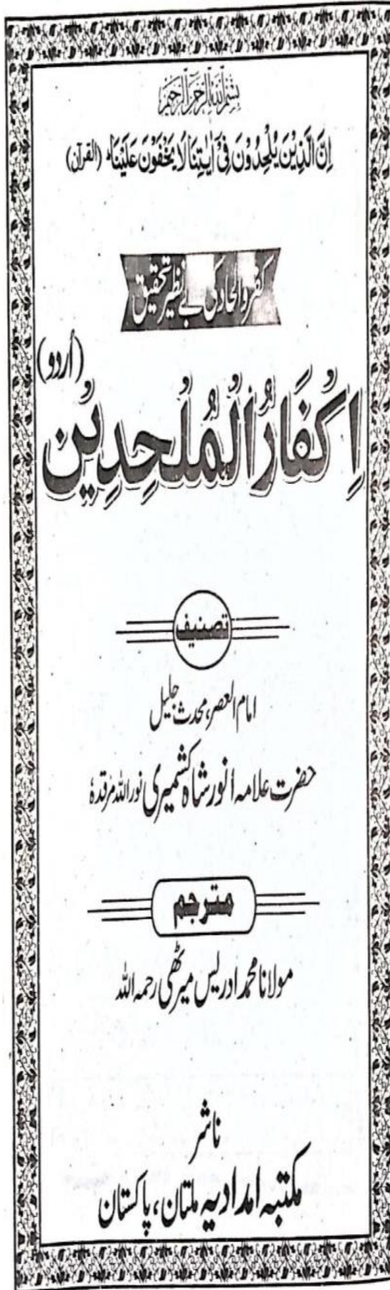
السيّد نعمة الله الجزائري

المتوفى سنة ١١١٢ ه

المجلّد الثاني

اور یہ رجوع افغانی صاحب کے رجوع جیسا نہیں کہ بند کمرے میں پریشر ڈال کر لکھوایا گیا ہو اور بعد میں لوگوں کی نظروں سے اوجھل بھی ہو۔ اور ان کا رجوع نہ بھی ہو تا تب بھی ہمارے جمہور کے دعوے کو نقصان نہیں تھا۔

مختار حیدر: اول تو میں بتا چکا کہ چند علماء کے تحریف کے قائل ہونے پر ہمارا جمہور کا دعویٰ قائم رہے گا(142 کی طرف اشارہ)۔ لیکن آپ کے کشمیری صاحب کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے کے مطابق حرج تب شروع ہوتا ہے جب موجودہ قرآن میں سے کسی شے کا انکار کیا جائے۔ ذرا غور سے دیکھیں:



ترجمہ اکفار الملحدین ۲۸۰

حضرت علیؓ کی یہ خصوصیت (استیصال خوارج) انہی خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے خلفاء کو مخصوص و ممتاز فرمایا ہے، چنانچہ مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے ساتھ جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، عجمی اقوام کے ساتھ جنگ اور عراق و شام کی فتح اور ان ممالک میں دین اسلام کا استحکام و غلبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور مراد و معانی قرآن کے منکر خوارج سے جنگ اور ان کی بیخ کنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، اور تمام امت کو ایک قراءتِ قرآن (لغت قریش) پر جمع کر دینا (اور اختلاف لغات و قراءت کو مٹا دینا) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے، یہ وہ کارنامہ ہے جس سے (مخالفین و منکرین پر) حجت قائم ہوگئی، اور واضح ہوگیا کہ اب جو کوئی قرآن کے ایک حرف کا بھی انکار کرے (یا اس میں تاویل کرے) وہ کافر ہے، اور اسی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے سے بچا لیا جنہوں نے اپنی کتابوں میں ایسے اختلافات کا دروازہ کھولا جن سے تحریف و تبدیل کی راہ ہموار ہوگئی (اور دونوں کتابیں خود انہی کے ہاتھوں مسخ و محرف ہو کر رہ گئیں)،

پس اللہ تعالیٰ کی رضائے عظیم ان خلفائے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شامل حال ہو، اور اس احسان عظیم پر اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کی جانب سے ان کو وہ عظیم تر اجر عطا فرمائیں جو اس نے کسی بھی نبی کے خلفاء کو اس نبی کی اطاعت و پیروی پر عطا فرمایا ہو، اور ہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں ان خلفاء کے مدارج و فضائل اور خصوصیات و مزایا کی معرفت عطا فرمائی اور ہمارے دلوں کو ان خلفاء کے اور ان کے ماسوا تمام صحابہ کرامؓ کے کینہ اور عداوت سے پاک و صاف اور محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضائے خاص ان سب صحابہ کے شامل حال ہو (اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے) وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ (کی

مختار حیدر: اپنے ہی بھیجے سکین کو غور سے پڑھو۔(181)۔

لکھا ہے کہ اختلافات کے خاتمہ کے بعد اب جو کوئی ایک حرف کا بھی انکار کرے

تو میرے دوست، اگر چند علماء کے تحریف کے قائل ہونے کا حوالہ ثابت ہو بھی جائے تو اول تو ہمارا دعویٰ قائم اور تمہارا دعویٰ باطل رہتا ہے۔

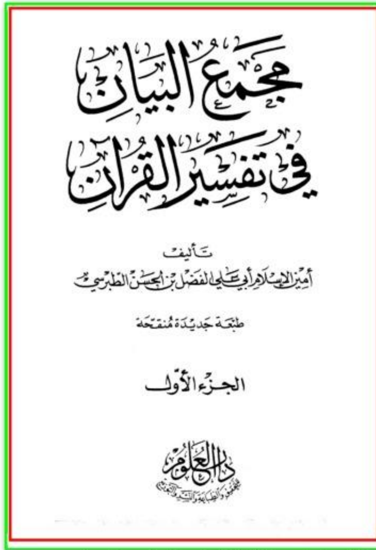
دوسرے یہ کہ جب تک کوئی موجودہ قرآن کے کسی حرف کا انکار نہ کرے تو تب تک بقول کشمیری صاحب اس پر کفر کا فتوی نہیں لگے گا۔ اب شاباش، اپنے کشمیری صاحب کے مقابلے پر بھی آجاو اور تاویلیں بناو، تا کہ پتہ چلے کہ آپ لوگ اپنے استادوں کے بھی استاد بنتے ہیں۔

مختار حیدر: تم جب سے ہمارے گروپ میں آئے ہو، تم نے شیعہ کی اتنی دھجیاں اڑائی ہیں کہ خود تمہیں نظر آنا بند ہو گیا ہے 😉،(143 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: اوپر بتا چکا ہوں، تمہیں نہیں پتہ چلے گا، معمول کے مطابق(144 کی طرف اشارہ)۔ میں پتھر پر لکیر کی طرح ثابت کر چکا دوست۔ تم نہ مانو، تمہاری کیا بات ہے۔

مختار حیدر: شیخ کلینی علیہ الرحمہ کی بات ثابت کر چکا۔ لو اب علامہ طبرسی کی تمہاری شکایت دور کرتا ہوں(145 کی طرف اشارہ)۔(182)۔

١٤ مقدمة الكتاب



وهي التي تقصر عن المئين: وتزيد على المفصل، وسم
المفصل: فما بعد الحواميم من قصار السور إلى آخر الق
سورها ببسم الله الرحمن الرحيم.

الفن الخامس

في أشياء من علوم القرآن يحال في شر
على المواضع المختصة بها، والك

من ذلك: العلم بكون القرآن معجزاً خارقاً للعادة، و
والكلام في وجه إعجازه، وهل هو ما فيه من الفصاحة الم
والأسلوب البديع، والصَّرفة، وهو أن الله تعالى صرف الع
به يتمكنون من مماثلته في نظمه وفصاحته، فموضع ذلك
المتكلمين في كتبهم، لا سيما السيد الأجل المرتضى علم
الحسين الموسوي قدس الله روحه، في كتابه الموضَّح ع
فيه هناك إلى غاية ما يتفرع، ونهاه إلى نهاية ما ينتهي، فلا يشق غباره غاية الأبد، إذ استولى فيه على الأمد.

ومن ذلك: الكلام في زيادة القرآن ونقصانه، فإنه لا يليق بالتفسير. فأما الزيادة فيه: فمجمع على بطلانه، وأما النقصان منه: فقد روى جماعة من أصحابنا، وقوم من حشوية العامة، أن في القرآن تغييراً أو نقصاناً، والصحيح من مذهب أصحابنا خلافه، وهو الذي نصره المرتضى قدس الله روحه، واستوفى الكلامَ فيه غاية الاستيفاء في جواب المسائل الطرابلسيات، وذكر في مواضع أن العلم بصحة نقل القرآن كالعلم بالبلدان، والحوادث الكبار والوقائع العظام والكتب المشهورة وأشعار العرب المسطورة، فإن العناية اشتدت والدواعي توفرت على نقله وحراسته، وبلغت إلى حد لم يبلغه فيما ذكرناه، لأن القرآن معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعية والأحكام الدينية، وعلماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وحمايته الغاية، حتى عرفوا كل شيء اختلف فيه من إعرابه وقراءته وحروفه وآياته، فكيف يجوز أن يكون مغيراً أو منقوصاً، مع العناية الصادقة والضبط الشديد؟!

وقال أيضاً قدس الله روحه: إن العلم بتفسير القرآن وأبعاضه في صحة نقله كالعلم بجملته، وجرى ذلك مجرى ما علم ضرورة من الكتب المصنفة ككتاب سيبويه والمُزَني، فإن أهل العناية بهذا الشأن يعلمون من تفصيلهما ما يعلمونه من جملتهما، حتى لو أن مدخلاً أدخل في كتاب سيبويه باباً في النحو ليس من الكتاب، لعرف وميز وعلم أنه ملحق، وليس من أصل الكتاب، وكذلك القول في كتاب المزني.

مختار حیدر: علامہ طبرسی نے صرف اپنا ہی نہیں، بہت سے دیگر شیعہ علماء کا بھی ذکر کر دیا کہ ☜ ہمارے اصحاب کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ قرآن مجید تغیر و نقصان سے پاک ہے ☞۔

مختار حیدر: میں واقعی صبر کر رہا ہوں۔ کیوں کہ میرے پاس ☜ منہ توڑ جواب ☞ ہے۔ پیش کرو حوالہ دوست،(146 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: شاباش، اب اچھے بچوں کی طرح تعداد پر آ رہے ہو(147 کی طرف اشارہ)۔ اچھی بات ہے۔ لیکن میرے دوست، اب دیر ہو چکی۔ اب انتظار کرو کہ تمہارے دعویٰ کو ہی ملیامیٹ کر دوں، ان شاءاللہ۔

مختار حیدر: یہ عقل مندوں کے لیے تھی دوست۔(148 کی طرف اشارہ)۔

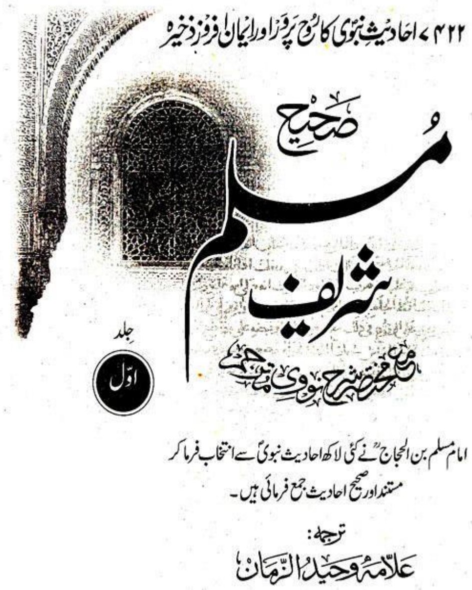
مختار حیدر: اسے کہتے ہیں کہ ☜ صبح اٹھ کے پچھیا کے ہیر بندہ سی یا بڈی ☞(149 کی طرف اشارہ)۔

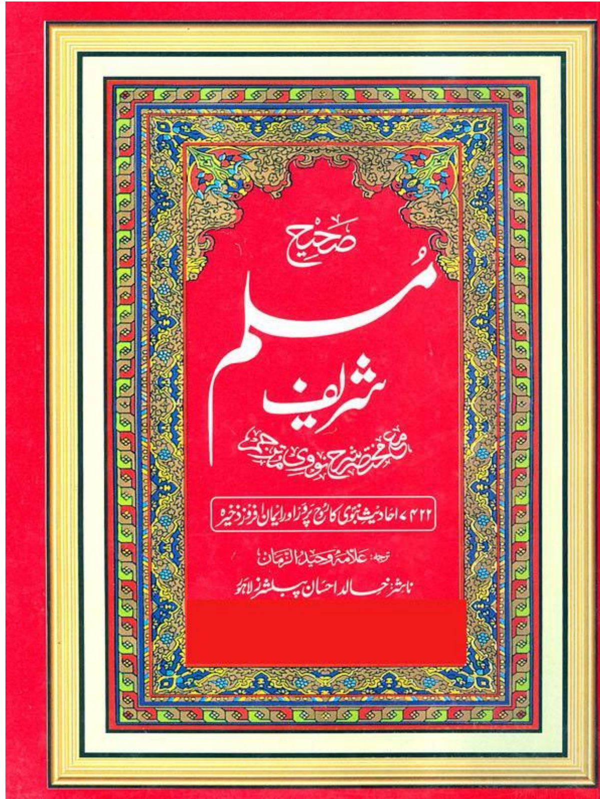
مختار حیدر: آیت پیش کی تھی میں نے۔ لیکن بتایا نا، آپ کو نظر آنا بند ہو گیا ہے،(150 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میں بھی جواب دے چکا(151 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: لو یہاں تم نے وہ بات کر دی کہ میں وہ جواب دوں جو میں نے تمہارے تقیہ والے اعتراض کے لیے مہیا کر رکھا ہے(152 کی طرف اشارہ)۔ پڑھو اپنی عظیم کتاب کی حدیث:

مختار حیدر: سرورق(183)۔







بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)).

٢٧٥– عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

٢٧٦– عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

٢٧٧– عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنْ السِّلَاحِ قَالَ ((أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا)) فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي

کلمہ نہیں

۲۷۵- ...س میں یہ ہے کہ وہ کہے اسلام لا... ت میں ہے کہ جب میں جھکوں ا... الا اللہ۔

۲۷۶- مقداد بن عمرو بن اسود کندیؓ سے روایت ہے وہ حلیف تھے بنی زہرہ کے (یعنی ان کی امان میں آئے تھے اور ان سے عہد کر چکے تھے) اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر میں بھڑوں ایک کافر سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۲۷۷- اسامہ بن زیدؓ سے رویات ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک سریہ میں بھیجا (سریہ کہتے ہیں لشکر کے ایک ٹکڑے کو جس میں چار سو آدمی تک ہوتے ہیں) ہم صبح کو لڑے حرقات سے جہینہ میں سے ہے (حرقات بضم حا اور فتح را ایک قبیلہ ہے) پھر میں نے ایک شخص کو پایا اس نے لا الہ الا اللہ کہا میں نے برچھی سے اس کو مار دیا۔ بعد اسکے میرے دل میں وہم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کہنے پر مارنا درست نہ تھا میں نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے اس کو مار ڈالا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس نے ہتھیار سے ڈر کر کہا تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا تاکہ تجھے معلوم ہو کہ اس کے دل نے یہ کلمہ کہا تھا یا نہیں (مطلب یہ ہے کہ دل کا حال تجھے کہاں سے معلوم ہوا)؟ پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا (تو اسلام لانے کے بعد

(۲۷۷) ☆ اللہ نے فرمایا سورہ انفال میں لڑو کافروں سے یہاں تک کہ فساد نہ رہے یعنی ان کا زور ٹوٹ جاوے اور وہ ایمان میں خلل نہ ڈال سکیں اور ہو جاوے سب دین اللہ کا اس شخص کا مطلب اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھا کہ مسلمان بھی اگر فساد کریں تو ان سے لڑنا جائز ہے۔ سعد نے اس کو الزام دیا کہ یہ تو اور فساد بڑھاتا ہے آپس میں لڑ کر اور ہماری لڑائیاں فساد مٹانے کے لیے تھیں۔

أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونُ فِتْنَةٌ.

ایسے گناہ میں مبتلا نہ ہو تا کیونکہ اسلام لانے سے کفر کے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا قسم خدا کی میں کسی مسلمان کو نہ ماروں گا جب تک اس کو ذوالبطین یعنی اسامہ نہ مارے (بطین تصغیر ہے بطن کی اور بطن کہتے ہیں پیٹ کو۔ اسامہؓ کو ذوالبطین اس لیے کہتے ہیں کہ ان کا پیٹ بڑا تھا) ایک شخص بولا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لڑو ان سے جب تک کہ فساد نہ رہے اور دین سب اللہ کے لئے ہو جائے۔ سعدؓ نے کہا ہم تو لڑے کافروں سے اس لیے کہ فساد نہ ہو اور تو اور تیرا ساتھی اس لیے لڑتے ہیں کہ فساد ہو۔

۲۷۸- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي ((**يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ ((**أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**)) قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ ... الْيَوْمِ.

۲۷۸- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حرقہ کی طرف بھیجا جو ایک قبیلہ ہے جہینہ میں سے۔ پھر ہم صبح کو وہاں پہنچے اور ان کو شکست دی۔ میں نے اور ایک انصار آدمی نے مل کر ایک شخص کو پکڑا جب اس کو گھیرا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ انصاری تو یہ سن کر اس سے ہٹ گیا اور میں نے اسے مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ جب ہم لوٹ کر آئے تو یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی اور (پہلی روایت میں ہے کہ اسامہؓ نے خود ذکر کیا تو شاید آپ کو پہلے خبر پہنچ گئی ہو گی پھر اسامہؓ نے بھی ذکر کیا ہو گا) اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اسامہ تو نے اس کو مار ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے اپنے تئیں بچانے کے لیے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو مار ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد۔ پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں مسلمان نہ ہوا ہوتا اس دن سے پہلے (تو یہ گناہ مجھ پر نہ ہوتا)۔

... مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ ... الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى

۲۷۹- صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ جندب بن عبداللہ بجلیؓ نے عسعس بن سلامہ کو کہلا بھیجا جب عبداللہ بن زبیرؓ کا فتنہ



... ہے ولا ارید ان اخبر کم عن نبیکم جس کا لفظی ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ میرا ارادہ نہ تھا تم سے بیان کرنے کا ... نا نہیں۔ نووی نے کہا تمام نسخوں میں یہ عبارت اسی طرح ہے اور میں نے بھی جہاں تک نسخے میرے پاس ... مطبوعہ مصر اور مطبوعہ دہلی اور کلکتہ سب میں ایسا ہی ہے پر مطبوعہ کلکتہ کے حاشیہ میں یہ لکھا ہے کہ ...

مختار حیدر: میرے دوست، شک کی بناپر چڑھائی کرنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک صحابی سے بھی ناراض ہو گئے تھے۔ تم تو پھر بھی ایک عام بندے ہو۔ کیا تم نے شیعوں کا دل چیر کر دیکھا ہے جو یہ ڈینگیں مار رہے ہو؟ کچھ خیال کرو اپنی اخرت کا۔ خراب نہ کرواسے۔

مختار حیدر: میرے دوست 👈 جمہور 👉 کا جواب دعویٰ نہ بھولو(153 کی طرف اشارہ)۔ تمہارے مولویوں سے تو پھر بھی بہتر ہے کہ جو ہر بلنڈر قرات کے فرق کی قالین کے نیچے چھپا دیتے ہیں۔ اس زیر زبر کے فرق کی بات ہے۔ اور میں بتا چکا کہ میرے پاس اتنے حوالے ہیں تمہاری کتب کے، کہ دس پندرہ دن گفتگو ہو سکتی ہے۔

مختار حیدر: تم اپنے ہی علم حدیث سے جاہل ہو، تو ہمارے علم حدیث کا تم کو کیا پتا۔ ایک نمونہ دکھاتا ہوں۔(154 کی طرف اشارہ)۔

٣٤٠ بصائر الدرجات/ ج٦

عن ابن أبي عمير عن عبد الحميد بن أبي العلا وجرعة بن ربيعة يرفعان إلى أمير المؤمنين عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: **ما من أرض مخصبة ولا أرض مجدبة إلا وأنا أعلمها.**

(١٣) حدّثنا محمّد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن عنبسة بن العابد عن مغيرة مولى عبد المؤمن الأنصاري عن سعد بن أبي الأصبغ قال: سمعت علياً عليه السلام يقول على هذا المنبر: **سلوني قبل أن تفقدوني والله ما من أرض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تضلّ مائة وتهدي مائة إلا وقد عرفت قائدها وسائقها وقد أخبرت بهذا رجلاً من أهل بيتي يخبرها كبيرهم لصغيرهم إلى أن تقوم الساعة.**

(١٤) باب في الأئمة عليهم السلام أن عندهم أصول العلم ما ورثوه عن النبي صلى الله عليه وآله ولا يقولون برأيهم

(١) حدّثنا حمزة بن يعلى عن أحمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: **يا جابر إنّا لو كنّا نحدّثكم برأينا وهوانا لكنّا من الهالكين ولكنّا نحدثكم بأحاديث نكنزها عن رسول الله صلى الله عليه وآله كما يكنز هؤلاء ذهبهم وفضّتهم.**

(٢) حدّثنا يعقوب بن يزيد عن محمّد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن الفضيل بن يسار عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال: **لو أنّا حدّثنا برأينا ضللنا كما ضلّ من كان قبلنا ولكنّا حدّثنا ببينة من ربّنا بيّنها لنبيّه فبيّنها لنا.**

(٣) حدّثنا عبد الله بن عامر عن عبد الله بن محمّد الحجّال عن داود ابن أبي يزيد عن الأحول عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: **إنّا لو كنّا نفتي الناس برأينا وهوانا لكنّا من الهالكين ولكنّها آثار من رسول الله صلى الله عليه وآله**

باب في الأئمة عليهم السلام أن عندهم أصول العلم ٣٤١

وأصل علم نتوارثها كابر عن كابر نكنزها كما يكنز الناس ذهبهم وفضّتهم.

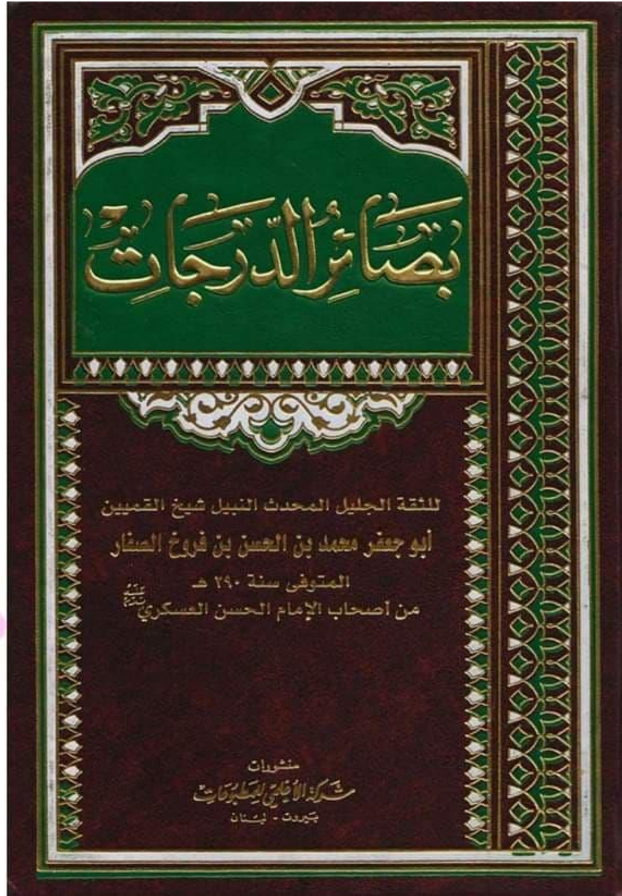
(٤) حدّثنا محمّد عن الحسين بن سعيد عن القاسم عن محمّد بن يحيى عن جابر قال: قال أبو جعفر عليه السلام: **يا جابر لو كنّا نفتي الناس برأينا وهوانا لك**[...]

(٨) حدّثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن عنبسة قال: سأل رجل أبا عبدالله عليه السلام عن مسألة فأجابه فيها فقال الرجل: [أرأيت][1] إن كان كذا وكذا ما يكون القول فيها؟ فقال له: **مهما أجبتك فيه بشيء فهو عن رسول الله صلى الله عليه وآله لسنا نقول برأينا في شيء.**

(١) زيادة من الكافي.

مختار حیدر: ائمہ علیہم السلام کے پاس جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہی ہے۔

مختار حیدر: ایک اور حوالہ:



٣٤٠ بصائر الدرجات/ ج٦

عن ابن أبي عمير عن عبد الحميد بن أبي العلا وجرعة بن ربيعة يرفعان إلى أمير المؤمنين عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: **ما من أرض مخصبة ولا أرض مجدبة إلا وأنا أعلمها.**

(١٣) **حدّثنا** محمّد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن عنبسة بن العابد عن مغيرة مولى عبد المؤمن الأنصاري عن سعد بن أبي الأصبغ قال: سمعت علياً عليه السلام يقول على هذا المنبر: **سلوني قبل أن تفقدوني والله ما من أرض مخصبة ولا مجدبة ولا فئة تضلّ مائة وتهدي مائة إلا وقد عرفت قائدها وسائقها وقد أخبرت بهذا رجلاً من أهل بيتي يخبرها كبيرهم لصغيرهم إلى أن تقوم الساعة.**

(١٤) باب في الأئمة عليهم السلام أن عندهم أصول العلم ما ورثوه عن النبي صلى الله عليه وآله ولا يقولون برأيهم

(١) **حدّثنا** حمزة بن يعلى عن أحمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر عليه السلام قال: **يا جابر إنّا لو كنّا نحدّثكم برأينا وهوانا لكنّا من الهالكين ولكنّا نحدثكم بأحاديث نكنزها عن رسول الله صلى الله عليه وآله كما يكنز هؤلاء ذهبهم وفضّتهم.**

(٢) **حدّثنا** يعقوب بن يزيد عن محمّد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن الفضيل بن يسار عن أبي جعفر عليه السلام أنّه قال: **لو أنّا حدّثنا برأينا ضللنا كما ضلّ من كان قبلنا ولكنّا حدّثنا ببينة من ربّنا بيّنها لنبيّه فبيّنها لنا.**

(٣) **حدّثنا** عبد الله بن عامر عن عبد الله بن محمّد الحجّال عن داود ابن أبي يزيد عن الأحول عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: **إنّا لو كنّا نفتي الناس برأينا وهوانا لكنّا من الهالكين ولكنّها آثار من رسول الله صلى الله عليه وآله**

اور بھی ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث اتنا کافی ہے۔

مختار حیدر: اور ویسے ایک بات بتاؤ، کیا تمہاری کتب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود احادیث لکھوائی ہیں؟ یقینا تمہارا جواب ہو گا کہ نہیں، قابل اعتبار راویوں نے بیان کی ہیں۔ تو میرے دوست، ہمارے ائمہ تمام راویوں میں بہترین راوی، تمام حفاظ میں بہترین حافظ، تمام فقہاء میں بہترین فقیہ تھے۔ لہذا اب یہ بونگی کہیں اور نہ ہانک دینا۔

مختار حیدر: بار بار بتا چکا، لو اب علم حدیث کا ایک حوالہ دیتا ہوں۔ شاید اب سمجھ جاو 😉 (155 کی طرف اشارہ)۔

128 ——— علل الحديث في تهذيب الأحكام

الباب هو أحد ما يسلكه الناقد، ويستعين به على إدراك العلّة: (ويُستعان على إدراكها بتفرّد الراوي وبمخالفة غيره له، مع قرائن تنظمّ إلى ذلك، تنبه العارف بهذا الشأن على إرسال في موصول، أو وقف في مرفوع، أو دخول حديثٍ في حديث، أو وهم واهم...)[1].

فعند تشخيص علّة الحديث واستخراجها عبر النظر ومراجعة الروايات، ومعرفة مراتب الرواة، فإن الناقد سيوازن بين كلّ ذلك، فيستخدم كلّ تلك الطرق كوسائل تساعده في الوصول إلى مراده.

يقول الخطيب البغدادي (ت463هـ) في ذلك: (السبيل إلى معرفة علّة الحديث أن يُجمع بين طرقه، ويُنظر في اختلاف رواته، ويُعتبر بمكانهم من الحفظ، ومنزلتهم في الإتقان والضبط).

وهناك قواعد وضوابط تُمكّن الباحث والناقد في إتباعها من الكشف عن علل الحديث وبيان ضعفه، منها:

أ - مخالفة الراوية لصريح القرآن الكريم

على اعتبار قطعيّة صدوره، فهو الحدّ الفاصل بين الأقوال، وقد أوصى الرسول ﷺ والأئمة ﷺ بذلك.

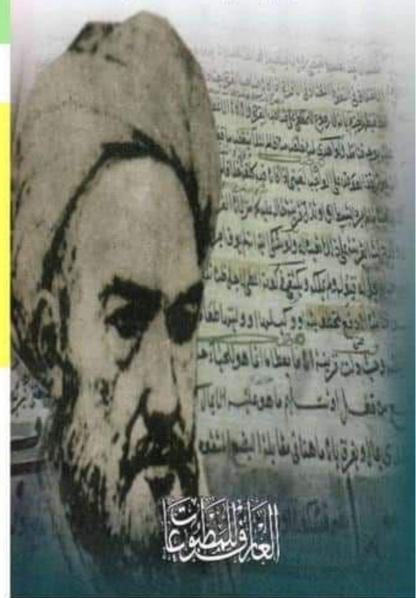
فعن رسول الله ﷺ أنه خطب، فقال: (إن الحديث سيفشوا عليّ، فما أتاكم عنّي يوافق القرآن فهو عنّي، وما أتاكم عنّي يُخالف القرآن فليس عنّي)[2].

وعن الإمام الصادق ﷺ أنه قال: (إذا ورد عليكم حديث فوجدتم له شاهداً من كتاب الله، أو قول رسول الله ﷺ وإلا فالذي جاءكم به أولى به)[3].

ب - مخالفة الرواية لما هو متيقن من الدين

كالتوحيد لله عزّ وجلّ، فهناك روايات فيها مخالفة كبيرة لعقيدة التوحيد الإلهي، كروايات التجسيم، والروايات التي تصف الله سبحانه وتعالى، ففي

(1) الكفاية: 248.
(2) الشافعي، كتاب الأم: 7/ 308.
(3) البرقي، المحاسن: 1/ 351.



مختار حیدر: شیخ طوسی علیہ الرحمہ شیعہ علم حدیث کا ایک اصول بتا رہے ہیں۔ اب جتنی مرضی روایات لاؤ، اگر مخالف قرآن ہوں گی، تو ردی ہیں۔ ویسے یاد ہے نا، تم نے اپنے علماء سے ایسا سنہرا اصول حدیث نہیں مہیا کیا اب تک 😉

مختار حیدر: اپنے بھولے دوست کو مثال دی تھی۔ لو اوپر شیعہ اصول دے چکا۔ (156 کی طرف اشارہ)۔ اور تم نے ابھی تک ایسا اہل سنت کا اصول نہیں دیا، افسوس ہے

مختار حیدر: تمہارا قصور نہیں دوست (157 کی طرف اشارہ)۔ تمہاری دھلائی اس تسلسل سے ہو رہی ہے کہ تمہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا 😉۔

مختار حیدر: اپنے علماء کی لکھی حدیث کی تاریخ پڑھو اور بخاری کا مقدمہ پڑھو دوست۔ سب پتہ چل جائے گا (158 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: 🐓 کی ایک ہی ٹانگ رہے گی۔ (159 کی طرف اشارہ)۔ بہت سمجھا چکا۔ اب جھٹکے انداز میں سمجھاتا ہوں۔

مختار حیدر: یہ علی علیہ السلام کس قرآن کی طرف راغب کر رہے ہیں لوگوں کو؟ غار والے قرآن کی طرف؟

نہج البلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

وَخَلَفَتِ الْأَبْنَآءُ۔ إِلٰى أَنْ بَعَثَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِإِنْجَازِ عِدَتِهِ، وَتَمَامِ نُبُوَّتِهِ۔ مَأْخُوْذًا عَلَى النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقُهُ، مَشْهُوْرَةً سِمَاتُهُ، كَرِيْمًا مِيْلَادُهُ۔ وَأَهْلُ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ مِلَلٌ مُتَفَرِّقَةٌ وَأَهْوَآءٌ مُنْتَشِرَةٌ۔ وَطَوَائِفُ مُتَشَتِّتَةٌ بَيْنَ مُشَبِّهٍ لِلّٰهِ بِخَلْقِهِ أَوْ مُلْحِدٍ فِيْ اسْمِهِ أَوْ مُشِيْرٍ إِلٰى غَيْرِهِ۔ فَهَدَاهُمْ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَأَنْقَذَهُمْ بِمَكَانِهِ مِنَ الْجَهَالَةِ۔ ثُمَّ اخْتَارَ سُبْحَانَهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِقَآئَهُ۔ وَرَضِيَ لَهُ مَا عِنْدَهُ وَأَكْرَمَهُ عَنْ دَارِ الدُّنْيَا وَرَغِبَ بِهِ عَنْ مَقَارَنَةِ الْبَلْوٰى۔ فَقَبَضَهُ إِلَيْهِ كَرِيْمًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَلَّفَ فِيْكُمْ مَاخَلَّفَتِ الْأَنْبِيَاءُ فِيْ أُمَمِهَا إِذْلَمْ يَتْرُكُوْهُمْ هَمَلًا۔ بِغَيْرِ طَرِيْقٍ وَاضِحٍ۔ وَلَا عَلَمٍ قَآئِمٍ كِتَابَ رَبِّكُمْ مُبَيِّنًا حَلَالَهُ وَحَرَامَهُ وَفَرَائِضَهُ وَفَضَائِلَهُ وَنَاسِخَهُ وَمَنْسُوْخَهُ۔ وَرُخَصَهُ وَعَزَائِمَهُ وَخَاصَّهُ وَعَامَّهُ۔ وَعِبَرَهُ وَأَمْثَالَهُ۔ وَمُرْسَلَهُ وَمَحْدُوْدَهُ وَمُحْكَمَهُ وَمُتَشَابِهَهُ۔ مُفَسِّرًا مُجْمَلَهُ وَمُبَيِّنًا غَوَامِضَهُ بَيْنَ مَأْخُوْذٍ مِيْثَاقُ عِلْمِهِ

مسعود تھا۔ اس وقت زمین پر بسنے والوں کے مسلک جدا جدا خواہشیں متفرق و پراگندہ اور راہیں الگ الگ تھیں۔ یوں کہ کچھ اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دیتے، کچھ اس کے ناموں کو بگاڑ دیتے۔ کچھ اُسے چھوڑ کر اوروں کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ خداوند عالم نے آپ کی وجہ سے انہیں گمراہی سے ہدایت کی راہ پر لگایا اور آپ کے وجود سے انہیں جہالت سے چھڑایا۔ پھر اللہ سبحانہٗ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے لقاؤ قرب کے لئے چنا، اپنے خاص انعامات آپ کے لئے پسند فرمائے اور دارِ دنیا کی بود و باش سے آپ کو بلند تر سمجھا اور زحمتوں سے گھری ہوئی جگہ سے آپ کے رخ کو موڑا اور دنیا سے باعزت آپ کو اٹھا لیا۔ حضرت تم میں اُسی طرح کی چیز چھوڑ گئے، جو انبیاء اپنی امتوں میں چھوڑتے چلے آئے تھے۔ اس لئے کہ وہ طریق واضح و نشان محکم قائم کئے بغیر یوں ہی بے قید و بند انہیں نہیں پیغام ربانی پہنچا کہ حجت تمام کریں۔ عقل کے دفینوں کو ابھاریں چھوڑتے تھے۔ پیغمبرؐ نے تمہارے پروردگار کی کتاب تم میں چھوڑی ہے۔ اس حالت میں کہ انہوں نے کتاب[2] کے حلال و حرام، واجبات و مستحبات، ناسخ و منسوخ رخص و عزائم، خاص و عام، عبر و امثال، مقید و مطلق، محکم و متشابہ کو واضح طور سے بیان کر دیا مجمل آیتوں کی تفسیر کر دی۔ اُس کی گتھیوں کو سلجھا دیا اس میں کچھ آیتیں وہ ہیں جن کے جاننے کی پابندی عائد کی گئی ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اگر اُس کے بندے اُن سے ناواقف رہیں تو مضائقہ نہیں۔ کچھ احکام ایسے ہیں جن کا وجوب کتاب سے ثابت ہے اور حدیث سے اُن کے منسوخ ہونے کا پتہ چلتا ہے اور کچھ احکام ایسے ہیں جن پر عمل کرنا حدیث کی رو سے

خطبہ 01

مختار حیدر: کتاب اللہ سے کیسے سچائی سے حکم لگے گا، اگر سامنے موجود ہی نہ ہو:

خطبہ ۱۲۳

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي التَّحْكِيمِ

إِنَّا لَمْ نُحَكِّمِ الرِّجَالَ وَإِنَّا حَكَّمْنَا الْقُرْآنَ وَهٰذَا الْقُرْآنُ إِنَّمَا هُوَ خَطٌّ مَسْطُورٌ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ۔ لَا يَنْطِقُ بِلِسَانٍ وَّ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ تَرْجُمَانٍ۔ وَّإِنَّمَا يَنْطِقُ عَنْهُ الرِّجَالُ۔ وَلَمَّا دَعَانَا الْقَوْمُ إِلَى أَنْ نُحَكِّمَ بَيْنَنَا الْقُرْآنَ لَمْ نَكُنِ الْفَرِيقَ الْمُتَوَلِّيَ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ۔" فَرَدُّهُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ نَحْكُمَ بِكِتَابِهٖ وَرَدُّهُ إِلَى الرَّسُولِ أَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّتِهٖ فَإِذَا حُكِمَ بِالصِّدْقِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَنَحْنُ أَحَقُّ النَّاسِ بِهٖ وَإِنْ حُكِمَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ فَنَحْنُ أَوْلَاهُمْ بِهٖ وَأَمَّا قَوْلُكُمْ لِمَ جَعَلْتَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ أَجَلًا فِي التَّحْكِيمِ فَإِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِيَتَبَيَّنَ الْجَاهِلُ وَيَتَثَبَّتَ الْعَالِمُ۔ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ فِي هٰذِهِ الْهُدْنَةِ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔ وَلَا تُؤْخَذَ بِأَكْظَامِهَا فَتَعْجَلَ عَنْ تَبَيُّنِ الْحَقِّ وَتَنْقَادَ لِأَوَّلِ الْغَيِّ۔ إِنَّ أَفْضَلَ

تحکیم کے بارے میں فرمایا۔

ہم نے آدمیوں کو نہیں بلکہ قرآن کو حکم قرار دیا تھا۔ چونکہ یہ قرآن دو دفتیوں کے درمیان ایک لکھی ہوئی کتاب ہے کہ جو زبان سے بولا نہیں کرتی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اس کے لئے کوئی ترجمان ہو اور وہ آدمی ہی ہوتے ہیں۔ جو اُس کی ترجمانی کیا کرتے ہیں۔ جب ان لوگوں نے ہمیں یہ پیغام دیا کہ ہم اپنے درمیان قرآن کو حکم ٹھہرائیں تو ہم ایسے لوگ نہ تھے کہ اللہ کی کتاب سے منہ پھیر لیتے۔ جبکہ حق سبحانہٗ کا ارشاد ہے کہ "اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو تو (اس کا فیصلہ نپٹانے کے لئے) اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔" اللہ کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کی کتاب کے مطابق حکم کریں اور رسول کی طرف رجوع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ہم اُن کی سنت پر چلیں۔ چنانچہ اگر کتاب خدا سے سچائی کے ساتھ حکم لگایا جائے تو اس کی رو سے سب لوگوں سے زیادہ ہم (خلافت کے) حق دار ہوں گے اور اگر سنت رسولؐ کے مطابق حکم لگایا جائے تو بھی ہم ان سے زیادہ اس کے اہل ثابت ہوں گے۔ اب رہا تمہارا یہ قول کہ "آپ نے تحکیم کے لئے اپنے اور ان کے درمیان مہلت کیوں رکھی۔" تو یہ میں نے اس لئے کیا کہ (اس عرصہ میں) نہ جاننے والا تحقیق کر لے اور جاننے والا اپنے مسلک پر جم جائے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ اس صلح کی وجہ سے اس امت کے حالات درست کر دے اور وہ (بے خبری میں) گلا گھونٹ کر تیار نہ کی جائے کہ حق کے واضح ہونے سے پہلے جلدی میں کوئی قدم نہ اٹھا بیٹھے اور پہلی ہی گمراہی پیچھے لگ جائے بلاشبہ اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو حق پر عمل پیرا رہے چاہے وہ اس کے لئے باعث نقصان و مضرت ہو اور باطل کی طرف رخ

مختار حیدر: اگر لوگوں کا تصفیہ کسی پوشیدہ قرآن سے کریں گے، تو کیا لوگ اسے قرآن کا فیصلہ مانیں گے؟

الْمُبْتَدَعَاتِ الْمُشَبَّهَاتِ هُنَّ الْمُهْلِكَاتُ إِلَّا مَا حَفِظَ اللّٰهُ مِنْهَا وَإِنَّ فِي سُلْطَانِ اللّٰهِ عِصْمَةً لِّأَمْرِكُمْ فَأَعْطُوْهُ طَاعَتَكُمْ غَيْرَ مُلَوَّمَةٍ وَّلَا مُسْتَكْرَهٍ بِهَا وَاللّٰهِ لَتَفْعَلُنَّ أَوْ لَيَنْقُلَنَّ اللّٰهُ عَنْكُمْ سُلْطَانَ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَا يَنْقُلُهُ إِلَيْكُمْ أَبَدًا حَتّٰى يَأْرِزَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِكُمْ۔

إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ تَمَالَؤُوا عَلٰى سَخْطَةِ إِمَارَتِي، وَسَأَصْبِرُ مَا لَمْ أَخَفْ عَلٰى جَمَاعَتِكُمْ۔ فَإِنَّهُمْ إِنْ تَمَّمُوا عَلٰى فَيَالَةِ هٰذَا الرَّأْيِ انْقَطَعَ نِظَامُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّمَا طَلَبُوا هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَدًا لِّمَنْ أَفَاءَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَرَادُوا رَدَّ الْأُمُوْرِ عَلٰى أَدْبَارِهَا۔ وَلَكُمْ عَلَيْنَا الْعَمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْقِيَامُ بِحَقِّهٖ وَالنَّعْشُ لِسُنَّتِهٖ۔

مشابہہ ہو جانے والی جماعتیں ہی تباہ کیا کرتی ہیں مگر وہ کہ جن میں (مبتلا ہونے) سے اللہ بچائے رکھے۔ بلا شبہ حجت خدا کی (اطاعت میں) تمہارے لئے سامان حفاظت ہے۔ لہٰذا تم اس کی ایسی اطاعت کرو کہ جو نہ لائق سرزنش ہو اور نہ بددلی سے بجالائی گئی ہو۔ خدا کی قسم یا تو تمہیں (یہ اطاعت) کر گزرنا ہو گی یا اللہ اسلامی اقتدار تم سے منتقل کر دے گا اور پھر کبھی تمہاری طرف نہیں پلٹائے گا۔ یہاں تک کہ یہ اقتدار دوسروں کی طرف رخ موڑ لے گا۔

یہ لوگ جہاں تک میری خلافت سے نارضامندی کا تعلق ہے آپس میں متفق ہو چکے ہیں اور مجھے بھی جب تک تمہاری پراگندگی کا اندیشہ نہ ہو گا صبر کئے رہوں گا، اگر وہ اپنی رائے کی کمزوری کے باوجود اس میں کامیاب ہو گئے تو مسلمانوں کا (رشتہ) نظم و نسق ٹوٹ جائے گا۔ یہ اس شخص پر جسے اللہ نے امارت و خلافت دی ہے حسد کرتے ہوئے اس دنیا کے طلب گار بن گئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تمام اُمور (شریعت) کو پلٹا کر (دور جاہلیت) کی طرف لے جائیں۔ (اگر تم ثابت قدم رہے تو) تمہارا ہم پر یہ حق ہو گا کہ ہم تمہارے اُمور کے تصفیہ کے لئے کتاب خدا اور سیرت پیغمبر پر عمل پیرا ہوں اور اُن کے حق کو برپا اور اُن کی سنت کو بلند کریں۔

خطبہ ۱۶۸

وَمِنْ كَلَامٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَلَّمَ بِهٖ بَعْضَ الْعَرَبِ وَقَدْ أَرْسَلَهٗ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَمَّا قَرُبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهَا لِيَعْلَمَ لَهُمْ مِّنْهُ حَقِيْقَةَ حَالِهٖ مَعَ أَصْحَابِ الْجَمَلِ لِتَزُوْلَ الشُّبْهَةُ مِنْ نُّفُوْسِهِمْ فَبَيَّنَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَمْرِهٖ

جب امیر المومنینؑ بصرہ کے قریب پہنچے تو وہاں کی ایک جماعت نے ایک شخص کو اس مقصد سے آپ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ ان کے لئے اہل جمل کے متعلق حضرت کے موقف کو دریافت کرے تا کہ اُن کے دلوں سے شکوک مٹ جائیں چنانچہ حضرت نے اُس کے سامنے جمل والوں کے ساتھ اپنے رویہ کی وضاحت فرمائی جس سے اُسے معلوم ہو گیا کہ حضرت حق پر ہیں

مختار حیدر: ایسا کلام قرآن کی مدح، اہمیت اور معیار بنانے کا، اپنے تین خلفاء سے دکھا سکتے ہو؟ اتنا ممکن نہ ہو تو دسواں حصہ ہی دکھادو۔ پھر بتاؤ کہ لوگوں کو چھپے قرآن کی ترغیب دے رہے تھے علی علیہ السلام؟

خطبہ ۱۷۴

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِنْتَفِعُوْا بِبَيَانِ اللّٰهِ، وَاتَّعِظُوْا بِمَوَاعِظِ اللّٰهِ، وَاقْبَلُوْا نَصِيْحَةَ اللّٰهِ ـ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْذَرَ اِلَيْكُمْ بِالْجَلِيَّةِ وَاَخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ وَبَيَّنَ لَكُمْ مَحَابَّهُ مِنَ الْاَعْمَالِ وَمَكَارِهَهُ مِنْهَا لِتَتَّبِعُوْا هٰذِهٖ وَتَجْتَنِبُوْا هٰذِهٖ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ وَاِنَّ النَّارَ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ۔" وَاعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَا مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ اِلَّا يَأْتِيْ فِيْ كُرْهٍ وَمَامِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ شَيْءٌ اِلَّا يَأْتِيْ فِيْ شَهْوَةٍ۔ فَرَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا نَّزَعَ عَنْ شَهْوَتِهٖ۔ وَقَمَعَ هَوٰى نَفْسِهٖ، فَاِنَّ هٰذِهِ النَّفْسَ اَبْعَدُ شَيْءٍ مَنْزَعًا وَاِنَّهَا لَا تَزَالُ تَنْزِعُ اِلٰى مَعْصِيَةٍ فِيْ هَوًى۔ وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمْسِيْ وَلَا يُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظَنُوْنٌ عِنْدَهٗ۔ فَلَا يَزَالُ زَارِيًا عَلَيْهَا وَمُسْتَزِيْدًا لَّهَا فَكُوْنُوْا كَالسَّابِقِيْنَ قَبْلَكُمْ وَالْمَاضِيْنَ اَمَامَكُمْ قَوَّضُوْا مِنَ الدُّنْيَا تَقْوِيْضَ الرَّاحِلِ وَطَوَوْهَا طَيَّ الْمَنَازِلِ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ هُوَ النَّاصِحُ الَّذِيْ لَا يَغُشُّ، وَالْهَادِي الَّذِيْ لَا يُضِلُّ، وَالْمُحَدِّثُ الَّذِيْ

خداوند عالم کے ارشادات سے فائدہ اٹھاؤ اور اس کے موعظوں سے نصیحت حاصل کرو اور اس کی نصیحتوں کو مانو کیونکہ اُس نے واضح دلیلوں سے تمہارے لئے کسی عذر کی گنجائش نہیں رکھی اور تم پر (پوری طرح) حجّت کو تمام کردیا ہے اور اپنے پسندیدہ و ناپسند اعمال تم سے بیان کردیئے ہیں تاکہ اچھے اعمال بجالاؤ اور بُرے کاموں سے بچو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت ناگواریوں میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ خواہشوں میں گھرا ہوا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی ہر اطاعت ناگوار صورت میں اور اس کی ہر معصیت عین خواہش بن کر سامنے آتی ہے۔ خدا اُس شخص پر رحمت کرے جس نے خواہشوں سے دوری اختیار کی اور اپنے نفس کے ہوا و ہوس کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ دیا، کیونکہ نفس خواہشوں میں لامحدود درجہ تک بڑھنے والا ہے اور وہ ہمیشہ خواہش و آرزوئے گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اللہ کے بندو! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ مومن (زندگی کے) صبح و شام میں اپنے نفس سے بدگمان رہتا ہے اور اس پر (کوتاہیوں) کا الزام لگاتا ہے اور اس سے (عبادتوں میں) اضافہ کا خواہش مند رہتا ہے۔ تم ان لوگوں کی طرح بنو کہ جو تم سے پہلے آگے بڑھ چکے ہیں اور تمہارے قبل اس راہ سے گزر چکے ہیں انہوں نے دنیا سے یوں اپنا رخت سفر باندھا جس طرح مسافر اپنا ڈیرا اٹھا لیتا ہے اور دنیا کو اس طرح طے کیا جس طرح (سفر کی) منزلوں کو یاد رکھو کہ یہ قرآن ایسا نصیحت کرنے والا ہے جو فریب نہیں دیتا اور ایسا ہدایت کرنے والا ہے جو گمراہ نہیں کرتا اور ایسا بیان کرنے والا ہے جو جھوٹ نہیں بولتا۔ جو بھی اس قرآن کا ہم نشین ہوا وہ ہدایت کو

لَا یَکْذِبُ۔ وَمَا جَالَسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اَحَدٌ اِلَّا قَامَ عَنْهُ بِزِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ: زِیَادَةٍ فِیْ هُدًی: اَوْنُقْصَانٍ مِنْ عَمًی۔ وَاعْلَمُوْآ اَنَّهٗ لَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ مِنْ فَاقَةٍ، وَلَا لِاَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْاٰنِ مِنْ غِنًی فَاسْتَشْفُوْهُ مِنْ اَدْوَائِكُمْ وَاسْتَعِیْنُوْا بِهٖ عَلٰی لَاوَائِكُمْ، فَاِنَّ فِیْهِ شِفَآءً مِّنْ اَكْبَرِ الدَّآءِ وَهُوَ الْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ وَالْغَیُّ وَالضَّلَالُ۔ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ بِهٖ، وَتَوَجَّهُوْا اِلَیْهِ بِحُبِّهٖ، وَلَا تَسْاَلُوْا بِهٖ خَلْقَهٗ اِنَّهٗ مَا تَوَجَّهَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ۔ وَاعْلَمُوْآ اَنَّهٗ شَافِعٌ وَّمُشَفَّعٌ، وَّقَآئِلٌ وَّ مُصَدَّقٌ وَّاَنَّهٗ مَنْ شَفَعَ لَهُ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُفِّعَ فِیْهِ، وَمَنْ مَحَلَ بِهِ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صُدِّقَ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَلَا اِنَّ كُلَّ حَارِثٍ مُبْتَلًی فِیْ حَرْثِهٖ وَعَاقِبَةِ عَمَلِهٖ غَیْرَ حَرَثَةِ الْقُرْاٰنِ، فَكُوْنُوْا مِنْ حَرَثَتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ۔ وَاسْتَدِلُّوْا مِنْ حَرَثَتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ۔ وَاسْتَدِلُّوْهُ عَلٰی رَبِّكُمْ، وَاسْتَنْصِحُوْهُ عَلٰی اَنْفُسِكُمْ، وَاتَّهِمُوْا عَلَیْهِ اٰرَآئَكُمْ وَاسْتَغِشُّوْا فِیْهِ اَهْوَآءَكُمْ الْعَمَلَ الْعَمَلَ، ثُمَّ النِّهَایَةَ النِّهَایَةَ۔ وَالْاِسْتِقَامَةَ الْاِسْتِقَامَةَ، ثُمَّ الصَّبْرَ الصَّبْرَ، وَالْوَرَعَ الْوَرَعَ۔ اِنَّ لَكُمْ نِهَایَةً

بڑھا کر اور گمراہی وضلالت کو گھٹا کر اس سے الگ ہوا۔ جان لو کہ کسی کو قرآن (کے تعلیمات) کے بعد (کسی اور لائحہ عمل کی احتیاج نہیں رہتی اور نہ کوئی قرآن سے (کچھ سیکھنے) سے پہلے اس سے بے نیاز ہوسکتا ہے۔ اس سے اپنی بیماریوں کی شفا چاہو اور اپنی مصیبتوں پر اس سے مدد مانگو۔ اس میں سفر ونفاق اور ہلاکت وگمراہی جیسی بڑی بڑی مرضوں کی شفا پائی جاتی ہے اس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگو اور اس کی شفا پائی جاتی ہے اس کے وسیلہ سے اللہ سے مانگو اور اس کی دوستی کو لئے ہوئے اس کا رخ کرو اور اسے لوگوں سے مانگنے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ یقیناً بندوں کے لئے اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا اس جیسا کوئی ذریعہ نہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت مقبول اور ایسا کلام کرنے والا ہے (جس کی ہر بات) تصدیق شدہ ہے۔ قیامت کے دن جس کی یہ شفاعت کرے گا، وہ اس کے حق میں مانی جائیں گی اور اُس روز جس کے عیوب بتائے گا تو اس کی بارے میں بھی اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔ قیامت کے دن ایک ندا دینے والا پکار کر کہے گا کہ دیکھو قرآن کی کھیتی بونے والوں کے علاوہ ہر بونے والا اپنی کھیتی اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں مبتلا ہے۔ لہٰذا تم قرآن کی کھیتی بونے والے اور اس کے پیروکار بنو، اور اپنے پروردگار تک پہنچنے کے لئے اُس سے پندونصیحت چاہو اور اس کے مقابلہ میں اپنی خواہشوں کو غلط وفریب خوردہ سمجھو۔ عمل کرو۔ عمل کرو اور عاقبت وانجام کو دیکھو، استوار و برقرار رہو، پھر یہ کہ صبر کرو، تقویٰ وپرہیز گاری اختیار کرو، تمہارے لئے ایک منزل منتہا ہے اپنے کو وہاں تک پہنچاؤ، اور تمہارے لئے ایک نشان ہے اس سے ہدایت حاصل کرو۔ اسلام کی ایک حد ہے، تم اس حد

مختار حیدر: ایسا کلام قرآن کی مدح، اہمیت اور معیار بنانے کا، اپنے تین خلفاء سے دکھا سکتے ہو؟ اتنا ممکن نہ ہو تو دسواں حصہ ہی دکھادو۔ پھر بتاؤ کہ لوگوں کو چھپے قرآن کی ترغیب دے رہے تھے علی علیہ السلام؟

مِنْ حَلْقَتِهَا، وَانْتِشَارٍ مِنْ سَبَبِهَا، وَعَفَاءٍ مِنْ أَعْلَامِهَا، وَتَكَشُّفٍ مِنْ عَوْرَاتِهَا، وَقِصَرٍ مِنْ طُولِهَا، جَعَلَهُ اللّٰهُ بَلَاغًا لِرِسَالَتِهِ، وَكَرَامَةً لِأُمَّتِهِ، وَرَبِيعًا لِأَهْلِ زَمَانِهِ، وَرِفْعَةً لِأَعْوَانِهِ، وَشَرَفًا لِأَنْصَارِهِ۔ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ نُورًا لَا تُطْفَأُ مَصَابِيحُهُ وَسِرَاجًا لَا يَخْبُو تَوَقُّدُهُ، وَبَحْرًا لَا يُدْرَكُ قَعْرُهُ، وَمِنْهَاجًا لَا يُضِلُّ نَهْجُهُ، وَشُعَاعًا لَا يُظْلِمُ ضَوْءُهُ، وَفُرْقَانًا لَا يُخْمَدُ بُرْهَانُهُ وَتِبْيَانًا لَا تُهْدَمُ أَرْكَانُهُ۔ وَشِفَاءً لَا تُخْشَى أَسْقَامُهُ، وَعِزًّا لَا تُهْزَمُ أَنْصَارُهُ، وَحَقًّا لَا تُخْذَلُ أَعْوَانُهُ۔ فَهُوَ مَعْدِنُ الْإِيمَانِ وَبُحْبُوحَتُهُ وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ وَبُحُورُهُ، وَرِيَاضُ الْعَدْلِ وَغُدْرَانُهُ، وَأَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ وَبُنْيَانُهُ، وَأَوْدِيَةُ الْحَقِّ وَغِيطَانُهُ، وَبَحْرٌ لَا يَنْزِفُهُ الْمُسْتَنْزِفُونَ، وَعُيُونٌ لَا يُنْضِبُهَا الْوَارِدُونَ، وَمَنَازِلُ لَا يَضِلُّ نَهْجَهَا الْمُسَافِرُونَ، وَأَعْلَامٌ لَا يَعْمَى عَنْهَا السَّائِرُونَ وَآكَامٌ لَا يَجُوزُ عَنْهَا الْقَاصِدُونَ جَعَلَهُ اللّٰهُ رِيًّا لِعَطَشِ الْعُلَمَاءِ، وَرَبِيعًا لِقُلُوبِ الْفُقَهَاءِ، وَمَحَاجَّ لِطُرُقِ الصُّلَحَاءِ، وَدَوَاءً لَيْسَ

یاروانصار کی رفعت وعزت کا سبب قرار دیا۔ پھر آپ پر ایک ایسی کتاب نازل فرمائی جو (سراپا) نور ہے جس کی قندیلیں گل نہیں ہوتیں، ایسا چراغ ہے جس کی لو خاموش نہیں ہوتی، ایسا دریا ہے جس کی تھاہ نہیں لگائی جاسکتی۔ ایسی شاہراہ ہے جس میں راہ پیمائی بے راہ نہیں کرتی۔ ایسی کرن ہے جس کی چھوٹ مدہم نہیں پڑتی۔ وہ ایسا (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والا ہے جس کی دلیل کمزور نہیں پڑتی۔ ایسا کھول کر بیان کرنے والا ہے جس کے ستون منہدم نہیں کیے جاسکتے وہ سراسر شفا ہے (کہ جس کے ہوتے ہوئے روحانی) بیماریوں کا کھٹکا نہیں وہ سرتا سر عزت وغلبہ ہے جس کے یار و مددگار شکست نہیں کھاتے، وہ (سراپا) حق ہے جس کے معین و معاون بے مدد چھوڑے نہیں جاتے۔ وہ ایمان کا معدن اور مرکز ہے اس سے علم کے چشمے پھوٹتے اور دریا بہتے ہیں۔ اس میں عدل کے چمن اور انصاف کے حوض ہیں۔ وہ اسلام کا سنگ بنیاد اور اس کی اساس ہے۔ حق کی وادی اور اُس کا ہموار میدان ہے۔ وہ ایسا دریا ہے کہ جسے پانی بھرنے والے ختم نہیں کرسکتے۔ وہ ایسا چشمہ ہے کہ پانی الچنے والی اُسے خشک نہیں کرسکتے۔ وہ ایسا گھاٹ ہے کہ اُس پر اترنے والوں سے اُس کا پانی گھٹ نہیں سکتا۔ وہ ایسی منزل ہے کہ جس کی راہ میں کوئی راہرو بھٹکتا نہیں۔ وہ ایسا نشان ہے کہ چلنے والے کی نظر سے اوجھل نہیں ہوتا۔ وہ ایسا ٹیلہ ہے کہ حق کا قصد کرنے والے اس سے آگے گزر نہیں سکتے۔ اللہ نے اسے عالموں کی تشنگی کے لئے سیرابی فقہیوں کے دلوں کے لئے بہار اور نیکوں کی راہ گزر کے لئے شاہراہ قرار دیا ہے، یہ ایسی دوا ہے کہ جس سے کوئی مرض نہیں رہتا۔ ایسا نور ہے جس میں تیرگی کا گزر نہیں۔ ایسی رسی ہے کہ جس کے حلقے مضبوط ہیں، ایسی چوٹی ہے کہ جس کی پناہ گاہ محفوظ ہے۔ جو اُس سے وابستہ ہو اس کے لئے سرمایہ عزت ہے جو اس کے حدود میں داخل ہو اس کے

خطبہ 196

مختار حیدر: کیا علی علیہ السلام نے اپنی حکومت کے دوران چھپے ہوئے قرآن پر عمل کیا؟ اور صحابہ کرام خاموش رہے؟

(وَقَدْ مَضٰی شَیْءٌ مِّن ھٰذَا الْکَلَامِ فِیْمَا تَقَدَّمَ بِخِلَافِ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ)

لیکن اس روایت کے الفاظ پہلی روایت سے کچھ مختلف ہیں)۔

خطبہ ۲۰۳

(وَمِنْ کَلَامٍ لَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ) کَلَّمَ بِہٖ طَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرَ بَعْدَ بَیْعَتِہٖ بِالْخِلَافَۃِ وَقَدْ عَتَبَا عَلَیْہِ مِنْ تَرْكِ مَشْوَرَتِھِمَا وَالْاِسْتِعَانَۃِ فِی الْاُمُوْرِ بِھِمَا۔ لَقَدْ نَقَمْتُمَا یَسِیْرًا وَاَرْجَأْتُمَا کَثِیْرًا۔ اَلَا تُخْبِرَانِیْ اَیُّ شَیْءٍ لَکُمَا فِیْہِ حَقٌّ دَفَعْتُکُمَا عَنْہُ، وَاَیُّ قِسْمٍ اسْتَأْثَرْتُ عَلَیْکُمَا بِہٖ، اَمْ اَیُّ حَقٍّ رَفَعَہٗ اِلَیَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ضَعُفْتُ عَنْہُ اَمْ جَھِلْتُہٗ، اَمْ جَھِلْتُہٗ، اَمْ اَخْطَأْتُ بَابَہٗ وَاللّٰہِ مَا کَانَتْ لِیْ فِی الْخِلَافَۃِ رَغْبَۃٌ وَّلَا فِی الْوِلَایَۃِ اِرْبَۃٌ۔ وَلٰکِنَّکُمْ دَعَوْتُمُوْنِیْ اِلَیْھَا وَحَمَلْتُمُوْنِیْ عَلَیْھَا فَلَمَّا اَفْضَتْ اِلَیَّ نَظَرْتُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَمَا وَضَعَ لَنَا وَاَمَرَنَا بِالْحُکْمِ بِہٖ فَاتَّبَعْتُہٗ، وَمَا اسْتَنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاقْتَدَیْتُہٗ فَلَمْ اَحْتَجْ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی رَأْیِکُمَا وَلَا رَأْیِ غَیْرِکُمَا، وَلَا وَقَعَ حُکْمٌ جَھِلْتُہٗ فَاَسْتَشِیْرَکُمَا وَاِخْوَانِیَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَلَوْ کَانَ ذٰلِكَ لَمْ اَرْغَبْ عَنْکُمَا وَلَا عَنْ غَیْرِکُمَا۔ وَاَمَّا مَا ذَکَرْتُمَا مِنْ اَمْرِ الْاُسْوَۃِ

حضرت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد طلحہ اور زبیر نے آپ سے شکایت کی کہ اُن سے کیوں (اُمور حکومت میں مشورہ نہیں لیا جاتا اور کیوں اُن سے امداد کی خواہش نہیں کی جاتی تو حضرت نے فرمایا)

ذرا سی بات پر تو تمہارے تیور بگڑ گئے ہیں اور بہت سی چیزوں کو تم نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ کیا مجھے بتا سکتے ہو کہ کسی چیز میں تمہارا حق تھا اور میں نے اُسے دبا لیا ہو یا تمہارے حصہ میں کوئی چیز آتی ہو اور میں نے اُس سے دریغ کیا ہو یا کسی مسلمان نے میرے سامنے کوئی دعویٰ پیش کیا ہو اور میں اس کا فیصلہ کرنے سے عاجز رہا اُس کے حکم سے جاہل رہا ہوں، یا صحیح طریق کار سے خطا کی ہو۔ خدا کی قسم! مجھے تو کبھی بھی اپنے لئے خلافت اور حکومت کی حاجت و تمنا نہیں رہی۔ تم ہی لوگوں نے مجھے اس کی طرف دعوت دی اور اس پر آمادہ کیا۔ چنانچہ جب وہ مجھ تک پہنچ گئی تو میں نے اللہ کی کتاب کو نظر میں رکھا اور جو لائحہ عمل اُس نے ہمارے سامنے پیش کیا اور جس طرح فیصلہ کرنے کا اُس نے حکم دیا میں اُسی کے مطابق چلا اور جو سنت پیغمبر قرار پا گئی اُس کی پیروی کی۔ اُس میں نہ تو تم سے کبھی مجھے رائے لینے کی احتیاج ہوئی اور نہ تمہارے علاوہ کسی اور سے، لیکن تم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ میں نے (بیت المال سے) برابر کی تقسیم جاری کی ہے تو یہ میری رائے کا حکم اور میری خواہش نفسانی

مختار حیدر: یہ معاویہ پارٹی نے چھپے ہوئے قرآن کی دعوت دی تھی؟ جو قبول کی گئی۔

الْقِتَالِ لِيُعْلَمَ أَيُّنَا الْمَرِينُ عَلَى قَلْبِهِ وَالْمُغَطَّى عَلَى بَصَرِهِ، فَأَنَا أَبُو حَسَنٍ قَاتِلُ جَدِّكَ وَخَالِكَ وَأَخِيكَ شَدْخًا يَوْمَ بَدْرٍ، وَذٰلِكَ السَّيْفُ مَعِي، وَبِذٰلِكَ الْقَلْبِ أَلْقَى عَدُوِّي، مَا اسْتَبْدَلْتُ دِينًا، وَلَا اسْتَحْدَثْتُ نَبِيًّا، وَإِنِّي لَعَلَى الْمِنْهَاجِ الَّذِي تَرَكْتُمُوهُ طَائِعِينَ وَدَخَلْتُمْ فِيهِ مُكْرَهِينَ۔ وَزَعَمْتَ أَنَّكَ جِئْتَ ثَائِرًا بِعُثْمَانَ۔ وَلَقَدْ عَلِمْتَ حَيْثُ وَقَعَ دَمُ عُثْمَانَ فَاطْلُبْهُ مِنْ هُنَاكَ إِنْ كُنْتَ طَالِبًا، فَكَأَنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ تَضِجُّ مِنَ الْحَرْبِ إِذَا عَضَّتْكَ ضَجِيجَ الْجِمَالِ بِالْأَثْقَالِ وَكَأَنِّي بِجَمَاعَتِكَ تَدْعُونِي جَزَعًا مِنَ الضَّرْبِ الْمُتَتَابِعِ وَالْقَضَاءِ الْوَاقِعِ وَمَصَارِعَ بَعْدَ مَصَارِعَ.... إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ، وَهِيَ كَافِرَةٌ جَاحِدَةٌ، أَوْ مُبَايِعَةٌ حَائِدَةٌ۔

فریق کوکشت وخون سے معاف کروتا کہ پتہ چل جائے کہ کس کے دل پر زنگ کی تہیں چڑھی ہوئی اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ میں (کوئی اور نہیں) وہی ابو الحسن ہوں کہ جس نے تمہارے نانا[1] تمہارے ماموں[2] اور تمہارے[3] بھائی کے پرخچے اڑا کر بدر کے دن مارا تھا۔ وہی تلوار اب بھی میرے پاس ہے اور اُسی دل گردے کے ساتھ اب بھی دشمن سے مقابلہ کرتا ہوں۔ نہ میں نے کوئی دین بدلا ہے، نہ کوئی نیا نبی کھڑا کیا ہے اور میں بلاشبہ اُسی شاہراہ پر ہوں جسے تم نے اپنے اختیار سے چھوڑ رکھا تھا اور پھر بجبوری اس میں داخل ہوئے اور تم ایسا ظاہر کرتے ہو کہ کہ تم خون عثمان کا بدلہ لینے کو اٹھے ہو حالانکہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کا خون کس کے سر ہے۔ اگر واقعی بدلہ ہی لینا منظور ہے تو انہی سے لو۔

اب[1] تو وہ (آنے والا) منظر میری آنکھوں میں پھر رہا ہے کہ جب جنگ تمہیں دانتوں سے کاٹ رہی ہوگی اور تم اس طرح بلبلاتے ہو گے جس طرح بھاری بوجھ سے اونٹ بلبلاتے ہیں اور تمہاری جماعت تلواروں کی تابڑ توڑ مار، سر پر منڈلانے والی قضا اور کشتیوں کے پشتے لگ جانے سے گھبرا کر مجھے کتاب خدا کی طرف دعوت دے رہی ہوگی۔ حالانکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کافر اور حق کے منکر ہیں یا بیعت کے بعد اسے توڑ دینے والے ہیں۔

مکتوب نمبر 10

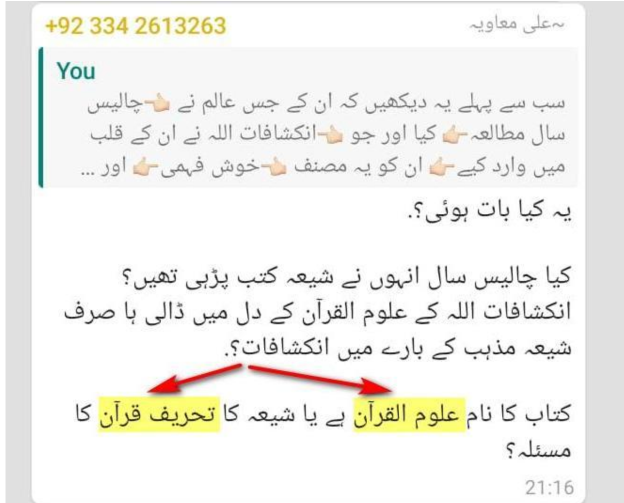
[1] عتبہ بن ربیعہ [2] ولید بن عتبہ [3] حنظلہ ابن ابی سفیان

[1] امیر المومنین علیہ السلام کی یہ پیشین گوئی جنگ صفین کے متعلق ہے جس میں مختصر سے لفظوں میں اس کا پورا منظر کھینچ دیا ہے۔ چنانچہ ایک طرف معاویہ عراقیوں کے حملوں سے حواس باختہ ہو کر بھاگنے کی سوچ رہا تھا اور دوسری طرف اس کی فوج موت کی پیہم یورش سے گھبرا کر چلا رہی تھی اور آخر کار جب بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو قرآن کو نیزوں پر اٹھا کر صلح کا شور مچا دیا اور اس حیلہ سے بچے کھچے لوگوں نے اپنی جان بچائی۔

اس پیشین گوئی کو کسی قیاس وتخمین یا واقعات سے اخذ نتائج کا نتیجہ نہیں قرار دیا جا سکتا اور نہ ان جزئی تفصیلات کا فراست و دوررس بصیرت سے احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان پر سے وہی پردہ اٹھا سکتا ہے جس کا ذریعہ اطلاع پیغمبر کی زبان وحی ترجمان ہو، یا القائے ربانی۔

مختار حیدر: میرے دوست، سب جانتے ہیں کہ تمہیں اتنا لاجواب کر چکا کہ اگر تم میں خودداری ہوئی تو آئندہ مناظرہ کرنا چھوڑ دو گے۔(160 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: قارئین، معاویہ صاحب تو حواس سے بے گانہ ہو چکے(161 کی طرف اشارہ)۔ آپ ان کو بتائیں کہ شیعہ کے تحریف قرآن کی بحث بھی 👈 علوم القرآن 👉 کا حصہ ہے۔ اسی لیے افغانی صاحب نے اس موضوع کو بھی شامل کیا ہے کتاب میں۔

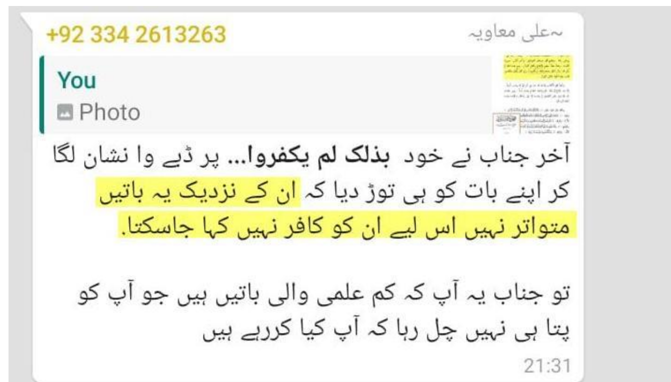


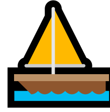
مختار حیدر: جی ہاں، اتنی پریشانی کہ بستر مرگ پر بھی پریشر ائز کرنے سے بعض نہ آئے(162 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: قارئین، آپ نے بے وقوف دوست والی کہانی تو سنی ہوئی ہے نا(163 کی طرف اشارہ)۔ معاویہ صاحب نے اپنے استاد عالم کو اس میسج کے ذریعے دروغ گو کہہ دیا۔ یعنی شیعہ کتب پڑھے بغیر ہی افغانی صاحب شیعہ کتب سے عبارات نقل کر گئے، سبحان اللہ۔

مختار حیدر: میرے سادہ دل دوست، تمہیں سمجھ نہیں آئی مگر قارئین سمجھ چکے۔ یہ نافع صاحب نے جھوٹ گھڑا ہے۔ اب پتہ لگ گیا کہ حقیقت کیا ہے؟(164 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: قارئین 👇 توجہ فرمائیں(165 کی طرف اشارہ)۔



قارئین کرام، معاویہ صاحب نے اپنی ہی  میں بہت بڑا سوراخ کر لیا ہے۔ دوست میں کہہ چکا کہ مناظرے اور دینی بحث تمہارے بس کا روگ نہیں۔ کچھ چھابڑی وغیرہ لگا لو۔ ☜ تم نے قرآن مجید پر بہت بڑا سوالیہ نشان لگا دیا ہے ☞۔ اگر تمہاری زبان بولوں تو تم قرآن مجید کے بھی منکر ہو گئے ہو اور صحابہ کرام کی گستاخی بھی کر رہے ہو۔

یہ جہالت والا میسج لکھ مارا۔ ارے نادان دوست، اگر صحابہ کرام اس قرآن کو متواتر نہیں سمجھتے تھے تو تم کس منہ سے لوگوں کو منواتے ہو قرآن مجید کا متواتر ہونا؟ تم وہ باتیں مسلمانوں سے منوانا چاہتے ہو جن کو صحابہ کرام نہیں مانتے تھے۔ تم صحابہ کرام کی گستاخی کر رہے ہو دوست۔ توبہ کرو۔

کیا تم بھول گئے کہ ویسے تو تم لوگ صحابہ کرام کی پیروی کے دعویدار بنتے ہو۔ اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہو۔ اب اس معاملے میں صحابہ کرام کی پیروی کیوں نہیں کر رہے؟ ان کی پیروی کرو اور قرآن مجید کو غیر متواتر مانو۔ تاکہ لوگ تم پر کفر کا فتویٰ لگائیں۔

پہلے تو تم اپنے اساتذہ کے ہی استاد بن رہے تھے، اب ثابت ہوا کہ تم صحابہ کرام کے بھی استاد بننے کی کوشش کرتے ہو۔ جب:

☜ صحابہ کرام نے قرآن مجید کو متواتر نہیں مانا ☞

☜ صحابہ کرام نے قرآن مجید کو متواتر نہیں مانا ☞

☜ صحابہ کرام نے قرآن مجید کو متواتر نہیں مانا ☞

تو تم کون ہو جو دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن مجید متواتر ہے۔

قارئین، یہ اصل چہرہ ہے تکفیری لوگوں کا۔ یہ لوگ جب دلیل کا جواب نہ دے پائیں تو صحابہ کرام کی گستاخی سے بھی باز نہیں آتے۔ قارئین، سیدھی بات ہے، جب صحابہ کرام نے قرآن مجید کو متواتر نہیں مانا، تو اب قرآن مجید کو متواتر نہ ماننے والے کسی بھی شخص پر فتویٰ لگانا صحابہ کرام کی گستاخی ہے۔ کیونکہ یہ فتویٰ اُن پر بھی جائے گا، جو کہ ہرگز کسی کو بھی قابل قبول نہیں ہے۔

مختار حیدر: بہت اچھے بھئی بہت اچھے (166 کی طرف اشارہ)۔ بزرگ بستر مرگ پر پڑے ہیں اور تم ان کی شادیاں کرا رہے ہو، آفرین ہے ایسے جانشینوں پر۔

مختار حیدر: علی علیہ السلام کی تفسیر پر دشمنی نکالی گئی، بقول مصنف (167 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میرے دوست، تمہیں ایسا مذہب سمجھاؤں گا کہ ہمیشہ یاد رکھو گے۔ پریشان نہیں ہونا بس (168 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: سبحان اللہ (169 کی طرف اشارہ)۔ کیا کہنے جناب کے۔ یہ میسج ہم سنبھال کر رکھیں گے۔ جب ہم زیر زبر اور اس سے بھی بڑھ کر الفاظ و آیات کے فرق سامنے رکھتے ہیں تو تم لوگ رونے لگتے ہو کہ یہ تو قرات کا فرق ہے۔ اب اصل بات

منہ سے نکلی کہ اعراب کا فرق بھی آجائے تو یہ تحریف ہے۔ قارئین، اعراب کی فرق کے درجنوں صحیح سند روایات موجود ہیں کتب اہل سنت میں۔ معاویہ صاحب نے آج مانا کہ یہ تحریف ہے۔

مختار حیدر: قرآن مجید بہت بڑی کسوٹی ہے ہمارے یہاں(170 کی طرف اشارہ)۔ دوسرا یہ کہ قرآن مجید کے محفوظ ہونے کی خبریں احاد نہیں۔ وضاحت نہ ہونے کا جواب دے چکا۔ مگر تمہیں نظر نہیں آئے گا۔ مجبوری میں پڑھنے کا منہ توڑ جواب دے چکا مسلم کی حدیث سے۔

مختار حیدر: اگلی ٹرن کے قابل کہاں چھوڑوں گا تمہیں دوست(171 کی طرف اشارہ)۔

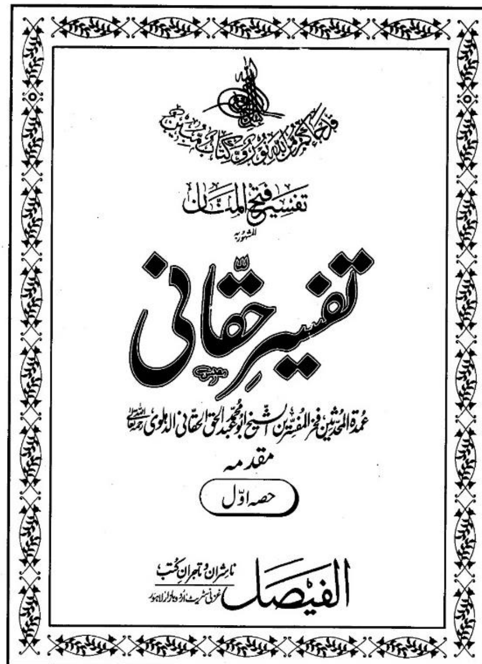
مختار حیدر: قارئین کرام، شرائط طے تھیں کہ ایک نئی دلیل دی جائے گی ایک ٹرن میں۔ پچھلی ٹرن میں بھی معاویہ صاحب نے تین دلائل دیے۔ ہم نے نشاندھی کی اور اعتراضات کے جواب دے کر صرف ایک نئی دلیل دی۔ معاویہ صاحب نے اس مرتبہ پھر تحریف کے تین دلائل دیے۔ لہذا اب ہم بھی دو دلائل سابقہ ٹرن کے اور تین دلائل اس ٹرن کے پیش کریں گے۔ ایک مرتبہ معاویہ صاحب کے دعویٰ کی رد میں اور ایک مرتبہ اپنے جواب دعویٰ کے اثبات میں۔ یوں کل دس نئے دلائل کا ہمارا حق محفوظ ہے۔

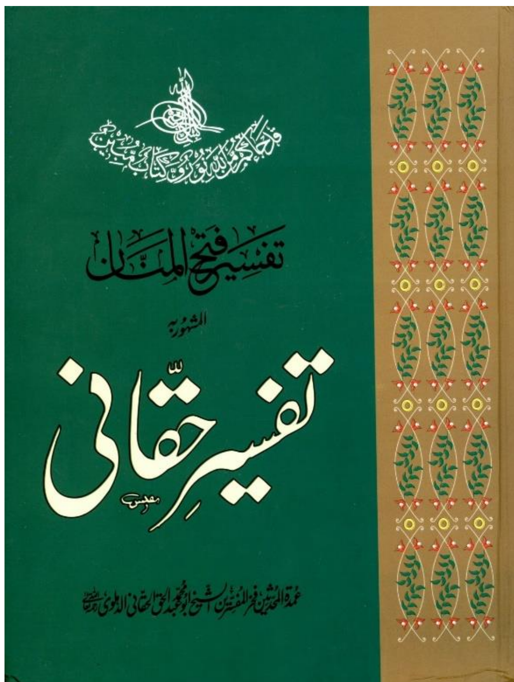
مختار حیدر: 👆 یہ نظر میں رکھیے گا(133 کی طرف اشارہ)۔

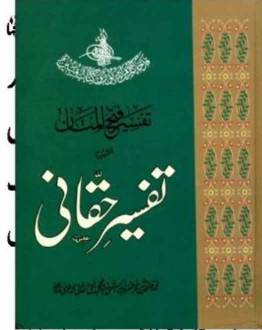
مختار حیدر: قارئین، یہ حاصل ہے ہمارے چار نقاط کا۔(ٹرن کے آغاز میں مختار صاحب کے ان الفاظ کی طرف اشارہ 👈 👈 👈 قارئین، ہمارے چار چیلنج میں سے ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ افغانی صاحب کے بارے بے تکی کہی گئی۔ کیرانوی صاحب جو تو ہاتھ بھی نہیں لگایا 😉۔ اپنے دعویٰ کے مطابق دلیل نہیں دی۔ اب ان شاء اللہ ان کی مہلت ختم ہے۔ ان کا دعویٰ دفن ہونے جارہا ہے اسی ٹرن میں 👉 👉 👉)۔

مختار حیدر: اب میں چند مزید اہل سنت علماء پیش کرتا ہوں، جو متعصب اور جاہل نہیں تھے

مختار حیدر: سرورق:







پہلے کی گئی تھی سات یا چھ نسخے نقل کرا کے عراق اور شام اور مصر وغیرہ دیارِ اسلام میں بھجواد...
کو دے دیا۔ اور جن لوگوں نے اپنے نسخوں میں بطورِ تفسیر کے وہ جملے جو آنحضرت ﷺ ...
جن کو بعض لوگ آیت منسوخ التلاوۃ سمجھتے تھے اِن کے مصاحف مثلاً کے رفعِ اختلاف کی نیت...
کو پچھلے قرنوں میں کوئی قرآن کی آیات نہ سمجھنے لگے۔ منجملہ ان کے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ک...
بلاکم وکاست انہیں نسخوں کے مطابق اہلِ اسلام میں قرآن ہے والحمد للہ علیٰ ذلک۔ اس م...
کرتے ہیں:

(۱) یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے مصاحف کو کیوں جلایا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رفعِ اختلاف کے لیے نیک نیتی سے جلانا کچھ بے ادبی نہیں۔

(۲) یہ کہ تفسیرِ اتقان وغیرہ کتب میں مذکور ہے کہ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ یہ آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ الآیہ میں نے تمام جگہ تلاش کی کہیں نہ ملی مگر ابی خزیمہ انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملی اور اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک آیت لکھی ہوئی ہمارے ہاں پلنگ کے تلے پڑی تھی بکری کھا گئی۔ پس اسی طرح اور روایات بھی ہیں کہ جن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ممکن ہے کہ اسی طرح قرآن کی بہت آیات رہ گئی ہوں یا حضرات عثمان اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم نے وہ آیات کہ جن میں اہلِ بیت کی مدح تھی درج نہ کی ہوں۔ چنانچہ شیعہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے دس پارہ قرآن مجید کے گم کر دیے اور بعض شیعہ سورۃ حسنین اور سورہ علی اور سورہ فاطمہ پڑھا کرتے ہیں مگر قرآن میں ان کا کہیں پتا نہیں معلوم ہوا کہ یہ سورتیں نکال ڈالیں۔ اس شبہ بے اصل کو بعض پادریوں نے اتنا پھیلایا کہ اس میں رسالے لکھ ڈالے چنانچہ عبدالمسیح اور ماسٹر رامچند راور عماد الدین نے اس میں بڑا ہی زور مار کر قرآن مجید میں تحریف ثابت کی ہے لیکن جواب اس کا بہت سہل ہے اور وہ یہ کہ اگر ایسی ایسی دو چار کیا سو دو سو روایات بھی ہماری کتبِ معتبرہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہما سے نقل کی جاویں اور سب کو علی سبیل فرضِ محال تسلیم بھی کیا جاوے بلکہ اس سے بڑھ کر ہماری طرف سے اتنی بات اور ملا دی جاوے کہ ایک آیت کیا بلکہ دس بیس آیتیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کسی کے مصحف میں بھی نہ ملیں تھیں اور سو دو سو آیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بکری بلکہ پورا یا نصف قرآن بھی کھا گئی تھی تب بھی قرآن میں باعتبارِ اصل منزل کے ایک حروف کی بھی کمی ممکن نہ تھی۔ ہاں اگر عیسائیوں کی اناجیل اور یہود کی تورات کی طرح قرآن کا دارومدار ایک آدھ نسخے پر ہوتا تو احتمال تھا کہ ایک دو ورق جانے سے کچھ قرآن جاتا رہا ہو مگر یہاں تو حفظ پر دارومدار تھا اور اول ہی قرن میں بیشمار ایسے پکے حافظ موجود تھے کہ جن میں سے ایک ایک قرآن کے لفظ لفظ پر حاوی تھا۔ خیر آپ اس اہلِ زبان کے زمانہ کو تو جانے دیجیے۔ ذرا اس ضعفِ اسلام کے زمانے کو ہی دیکھ لیجئے۔ اگر اس وقت روئے زمین پر ایک نسخہ بھی قرآن کا نہ رہے (خدانکند) تو ایک ادنیٰ گاؤں کے لوگ اپنی یاد سے اس کو حرف بحرف[1] لکھوا سکتے ہیں۔ پس انجیل و تورات پر قیاس کر کے یہ گمان کرنا محض بیہودہ خیال ہے۔ رہا شیعہ کا وہ خیال سو وہ جہلاء

---

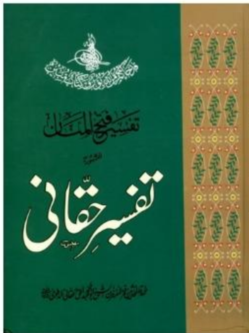
[1] اس مقام پر مجھ کو ایک حکایت یاد آئی۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ جب ابتداءِ عملداری انگریزی میں یہاں پادری لوگ آئے تو انہوں نے بخیالِ خام اس بات کے کہ یہاں مطابع تو ہیں نہیں قلمی نسخوں پر مدار ہے۔ مسلمانوں سے قرآن مجید گران گران قیمت کو خریدنے شروع کئے اور سالہا یہ ←

کی گپ ہے آج تک سلف سے لے کر خلف تک کوئی محقق شیعہ بلکہ کوئی اہلِ اسلام بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔ چنانچہ علماءِ شیعہ اس خیال کی برأت اپنی کتابوں میں بڑی شدومد سے کرتے ہیں۔ شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ اپنے رسالہ عقائد یہ میں کہتے ہیں کہ جو قرآن کہ اللہ نے حضرت کو دیا تھا وہی ہے کہ جواب لوگوں کے پاس موجود ہے۔ نہ اس میں کچھ کم ہوا ہے نہ زیادہ۔ ''تفسیر مجمع البیان میں کہ جو شیعہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے سید مرتضٰی کہتے ہیں'' جو قرآن کہ عہدِ پیغمبر علیہ السلام میں تھا وہی اب بھی ہے بلا تفاوت۔'' قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مصائب النواصب میں لکھتے ہیں کہ یہ بات جو شیعہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ وہ قرآن میں تغیر و تبدل کے قائل ہیں محض غلط ہے۔ محققینِ شیعہ میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں اور جو کوئی کہے تو اس کا کیا اعتبار ہے۔'' ملا صادق شرح کلینی میں لکھتے ہیں۔ ''یہ قرآن اسی طرح امام مہدی تک سالم رہے گا۔'' محمد بن حسن عاملی کہتے ہیں کہ جو روایات پر ذرا بھی نظر کرے گا یقینی طور پر جان جائے گا کہ قرآن میں بچند وجوہ کمی و زیادتی ناممکن ہے''
اور بالفرض کوئی صاحب یہ عقیدہ بھی رکھے تو ہم اس کو دو وجہ سے قائل کرتے ہیں:

(۱) یہ کہ ائمۂ اہلِ بیت اور بنی ہاشم بالخصوص آلِ علی رضی اللہ عنہ اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بنی فاطمہ نے کیوں اپنے مصاحف کو محفوظ نہ رکھا۔ بلا سے شیعہ ہی میں وہ قرآن مروج اور مستعمل ہوتا۔ اور خیر اگر ظاہر اس کو نہ رکھتے چھپا ہی کے رکھتے' ورنہ حفظ ہی کے طور سے متوارث رکھتے بلکہ اصل حمیتِ اسلام تو یہ تھی کہ اس خیانتِ قرآن کے بارے میں مخالفین کو علی رؤس الاشہاد فضیحت کرتے۔ اول تو جس طرح کچھ نہ کچھ لوگ ہر زمانے میں ان کے ساتھ ہوتے رہے ہیں اس وقت بھی ہوتے۔ ورنہ بنی ہاشم تو ضرور ساتھ دیتے اور اگر کوئی نہ دیتا تو خدا تو ساتھ ضرور ہی دیتا کہ جس نے قریش کے مقابلہ میں ایک یتیم' بیکس' بے زور یعنی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کی اور روئے زمین پر اس کا مذہب پھیلا دیا ورنہ خیر جس طرح امامت اور ریاست کے بارے میں نوبت بشہادت پہنچی اس خاص دینی کام میں پہنچتی تو کیا تھا زہے نصیب اب پادری صاحب فرمایئے وہ کونسا بے حمیت شیعہ ہے جو اپنے اکابر علیہم السلام کی نسبت یہ بدگمانیاں جائز رکھ کر پرائے شگن کے لیے اپنی ناک کٹائے گا اصحابِ ثلٰثہ کی ضد میں اپنے بزرگوں کو برا کہہ کے قرآن کی تحریف کا قائل ہو جائے گا۔

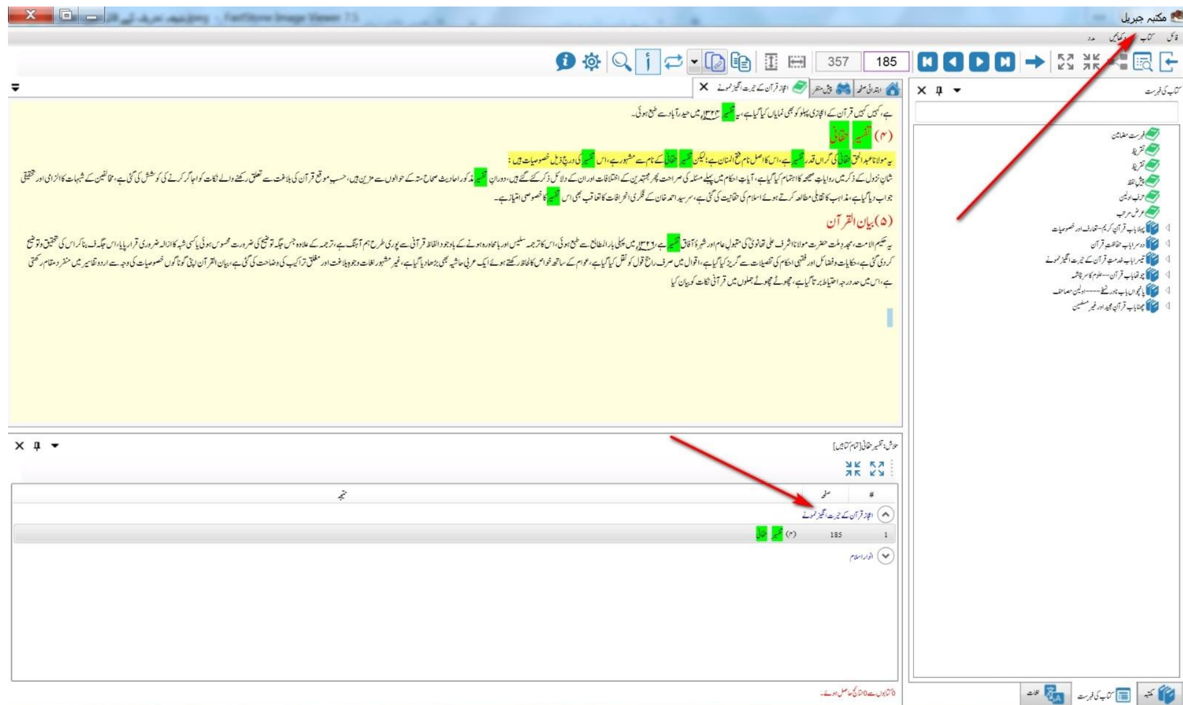
(۲) ان آیات کا کیا جواب ہے کہ جن میں خدا پاک نہایت تاکید کے ساتھ اس کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہے قال تعالٰی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ

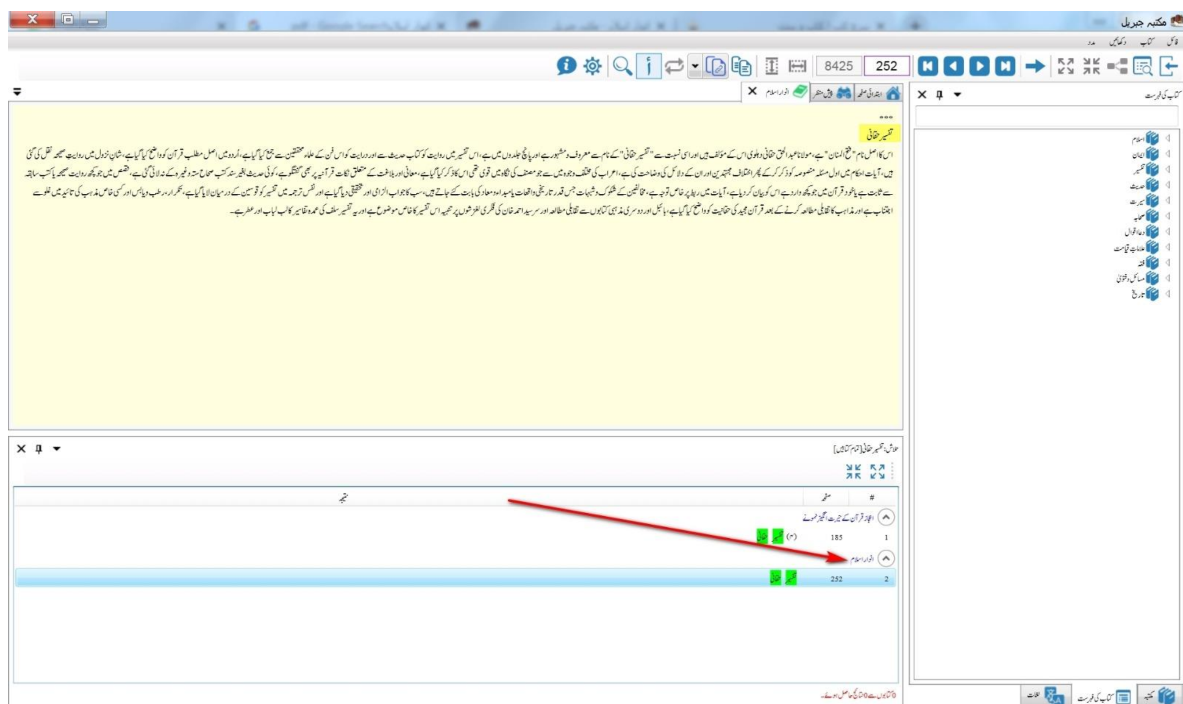
تنبیہ: ماسٹر رامچندر نے اپنی کتاب تحریف القرآن اور پادری عماد الدین نے کتاب ہدایت المسلمین میں اور دیگر پوادر نے اپنی اپنی تصانیف میں اس الزام کے دفعہ میں (کہ تورات وانجیل میں متقدمینِ اہل کتاب کی بددیانتی یا غفلت سے بیشمار

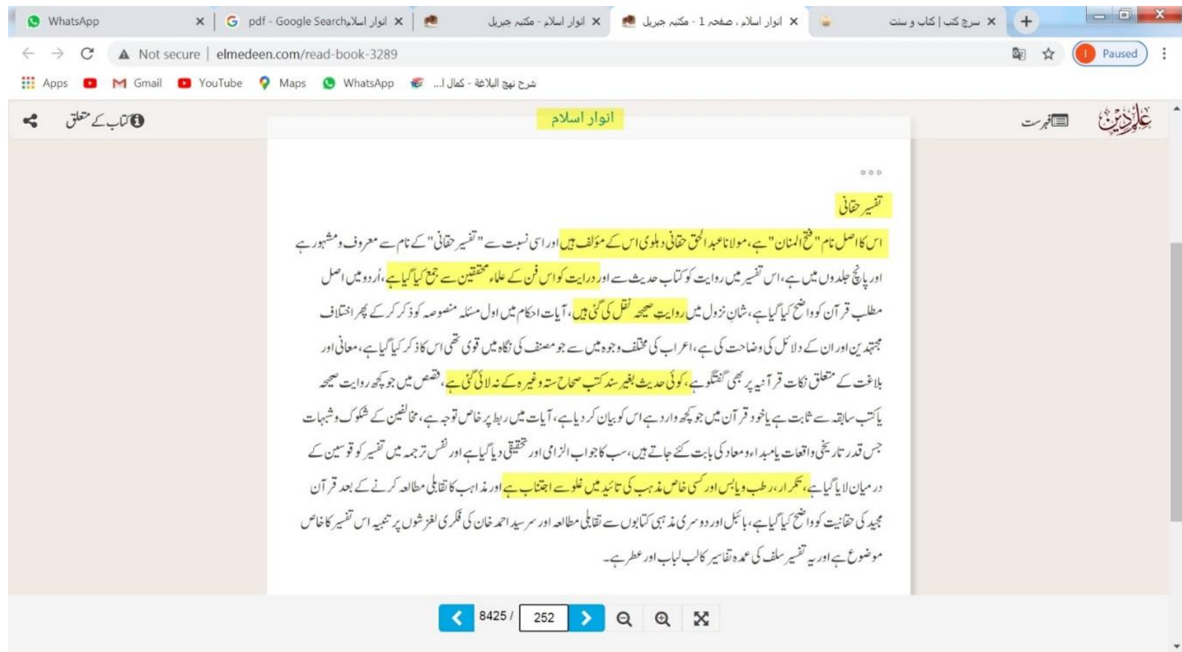


← معاملہ رہا چنانچہ میرٹھ اور دہلی کے نواح کے بہت لوگ معمر اس کی شہادت دیتے ہیں۔ وہ بزرگ کہتے ہیں کہ ایک پادری می
ان سے پوچھا کہ سچ کہو یہ اس قدر نسخے تم کیوں خریدتے ہو؟ بالآخر بڑے اصرار سے اس نے یہ راز بتلایا کہ یہاں کے م
لوگوں سے نسخے خرید لیے جائیں۔ پھر جب نہایت نایاب ہوں تو لندن سے مختلف نسخے قرآن مجید کے طبع کر کے یہا
فروخت کیے جائیں پس مسلمانوں میں بڑا اختلاف قرآن میں پڑ جائے گا اور دینِ مسیحی کا خوب ظہور ہوگا وہ کہتے ہیں می
سے کچھ بھی نہ ہوگا ناحق روپیہ صرف کرتے ہو چنانچہ اس کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور خریدنا موقوف کیا۔ والعلم عند اللہ ۱۲ منہ

ق مختار حیدر: قارئین، سلجھے ہوئے اور قرآن و حدیث سمجھنے والے اہل سنت علماء اس تکفیر بازی میں نہیں الجھے، جس کا شکار معاویہ صاحب ہیں۔ عبد الحق حقانی دہلوی صاحب بھی دیوبندی اکابرین میں سے ہیں۔







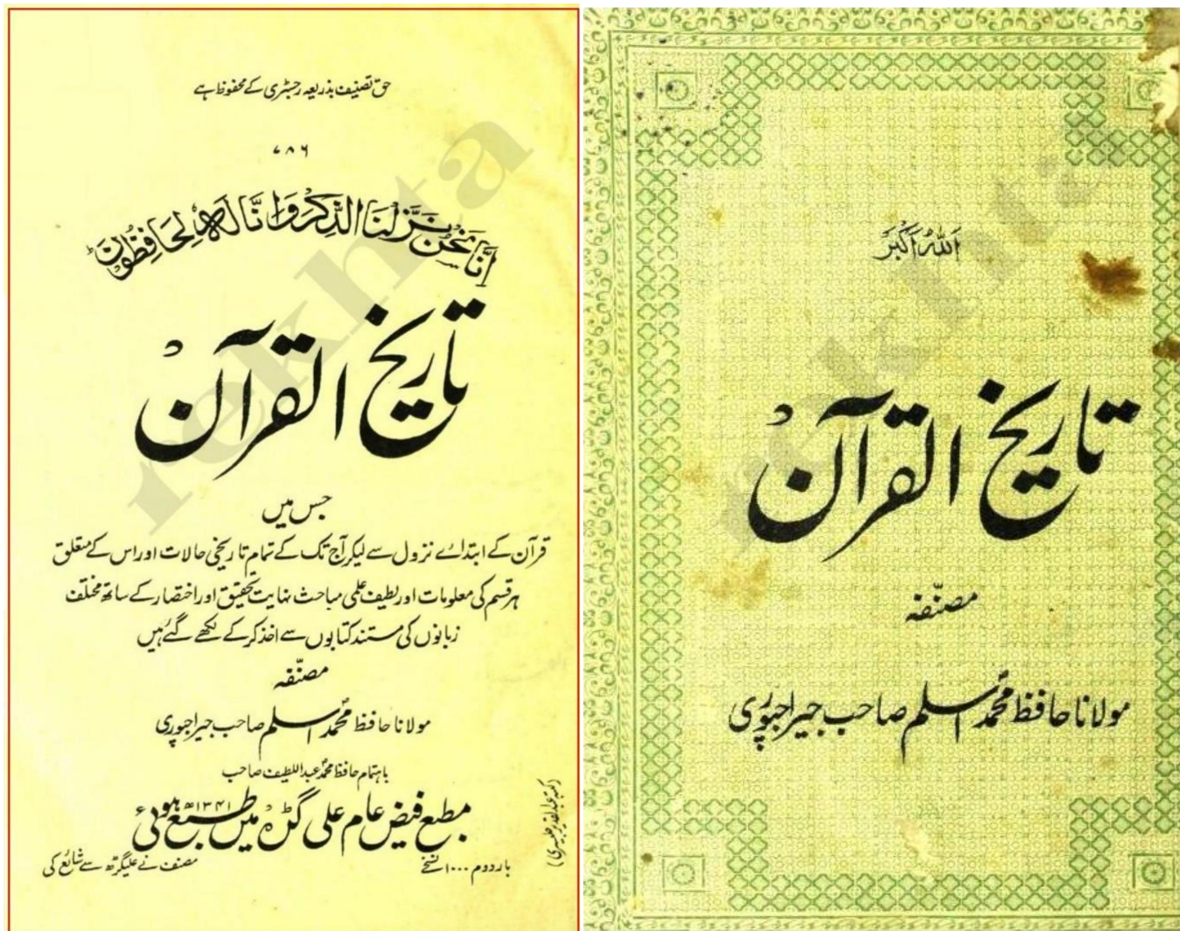
انوار اسلام

تفسیر حقانی

اس کا اصل نام "فتح المنان" ہے، مولانا عبد الحق حقانی دہلوی اس کے مؤلف ہیں اور اسی نسبت سے "تفسیر حقانی" کے نام سے معروف و مشہور ہے اور پانچ جلدوں میں ہے، اس تفسیر میں روایت کو کتاب حدیث سے اور درایت کو اس فن کے علماء محققین سے جمع کیا گیا ہے، اُردو میں اصل مطلب قرآن کو واضح کیا گیا ہے، شانِ نزول میں روایت صحیحہ نقل کی گئی ہیں، آیات احکام میں اول مسئلہ منصوصہ کو ذکر کرکے پھر اختلاف مجتہدین اور ان کے دلائل کی وضاحت کی ہے، اعراب کی مختلف وجوہ میں سے جو مصنف کی نگاہ میں قوی تھی اس کا ذکر کیا گیا ہے، معانی اور بلاغت کے متعلق نکات قرآنیہ پر بھی گفتگو ہے، کوئی حدیث بغیر سند کتب صحاح ستہ وغیرہ کے نہ لائی گئی ہے، قصص میں جو کچھ روایت صحیحہ یا کتب سابقہ سے ثابت ہے یا خود قرآن میں جو کچھ وارد ہے اس کو بیان کردیا ہے، آیات میں ربط پر خاص توجہ ہے، مخالفین کے شکوک وشبہات جس قدر تاریخی واقعات یا مبداء و معاد کی بابت کئے جاتے ہیں، سب کا جواب الزامی اور تحقیقی دیا گیا ہے اور نفس ترجمہ میں تفسیر کو قوسین کے درمیان لایا گیا ہے، تکرار، رطب ویابس اور کسی خاص مذہب کی تائید میں غلو سے اجتناب ہے اور مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد قرآن مجید کی حقانیت کو واضح کیا گیا ہے، بائبل اور دوسری مذہبی کتابوں سے تقابلی مطالعہ اور سرسید احمد خان کی فکری لغزشوں پر تنبیہ اس تفسیر کا خاص موضوع ہے اور یہ تفسیر سلف کی عمدہ تفاسیر کا لب لباب اور عطر ہے۔

8425 / 252

مختار حیدر: یہ ایک اور اہل سنت عالم۔ حافظ اسلم جیراجپوری۔



حق تصنیف بذریعہ رجسٹری کے محفوظ ہے

۷۸۶

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

تاریخ القرآن

جس میں

قرآن کے ابتدائے نزول سے لیکر آج تک کے تمام تاریخی حالات اور اس کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور لطیف علمی مباحث نہایت تحقیق اور اختصار کے ساتھ مختلف زبانوں کی مستند کتابوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں

مصنفہ

مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری

باہتمام حافظ محمد عبد اللطیف صاحب

مطبع فیض عام علی گڑھ میں طبع ہوئی ۱۳۴۱

بار دوم ۱۰۰۰ نسخے

مصنف نے علیگڈھ سے شائع کی

اللہ اکبر

تاریخ القرآن

مصنفہ

مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری

صدر اوّل میں نقطے بھی نہیں لگائے جاتے تھے نہ اعراب دیئے جاتے تھے۔ اور اُمت کا تواتر قرأت کافی سمجھا جاتا تھا۔ جب حدود اسلام زیادہ وسیع ہو گئے تو مزید احتیاط کے لئے حجاج بن یوسف نے نصر بن عاصم کاتب سے اس قسم کے مصاحف لکھائے جن میں نقطوں اور حرکتوں کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ اور اُس وقت سے اس کی پابندی ہونے لگی۔

نیز ابتدا میں قرآن خط کوفی میں لکھا جاتا تھا۔ چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں ابن مقلہ وزیر نے جب خط نسخ کو درست کیا تو اس میں لکھا جانے لگا۔

شیعہ اور قرآن

فرقہ شیعہ کی ایک جماعت نے جب اُن عقائد کو جو امامت اور ائمہ اہل بیت کے متعلق ان کو تلقین کئے گئے تھے قرآن میں نہ پایا اور نہ اپنے اماموں کے نام کی کوئی سورہ اُن کو ملی تو اُنہوں نے کہہ دیا کہ قرآن ناقص ہے اور صحابہ نے اسمیں سے کچھ اجزا نکال ڈالے ہیں۔ لیکن جن کو کچھ بھی علم تھا اُنہوں نے تسلیم کیا کہ قرآن مجید ہر قسم کی نقص وزیادتی سے پاک ہے اور کوئی تغیر و تبدل اس میں واقع نہیں ہوا ہے۔

علامہ ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ بابویہ قُمّی لکھتے ہیں۔

اعتقاد نا فی القرآن انہ کلام اللہ ووحیہ وتنزیلہ وکتابہ وانہ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا	ہمارا اعتقاد قرآن پاک کی نسبت یہ ہے کہ وہ اللہ کا کلام۔ اللہ کی وحی۔ اللہ کی تنزیل اور اللہ کی کتاب ہے۔ یقیناً باطل نہ اسکے آگے

من خلفه - وانه لقصص الحق وانه لقول فصل وما هو بالهزل وان الله تبارك وتعالى محدثه ومنزله وربّه وحافظه - وان القرآن الذى انزله الله تعالى على نبيه محمّد صلى الله عليه وسلم هو ما بين الدّفتين وهو ما فى ايدى النّاس ليس باكثر من ذالك (كتاب الاعتقاد قلمى)

سے اس میں شامل ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے اس میں سچی باتیں ہیں اور کھری باتیں ہیں وہ مذاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا پیدا کرنے والا۔ آتارنے والا۔ رب اور نگہبان ہے وہ قرآن جس کو اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا تھا وہی ہے جو اب دونوں دفتیوں میں ہے اور لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے زیادہ نہیں تھا۔

اس قول میں بجز اسکے کہ کلام اللہ کو مخلوق کہا ہے بعینہ اسی عقیدہ کا اظہار ہے جو جمہور اہل اسلام کا ہے۔

علامہ طبرسی نے تفسیر مجمع البیان میں شریف مرتضیٰ علم الہدےٰ کا قول نقل کیا ہے۔

ان القرآن كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مجموعًا مولفًا على ما هو عليه الآن - واستدل على ذالك بان القرآن كان يدرس ويحفظ جميعه فى ذالك الزمان حتى عين جماعة من الصحابة فى حفظهم له - وانه كان يعرض على النبى

حقیقت یہ ہے کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسی طرح مکمل اور مرتب تھا جس طرح کہ اب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس زمانہ میں لوگ پورا قرآن پڑھتے تھے اور حفظ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک جماعت اسی کے حفظ کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اور جو لوگ یاد کرتے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم ویتلی علیہ - و	کے پاس جاکراس کو دہراتے تھے اور سناتے
ان جماعۃ من الصحابۃ مثل عبداللہ	تھے- صحابہ میں سے ایک جماعت مثلاً عبداللہ
بن مسعود وابی بن کعب وغیرھما	بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ نے کئی بار سارا
ختموا القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ	قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا- ان سب
وسلم عدۃ ختمات وکل ذالک یدل	باتوں پر تھوڑا سا غور کرنے سے ظاہر ہوجاتا ہے
بادنیٰ تامل علیٰ انہ کان مجموعًا ومولفًا	کہ قرآن مکمل مدوّن اور مرتب تھا نہ کہ منتشر اور
غیر مبتورٍ ومبثوثٍ وان من خالف	متفرق- امامیہ اور حشویہ میں سے جن لوگوں نے
ذالک من الامامیۃ والحشویۃ لایعتد	اسکے خلاف کہا ہے وہ کسی شمار قطار میں نہیں
بخلافھم- فان الخلاف مضاف الیٰ قومٍ من	ہیں- کیونکہ یہ اختلاف ان چند راویانِ حدیث
اصحاب الحدیث نقلوا اخبارًا ضعیفۃً ظنّوا	کی وجہ سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے ضعیف روایتیں
صحّتہا- لایرجع بمثلھا عن المعلوم	نقل کرکے اُن کو صحیح خیال کرلیا- ایسی روایتیں
المقطوع صحتہ (تفسیر مجمع البیان للطبرسی جلد اصفحہ ہ مطبوعہ ایران)	ایک قطعی اور یقینی اعتقاد کو زائل نہیں کرسکتیں

علّامہ محمد بن الحسن الحر العاملی جو فرقہ امامیہ کے مشہور محدّث ہیں اُنکا قول ہے-

ہر کسیکہ تتبع آثار وتفحص تواریخ واخبار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن

درغایت واعلیٰ درجۂ تواتر بودہ- وآلاف صحابہ حفظ ونقل میکردند آنرا-

ودر عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجموع ومؤلف بودہ-

(شرح کافی ملاصادق صفحہ ۶، جلد ۲ مطبوعہ قسطنطنیہ)

ملامحسن تفسیر صافی میں لکھتے ہیں-

قد روی جماعۃ من اصحابنا وقوم	ہمارے فرقہ کی ایک جماعت اور عوام حشویہ

من الحشوية العامة ان في القرآن تغيرا ونقصانا۔ والصحيح من مذهب اصحابنا خلافه۔ وبلغت حد الم تبلغه في ماذكرناه لان القرآن معجزة النبوة وماخذ العلوم الشرعية والاحكام الدينية۔ وعلماء المسلمين قد بلغوا في حفظه وحمايته الغاية حتى عرفوا كل شيء اختلف فيه من اعرابه وقراءته وحروفه وآياته فكيف يجوز ان يكون مغيرا او منقوصا مع العناية الصادقة والضبط الشديد

نے روایت کی ہے کہ قرآن میں تغیر اور نقصان ہے۔ لیکن صحیح مذہب ہمارے اصحاب کا اسکے خلاف ہے جو اس سے بھی زیادہ ہے جتنا ہم نے بیان کیا۔ کیونکہ قرآن نبوت کا معجزہ ہے علوم شرعیہ اور احکام دینیہ کا ماخذ ہے۔ علماء اسلام اس کی حفاظت اور حمایت حد سے زیادہ کرتے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ اُس کے اعراب قرآت حروف اور آیات کے تمام اختلافات کو اُنہوں نے منضبط کر لیا۔ پھر باوجود اس قدر ضبط شدید اور انتہائی توجہ کے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ قرآن میں تبدیلی یا کمی ہو جاتی۔

سید العلماء مولانا سید حسین لکھتے ہیں

وبیانِ امر ثانی یعنی سہولت اثبات تواتر قرآن مجید و مصحف حمید بنا بر طریقۂ اہل حق پس ازیں راہ است کہ زمانِ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام امتداد کشید۔ واز سیرت و عمل حضرات دریں مُدّتِ متطاولہ بجز تسلیم قرآنیت ما بین الدفتین امرے دیگر بظہور نہ پیوستہ۔ بلکہ در کتابت و تلاوت و اظہار فضل و کرامت و بیان فضائل و مثوبات سُوَر و آیات و مقام احتجاج بر خصام و استناد بر احکام واحدًا بعد واحدٍ مدار کار بریں مصاحف بودہ و تعویل و اعتماد بر آں نمودہ اند۔

اس کے بعد پھر لکھتے ہیں

ولم یزل الرواۃ عنہم و نقلۃ الاثار منہم صلواۃ اللہ علیہم کانوا متفقین ومجتمعین علی نقل ذالك۔ وقد تعاضدت کلماتہم وتواترت روایاتہم علی ھذا المعنی بحیث لایشك فیہ ولا ریب یعتریہ۔ واذا ثبت اعتبار الائمۃ علیہم السلام علی ذالك و استنادھم ورکونہم الیہ فقد زال احتمال الزیادۃ والالحاق وتوھم الاختلاف وقولہم وتقریرھم وفعلہم حجۃ بالاتفاق۔	ہمیشہ سے رواۃ اور ناقلین ائمہ صلوات اللہ علیہم سے بالاتفاق اور بالاجماع اسی قرآن کو نقل کرتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ اور اس امر پر اُنکی اس قدر قوی اور متواتر روایتیں ہیں کہ اُن میں نہ شک ہوسکتا ہے نہ شبہ کیا جا سکتا ہے۔ اور جب ائمہ علیہم السلام کا اسی قرآن پر اعتبار کرنا اسی کو سند سمجھنا اور اسی پر مدار کار رکھنا ثابت ہوگیا تو اس کے متعلق زیادتی اور الحاق کا احتمال اور جھوٹ کا وہم بالکل زائل ہوگیا اس لئے کہ ائمہ کا قول و فعل اور بیان بالاتفاق حجت ہے۔

(حدیقہ سلطانیہ مطبوعہ شاہی باب سوم صفحہ ۱۸۶-۱۸۷)

ملا صادق نے شرح کلینی میں لکھا ہے۔

یظھر القرآن بھذا الترتیب عند ظھور الامام الثانی عشر ویشھر بہ	بارہویں امام کے ظہور کے وقت یہی قرآن اسی ترتیب کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا میں پھیلیگا۔

قاضی نور اللہ شوستری مصائب النواصب میں لکھتے ہیں

ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال	شیعہ امامیہ کی طرف یہ بات جو منسوب کی گئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں تغیر واقع ہوگیا

به جمهور الامامية انما قال به شرذمة قليلة لا اعتداد بهم فيما بينهم۔	ہے جمہور امامیہ اسکے قائل نہیں ہیں۔ اس کا قائل صرف ایک چھوٹا سا گروہ ہے جو امامیہ میں کسی شمار میں نہیں سمجھا جاتا۔

مجتہد العصر مولانا سید دلدار علی قرآن کے مکمل ہونے کے دلائل لکھنے کے بعد کہتے ہیں۔

فهذا الذی تلونا علیك من كلام الاصحاب یشهد علی ابین الوجوه ان ماقلنا بتواتر ما بین الدفتین من وقت الرسول صلی الله علیه وسلم الی زماننا هذا هو المطابق للحق الصواب (عماد الاسلام جلد سوم صفحہ ٣٣)	سلف کے یہ اقوال جو ہم نے بیان کئے نہایت بدیہی طور پر اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ ہمنے جو یہ کہا ہے کہ قرآن جو دونوں دفتیوں میں موجود ہے اس کا تواتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک ثابت ہے بالکل ٹھیک اور حق کے مطابق ہے۔

یہ ان علماء امامیہ کے اقوال ہیں جو اہل تشیع میں مقبول اور مستند ہیں۔ اور ان اقوال میں نہ کسی تاویل کی گنجائش ہے نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں نے تقیہ سے کہا ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے علماء اہل سنت کی تردید میں رسائل لکھے ہیں ان کی نسبت تقیہ کا گمان نہیں کیا جا سکتا۔ اور ابو جعفر قمی کی کتاب الاعتقاد اور ملا محسن کی تفسیر صافی یہ دونوں کتابیں شیعہ کے نصاب درس میں داخل ہیں۔ اس لئے یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے عقیدہ کے خلاف اپنے فرقہ کو تعلیم دینگے۔

مختار حیدر: فی الحال یہ دو علماء ہیں۔ کل ان شاء اللہ اگلی ٹرن میں ایسا عالم پیش کروں گا کہ معاویہ صاحب خوش ہو کر عش عش کر اٹھیں گے 😉۔ دو دلائل کے بعد اپنے جواب دعویٰ کے مطابق دلائل دیتا ہوں۔ پہلے ہم نے شیخ صدوق علیہ الرحمہ کے عمل سے دلیل دی تھی۔ اب ان کا قول پیش ہے کہ وہ تحریف کے قائل نہیں تھے۔(184)۔

[۳۳]

باب الاعتقاد في مبلغ القرآن

قال الشيخ أبوجعفر رحمه الله: اعتقادنا أنّ[1] القرآن الذي أنزله[2] الله تعالى على نبيّه محمّد صلى الله عليه وآله وسلم [1] هو ما بين الدفّتين، [2]

1- عن النبي الأعظم صلى الله عليه وآله وسلم: إنّ الله عزّ وجلّ أنزل عليّ القرآن. الأمالي للصدوق: ۱۲۱ ضمن ح ۱۱۲ مجلس ۱۵.

2- عن الإمام أميرالمؤمنين عليه السلام:... هذا القرآن إنّما هو خطٌ مستور [مسطور ـ خل] بين الدفّتين...

نهج البلاغة: ۱۸۳ خطبة ۱۲۵، عنه البحار: ۳۳/...

وعن الإمام الصادق عليه السلام: ما بين الد...

(ضمن الأصول الستة عشر): ۱۱۱.

قال الشيخ المفيد رحمه الله: لا شكّ أن الذي بين ...

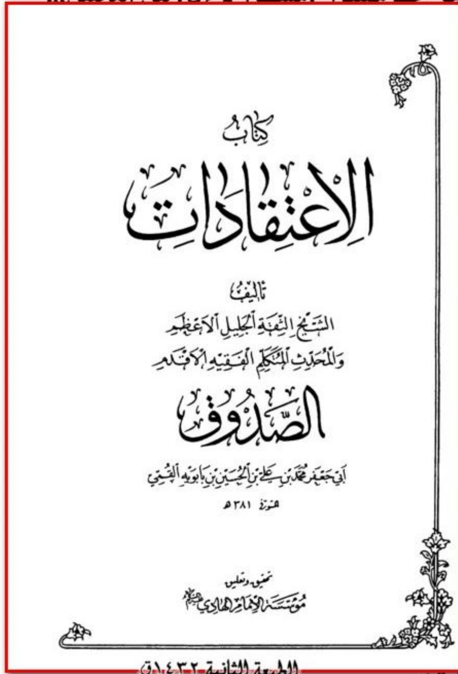
وتنزيله، وليس فيه شيء من كلام البشر. المس...

وقال الشيخ الطوسي رحمه الله: إنّ القرآن معجزة ...

فممّا لايليق به أيضاً؛ لأنّ الزيادة فيه مُجمع ...

من مذهب المُسلمين خلافه، وهو الأليق با...

المرتضى رحمه الله، وهو الظاهر في الروايات. التبيا...



الطبعة الثانية ۱٤۳۲ق
الطبعة الثالثة: ۱٤۳٥ق

---

۱) في ب بدل العنوان و ما بعده إلى هنا: «و». ۲) «أنزل» ب.

مختار حیدر: شیخ طوسی علیہ الرحمہ کا قول کہ وہ تحریف کے قائل نہیں تھے۔(185)۔

فصل

في ذكر جمل لابد من معرفتها قبل الشروع في تفسير القرآن

إعلم ان القرآن معجزة عظيمة على صدق النبي عليه السلام ، بل هو من أكبر المعجزات وأشهرها . غير أن الكلام في إعجازه ، وجهة إعجازه ، واختلاف الناس فيه ، لا يليق بهذا الكتاب ، لأنه يتعلق بالكلام في الأصول . وقد ذكره علماء أهل التوحيد ، وأطنبوا فيه ، واستوفوه غاية الاستيفاء . وقد ذكرنا منه طرفاً صالحاً في شرح الجمل ، لا يليق بهذا الموضع ، لأن استيفاءه يخرج به عن الغرض واختصاره لا يأتي على المطلوب ، فالاحالة عليه أولى .

والمقصود من هذا الكتاب علم معانيه ، وفنون أغراضه . وأما الكلام في زيادته ونقصانه فما لا يليق به ايضاً ، لأن الزيادة فيه مجمع على بطلانها . والنقصان منه . فالظاهر أيضاً من مذهب المسلمين خلافه ، وهو الأليق بالصحيح من مذهبنا وهو الذي نصره المرتضى (ره) ، وهو الظاهر في الروايات غير أنه رويت روايات كثيرة ، من جهة الخاصة والعامة ، بنقصان كثير من آي القرآن ، ونقل شيء منه من موضع الى موضع ، طريقها الآحاد التي لا توجب علماً ولا عملاً ، والأولى الاعراض عنها ، وترك التشاغل بها ، لأنه يمكن تأويلها . ولو صحت لما كان ذلك طعناً على ما هو موجود بين الدفتين ، فان ذلك معلوم صحته ، لا يعترضه احد من الأمة ولا يدفعه .

ورواياتنا متناصرة بالحث على قراءته والتمسك بما فيه ، ورد ما يرد من اختلاف الأخبار في الفروع اليه . وقد روى عن النبي (ص) رواية لا يدفعها احد ، انه قال : (اني مخلف فيكم الثقلين ، ما ان تمسكتم بهما لن تضلوا : كتاب الله ، وعترتي أهل بيتي ، وانهما لن يفترقا حتى يردا عليّ الحوض) . وهذا يدل على

انه موجود في كل عصر ، لأنه لا يجوز ان يأمر بالتمسك بما لا نقدر على التمسك به . كما أن اهل البيت ، ومن يجب اتباع قوله حاصل في كل وقت . واذا كان الموجود بيننا مجمعاً على صحته ، فينبغي ان نتشاغل بتفسيره ، وبيان معانيه ، ونترك ما سواه .

واعلم ان الرواية ظاهرة في اخبار اصحابنا بأن تفسير القرآن لا يجوز إلا

التبيان في تفسير القرآن

تأليف

شيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

دار إحياء التراث العربي

بيروت

الطوسي

التبيان في تفسير القرآن

١

مختار حیدر: علامہ مجلسی کا قول:(186)۔



و يحتمل أن يكون المراد جميع نعم الله بدّلوها
شكرها الكفر بها ؛ واختلف في المعنيّ بالآية فروي عن
و ابن جبير وغيرهم أنّهم كفّار قريش كذّبوا نبيّهم ونصـ
و سأل رجلٌ أمير المؤمنين عَلَيْهِ السَّلَامُ عن هذه الآية فقـ
بنو اُميّة و بنو المغيرة ، فأمّا بنو اُميّة فمتّعوا إلى حين
يوم بدر . وقيل : إنّهم جبلة بن الأيهم ومن تبعه من العر
أحلّوا قومهم دار البوار » أي دار الهلاك .[1]

و في قوله : « ربما يودّ الّذين كفروا » أي في الـ
الجنّة والكفّار إلى النار « ما تنزّل الملائكة إلا بـا
الاستيصال إن لم يؤمنوا ، أو إلّا بالرسالة « وما كانوا إذاً » أي حين تنزّل الملائكة
« منظرين » أي لا يمهلون ساعة .

« إنّا نحن نزّلنا الذكر » أي القرآن « وإنّا له لحافظون » عن الزيادة والنقصان والتغيير والتحريف ؛[2] وقيل : نحفظه من كيد المشركين فلا يمكنهم إبطاله ولا يندرس ولا ينسى ؛ وقيل : المعنى : وإنّا لمحمّد حافظون .

« ولو فتحنا عليهم » أي على هؤلاء المشركين « باباً من السماء » ينظرون إليه « فظلّوا فيه يعرجون » أي فظلّت الملائكة تصعد و تنزل في ذلك الباب ؛ و قيل : فظلّ هؤلاء المشركون يعرجون إلى السماء من ذلك الباب و شاهدوا ملكوت السماوات « لقالوا إنّما سكّرت أبصارنا » أي سدّت و غطّيت ؛ و قيل : تحيّرت و سكنت عن أن تنظر « بل نحن قومٌ مسحورون » سحرنا محمّد فيخيّل الأشياء إلينا على خلاف حقيقتها .[3]

---

(١) مجمع البيان ٦ : ٣١٤ .

(٢) فى التفسير المطبوع : و قيل : معناه : متكفل بحفظه إلى آخر الدهر على ما هو عليه ، فتنقله الامة عصرا بعد عصر إلى يوم القيامة ، لقيام الحجة به على الجماعة من كل من لزمته دعوة النبى صلى الله عليه وآله وسلم ، عن الحسن .

(٣) مجمع البيان ٦ : ٣٢٨ و ٣٣٠ و ٣٣١ .

مختار حیدر: جناب خمینی علیہ الرحمہ کا قول۔ یہاں تو **معاویہ** صاحب یہ بہانہ بھی نہیں بنا سکتے کہ تقیہ ہے (اگرچہ تقیہ کے بہانہ کا منہ توڑ جواب دے چکا، مسلم کی روایت سے) کیوں کہ امام خمینی وہ انسان ہیں جنہوں نے شاہ ایران اور امریکہ جیسے خبیث عالمی طاقت کے دعویدار سے ٹکر لی۔

وليس فقط الـدين الاسلامي بـل منذ بـداية وجوده كـان مخدراً . وهـذا ليس لأنهم لا يعـرفون ، لقـد كان لـديهم معلومات صحيحـة انما يخادعـون .نحن الذين لم نكن نعرف وكنا ننخدع ، لقد كانوا يخدعون لغاية لديهم، وأهدافهم سياسية ليحفظوا مصالحهم انما نحن المسلمين كنا نخدع ونجهل ذلك .

«القرآن يحوي جميع احتياجات البشر»

ان الدين الاسلامي والذي سنده القرآن قد بقي محفـوظاً ولم يتغيـر منه حتى كلمة واحدة . وألقرآن يشمل كـل شيء اي أنه كتـاب يصنع الانسـان . فكما ان الانسان يحـوي كل الاشيـاء . الأشياء المعنـوية والمـادية ولـه ظاهـر وبـاطن ولقد جـاء القرآن لصنـع هذا الانسـان والعمل على جميـع ابعـاده اي جميع إحتياجاته ، احتيـاجاتـه الشخصية ومـا يتعلق بشخصه وعـلاقة الانسـان بـربه وامـور التوحيـد ومسائـل صفات الله عـز وجل ومسـائل القيـامة وكـذلك المسائل السياسية والاجتماعية وقضايا قتال الكفار . ان القـرآن مليء بالآيـات التي تحث الناس وتأمـر النبي (ص) بحرب المعتـدين والظالمين ، انـه كتاب جاء بالتحرك .

يجب ان تكون التربية تربية قرآنية
التعليم والتربية انما يلزمه اختصاصي به
أو اثنتين منـه انه اصبـح عالمـاً بالقـرآن
تلاوته بشكل صحيح ولا يعـرفون شيئـاً
وثقافته كيف يدعون بأنهم يعرفون الاسلا
العقليـة في الاسلام ويقـولون انهـا ليسـ
الذي لا تعرف شيئاً لماذا تـدعي هذا ؟!
يبحثـوا عنهم في الحـوزات العلميـة
الجـامعات ، لكن ليستمـدوا العلوم الا
حوزات ايران وخاصة حوزة قم العلمية

ان الانسان غير محدود وكذلك م

5

الإمام الخميني

القرآن

باب معرفة الله

دار المحجة البيضاء

دار الرسول الأكرم

مختار حیدر: جی قارئین، میں گزشتہ چار دنوں اور آٹھ گھنٹے سے معاویہ صاحب سے یہ درخواست کر تا آرہا ہوں کہ آپ کا دعویٰ اور آپ کے دلائل میں مطابقت نہیں۔ مگر معاویہ صاحب مجھ پر برس رہے ہیں کہ تم روایات اور عالم پیش کرو تو یہ درست ہے، اور میں پیش کروں تو غلط کیسے؟ لیکن میرا یہ سادہ دل دوست یہ نہیں سمجھ رہا کہ مذہب کی بنیاد پر دعویٰ ہے میرے دوست کا۔ خیر، اب ہم سمجھائے دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے سمجھانے کے بعد معاویہ صاحب پر لازم ہے کہ آئندہ مناظرہ سے توبہ کر لیں۔ میرے دوست، میں کئی بار کہہ چکا کہ یہ تمہارے بس کا روگ نہیں۔

میرے دوست، تمہیں لفظ مذہب کے مطلب کا ہی نہیں پتہ تھا، تو اس کو اپنے دعویٰ میں کیوں ڈالا 😉۔ یہ لیں پہلا حوالہ اپنے شیخ الاسلام ابن تیمیہ صاحب کا۔ کتاب کا نام مستدرک علی مجموع فتاویٰ شیخ الاسلام احمد ابن تیمیہ ہے۔

المستدرك

على

مجموع فتاوى

شيخ الإسلام أحمد ابن تيمية

قدّس الله روحه

المجلّد الثاني

أصول الفقه

جمعه ورتبه وطبعه على نفقته

محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن قاسم

[شيخنا]: فصل

ومذهبه: ما قاله بدليل ومات قائلاً به. وفيما قاله قبله بدليل يخالفه ثلاثة أوجه: النفي، والإثبات، والثالث: إن رجع عنه وإلا فهو مذهبه كما يأتي. وقيل: مذهب كل واحد عرفاً وعادة: ما اعتقده جزماً أو ظناً. وقوله وخطه وتأليفه إما نص أو ما يجري مجراه مما خرج على نصه العامّ ولا يرى تخصيصه أو المطلق ولا يرى تقييده أو يذكر علة الحكم ولا يرى تخصيصها، أو يعلقها بشرط يزول بزواله، أو يذكر حكم حادثة وغيرها مثلها شرعاً كسراية عتق الموسر بعض عبد نفسه له أو لغيره، والأمة مثله، وما ثبت بالقياس والاجتهاد فمن دين الله وشرعه، لا من نصه ولا من نص رسوله(١).

[شيخنا]: فصل

قوله: «لا يصلح» أو «لا ينبغي» للتحريم، و «لا بأس» و «أرجو أن لا بأس» للإباحة، و «أخشى» أو «أخاف أن يكون» أو «لا يكون» ظاهر في المنع. وقيل: بالوقف، وقوله: «أحب كذا» أو «أستحبه» أو «أستحسنه» أو «هو أحسن» أو «حسن» أو «يعجبني» أو «هو أعجب إليّ» للندب، وقيل: للوجوب، وقوله: «أكره كذا» أو «لا يعجبني» أو «لا أحبه» أو «لا أستحسنه» للتنزيه والكراهة، وقيل: للتحريم، وإن قال: «أستقبحه» أو «هو قبيح» أو قال: «لا أراه» فهو حرام، وإن قال: «هذا حرام» ثم قال: «أكرهه» أو «لا يعجبني» فحرام، وقيل: بل مكروه(٢).

[شيخنا]: فصل

فإن أجاب في شيء ثم قال في نحوه: «هذا أهون» أو «أشد» أو



(١) المسودة ص ٥٣٣ ف ٢/٢٦.
(٢) المسودة ص ٥٢٩، ٥٣٠ ف ٢/٢٦.

٢٤٧

مختار حیدر: لکھا ہے کہ ☜ کسی کا مذہب وہ ہے جو وہ کسی دلیل کے ساتھ کہے اور اسی پر مرنے تک قائم رہے ☞ (187) جی معاویہ صاحب، اب پتہ چلا کہ ☜ مذہب نہ روایت ہوتی ہے نہ چند علماء کا قول ☞
مزید آگے لکھا ہے کہ ☜ عرفی طور پر کسی کا مذہب اس کا اعتقاد ہے، چاہے علمی ہو یا ظنی ☞

مختار حیدر: اب پتہ چلا میرے دوست، کہ میں کیوں جمہور کے اقوال لانے کو کہہ رہا تھا؟ ۔ یہ لو مزید تسلی کر لو۔
قارئین، اہل سنت کے امام سمعانی فرمارہے ہیں کہ جان لو کہ کسی بھی انسان کا مذہب اس کا اعتقاد ہے
جی معاویہ صاحب، اب آپ کو پتہ چلا کہ مذہب کے نام پر کسی گروہ کی روایات پیش نہیں کرتے، بلکہ اس کے اعتقادات پیش کرتے ہیں۔(188)

باب اختلاف القولين ٣٣٧

فصل

في الوجوه التي يجوز معها تخريج المذهب:

اعلم أن مذهب الإنسان هو اعتقاده فمتى ظننا أن اعتقاد الإنسان أو عرفناه ضرورة أو بدليل مجمل أو مفصل، قلنا: إنه مذهبه ومتى لم نظن ذلك ولم نعلمه لم نقل: إنه مذهبه ويدل الإنسان على مذهبه في المسألة بوجوه:

منها: أن يحكم في المسألة بعينها بحكم معين.

ومنها: أن نأتي بلفظ عام يشمل تلك المسألة وغيرها فيقول الشافعي رحمه الله: الكل جائزًا وغير جائز.

ومنها: أن يعلم أنه لا يفرق بين المسألتين وينص على حكم أحدهما، فيعلم أن حكم الآخر عند ذلك الحكم مثل أن يقول: الشفعة لجار الدار فنعلم أن جار الدكان مثل جار الدار.

ومنها: أن يعلل الحكم بعلة توجد في عدة مسائل فنعلم أن مذهبه شمول ذلك الحكم فتلك المسائل سواء قال بتخصيص العلة أو لم يقل أما إذا لم يقل بتخصيص العلة فلا يشكل ذلك وأما من قال بتخصيص العلة فإنما يقول بتخصيص العلة إذا دل على تخصيصها دلالة كالعموم وكما أن الكلام العام يدل على مذهبه فكذلك تعليله وأما إذا نص العالم في مسألة على حكم وكانت المسألة تشبه مسألة أخرى شبهًا يجوز أن يذهب على بعض المجتهدين فإنه لا يجوز أن يقال: قوله في هذه المسألة هو قوله في المسألة الأخرى، لأنه قد لا تخطر المسألة بباله ولم ينبه على حكمها لفظًا ولا معنى ولا يمتنع لو خطر بباله لصار فيها إلى الاجتهاد الآخر، وهذا قد سبق بيانه من قبل.

* * *

مسألة

ومما يتصل بباب الاجتهاد مسألة اختلفوا فيها وهي أنه هل
للعالم: احكم فإنك لا تحكم إلا بالصواب فقد منع من ذلك
آخرون على العموم، وذهب إليه يونس بن عمران وقال بعض
الخصوص، ولا يجوز لغيره، وهذا هو المختار وقد ذكر الشا

قواطع الأدلة في الأصول

مختار حیدر: میرے دوست، لو مزید تسلی کر لو۔ یہ لو۔ 👈 المدخل المفصل الی فقہ الامام احمد بن حنبل 👉 میں 👈 مذہب 👉 کی متعدد تعریفیں درج ہیں۔ پہلی: انسان کا مذہب اس کا اعتقاد ہے۔

آگے لکھا ہے کہ 👈 دلیل (مذہب کی) چاہے مجمل ہو یا مفصل 👉

دوسری: کسی انسان کا مذہب اس کا قول ہے، یا جس طریقے پر چل رہا ہے، اس کی دلیل ہے۔

تیسری: کسی کا مذہب اس کا وہ قول ہے جو وہ کسی دلیل کی بنا پر کہے، اور اس پر مرنے تک قائم رہے۔

مختار حیدر: اور یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں کہ علماء میں اختلاف کے وقت کسی قوم کا مذہب وہ ہو گا، جس طرف اس قوم کے جمہور علماء جائیں گے۔ یا وہ قوم اجتماعی طور پر جس قول کو قبول کرے گی۔ میرے دوست، ایک سوال ہے۔ 👇👇

اگر روایات ہی کسی گروہ کے مذہب کا معیار ہوں، تو تمہارے یہاں اتنے مذاہب کیوں ہیں؟ بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث، وہابی اور دیگر۔ حالانکہ تمہاری احادیث کی کتب ایک ہی ہیں۔ ایک ہی کتب اور ایک ہی روایات کا ماخذ ہونے کے باوجود متعدد مذاہب کا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ کسی قوم کا مذہب اس کے مخالفین کتابوں میں موجود روایات سے طے نہیں کریں گے۔ بلکہ وہ قوم خود طے کرے گی کہ متعارض روایات میں سے کن روایات پر اس نے اپنا عقیدہ استوار کرنا ہے۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب، یہ آپ نے 👈 مذہب 👉 کی بنیاد پر دعویٰ کر کے اتنی بڑی فاش غلطی کی ہے کہ اب حق بنتا ہے کہ آپ آئندہ اس مناظرہ سے دور رہنے کا عہد کر لیں، کہ جس میں اتنی رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے آپ کو کہ آپ کا دعویٰ ہی بقول ڈاکٹر شاہد مسعود 👈 دھڑم دھوس 👉 ہو گیا ہے۔

مختار حیدر: ہم الحمدللہ نہ نفرت کا شکار ہیں اور نہ جہالت میں گرفتار ہیں۔ ہم نے اپنے دعویٰ میں اس چیز کو ملحوظ خاطر رکھا۔

یہ دیکھیں، 👈👈👈👈👈👈👈👈👈👈👈



مختار حیدر: ہم نے آپ کی عظیم کتب احادیث میں 👈 صحیح روایات 👉 کی موجودگی کے باوجود یہ نہیں کہا کہ 👈 صحابہ کرام اور امہات المومنین اس قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے 👉 یا آپ کا یہ مذہب ہے۔

👈 بلکہ 👉

ہم نے 👈 اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق 👉 کا دعویٰ کیا۔ کیونکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ 👈 آپ لوگ ان صحیح روایات کی تاویل کرتے ہیں 👉

میرے دوست، ہم اہل بیت علیہم السلام کے ماننے والے ہیں۔ مخالفت میں بھی انصاف پر قائم رہتے ہیں اور حد سے آگے نہیں بڑھتے۔ میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ کی تائید سے یہ حوالے آپ کے دعویٰ پیش کرتے ہی رکھ دیتا۔ اور آپ کا کھیل شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتا۔ لیکن میں نے چاہا کہ آپ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کا شوق پورا کر لیں۔ قارئین دیکھ چکے کہ آپ کے دعویٰ کی کمزوری سے میرے صرفِ نظر کرنے کے باوجود آپ کی لاچاری قائم رہی۔ شکر الحمد للہ، کہ اس نے حق بات کہنے والے کے راستے کو آسان کیا، اور حق بات کو بلند کیا۔

مختار حیدر: جی قارئین، معاویہ صاحب کے دعویٰ کے دوران اب تک یہ نقاط معاویہ صاحب کی طرف سے تشنہ ہیں۔

- افغانی صاحب کا بیان کہ جمہور شیعہ علماء تحریف کے قائل نہیں۔ رجوع والی جھوٹی کہانی کو مان بھی لیں تو ایک مرتے ہوئے بوڑھے آدمی کو دھمکانا تو پتھر پر لکیر کی طرح ثابت ہے۔
- کیرانوی صاحب کا بیان کہ جمہور شیعہ علماء تحریف کے قائل نہیں۔
- دھلوی صاحب کا بیان کہ جمہور شیعہ علماء تحریف کے قائل نہیں
- حافظ اسلم جیراجپوری کا بیان کہ جمہور شیعہ علماء تحریف کے قائل نہیں
- ہمارے دیے ہوئے چار چیلنج
- اور اب مذہب کی تعریف بھی ان کے خلاف چلی گئی۔

مختار حیدر:End

معاویہ: قارئین میں نے آپ کے سامنے شیعہ علماء سے ثابت کیا کہ تحریف کی روایات متواتر ہیں اور صریحاً تحریف پر دلالت بھی کرتی ہیں(189)۔ اب ان کے مولویوں کا حال خود انھی کے مجتہد سے بتانا چاہتا ہوں تاکہ یہ جو اپنے مولویوں کا سہارا لے رہے ہیں اس کی حقیقت واضح ہو۔

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم الفاضل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمة الله الجزائري

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

المتوفى سنة ١١١٢

قدم له وعلق عليه

محمد علي القاضي الطباطبائي

الجزء الثاني

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات

بيروت - لبنان

نور فيما يختص بالصلاة ٣١٥

آلاف آية ومائتا آية وستّ وثلاثون آية؛ وجميع حروف القرآن ثلاثمائة ألف حرف وأحد وعشرون ألف حرف ومائتان وخمسون حرفاً.

والظاهر أنّ هذا القول إنّما صدر منهم لأجل مصالح كثيرة، منها سدّ باب الطعن عليها بأنّه إذا جاز هذا في القرآن فكيف جاز العمل بقواعده وأحكامه؛ مع جواز لحوق التحريف لها، وسيأتي الجواب عن هذا كيف وهؤلاء الأعلام رووا في مؤلّفاتهم أخباراً كثيرة تشتمل على وقوع تلك الأمور في القرآن؛ وأنّ الآية هكذا أُنزلت ثمّ غيّرت إلى هذا.

الرابع أنّه قد حكى شيخنا الشهيد طاب ثراه عن جماعة من القراء أنّهم قالوا ليس المراد بتواتر السبع والعشر أنّ كلّ ما ورد من هذه القراءات متواتر بل المراد انحصار المتواتر الآن فيما نقل من هذه القراءة؛ فإنّ بعض ما نقل عن السبعة شاذّ فضلاً عن غيرهم فإذا اعترف القرّاء بمثل هذا فكيف ساغ لنا الحكم على هذه القراءات كلّها بالتواتر كما قاله العلاّمة في كتاب المنتهى؛ وكيف ظهرت لنا القراءة المتواترة حتّى نقرأ بها في الصلاة، وكيف حكمنا بأنّ الكلّ قد نزل به الروح، فإن هذا القول منهم رجوع عن التواتر.

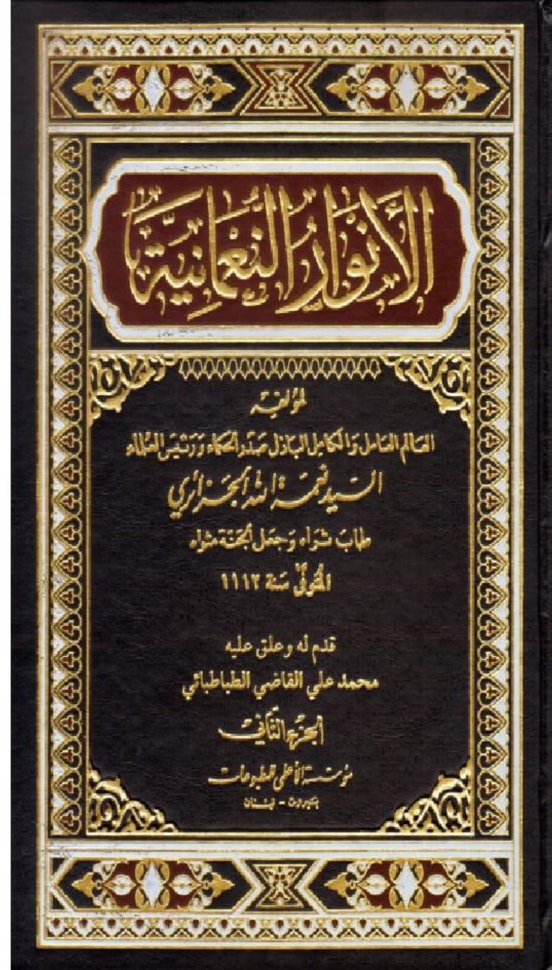
الخامس أنّه قد استفاض في الأخبار أنّ القرآن كما أُنزل لم يؤلّفه أمير المؤمنين ﷺ بوصيّة من النبيّ ﷺ، فبقي بعد موته ستّة أشهر مشتغلاً بجمعه، فلمّا جمعه كما أُنزل أتى به إلى المتخلّفين بعد رسول الله ﷺ؛ فقال لهم هذا كتاب الله كما أُنزل فقال له عمر بن الخطّاب لا حاجة بنا إليك ولا إلى قرآنك، عندنا قرآن كتبه عثمان. فقال لهم عليّ ﷺ لن تروه بعد هذا اليوم ولا يراه أحد حتّى يظهر ولدي المهديّ ﷺ. وفي ذلك القرآن زيادات كثير وهو خالٍ من التحريف؛ وذلك

ينشره وقد صار ضرره أكثر من نفعه بل لا نفع يتصور في نشره.

فإنه جهز السلاح للعدو وهيأه وأداه إلى أيدي خصماء الإسلام ولذا إذا نظر العلامة الأكبر بطل العلم المتبحر في العلوم الإسلامية آية الله الحاج ميرزه فتح الله الشهير بـ(شيخ الشريعة) الأصفهاني رحمه الله إلى كتاب فصل الخطاب قال ما هذا لفظه الشريف: (كاش قلم مؤلفش مى شكست واين كتاب را تأليف نميكرد) كما نقل لنا ذلك جمع من مشايخنا وأساتذتنا الثقات من تلامذته قدس سره ويقال أن بعض أعداء الدين وخصماء المذهب حرضه على تأليف ذلك الكتاب وهو رحمه الله لم يشعر بذلك الغرض الفاسد وليس هذا الحدس أو النقل ببعيد والله العاصم.

معاویہ: قارئین یہ دوسرا شیعوں کے مجتہد اور ملا باقر مجلسی کے مایاناز شاگرد نعمت اللہ الجزائری، یہ واضح طور پر لکھ رہا ہے کہ جن علماء نے تحریف کا انکار کیا ہے وہ لعن طعن سے بچنے کے لیے تقیہ کر کے کیا ہے(190)۔ پھر آگے ان مولویوں کے بارے میں لکھ رہا ہے کہ وہ کس طرح تحریف کے منکر ہو سکتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنی کتب میں تحریف کی روایات درج کی ہیں۔ یہ میں نہیں ایک شیعہ مجتہد کہہ رہا ہے۔

معاویہ: یہاں یہی نعمت اللہ الجزائری پہلے تو تحریف کی روایات کو متواتر اور صریح مان رہا ہے ساتھ میں ان تقیہ باز شیعہ مولویوں کا نام لے کر ان کی حقیقت واضح کر رہا ہے(191)۔ اور جن مولویوں کا لے کر مختار صاحب حوالے بھیج رہے ہیں ان سب کا نام لے کر ان کی حقیقت واضح کی ہے الجزائری شیعہ نے۔ یہی صدوق، طوسی وغیرہ جن کے حوالے آپ نے دیے، ان سب کو لعن طعن سے بچنے والا تقیہ باز کہا ہے۔



نور فيما يختص بالصلاة ٣١١

ولنذكر ههنا نبذة منه فنقول: إنّ في هذه الدعاوى السابقة نظراً من وجوه:

الأوّل القدح في تواترها عن القرّاء وذلك أنّ أهل القراءة نقلوا أنّه قد كان لكلّ قارئ راويان يرويان عنه القراءة؛ وربّما اختلفوا في الرواية عنه كثيراً؛ نعم قد اشتهرت رواية الرأيين في الأعصار المستقبلة وبلغت حدّ التواتر مع أنّ من شروطه استواء الطبقات كلّها في وجود التواتر.

الثاني سلّمنا تواترها عن أربابها لكنّه لا يجدي نفعاً، وذلك أنّهم آحاد من مخالفينا قد استبدوا بهذه القراءة، وتصرّفوا فيها وجعلوها فنّاً لهم؛ كما جعل سيبويه والخليل النحو فنّاً لهما وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يسندوا قراءتهم إلى أهل البيت عليهم السلام، وربّما أسندوها في بعض الأوقات إليهم لكن يكون من باب ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ﴾ [الحجرات: ٦] الآية.

الثالث أنّ تسليم تواترها عن الوحي الإلٰهي وكون الكلّ قد نزل به الروح الأمين يفضي إلى طرح الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالّة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادّة: وإعراباً مع أنّ أصحابنا رضوان الله عليهم قد أطبقوا على صحّتها والتصديق بها[1] نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي

(١) هذا الكلام من السيد المصنف رحمه الله عجيب ومبني على مسلك أصحاب الحديث وجرى على طريقة الأخباريين التي لا يعبأ بها والعجب من قوله: إن أصحابنا رحمهم الله قد أطبقوا على صحة تلك الروايات والتصديق بها إلخ ليت شعري متى أطبق أصحابنا على صحة تلك الروايات وأين صدقوها ولا أدري من هم المراد من قوله: (أصحابنا) هل المراد منهم جمع من أهل الجمود من الأخباريين؟ أو المراد منهم أصحابنا أهل النظر والتحقيق وكبراء الدين من الفقهاء والمجتهدين؟ وحاشاهم أن يقولوا بمقالة المصنف رحمه الله. وما ذكره المحقق القمي رحمه الله في القوانين من نسبة القول بالزيادة في القرآن إلى أكثر الأخباريين ذهول وغفلة من ذلك الرجل العظيم فإن القول بالزيادة في القرآن مجمع على بطلانه ولا نزاع في عدم الزيادة أصلاً كما صرح به المحقق الأصولي السيد محمد الشهشهاني رحمه الله في كتابه (الغاية القصوى) في الجزء الثاني - مخطوط موجود في مكتبتنا وقال ما هذا لفظه: والظاهر أن الأول - أي الاختلال بالزيادة - مما لا نزاع في عدمه وأنه لم يقل بثبوته أحد كما يرشد به أدلة المثبتين فما في القوانين من رميه إلى أكثر الأخباريين فهو غفلة اهـ.
قال عمدة الأخباريين المحدث المتبحر شيخنا الحر العاملي صاحب الوسائل رحمه الله في رسالة كتبها في رد بعض معاصريه ما هذا لفظه الشريف بالفارسية: (هر كسى كه تتبع أخبار وتفحص=

معاویہ: میرے شکوک کو تو ہاتھ بھی نہیں لگا رہے آپ، میرے حوالے تو آپ پر ابھی بھی قرض ہیں۔ دیکھتے جائیں آگے(172 کی طرف اشارہ)(192)۔

معاویہ: رسوا کون ہو رہا ہے یہ سب دیکھ رہے ہیں(173 کی طرف اشارہ)۔ کون ہے جو پینترے بدل رہا ہے۔ کون ہے جو کبھی روایات کا انکار کر رہا ہے اور کون ہے جو اپنے مولویوں سے بھی جان چھڑا رہا ہے؟

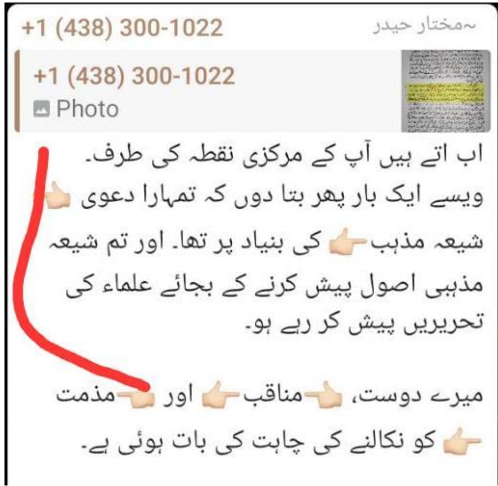
معاویہ: یہ چیلنج بازی ہی آپ کی گیڈر بھپکیاں ہیں(174 کی طرف اشارہ)۔ آپ ناکام کوشش کر رہے ہیں جس بات کی وہ تو میں سمجھ رہا ہوں۔ موضوع سے ہٹانے کی ناکام کوشش ہے یہ۔(193)۔

معاویہ: کس قرآن کی بات کر رہے ہو ابھی تک یہ واضح نہیں کیا جناب نے(175 کی طرف اشارہ)(194)۔ کسی حوالے میں موجودہ قرآن کا ذکر نہیں جن روایات کو قرآن پر پرکھنے کی بات آپ پیش کر رہے ہیں

معاویہ: پہلے تم تو یہی فیصلہ کرو یہ مذہب کہتے کسے ہو[52](176 کی طرف اشارہ)(195)؟روایات کو یا مولویوں کے اقوال کو؟ اگر جمہور کی بات کر رہے ہو تو جمہور کے بارے میں شیعہ اصول کیا ہے؟ پتا ہے کہ میں بتاؤں؟

معاویہ: تم ہی نے علماء کا انکار کیا ہے(177 کی طرف اشارہ)۔(196)

معاویہ: آپ کی طرف سے علماء کی بات کا انکار اور اقرار دونوں طرف موت ہے شیعوں کی۔(197)



معاویہ: یہ واضح بولو کہ کچھ شیعہ علماء تحریف کے قائل ہیں(178 کی طرف اشارہ)۔ صاف صاف انکار نہیں کر رہے کیوں؟ اور وہ کون کون ہے جو تحریف کے قائل ہیں؟

معاویہ: موجودہ قرآن کا ذکر نہیں(179 کی طرف اشارہ)۔ تمہارے دو قرآن ہیں کس کی بات کر رہا ہے یہ؟(198)

معاویہ: یہ حاشیہ والا جو بات کر رہا ہے وہی تو تقیہ ہے شیعہ مولویوں کا جن کا رد جزائری کر رہا ہے(180 کی طرف اشارہ) (199)۔ شیعہ مولویوں کی اسی حرکت کا رد تو جزائري کر رہا ہے اور وہی حرکت یہی حاشیہ والا کر رہا ہے۔ اور تحریف کی روایات پر اتفاق اور تواتر کا اقرار صرف جزائری نہیں دوسرے بھی کر رہے ہیں(200)۔ تین حوالے تو میں پہلے دے چکا ہوں، چوتھا جزائری۔ آگے اور بھی بھیج رہا ہوں۔ تو یہ حاشیہ والے کا نام لے کر دھوکا دینے کی ناکام کوشش نہ کریں میرے سامنے۔

[52] مذہب کی تعریف کے کافی معقول تعداد میں مختار صاحب نے ریفرنس دیے تھے۔ لیکن معاویہ صاحب کمال ڈھٹائی سے اب بھی پوچھ رہے ہیں کہ "مذہب کہتے کسے ہو؟"

معاویہ: جس جزائری کا آپ سہارا لے رہے ہیں وہی قرآن میں تحریف کی بات کر رہا ہے اسی عقود المرجان میں (201)۔

التي تعصر في الخصب كالعنب و الزيت و السمسم. و قيل: معناه: ينجون من الجدب. من الاعتصار بمعنى الالتجاء. و هذا القول من يوسف إخبار بما لم يسألوه عنه و لم يكن في رؤيا الملك، بل هو ممّا أطلعه الله عليه من علم الغيب ليكون من آيات نبوّته. و قال البلخيّ: و هذا التأويل من يوسف يدلّ على بطلان قول من يقول: إنّ الرؤيا على ما عبّرت أوّلاً. لأنّهم كانوا قالوا: «أضغاث احلام»، فلو كان ما قالوه صحيحاً، لكان يوسف لايتأوّلها.[١]

لايخفى ما فيه. لأنّهم لم يعبروها حتّى يعرض يوسف عن تعبيرها. (ع)

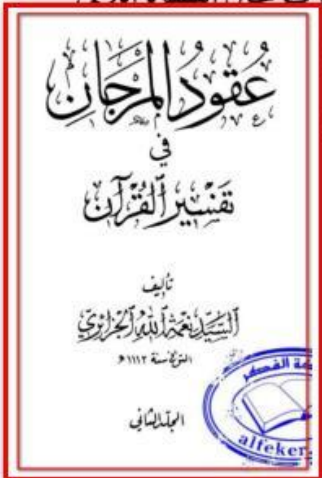
«يعصرون». قرأ جعفر بن محمّد عليه السلام بياء مضمومة و صاد مفتوحة.[٢]

عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قرأ رجل على أميرالمؤمنين عليه السلام: «فيه يغاث الناس و فيه يُعصِرون». فقال: ويحك! أيّ شيء يعصرون؟ الخمر؟ قال الرجل: يا أميرالمؤمنين، كيف أقرؤها؟ فقال: إنّما أنزلت: «و فيه يعصَرون»؛ أي: يمطرون بعد سنين المجاعة. كما قال: «و أنزلنا من المعصرات ماء ثجّاجاً»[٣].[٤]

«يعصرون». حمزة و الكسائيّ بالتاء، على تغليب المستفتي.[٥]

[٥٠] «وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلىٰ رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ».

«و قال الملك ائتوني به». لمّا رجع رسول الملك بجواب تعبير الرؤيا، طلبه الملك. فأبى يوسف أن يخرج مع الرسول حتّى يتبيّن براءته ممّا قذف به، فقال للرسول: «ارجع إلى ربّك»؛ أي: سيّدك ـ و هو الملك ـ فاسأله ما حال النسوة. سأل الملك أن يتعرّف حال النسوة اللّاتي قطّعن أيديهنّ ليعلم صحّة براءته. و لم يفرد زليخا بالذكر، رعاية أ... الملك أو خليفته، فخلطها بالنسوة. و قيل: أرادهنّ دونها، لأنّهنّ ا...



١ـ مجمع البيان ٥ / ٣٦٥.
٢ـ مجمع البيان ٥ / ٣٦١.
٣ـ النبأ (٧٨) / ١٤.
٤ـ تفسير القمّيّ ١ / ٣٤٦.
٥ـ تفسير البيضاويّ ١ / ٤٨٦.

بالخلّة و تبريد النار و إهلاك نمرود. «و آل إبراهيم و آل عمران». قيل: أراد نفس إبراهيم و نفس عمران. و قيل: آل إبراهيم أولاده إسماعيل و إسحاق و يعقوب و الأسباط. و فيهم داوود و سليمان. و فيهم نبيّنا ﷺ. و قيل: آل إبراهيم هم المتمسّكون بدينه المؤمنون، و هو دين الإسلام. و أمّا آل عمران، فقيل: هم من آل إبراهيم أيضاً. و هم موسى و هارون ابنا عمران من آل يعقوب. عن الحسن و وهب. و في قراءة أهل البيت ﷺ: و آل محمّد على العالمين. و قالوا أيضاً: إنّ آل إبراهيم هم آل محمّد الذين هم أهله. و يجب أن يكون الذين اصطفاهم الله مطهّرين معصومين من القبائح. لأنّه سبحانه لا يصطفي إلّا من كان كذلك.[1]

«آل إبراهيم»: إسماعيل و إسحاق و أولادهما. «و آل عمران»: موسى و هارون ابنا عمران بن يصهر. و قيل: عيسى و مريم بنت عمران بن ماثان. و بين العمرانين ثمانمائة سنة.[2]

«و آل عمران». القائم[3] ﷺ: نزل: «آل إبراهيم و آل عمران و آل محمّد على العالمين». فأسقطوا آل محمّد.[4]

[٣٤] «ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ».

«و ذرّيّة». بدل من آل إبراهيم و آل عمران. «بعضها من بعض». يعني أنّ الآلين ذرّيّة واحدة متسلسلة بعضها متشعّب من بعض: موسى و هارون من عمران، و عمران من يصهر، و يصهر من أولاد يعقوب بن إسحاق.[5]

«بعضها من بعض». عن أبي عبدالله ﷺ: في التوالد و التناسل

[٣٥] «إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْ

عقود المرجان
في
تفسير القرآن
تأليف
السيد نعمة الله الجزائري
المتوفى سنة ١١١٢ هـ
المجلد الثاني



١ـ مجمع البيان ٢ / ٧٣٤ ـ ٧٣٥.
٢ـ الكشّاف ١ / ٣٥٤.
٣ـ المصدر: العالم.
٤ـ تفسير عليّ بن إبراهيم
٥ـ الكشّاف ١ / ٣٥٤.
٦ـ تفسير العيّاشيّ ١ / ٧٠

لاتكثر عيالكم. فعبّر عن كثرة العيال بكثرة المؤن على الكناية و لعلّ المراد بالعيال الأزواج. و إن أريد الأولاد، فلأنّ التسرّي مظنّة قلّة الولد بالإضافة إلى التزوّج لجواز العزل فيه كتزوّج الواحدة بالنسبة إلى تزوّج الأربع.(١)

قال أميرالمؤمنين عليه السلام لبعض الزنادقة: و أمّا ظهورك على تناكر قوله: «و إن خفتم» ـ الآية ـ و ليس يشبه القسط في اليتامى نكاح النساء و لا كلّ النساء يتامى، فهو ممّا قدّمت ذكره من إسقاط المنافقين من القرآن. و بين القول في اليتامى و بين نكاح النساء من الخطاب و القصص أكثر من ثلث القرآن. هذا و ما أشبهه ممّا ظهرت حوادث المنافقين فيه لأهل النظر و التأمّل.(٢)

«فواحدة». قرأ أبوجعفر بالرفع.(٣)

[٤] «وَ آتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَرِيئاً».

«صدقاتهنّ»؛ أي: مهورهنّ. «نحلة»؛ أي: عطيّة. يقال: نحله كذا نحلة، إذا أعطاه إيّاه عن طيب نفس بلا توقّع عوض. و نصبها على المصدر، لأنّها في معنى الإيتاء، أو الحال من الواو أو الصدقات. أي: آتوهنّ صدقاتهنّ ناحلين أو منحولة. و قيل: المعنى: نحلة من الله و تفضّلاً منه عليهنّ. فيكون حالاً من الصدقات.(٤)

«عن شيء منه». الضمير للصداق. و المعنى: فإن وهبن لكم من الصداق عن طيب نفس. و عدّاه بعن لتضمين معنى التجاوز. و قال: «منه» بعثاً لهنّ عل
«فكلوه»؛ أي: فأنفقوه حلالاً بلا تبعة. و هو حال من الضمير. و المني
المريء: ما تحمد عاقبته. روي أنّ أناساً كانوا يتأثّمون أن يقبل أحده

عقود المرجان
في
تفسير القرآن
تأليف
السيد نعمة الله الجزائري
المتوفى سنة ١١١٢ هـ
المجلد الثاني

١ـ تفسير البيضاوي ١ / ٢٠٠.
٢ـ الاحتجاج ١ / ٣٧٧ - ٣٧٨.
٣ـ مجمع البيان ٣ / ٨.
٤ـ تفسير البيضاوي ١ / ٢٠١.

معاویہ: معروف کو مجہول کیا گیا بقول شیعہ کے (202)، آل محمد کے الفاظ ساقط یعنی نکال دیے گئے قرآن سے، قرآن میں منافقین نے آیات نکال دیں۔ جی تو جناب یہی جزائری ہے۔

معاویہ: یہ خوا ہمخواہ کا حوالہ ہے (181 کی طرف اشارہ) (203)۔ میں اس کا انکار ہی نہیں کر رہا۔ اگر آپ کی مراد ابن تیمیہ والا حوالہ ہے تو اس میں وضاحت موجود ہے جو میں کل ہی بتا چکا ہوں۔

معاویہ: تقیہ (182 کی طرف اشارہ)۔ جزائری نے پہلے ہی بھانڈا کھولا ہوا ہے اس کا۔

معاویہ: دل چیر کر دیکھنے کی بات کیوں ضروری ہی نہیں (183 کی طرف اشارہ) (204)۔ ہم نے آپ کا مذہب پڑھ کر ہی تقیہ باز کہا ہے شیعوں کو۔ اور خود تمہارے مجتہد نے بھی یہ بات مانی ہے۔

معاویہ: یہ ہے شیعہ مذہب، بقول شیعہ امام کے اپنا مذہب چھپاؤ تا کہ ذلیل نہ ہو۔(205)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)۔ ناظم آباد نمبر۲ کراچی

۱۹۹۰ء

الشافی جلد۴ — ۱۴۷ — کتاب الایمان والکفر

نرم ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں جو ہماری حدیث کو سنے اور اس کی اشاعت نہ کرے تو اس کے لئے دنیا میں ذلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال لے گا۔

دوسو چھبیسواں باب

راز کو چھپانا

(بابُ الكِتمانِ) ۲۲۶

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام قَالَ : وَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي افْتَدَيْتُ خَصْلَتَيْنِ فِي الشِّيعَةِ لَنَا بِبَعْضِ لَحْمِ سَاعِدِي: النَّزَقَ وَقِلَّةَ الْكِتْمَانِ .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے واللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ اپنے شیعوں سے ان دو خصلتوں کے دور کرنے میں اپنی کلائی کا گوشت فدیہ دے دوں ایک تند مزاجی دوسرے بات کا کم چھپانا۔

۲ ـ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ زَيْدٍ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : أُمِرَ النَّاسُ بِخَصْلَتَيْنِ فَضَيَّعُوهُمَا فَصَارُوا مِنْهُمَا عَلَى غَيْرِ شَيْءٍ: الصَّبْرِ وَالْكِتْمَانِ .

۲۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے اے سلیمان تم اس دین پر ہو کہ جس نے چھپایا۔ خدا نے اسے عزت دی اور جس نے ظاہر کیا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔

۳ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا سُلَيْمَانُ إِنَّكُمْ عَلَى دِينٍ مَنْ كَتَمَهُ أَعَزَّهُ اللهُ وَمَنْ أَذَاعَهُ أَذَلَّهُ اللهُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے لوگوں کو دو خصلتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ لوگوں نے ان دونوں کو ضائع کر دیا اور کچھ نہ پایا۔ ایک ان میں صبر ہے دوسرے راز کا چھپانا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ

١٠٨ .... الاعتقادات

سبّ الله تعالى» [١].

والتقيّة واجبة لا يجوز رفعها إلى أن يخرج القائم ـ عليه السلام ـ ، فمن تركها قبل خروجه فقد خرج عن دين الله ودين الإمامية [٢] وخالف الله ورسوله والأئمّة.

وسئل الصادق عن قول الله عزّ وجلّ ﴿إنّ أكرمكم عند الله أتقٰكم﴾ قال: «أعملكم بالتقية» [٣].

وقد أطلق الله تبارك وتعالى إظهار موالاة الكافرين في حال التقية.

وقال تعالى: ﴿لا يتّخذ المؤمنون الكافرين أولياء من دون المؤمنين ومن يفعل ذلك فليس من الله في شيء إلاّ أن تتّقوا منهم تقاة﴾ [٤].

وقال: ﴿لا ينهٰكم الله عن ... أن تبرُّوهم وتقسطوا إليهم إنّ ... قٰتلوكم في الدّين واخرجوكم من ... يتولَّهم فأُولئك هم الظّٰلمون﴾ ...

وقال الصادق ـ عليه السلام ـ ...

فأستتر منه بالسارية كي لا يراني ...

(١) راجع عيون أخبار الرضا ـ عليه السلام ...
ومن سبّ الله كبّه الله على منخريه ...

(٢) في ق، ر : الأئمّة.

(٣) رواه مسنداً الطوسي في أماليه ٢: ...
«اعلمكم».

(٤) آل عمران ٣: ٢٨.

(٥) الممتحنة ٦٠: ٨ـ٩.

(٦) رواه مسنداً البرقي في المحاسن: ...

مصنفات الشيخ المفيد

(المتوفى ٤١٣ هـ)

٥

الاعتقادات

للشيخ الصدوق

المؤتمر العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفاة الشيخ المفيد

معاویہ: یہ بھی لو، امام کے ظاہر ہونے تک تقیہ چھوڑنے والا دین امامیہ سے خارج...(206)۔

اب بولو کہ شیعہ تقیہ چھوڑ کر اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور دین امامیہ سے نکلنا چاہیں گے؟

معاویہ: بھانڈا کھول دیا جزائری نے (184 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: اس کا بھی (185 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: کس قرآن کی بات کر رہا ہے یہ؟ (186 کی طرف اشارہ)۔ موجودہ قرآن میں تو تحریف کا قائل ہے مجلسی۔

معاویہ: یہاں تو مجلسی تحریف کی روایات کو متواتر، صریح مان رہا ہے، یہاں تک تحریف کی روایات کے انکار کو پورے شیعہ مذہب کا انکار لکھ رہا ہے۔ (207)۔

ج ١٢ — باب النوادر — ـ٥٢٥ـ

قراءة أبي.

٢٨ ـ علي بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن ابي عبدالله عليه السلام قال: إن

الحديث الثامن و العشرون: موثق. و في بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخبر صحيح ولا يخفى انهذا الخبر و كثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن و تغييره، و عندی انّ الاخبار في هذا الباب متواترة معنى، و طرح جميعها يوجب رفع الاعتماد عن الاخبار راساً بل ظني ان الاخبار فيهذاالباب لا يقصر عن اخبار الامامة فكيف يثبتونها بالخبر.

فان قيل: انّه يوجب رفع الاعتماد على القرآن لانّه إذا ثبت تحريفه ففي كلّ اية يحتمل ذلك و تجويزهم عليهم السلام على قراءة هذا القرآن و العمل به متواتر معلوم اذ لم ينقل من أحد من الاصحاب ان أحداً من ائمتنا اعطاه قرانا أو علمه قراءة، و هذا ظاهر لمن تتبع الاخبار، و لعمری كيف يجترؤن على التكلفات الركيكة في تلك الأخبار مثل ما قيل في هذا الخبر ان الايات الزايدة عبارة عن الاخبار القدسية أو كانت التجزية بالايات اكثر وفي خبر لم يكن ان الاسماء كانت مكتوبة على الهامش على سبيل التفسير والله تعالى يعلم و قال السيّد حيدر الاملی في تفسيره اكثر القراء ذهبوا إلى انّ سور القرآن بأسرها ماءة و أربعة عشر سورة و إلى انّ آياته ستة الاف و ستماءة و ست و ستون اية و الى انّ كلماته سبعة و سبعون الفا و اربعماءة و سبع و ثلاثون كلمة، و الى ان حروفه ثلاثماءة الاف و اثنان و عشرون الفا و ستماءة و سبعون حرفا و الى ان فتحاته ثلاثة و تسعون الفا و ماءتان و ثلاثة و اربعون فتحة، و الى ان ضمّاته اربعون الفا و ثمان ماءة و أربع ضمّات و الى ان كسراته تسع و ثلاثون الفاً و خمسماءة و ستة و ثمانون كسرة، و الى ان تشديداته تسعة عشر الفا و مائتان و ثلاثه و خمسون تشديدة، و الى ان مدّاته الف و سبعماءة و أحد و سبعون مدّة و الى انّ همزاته ثلاث الاف و مائتان و ثلاث و سبعون همزة

ـ٥٢٦ـ — كتاب فضل القران — ج ١٢

القرانَ الّذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمّد صلى الله عليه وآله سبعة عشر الف آية.

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده

[ويتلوه كتاب العشرة]

مِرآة العُقول

فی شرح أخبار آل الرسول

تاليف

العلامة شيخ الاسلام المولى محمد باقر المجلسي (ره)

ت ١١١١ه

شرح كتاب الكافي لثقة الاسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٨ه

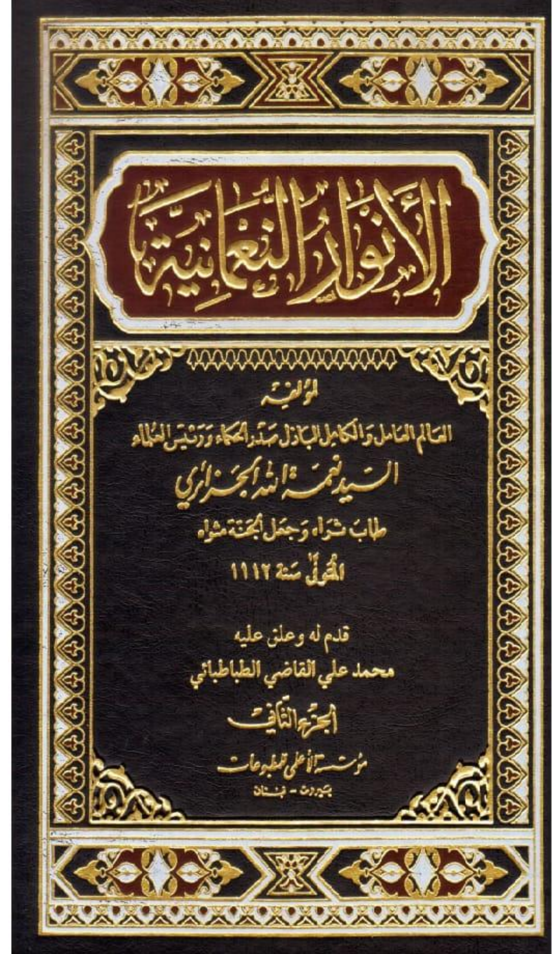
الجزء الثاني عشر

معاویہ: دلیل ایسی دی ہے کہ جس کو شیعہ علماء متواتر اور صریح مان رہے ہیں۔ ایسی دلیل آپ کبھی بھی لا نہیں سکتے اپنے جواب دعویٰ پر۔ (187 کی طرف اشارہ)۔ (208)۔

معاویہ: عقیدہ ہی تو بتا رہا ہوں، (188 کی طرف اشارہ) (209) اگر اماموں کے متواتر اقوال پر آپ کا عقیدہ نہیں تو چھوڑ دیں اماموں کی اطاعت کا ڈرامہ۔ علماء اہل السنت کی بات کا کل ہی میں اصولی جواب دے چکا ہوں کہ جن کو شیعہ مذہب کی کتب کا مطالعہ ہے وہ شیعوں کو تحریف قرآن کا قائل مانتے ہیں (210)۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح جیسے عالم کا حوالہ اوپر دے چکا ہوں۔ پانچ حوالے شیعہ علماء سے دے چکا ہوں کہ تحریف کی روایات متواتر ہیں اور صریحاً تحریف پر دلالت کر رہی ہیں (211)۔ ان پانچ میں سے ایک کا جواب بھی جناب نے نہیں دیا۔ میں نے کل سوالات کیے تھے کہ یہ بتاؤ شیعہ کتب سے

کہ موجودہ قرآن کس کا جمع کردہ ہے؟(212) ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ میں نے پوچھا تھا کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجودہ قرآن سواء معصوم کے کسی نے جمع نہیں کیا۔ جو قرآن جمع کرنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، کوئی جواب نہیں آیا۔ آپ اب میرے حوالاجات کو ہاتھ بھی نہیں لگا رہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ بالکل پھنس چکے ہیں(213)۔

معاویہ: اب ایک اور حوالہ دیتا چلوں۔



نور فيما يختص بالصلاة ٣١٧

السادس أنّ أهل التفسير وأرباب علم القراءة إذا ذكروا قراءة في آية جعلوا قراءة أهل البيت عليهم السلام قسيمة لقراءة حفص وعاصم ونحوهما؛ فيقولون تارة وقراءة عليّ هكذا؛ ويقولون تارة أُخرى وفي قراءة أهل البيت هكذا، فإذا كان كذلك كيف يكون قراءة عليّ وأهل بيته عليهم السلام وقراءة غيرهم بمرتبة واحدة بالنسبة إلى الوحي الإلٰهي وأنّ جبرائيل عليه السلام نزل بالجميع، فلو كان هكذا كان ينبغي نسبة القراءة كلّها إليه عليه السلام لأنّه المعلّم الأوّل في جميع الفنون كما تقدّم، والذي حداهم على مثل هذه التصرّفات وتصديق أصحابنا لهم هو ما روي عنه صلى الله عليه وآله أنّه قال نزل القرآن على سبعة أحرف؛ وفسّروها بالقراءات تارة، وباللّغات أُخرى مثل لغة قريش وهذيل وهوازن واليمن مع أنّ الكليني قدّس الله روحه قد روي في الصحيح عن الفضيل بن يسار قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام إنّ الناس يقولون إنّ القرآن نزل على سبعة أحرف؛ فقال كذبوا أعداء الله ولكنّه أُنزل على حرف واحد، من عند الواحد.

فإن قلت كيف جاز القراءة في هذا مع ما لحقه من التغيير، قلت قد روي في الأخبار أنّهم عليهم السلام أمروا شيعتهم بقراءة هذا الموجود من القرآن في الصلاة وغيرها، والعمل بأحكامه حتّى يظهر مولانا صاحب الزمان فيرتفع هذا القرآن من أيدي الناس إلى السماء ويخرج القرآن الذي ألّفه أمير المؤمنين عليه السلام فيقرأ ويعمل بأحكامه؛ روي الكليني بإسناده إلى سالم بن سلمة قال قرأ رجل على أبي عبد الله عليه السلام وأنا أستمع حروفاً من القرآن ليس على ما يقرأها الناس فقال أبو عبد الله عليه السلام مه كفّ عن هذه القراءة واقرأ كما يقرأ الناس حتّى يقوم القائم، فإذا قام قرأ كتاب الله على حدّه وأخرج المصحف الذي كتبه عليّ عليه السلام؛ وفي هذا الحديث أنّ عليّاً عليه السلام لمّا فرغ من ذلك القرآن قال له هذا كتاب الله تعالى كما أنزل الله على محمّد صلى الله عليه وآله وقد جمعته بين اللوحين؛ فقالوا هو ذا عندنا مصحف جامع فيه القرآن لا حاجة لنا فيه، فقال أما والله ما ترونه بعد يومكم هذا أبداً؛ إنّما كان عليّ أن أُخبركم حين جمعته لتقرأوه، والأخبار الواردة بهذا المضمون كثيرة جدّاً؛ وعليك بسلوك جادّة الإنصاف وخلع ربقة العناد والاعتساف.

الأمر الثاني من وظائف القراءة: ترتيل القرآن بالصوت الحسن الحزين الذي لا يبلغ الغناء الذي يقال له غناء في العرف أو لا يشتمل على مدّ الصوت مع الترجيع الذي هو حقيقته اللغويّة.

روي عن الصادق عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله اقرأوا القرآن بألحان العرب

معاویہ: یہ جو شیعہ مناظر صاحب مثالیں پیش کر رہے تھے کہ ہمارے شیعہ علماء موجودہ قرآن سے مسائل لے رہے ہیں، تو اسکی حقیقت بھی یہ شیعہ مجتہد واضح کر رہا ہے کہ یہ ان کے امام کا حکم ہے کہ شیعہ کے بارہویں امام کے ظاہر ہونے تک یہی قرآن پڑھتے رہو اور اسی سے مسائل نکالتے رہو(214)۔ جب بارہواں امام ظاہر ہو گا تو وہ اصل قرآن لائے گا جو سیدنا علی رض نے جمع کیا تھا۔ اب یہ دھوکا نہ دینا کہ ہم موجودہ قرآن پڑھتے ہیں۔End

مختار حیدر: جی قارئین کرام، پہلے یہ دیکھیں کہ معاویہ صاحب نے کن کن باتوں کو چھوڑا:

- ایک: کیرانوی صاحب کا حوالہ چھوڑا۔
- دو: اسلم جیراجپوری کا حوالہ چھوڑا۔
- تین: دہلوی صاحب کا حوالہ چھوڑا۔
- پھر ایک جھوٹ بھی بولا کہ میں چیلنج کا جواب وقت کی کمی کی وجہ سے نہیں دے رہا۔
- اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے حوالے کے ذیل میں جو بہت بڑا!!!!!!بلنڈرررررررررر کیا تھا، اس کو بھی پی گئے۔ ابن تیمیہ کے حوالے پر جو انہوں نے کہا، اس نے تو کہانی ہی ختم کر دی۔ میرے دوست، جب صحابہ کرام قرآن مجید کو متواتر نہیں مانتے تو کیوں یہ مناظروں کے ڈرامے کرتے پھرتے ہو۔ شیشے کے گھر میں رہتے ہو اور روز تمہیں مناظرے کی خارش ہوتی ہے۔
- اس کے علاوہ میں نے مذہب کی جو تعریف کی، اس پر صم بکم عمی بن گئے، ایک حرف نہیں نکلا منہ سے۔ جس احمق کو یہی نہ پتہ ہو کہ مذہب کہتے کسے ہیں، وہ بھی مناظرے کرتا پھرتا ہے، العجب۔

مومنین کرام،

- مذہب کی تعریف کے بعد معاویہ صاحب کے پلے کچھ نہیں بچا، سوائے کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی صورتحال کے۔

نعرہ حیدری۔۔۔۔۔یا علی

مختار حیدر: جی قارئین، معاویہ صاحب بکثرت اور مکرر پیش کیے گئے دلائل کے باوجود اپنی ضد پر قائم ہیں (189 کی طرف اشارہ) (215)۔ جب ہم نے اپنا اصول حدیث دکھا دیا کہ قرآن مجید کے خلاف کوئی روایت قبول نہیں تو پھر روایات کی تعداد بے معنی ہے۔ اور جن علماء کے اقوال پیش کر رہے ہیں، اگر وہ ویسے بھی ہوں، جیسے معاویہ صاحب کہہ رہے ہیں، تب بھی جمہور علماء نے اس کو قبول نہیں کیا۔

مختار حیدر: میں اس طرح کے بے وقوفانہ اعتراضات کا جواب صحیح مسلم کی روایت کے ذریعے دے چکا (190 کی طرف اشارہ) (216)۔ تاہم معاویہ صاحب نے اب بات کی ہے تو جواب دوہرا دیتا ہوں۔ پہلا نقطہ یہ لائے ہیں معاویہ صاحب کہ جمہور علماء نے طعن سے بچنے کے لیے ان روایات کو رد کیا ہے، ورنہ وہ تحریف کے ہی قائل ہیں۔ یہاں صحیح مسلم کی اس روایت کو دوبارہ دیکھ لیں۔

جزائری صاحب اور معاویہ صاحب دوسروں کے دلوں کا حال بیان کر کے غلطی کر رہے ہیں۔ جزائری صاحب دلیل کے ساتھ یقینی بات نہیں کر رہے، بلکہ محض گمان پر بات کر رہے ہیں۔ اور گمان کی کوئی وقعت نہیں۔

ہمارے جمہور علماء نے جس اصول پر تحریف کی روایات کو رد کیا ہے، وہ اصول ہمارے علماء دیگر تمام مسائل میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا طعن سے بچنے کی بات بوگس ہے۔ اور ہمارے بہت سے عقائد ایسے ہیں کہ جہلاء ان عقائد کی وجہ سے ہم پر طعن ہی نہیں، کفر کے فتوے تک لگاتے ہیں۔ لیکن ہم ان کی پرواہ کیے بغیر اپنے موقف پر قائم ہیں۔ اگر بالفرض ہمارا تحریف کا عقیدہ ہوتا، تو ہم اس پر بھی ڈٹ جاتے، اور دیگر عقائد کی طرح اس پر بھی مخالفین کے دانت کھٹے کرتے۔

اب آتے ہیں اس نشان والی عبارت کے آخری حصہ کی طرف (انوار نعمانیہ کے سکین کی طرف اشارہ جس کی بحث (190 کی طرف اشارہ) کے تحت چل رہی ہے)، کہ بہت سی روایات کے مطابق آیات جس طرح نازل ہوئیں، ان کو ویسے نہیں لکھا گیا، بلکہ بعض الفاظ حذف کر دیے گئے۔ پہلی بات تو یہ کہ یہ روایات دونوں مکتبوں کی کتب میں ہیں۔ بہت سی میں نے اپنے دعویٰ کے دوران پیش کیں، اور بہت ہی زیادہ ابھی بھی میرے پاس موجود ہیں، جو وقت کی کمی کی وجہ سے پیش نہیں کر سکا۔ معاویہ صاحب اپنی مرتبہ تو تاویل پر چلے جاتے ہیں، مگر ہماری مرتبہ ☜ سنگین فتویٰ ☞ کی حسرت رکھتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ان روایات سے کیا عقیدہ اخذ کرنا ہے، یہ ہم طے کریں گے، معاویہ صاحب نہیں۔ معاویہ صاحب اپنے دعویٰ کے مطابق دلیل لائیں، ☜ مذہب ☞ کی دلیل دیں۔ جو کہ یہ قیامت تک نہیں دے سکتے۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب اب شدید بوکھلا گئے ہیں (191 کی طرف اشارہ) (217)۔ اس سکین کو معاویہ صاحب پہلے بھی پیش کر چکے، اور میں جواب دے چکا۔ اب پریشانی میں دوبارہ پرانا سکین ☜ نئی دلیل ☞ کے طور پر پیش کر دیا۔ میں نے

دو آیات پیش کی تھیں کہ یقین کے آگے ظن کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ جزائری صاحب کا ظن ہے، جو کہ قابل قبول نہیں(218)۔ معاویہ صاحب آپ قرآن مجید کی یقینی آیت کے مقابلے پر ایک انسان کا ظن لا رہے ہیں، یہ 👈 آپ کی زبان میں 👉 قرآن مجید اور اللہ تعالیٰ کی توہین ہے۔

مختار حیدر: میرے دوست کہہ چکا کہ تم گھونسوں جو اپنے جبڑوں پر روکنے کے عادی ہو چکے ہو، تمہیں جتنی بھی دلیل دی جائے 👈 مرد۔۔۔ پر کلام نرم و نازک بے اثر 👉 والا کام ہو گا۔ قارئین تمہارے شکوک اور میرے جواب دیکھ چکے۔ تم پریشان مت ہونا(192 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میرے دوست، جتنی بار تم نے جان چھڑانے والے میسج لکھے، تمہارے پاس دلیل ہوتی تو اب تک پیش کر چکے ہوتے۔ لو اب میں دلیل دیتا ہوں، تاکہ قارئین سمجھ لیں کہ گیدڑ بھبکیاں کون دے رہا ہے اور کون سچ بول رہا ہے(193 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: دیکھ لو۔ تم عوام کو دھوکہ دے رہے تھے کہ تمہاری کتب بھری پڑی ہیں اس اصول سے کہ قرآن مجید سے اختلاف پر حدیث کو چھوڑا جائے گا، مگر تم نے دلیل نہیں دی۔ صرف اس لیے کہ دلیل تھی ہی نہیں۔ ایک جھوٹ تھا جو میں نے سب کے سامنے عریاں کر دیا۔ یحییٰ بن ابن کثیر کہہ رہا ہے کہ سنت قرآن پر قاضی ہے، اب بولو 😉 (219)

٢٣٤٩ – أخبرنا عبد الوارث بن سفيان ، نا قاسم بن أصبغ ، نا إسماعيل بن إسحاق القاضي ، ثنا سليمان بن حرب ، نا حماد بن زيد ، عن أيوب أن رجلاً قال لمطرف بن عبد الله بن الشخير :

« لا تحدثونا إلَّا بالقرآن ، فقال له مطرف : والله ما نريد بالقرآن بدلاً ؛ ولكن نريد من هو أعلم بالقرآن منا » .

٢٣٥٠ – وروى الأوزاعي ، عن حسان بن عطية قال :

« كان الوحي ينزل على رسول الله ﷺ ، [ويخبره][1] جبريل عليه السلام بالسنة التي تفسر ذلك » .

٢٣٥١ – قال الأوزاعي :

« الكتاب أحوج إلى السنة من السنة إلى الكتاب » .

= وأخرجه ابن بطة (٦٥) بإسناد فيه ابن جدعان أيضاً . وفي رقم (٦٦) بإسنادٍ فيه صرد بن أبي المنازل وهو مقبول كما قاله الحافظ ، وبقية رجاله ثقات ، فهو إسناد لا بأس به ، وبانضمامه إلى طريق ابن جدعان يُحدث قوة فيرتقي والله أعلم .

* * *

٢٣٤٩ – إسنادُهُ صحيحٌ .

* * *

٢٣٥٠ – صحيحٌ .

علَّقه المصنف ووصله الدارمي في « سننه » (١/١٤٥) ، والمروزي في « السنة » (ص ٢٨) ، واللالكائي في « الأصول » (٩٩) ، وابن بطة في « الإبانة » (٩٠) ، والهروي في « ذم الكلام » (٢ / ق ٣٠) من طرق عن الأوزاعي به وذكره الحافظ في « الفتح » (١٣/٢٩١) وعزاه للبيهقي وقال : سنده صحيح .

* * *

٢٣٥١ – صحيحٌ . =

(١) في ط : ويحضره .

قال أبو عمر : يريد أنها تقضي عليه ، وتبين المراد منه ، [وهذا نحو قولهم : « ترك الكتاب موضعاً للسنة ، وتركت السنة موضعاً للرأي »][1] .

٢٣٥٢ – وقد روى [سعيد بن منصور][2] ، عن عيسى بن يونس ، عن الأوزاعي ، عن مكحول قال :

« القرآن أحوج إلى السنة من السنة إلى القرآن » .

٢٣٥٣ – وبه عن الأوزاعي قال : قال يحيى بن أبي كثير :

« السنة قاضية على الكتاب ، وليس الكتاب [بقاضٍ][3] على السنة » .

٢٣٥٤ – وقال الفضل بن زياد : سمعت أبا عبد الله – يعني أحمد بن حنبل – وسئل عن الحديث الذي روى أن السنة قاضية على الكتاب ، فقال :

« [ما][4] أجسر على هذا أن [أقوله ، ولكني أقول :][5] إن السنة تفسر الكتاب وتبينه » .

٢٣٥٥ – قال الفضل : وسمعت أحمد بن حنبل [وقيل له : أتنسخ السنة شيئاً

جَامِعُ بيَانِ العِلْمِ وَفَضْلِه

تـأليف

أبي عمر / يُوسُف بن عبد البر

المتوفى سنة ٤٦٣ هـ

تحقيق

أبي الأشبال الزهيري

دار ابن الجوزي

= أخرجه البيهقي من قول الأوز...

الجنة » .

وصححه الحافظ في « الفتح ...

وأخرجه الدارمي (١/١٤٥) ...

« ذم الكلام » (١/٣٠) ، وابن ...

الأوزاعي ، عن مكحول تارةً و...

وإسناده صحيح .

(١) الزيادة ليست في : ط .

(٢) الزيادة سقطت من : ط .

(٣) في ط : قاضياً .

(٤) الزيادة من : ط ، سقطت من ...

(٥) في ط : أقول إن السنة قاضية ...

مختار حیدر: یہ لو، آپ کے امام اوزاعی اور مکحول سنت کو قرآن پر قاضی قرار دے رہے ہیں۔

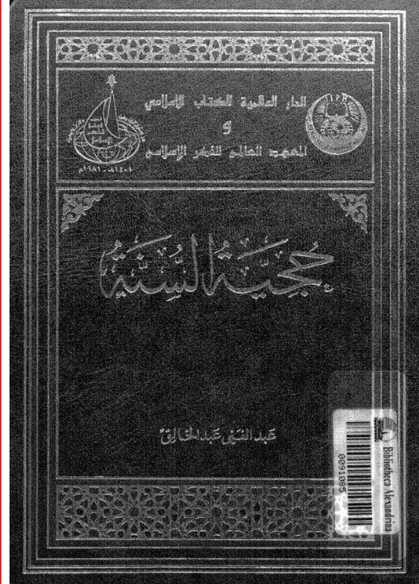
جبکہ امام احمد بن حنبل نے کچھ جان بچائی ہے یہ کہہ کر کہ میں یہ جسارت کرنے کے بجائے کہوں گا کہ سنت قرآن کی تفسیر کرتی ہے۔



الطبعة الأولى
١٤٠٧هـ/ ١٩٨٦م
طبعة معادة
١٤١٥هـ/ ١٩٩٥م

الكتب والدراسات التي يصدرها المعهد تعبر عن آراء مؤلفيها واجتهاداتهم وفي حالة وجود أي ملاحظات فإن المعهد يرحب بتسلمها واحالتها إلى المؤلف وموافاة الملاحظين بالنتائج

نشر وتوزيع:
الدار العالمية للكتاب الإسلامي
نشر وتوزيع الكتاب والشريط الإسلامي بسبعين لغة
الإدارة العامة: ص.ب. ٥٥١٩٥ ـ الرياض ١١٥٣٤
هاتف ٤٦٥٠٨١٨ ـ ٤٦٤٧٢١٣ ـ فاكس ٤٦٣٣٤٨٩
المكتبات: الرياض ٤٦٢٩٣٤٧ ـ ١ / جدة ٦٨٧٣٧٥٢ ـ ٢ / الخبر ٨٩٤٥٨٢١ ـ ٣
INTERNATIONAL ISLAMIC PUBLISHING HOUSE
I. I. P. H.
Publisher and Distributer of Islamic Books and Tapes in 70 Languages
HEAD OFFICE: P.O.Box 55195 - Riyadh 11534 - Saudi Arabia
Tel: (966-1) 4650818-4647213 - Fax: 4633489
BOOK SHOPS: Riyadh 1-4629347/Jeddah 2-6873752/Khobar 3-8945821





٣٣٢

أعلم) : أي : أخلق علم تأويله من تلاوته إلا بالأحاديث عن السلف
ففي الأحاديث الصحاح عنهم يوقف على ذلك ؛ لا : بما سولته النفس
الآراء ؛ كما صنع أهل الأهواء بهم .

وروى عن الحسن أنه قال : «إنما هلك من كان قبلكم حين تشعبت
وحادوا عن الطريق ؛ فتركوا الآثار ، وقالوا في الدين برأيهم : فضلوا

وروى عن ابن المبارك ، أنه قال لرجل : «إن ابتليت بالقضاء : فعليك بالأثر .» . ورويالبيهقي – في المدخل – : «أنه قيل له : متى يفتي الرجل؟ فقال : إذا كان عالماً بالأثر ، بصيراً بالرأي .» .

وأخرج البيهقي – في المدخل – عن أيوب السختياني ، أنه قال : «إذا حدثت الرجل بسنة فقال : دعنا من هذا ، وأنبئنا عن القرآن . – : فاعلم أنه ضال .» .

قال الأوزاعي : «وذلك : أن السنة جاءت قاضية على الكتاب ، ولم يجيء الكتاب قاضياً على السنة .» . وقد روى الأوزاعي هذا عن يحيى بن أبي كثير أيضاً . وروى عن مكحول أنه قال : «القرآن أحوج إلى السنة ، من السنة إلى الكتاب» . يريدون بذلك : أنها تفسر الكتاب ، وتبين المراد منه .

قال الفضل بن زياد البغدادي[١٣٢] : «سمعت أحمد بن حنبل – وسئل عن الحديث الذي رُوي أن السنة قاضية على الكتاب – فقال : ما أجسر على هذا أن اقوله ولكن السنة تفسر الكتاب وتبينه .» .

وأخرج اللالكائي – في السنة – عن أحمد أنه قال : «السنة عندنا آثار رسول الله ﷺ والسنة تفسير القرآن . وهي دلائل القرآن» .

وأخرج المقدسي – في الحجة – عن عبد الرحمن بن مهدي أنه قال : «الرجل إلى الحديث أحوج منه إلى الأكل والشرب . لأن الحديث يفسر القرآن» .

• • •

(١٣٢) كما في مختصر طبقات الحنابلة (ص ١٨٠) ومختصر جامع بيان العلم (ص ٢٢٤) .

مختار حیدر: کافی ہے؟ نہیں تو یہ لو مزید حوالہ۔ یہ لو، آپ کے امام اوزاعی کی جسارت کا ایک اور حوالہ۔

مختار حیدر: آپ کے پاس حوالے ہوتے تو باتیں بنانے کے بجائے پیش کرتے۔

«إذا حدَّثت[1] الرجلَ بالسنة، فقال: دعنا من هذا، حسبُنا القرآن؛ فاعلم أنه ضال».

[٢١٧] قال الأوزاعي: «وذٰلك أنَّ السنة قاضية على الكتاب ولم يجيء القرآن قاضياً على السنة». لفظ البحيري.

[٢١٨] وأخبرنا محمد بن عبدالرحمٰن، أبنا زاهر بن أحمد، ثنا محمد بن المسيب، ثنا إبراهيم بن سعيد ومحمد بن ماهان زُنْبقة[2]؛ [قالا][3]: ثنا محمد بن مصعب، ثنا الأوزاعي، عن مخلد بن الحسين، عن أيوب، عن أبي قلابة[4]؛ قال:

«إذا حدَّثت الرجلَ بالسنة، فقال: دع ذا[5]، وهات كتاب الله؛ فاعلم أنه

والصواب ما هو مثبت؛ كما في (ت) و(ج).

وهو أيوب بن أبي تميمة السختياني، أبو بكر البصري، واسم أبيه كيسان. انظر ترجمته في: «تهذيب الكمال» (٣ / ٤٥٧).

(١) في (م): «إذا حدث الرجل»، وهو خطأ ظاهر.

(٢) في (ج) و(م) غير واضحة.

وزُنْبُقَة؛ بفتح أوله، وسكون النون، وفتح الموحدة والقاف معاً، ثم هاء: وهو لقب لجمع منهم محمد بن ماهان، وهو السمسار البغدادي.

انظر ترجمته في: «نزهة الألباب في الألقاب» لابن حجر (١ ... النقاب في الألقاب» لابن الجوزي (١ / ٢٤٥)، و«توضيح المـ ... و«الإكمال» لابن ماكولا (٤ / ٢٤)، و«تاريخ بغداد» (٣ / ٢٩٣).

(٣) زيادة من (ظ) و(ج).

(٤) مطموسة في (م).

(٥) في (م): «دع هذا أو هات كتاب الله».

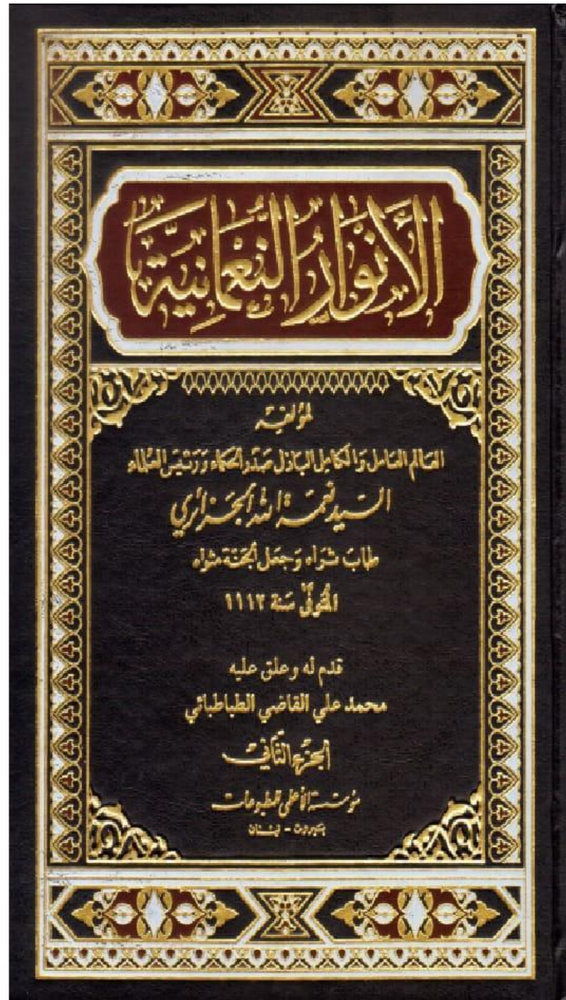
١٤٣



مختار حیدر: جی قارئین، آپ نے دیکھا کہ معاویہ صاحب کس دیدہ دلیری سے جھوٹ بولتے ہیں۔ فرمارہے تھے کہ ☜ ہماری کتب بھری پڑی ہیں ☞ 🤣۔ جھوٹ بولنا اور حقائق کو مسخ کرنا معاویہ صاحب اور ان کے ممدوحین کا پرانا شیوہ ہے۔ میں صحیح بخاری، اظہار الحق سمیت تین مثالیں پہلے دے چکا۔ اب چوتھی مثال خود معاویہ صاحب کی دیتا ہوں۔

قارئین، انٹرنیٹ یوٹیوب پر معاویہ صاحب کا ہمارے عالم علی ناصر صاحب سے تحریف قرآن پر ہی ہونے والا ایک مناظرہ موجود ہے۔ یہ ویڈیو معاویہ صاحب کی ٹیم نے اپلوڈ کی ہے۔ اور نہ آیت بے شرمی اور ڈھٹائی سے ویڈیو میں کانٹ چھانٹ کی گئی ہے۔ معاویہ صاحب کے پیش کردہ حوالہ جات ساتھ ساتھ سکرین پر دکھائے گئے ہیں، جبکہ علی ناصر صاحب کے پیش حوالہ جات کو سکرین پر نہیں دکھایا گیا، اور اہم جگہ سے آڈیو بھی کاٹی گئی ہے۔ حالانکہ معاویہ صاحب جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ علی ناصر صاحب نے جو فلاں حوالہ پیش کیا ہے، اس میں یہ یہ نقائص ہیں۔ لیکن علی ناصر صاحب کا حوالہ اصل میں (اتنا) تگڑا تھا کہ بخاری پبلیکیشنز والے معاویہ صاحب کے مریدوں کو یہ حوالے کاٹنے پڑے۔

مختار حیدر: ایک نظر اس حوالے پر ڈالیں جو معاویہ صاحب نے پیش کیا۔ (220)



نور فيما يختص بالصلاة ٣١١

ولنذكر ههنا نبذة منه فنقول: إنّ في هذه الدعاوى السابقة نظراً من وجوه:

الأوّل القدح في تواترها عن القرّاء وذلك أنّ أهل القراءة نقلوا أنّه قد كان لكلّ قارئ راويان يرويان عنه القراءة؛ وربّما اختلفوا في الرواية عنه كثيراً؛ نعم قد اشتهرت رواية الرأيين في الأعصار المستقبلة وبلغت حدّ التواتر مع أنّ من شروطه استواء الطبقات كلّها في وجود التواتر.

الثاني سلّمنا تواترها عن أربابها لكنّه لا يجدي نفعاً، وذلك أنّهم آحاد من مخالفينا قد استبدوا بهذه القراءة، وتصرّفوا فيها وجعلوها فنّاً لهم؛ كما جعل سيبويه والخليل النحو فنّاً لهما وتصرفوا فيه على مقتضى عقولهم، وفرقوا في مسائل المذاهب ومن هذا ترى القراء لم يسندوا قراءتهم إلى أهل البيت عليهم السلام، وربّما أسندوها في بعض الأوقات إليهم لكن يكون من باب ﴿إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ﴾ [الحجرات: ٦] الآية.

الثالث أنّ تسليم تواترها عن الوحي الإلهي وكون الكلّ قد نزل به الروح الأمين يفضي إلى طرح الأخبار المستفيضة بل المتواترة الدالّة بصريحها على وقوع التحريف في القرآن كلاماً ومادّة: وإعراباً مع أنّ أصحابنا رضوان الله عليهم قد أطبقوا على صحّتها والتصديق بها[1] نعم قد خالف فيها المرتضى والصدوق والشيخ الطبرسي

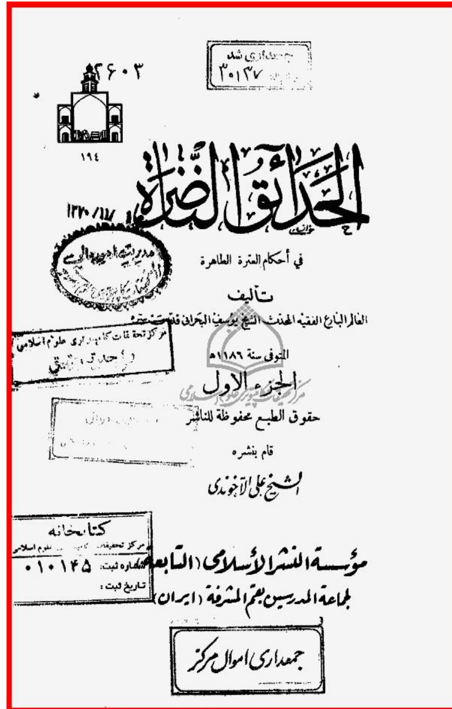
(١) هذا الكلام من السيد المصنف رحمه الله عجيب ومبني على مسلك أصحاب الحديث وجرى على طريقة الأخباريين التي لا يعبأ بها والعجب من قوله: إن أصحابنا رضي الله عنهم قد أطبقوا على صحة تلك الروايات والتصديق بها إلخ ليت شعري متى أطبق أصحابنا على صحة تلك الروايات وأين صدقوها ولا أدري من هم المراد من قوله: (أصحابنا) هل المراد منهم جمع من أهل الجمود من الأخباريين؟ أو المراد منهم أصحابنا أهل النظر والتحقيق وكبراء الدين من الفقهاء والمجتهدين؟ وحاشاهم أن يقولوا بمقالة المصنف رحمه الله. وما ذكره المحقق القمي رحمه الله في القوانين من نسبة القول بالزيادة في القرآن إلى أكثر الأخباريين ذهول وغفلة من ذلك الرجل العظيم فإن القول بالزيادة في القرآن مجمع على بطلانه ولا نزاع في عدم الزيادة أصلاً كما صرح به المحقق الأصولي السيد محمد الشهشهاني رحمه الله في كتابه (الغاية القصوى) في الجزء الثاني - مخطوط موجود في مكتبتنا وقال ما هذا لفظه: والظاهر أن الأول - أي الاختلال بالزيادة - مما لا نزاع في عدمه وأنه لم يقل بثبوته أحد كما يرشد به أدلة المثبتين فما في القوانين من رميه إلى أكثر الأخباريين فهو غفلة اهـ.
قال عمدة الأخباريين المحدث المتبحر شيخنا الحر العاملي صاحب الوسائل رحمه الله في رسالة كتبها في رد بعض معاصريه ما هذا لفظه الشريف بالفارسية: (هر كسى كه تتبع أخبار وتفحص=

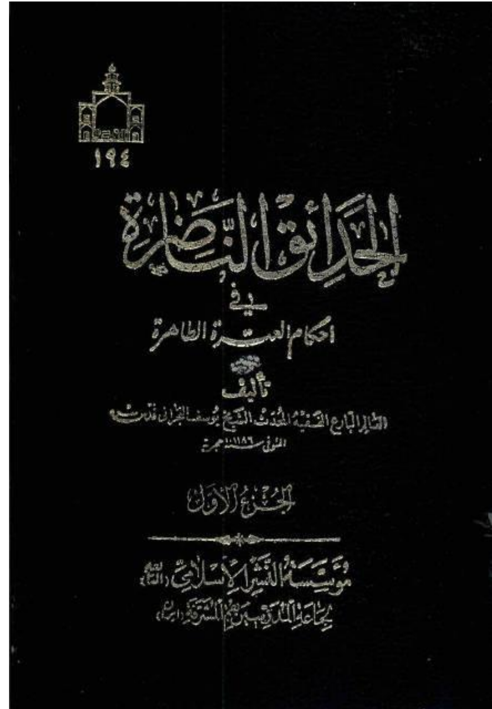
اس میں واضح طور پر علامہ جزائری صاحب قرات پر بحث کر رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ یہ قرات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہے۔ ساتھ ہی لکھا کہ یہ تواتر ہر طبقہ میں موجود ہے۔ پھر کہہ رہے ہیں کہ ان کی قرات کی سند اہل بیت علیہم السلام سے نہیں ہے۔ پھر جس پیرا گراف کو معاویہ صاحب نے پیش کیا، اس کی پہلی سطر سے وہ بات شروع ہو رہی ہے جو معاویہ صاحب کی دلیل کو بالکل ہی ختم کر رہی ہے۔ لکھا ہے کہ اس قرات کو تسلیم کیا جائے تو وہ اخبارات چھوڑنی پڑیں گی جو تحریف پر دلالت کرتی ہیں۔ تو میرے دوست، بات اختلاف قرات کی ہی ہے۔ ابن تیمیہ کے حوالے سے میں لکھ چکا کہ صحابی ابو موسیٰ اشعری نے ان الفاظ کا انکار کیا جو موجودہ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لہٰذا قرات کے فرق پر آپ کوئی بھی فتویٰ نہیں دے سکتے۔ ویسے بھی آپ لوگ تو اپنی ہر غلطی قرات کے فرق کے بہانے چھپاتے ہیں۔

مختار حیدر: تمہارا قصور نہیں دوست (194 کی طرف اشارہ)، بتا چکا کہ تمہاری دھلائی اس تسلسل سے ہو رہی ہے کہ تمہیں نظر آنا بالکل بند ہو گیا ہے۔ ورنہ گروپ میں موجود سمجھدار لوگ ہی نہیں، طالب علم بھی سمجھ چکے کہ میں کس قرآن کی بات کر رہا ہوں۔

مختار حیدر: میرے دوست (195 کی طرف اشارہ)، پہلے تو تمہیں جہالت کی وجہ سے مذہب کی تعریف معلوم نہیں تھی، اب میں نے تمہارے ہی بزرگان سے تعریف بتائی ہے تو اب ضد کی وجہ سے نہیں مانو گے؟ بہت افسوس کی بات ہے ویسے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ یہ علمی بحثیں اور مناظرے تمہارے بس کا روگ نہیں، کوئی چھابڑی وغیرہ لگا کر حلال کی روزی کماؤ، حلال میں بہت برکت اور سکون ہے۔ باقی جو بات جمہور کی تم نے کی، وہ تم خود نہیں سمجھ پائے ہو گے۔ لو میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

مختار حیدر: سرورق:


الحدائق الناضرة
في أحكام العترة الطاهرة
تأليف
العالم البارع الفقيه المحدث الشيخ يوسف البحراني قدس سره
المتوفى سنة ١١٨٦ هـ
الجزء الاول
حقوق الطبع محفوظة للناشر
قام بنشره
الشيخ علي الآخوندي
مؤسسة النشر الإسلامي (التابعة)
لجماعة المدرسين بقم المشرفة (ايران)


الحدائق الناضرة
في
أحكام العترة الطاهرة
تأليف
الجزء الاول
مؤسسة النشر الإسلامي

مختار حیدر: امام علیہ السلام نے علماء کے اجماع کو قبول کرنے کا حکم دیا ہے۔ تم جو مثال میرے خلاف پیش کرو گے، وہ للو پنجو کی ہو گی، پہلے سے بتائے دیتا ہوں 😉 (221)

ج ١ — (المقدمة السادسة) — ٩١ —

فنقول: مما ورد في ذلك ما رواه المشايخ الثلاثة(١) (عطر الله تعالى مراقدهم) باسانيدهم عن عمر بن حنظلة عن الصادق (عليه السلام) وفيها: «فان كان كل رجل اختار رجلا من اصحابنا فرضيا ان يكونا الناظرين في حقهما، واختلفا فيما حكما، وكلاهما اختلفا في حديثكم؟ قال: الحكم ما حكم به اعدلهما وافقههما واصدقهما في الحديث واورعهما ولا يلتفت الى ما يحكم به الآخر. قال: قلت: فانهما عدلان مرضيان عند اصحابنا لا يفضل واحد منهما على الآخر. قال: فقال: ينظر الى ما كان من روايتهم عنا في ذلك الذي حكما به المجمع عليه من اصحابك، فيؤخذ به من حكمنا، ويترك الشاذ الذي ليس بمشهور عند اصحابك، فان المجمع عليه لا ريب فيه. وانما الامور ثلاثة: أمر بين رشده فيتبع. وأمر بين غيه فيجتنب. وأمر مشكل يرد علمه الى الله والى رسوله. قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): «حلال بين وحرام بين وشبهات بين ذلك، فمن ترك الشبهات نجا من المحرمات، ومن أخذ بالشبهات ارتكب المحرمات وهلك من حيث لا يعلم. قلت: فان كان الخبران عنكم مشهورين قد رواهما الثقات عنكم؟ قال: ينظر، فما وافق حكمه حكم الكتاب والسنة وخالف العامة فيؤخذ به، ويترك ما خالف حكمه حكم الكتاب والسنة ووافق العامة. قلت: جعلت فداك أرأيت ان كان الفقيهان عرفا حكمه من الكتاب والسنة ووجدنا أحد الخبرين موافقاً للعامة والآخر مخالفاً لهم، باي الخبرين يؤخذ؟ قال: ما خالف العامة ففيه الرشاد. قلت: جعلت فداك فان وافقهم الخبران

(١) رواه الكليني في الكافي في باب (اختلاف الحديث) من كتاب فضل العلم ورواه الصدوق في الفقيه في باب - ٩ - (الاتفاق على عدلين في الحكومة) من الجزء الثالث. ورواه الشيخ في التهذيب في باب (الزيادات في القضاء والاحكام) من كتاب القضاء. ورواه صاحب الوسائل في باب - ٩ - من ابواب صفات القاضي وما يجوز ان يقضي به من كتاب القضاء.



مختار حیدر: یہ لو، شاذ کو چھوڑنے اور مشہور کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ظاہر ہے، شہرت علماء کے یہاں کی دیکھی جائے گی، قلیل یا جاہل لوگوں کی نہیں۔

(عليه السلام) قال : « قلت له : تجيئنا الأحاديث عنكم مختلفة ؟ قال ما جاءك عنا فقسه على كتاب الله عز وجل واحاديثنا . فان كان يشبهها فهو منا ، وان لم يكن يشبهها فليس منا . قلت : يجيئنا الرجلان — وكلاهما ثقة — بحديثين مختلفين فلا نعلم ايهما الحق ؟ فقال : اذا لم تعلم فموسع عليك بايهما أخذت » .

ومنه — ما رواه الشيخ محمد بن علي بن ابي جمهور الاحسائي في كتاب عوالي اللئالي (١) عن العلامة مرفوعا عن زرارة بن اعين : قال : « سألت الباقر (عليه السلام) فقلت : جعلت فداك يأتي عنكم الخبران والحديثان المتعارضان فبايهما آخذ ؟ فقال : يا زرارة خذ بما اشتهر بين اصحابك ودع الشاذ النادر . فقلت : يا سيدي انهما معاً مشهوران مرويان مأثوران عنكم ؟ فقال (عليه السلام) : خذ بما يقول اعدلهما عندك واوثقهما فى نفسك . فقلت : انهما معا عدلان مرضيان موثقان ؟ فقال : انظر ما وافق منهما العامة فاتركه وخذ ما خالفه ، فان الحق فيما خالفهم . فقلت : ربما كانا موافقين لهم أو مخالفين فكيف اصنع ؟ فقال : اذن فخذ ما فيه الحائطة لدينك واترك الآخر . فقلت : انهما معاً موافقان للاحتياط أو مخالفان له فكيف أصنع ؟ فقال : اذن فتخير احدهما فتأخذ به وتدع الآخر » قال في الكتاب المذكور بعد نقل هذه الرواية : وفى رواية انه (عليه السلام) قال : « اذن فارجئه حتى تلقى امامك فتسأله »

ومنه — ما رواه في الكافي (٢) في الموثق عن سماعة عن ابي عبدالله (عليه السلام) قال : « سألته عن رجل اختلف عليه رجلان من أهل دينه في أمر كلاهما يرويه ، أحدهما يأمر بأخذه والآخر ينهاه عنه كيف يصنع ؟ قال : يرجئه حتى يلقى

(١) ورواه صاحب المستدرك فى باب - ٩ - من ابواب صفات القاضى وما يجوز ان يقضى به من كتاب القضاء .

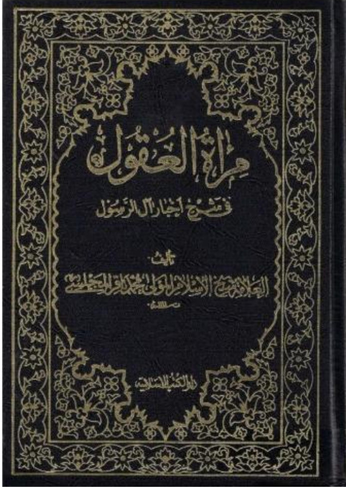
(٢) فى باب (اختلاف الحديث) من كتاب فضل العلم ، ورواه صاحب الوسائل فى باب - ٩ - من ابواب صفات القاضى وما يجوز ان يقضى به من كتاب القضاء .



مختار حیدر: یہ لو، امام علیہ السلام کے فرمان کی روشنی میں ہمارے محدثین کا اختیار کیا ہوا کلیہ۔(222)

عليهم السلام والسنن القائمة الّتي عليها العمل ، وبها يؤدّي فرض الله عزّوجلّ و سنّة نبيّه ﷺ وقلت : لو كان ذلك رجوت أن يكون ذلك سبباً يتدارك الله[تعالى] بمعونته وتوفيقه إخواننا وأهل ملّتنا ويقبل بهم إلى مراشدهم .

فاعلم يا أخي أرشدك الله أنّه لايسع أحداً تمييز شيء ممّا اختلفت الرّواية فيه عن العلماء عليهم السلام برأيه ، إلاّ على ماأطلقه العالم بقوله عليه السلام : « اعرضوها على كتاب الله فماوافى كتاب الله عزّوجلّ فخذوه ، وما خالف كتاب الله فردّوه » وقوله عليه السلام : « دعوا ما وافق القوم فإنّ الرشد في خلافهم » وقوله عليه السلام « خذوا



قد فصّلنا القول في ذلك في المجلّد الآخرمن كتاب بحار الانو
ذلك والحقّ عندي فيه : أنّ وجود الخبر في أمثال تلك الأصول
جواز العمل به ، لكن لابدّ من الرجوع إلى الأسانيد لترجيح
التعارض ، فانّ كون جميعها معتبراً لاينافي كون بعضها أقوى ، وأ
بكون جميع الكافي معروضاً على القائم عليه السلام لكونه في بلدة ال
على ذي لبّ ، نعم عدم إنكار القائم وآبائه صلوات الله علي
أمثاله في تأليفاتهم ورواياتهم ممّا يورث الظنّ المتاخم للعلم
بفعلهم ومجوّزين للعمل بأخبارهم .

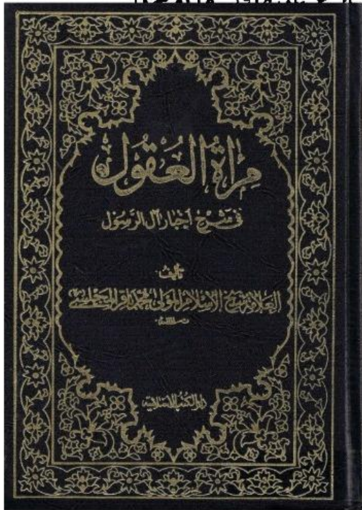
قوله : بمعونته وتوفيقه ، قيل : الضميران عائدان الى السبب لاإلى الله تعالى ، لخلوّ الجملة الوصفيّة عن العائد ويمكن تقدير العائد .

قوله : ممّا اختلفت الرواية فيه ، قيل:المراد بالروايات المختلفة الّتي لايحتمل الحمل على معنى يرتفع به الإختلاف بملاحظة جميعها ، وكون بعضها قرينة على المراد من البعض ، لاالّتي يتراءى فيها الاختلاف في بادي الرأي ، وطريق العمل في المختلفات الحقيقيّة كما ذكره بعد شهرتها وإعتبارها العرض على كتاب الله والأخذ بموافقه دون مخالفه ، ثمّ الأخذ بمخالف القوم ، ثمّ الأخذ من باب التسليم بأيّها تيسّر « انتهى » .

بالمجمع عليه ، **فإنّ المجمع عليه لاريب فيه** » ونحن لا نعرف من جميع ذلك إلاّ أقلّه ولا نجد شيئاً أحوط ولاأوسع من ردّ علم ذلك كلّه إلى العالم عليه السلام وقبول ماوسّع من الأمر فيه بقوله عليه السلام : « بأيّما أخذتم من باب التسليم وسعكم » .

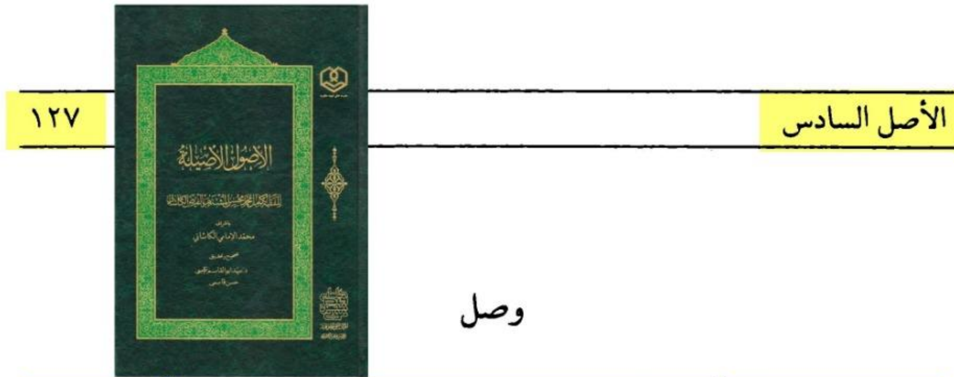
وقديسّرالله ـ وله الحمد ـ تأليف ماسألت ، وأرجو أن يكون بحيث توخّيت فمهما كان فيه من تقصير فلم تقصر نيّتنا في إهداء النصيحة ، إذكانت واجبة لإخواننا وأهل ملّتنا ، مع مارجونا أن نكون مشاركين لكلّ من اقتبس منه ، وعمل بما فيه في دهرنا هذا ، وفي غابره إلى إنقضاء الدنيا ، إذ الربّ جلّ وعزّ واحدٌ والرسول محمّد خاتم النبيّين ـ صلوات الله وسلامه عليه وآله ـ واحد ، والشريعة واحدة وحلال محمّد حلال وحرامه حرام إلى يوم القيامة ، ووسّعنا قليلاً كتاب الحجّة وإن لم نكمّله على استحقاقه ، لأنّا كرهنا أن نبخس حظوظه كلّها .

قوله : إلاّ أقلّه ، اى أقلّ ذلك الجميع ، والمعنى انّالانعرف من أفراد التمييز الحاصلمنجهة تلك القوانين المذكورة إلاّ الأقلّ ، أولا نعرف من جميع ذلكالمذكور من القوانين الثلاثة إلاّ الأقلّ ، والحاصل أنّ الاطّلاع على تلك الامور والتوسّل بها في رفع الاختلاف بين الاخبار مشكل ، إذالعرض على الكتاب موقوف علىمعرفته وفهمه ، ودونه خرط القتاد ، و ايضاً أكثر الاحكام لايستنبط ظاهراً منه ، وأما أقوال المخالفين فانّ الإطّلاععليها مشكللأكثرالمحصّلين ومع الاطّلاع عليها فقلّ مايوجد مسئلة لم يختلفوا فيها ، ومع إختلافهم لايعرف مايخالفهم إلا
أقوى عند القضاة والحكّام في زمان من صدر عنه الخبر عليه السلام
تتبّع تامّ لكتب المخالفين وأقوالهم ، ولايتيسّر لكل أحد
عليه فانكان المرادبه ماأجمع على الإفتاءبه كما فهمه أكثر ا
عليه متعسّر بل متعذّر ، إلاّ أن يحمل على الشهرة فانّها وإن
يمكن كونها مرجّحة لبعض الأخبار المتعارضة ، لكن يرد ع
شايعاً في تلك الازمنة السالفة ، بل كان مدارهم على نقل الأ



صفحہ 22 سے عبارت شروع ہو رہی ہے کہ شیخ کلینی علیہ الرحمہ شیعہ اصول بیان کر رہے ہیں، صفحہ 23 پر ہماری مطلوبہ عبارت ہے، لکھا ہے کہ **اجماع پر شک نہیں** ۔ لیکن یاد رہے کہ یہ اجماع قرآن و سنت کے خلاف نہیں اور نہ ہی جاہلوں کا اجماع ہے۔ یہاں علماء کا اجماع مراد ہے۔

مختار حیدر: یہ لو، ایک اور حوالہ۔ ہمارے امام علیہ السلام کا فرمان کہ جس پر اجماع ہو، وہ قول لے لو۔



وصل

قال ثقة الإسلام أبو جعفر محمّد بن يعقوب الكليني رحمه الله في أوائل *الكافي*:

«اعْلَمْ يَا أَخِي ـ أَرشَدَكَ اللهُ ـ أَنَّهُ لَا يَسَعُ أَحَداً تَمْيِيزُ شَيْءٍ مِمَّا اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنِ الْعُلَمَاءِ عليهم السلام بِرَأْيِهِ إِلَّا عَلَى مَا أَطْلَقَهُ الْعَالِمُ عليه السلام، بِقَوْلِهِ: «اعْرِضُوهُمَا عَلَى كِتَابِ اللهِ عزّ وجلّ فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللهِ عزّ وجلّ فَخُذُوهُ ومَا خَالَفَ كِتَابَ اللهِ فَرُدُّوهُ»، وقَوْلِهِ عليه السلام: «دَعُوا مَا وَافَقَ الْقَوْمَ فإِنَّ الرُّشْدَ فِي خِلَافِهِمْ»، وقَوْلِهِ عليه السلام «خُذُوا بِالْمُجْمَعِ عَلَيْهِ فإِنَّ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ لَا رَيْبَ فِيهِ». ونَحْنُ لَا نَعْرِفُ مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ إِلَّا أَقَلَّهُ، ولَا نَجِدُ شَيْئاً أَحْوَطَ ولَا أَوْسَعَ مِنْ رَدِّ عِلْمِ ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَى الْعَالِمِ عليه السلام، وقَبُولِ مَا وَسِعَ مِنَ الْأَمْرِ فِيهِ بِقَوْلِهِ عليه السلام: «بِأَيِّمَا أَخَذْتُمْ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ وَسِعَكُمْ»[1]. انتهى كلامه.

قوله طاب ثراه: «ونحن لا نعرف من جميع ذلك إلّا أقلّه»، يعني به: أنّا لا نعرف من الضوابط الثلاث إلّا حكم أقلّ ما اختلفت فيه الرواية دون الأكثر؛ لأنّ الأكثر لا يعرف من موافقة الكتاب ولا من مخالفة العامّة ولا من المجمع عليه، فلا نجد شيئاً أقرب إلى الاحتياط من ردّ علمه إلى الإمام عليه السلام ولا أوسع من العمل بالتخيير من باب التسليم دون الهوى أي لا يجوز لنا الإفتاء والحكم بأحد الطرفين بتّةً وإن كان يجوز لنا أن نعمل به من باب التسليم بالإذن عنهم عليهم السلام.

قيل: «وإنّما لم يذكر الترجيح باعتبار الأفقهيّة والأعدليّة وباعتبار كثرة العدد؛

---

١. الكافي: ١/٨ ـ ٩، خطبة الكتاب.

مختار حیدر: میرے دوست(196 کی طرف اشارہ)، تم تو خود وقت مقرر کر کے دوسروں کو اس کے مقرر کرنے کا ذمہ دار بنا دیتے ہو۔ اس لیے تمہارے کسی بھی جھوٹ پر اب مجھے حیرت نہیں ہوتی۔ میں نے علماء کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ جمہور علماء کا مطالبہ کیا ہے، اور اپنے جواب دعویٰ میں بھی اسی کو بنیاد بنایا ہے۔ لیکن تمہیں سمجھ نہیں آئے گی، مجھے معلوم ہے 😉

مختار حیدر: میرے دوست، اس گفتگو میں آپ کی کئی بار موت ہو چکی ہے(197 کی طرف اشارہ)۔ حتیٰ کہ آپ نے فرار کی ذلت بھی اٹھائی۔ ویسے اب بتا ہی دوں کہ جب آپ مناظرے کی حامی بھرنے کے بعد 👈 چار منٹ 👉 کے اندر اندر گروپ سے فرار کر گئے تھے، تو میں نے دوسروں کو کہا تھا کہ معاویہ صاحب سمجھدار اور جذبہ ایثار رکھنے والے انسان ہیں۔ اپنے بڑوں کو 👈 اپنے ہی کفریہ 👉 فتویٰ سے بچانے کے لیے انہوں نے فرار کی ذلت اٹھا کر گھاٹے کا سودا نہیں کیا۔

لیکن شاید 👈 پیمپر 👉 بدلنے کے طعنہ سے یا کسی اور وجہ سے جب آپ دوبارہ تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہوا کہ معاویہ صاحب سمجھدار نہیں، فرار کی ذلت مفت میں اٹھائی اور اب 👈 اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں 👉 بزرگ کافر کروا رہے ہیں الگ سے۔ ویسے آپ کے بزرگوں کے کافر ہونے کا سلسلہ اب بھی تھا نہیں۔ ابھی مزید افرد بھی متعارف کرواتا ہوں جو 👈 آپ کے فتویٰ کی روشنی 👉 میں کافر ہیں۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب، آپ کا یہ میسج ایک بار پھر آپ کی جہالت کو پوری طرح سامنے لا رہا ہے(198 کی طرف اشارہ)۔ اول تو میں اس بات کا جواب دے چکا۔ دوسرے یہ کہ اگر واقعی آپ دو قرآن مان رہے ہیں تو آپ اپنے ہی فتویٰ کی روشنی کافر ہو رہے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام جن و انس کو چیلنج دیا ہے کہ اگر تمہیں شک ہے اس قرآن کے بارے میں تو اس جیسی دس سورتیں، یا ایک سورت، یا کم از کم ایک آیت ہی بنا لاؤ۔ جبکہ تم دعوٰیدار ہو کہ شیعوں نے پورے کا پورا قرآن مجید ہی نیا بنا لیا ہے، کچھ خدا کا خوف کرو دوست۔ جہالت میں اتنا مشتعل نہیں ہوتے کہ اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنا شروع کر دیا جائے۔

مختار حیدر: تمہاری تو 👈 دلیلیں 👉 بھی کھوکھلی تھیں دوست، تمہارے 👈 ظن 👉 کا تو تمہاری دلیلوں سے بھی برا حال ہے(199 کی طرف اشارہ)، دلیل لاؤ دلیل۔ 👈 ظن کچھ نہیں، آیت کے ذریعے ثابت کر چکا 👉۔(223)

مختار حیدر: دھوکہ دینا تم پر ختم ہے(200 کی طرف اشارہ)(224)۔ میں حوالے پیش کر چکا کی ہمارے علماء نے اس طرح کی روایات کو خلاف قرآن ہونے اور خبر احاد ہونے کی وجہ سے رد کیا ہے۔ چلو ایک اور مثال دیتا ہوں۔ جب صحیح روایت دوسری صحیح روایت سے ٹکرائے، اور تاویل و تطبیق ممکن نہ رہے، تو ایک روایت کو شاذ قرار دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے، اور دوسری روایت کو اختیار کر لیا جاتا ہے۔ تو اگر تحریف کی خبروں کو متواتر مان بھی لیا جائے تو بھی تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا، کیونکہ روایات کا تواتر 👈 تواتر لفظی 👉 ہے۔ کیونکہ متواتر کی بھی اقسام ہیں، اور تم عام لوگوں کو یہ نہیں بتاتے، اور ان کی اس کم علمی کا فائدہ اٹھا کر دھوکہ دیتے ہو۔ میرے دوست، قرآن مجید بھی متواتر ہے۔ اور قرآن مجید کا تواتر تواتر طبقاتی ہے۔ اور تواتر طبقاتی سے تواتر لفظی ٹکرا جائے، اور کوئی تطبیق و تاویل بھی ممکن نہ رہے، تو تواتر لفظی کو بھی ویسے ہی چھوڑ دیا جائے گا جیسے صحیح روایت کو شاذ کہہ کر چھوڑا جاتا ہے۔

مختار حیدر: یہ دیکھو، تواتر کی اقسام۔ واضح لکھا ہے کہ قرآن مجید متواتر طبقاتی ہے۔(225)

مقدمة ١٧



أقسام التواتر:

التواتر على أربعة:

أحدها: تواتر الإسناد، وهو: أن يروي الحديث من أول الإسناد إلى آخره جماعة يستحيل اجتماعهم على الكذب، وهذا تواتر المحدثين، كحديث: «من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار».

قال ابن الصلاح: رواه اثنان وستون من الصحابة. وقال غيره: رواه أكثر من مائة نفس.

وقال النووي في شرح مسلم: «رواه نحو مائتين».

قال العراقي: «ليس في هذا المتن بعينه، ولكنه في مطلق الكذب، والخاص بهذا المتن رواية بضعة وسبعين صحابياً».

وقال السخاوي ﷺ بعد نقل ما قاله النووي: «ولعله ـ كما قال شيخنا ـ سبق قلم من مائة، وفيها المقبول والمردود، فقد ثبت صحيحاً وحسناً من طريق أحد وثلاثين نفساً من الصحابة، وورد عن نحو خمسين غيرهم بأسانيد ضعيفة متماسكة، وعن نحو من عشرين آخرين بأسانيد ساقطة».

وكذا أحاديث ختم النبوة قد جمعها بعض الفضلاء، فبلغت أزيد من مائة وخمسين، منها نحو ثلاثين من الصحاح الستة.

والقسم الثاني من التواتر: تواتر الطبقة، كتواتر القرآن تواتر على البسيطة شرقاً وغرباً، درساً وتلاوة، حفظاً وقراءة، وتلقاه الكافة عن الكافة، طبقة عن طبقة، اقرأ وارق إلى حضرة الرسالة، ولا تحتاج إلى إسناد يكون عن فلان عن فلان، بل هو شيء ينقله أهل المشرق والمغرب عن أمثالهم جيلاً جيلاً، ولا يختلف فيه مؤمن ولا كافر منصف غير معاند للمشاهدة. وهو القرآن المكتوب في المصاحف في شرق الأرض وغربها، لا يشكون ولا يختلفون في أن محمد بن عبد الله بن عبد المطلب أتى به، وأخبر أن الله عز وجل أوحى به إليه، وأن من اتبعه أخذه عنه كذلك، ثم أخذ عن أولئك حتى بلغ إلينا. وهذا القسم من المتواتر يعسر إيراد إسناد له على قواعد المحدثين فضلاً عن أسانيد. وذلك أن الإسناد إنما يحرص عليه في أخبار الآحاد لما يعرض فيها من الشك.

وإذا ترددت فيما قلنا فارجع إلى نفسك، وانظر: هل يمكنك أن تورد إسناداً لما

جبکہ جن روایات کو تم پیش کر رہے ہو، ان کو متواتر مان بھی لیا جائے تو بھی وہ زیادہ سے زیادہ متواتر لفظی کہلائے جائیں گی

مختار حیدر: یہ لو اپنی پسندیدہ کتاب صحیح بخاری کی شرح سے ایک اور حوالہ۔

الواحد في هذا الفهرس، فقد تَنَبَّه بقول واحدٍ للقطعي. فهكذا الأمرُ ههنا لم يكْفُر الرجلُ إلا بإنكار قطعي في نفسه، لكن المُفتي قد يأخذُ مسألةَ التكفير من خبر واحد، فيجوز بناءُ التكفيرِ على الظني بلا خطر، لأن الظنَّ في طريق العلم بالحكم، لا في أمرِ الموجِبِ لكُفْرِ المكفَّر.

وهذا كإثبات الفرض والحرام بالقياس، نظراً إلى حقيقة الشيء، لا نظراً إلى طريق ثبوتِهِ، أو كالإجماع المنقول آحاداً. نعم، تكفيرُ المتكلِّمينَ يكون قطعياً، وتكفير الفقهاء قد يكون ظنياً، فليس هذا في الحقيقةِ خلافاً في المسألة وإنما هو اختلاف الفن والموضوع، فموضوع الفقهاء فِعْلُ المكلف، وكثير من مسائلهم ظني. وموضوع المتكلمينِ القطع، فلو تكلم متكلمٌ في الفقه يوافقهم في التكفيرِ، ولو ذهبَ فقيهٌ إلى فنِ المتكلمين، لا يَحْكُم به إلا بعد إنكار القطعيات.

أَقْسَامُ التَّوَاتُر

ثم إن التواترَ قد يكونُ من حيث الإسناد وهو معروفٌ، كحديث: «من كذب عليَّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار». وقد يكون من حيث الطبقة كتواتر القرآن، فإنه تواتر على البسيطة شرقاً وغرباً، درساً وتلاوةً، حفظاً وقراءةً، وتلقاه الكافةُ عن الكافة، طبقة عن طبقة، فهذا لا يحتاجُ إلى إسناد معين، يكون عن فلان عن فلان. وقد يكون تواترَ عملٍ وتوارث، بتواتر العمل على شيء من لدن صاحب الشريعة إلى يومنا هذا، كالسواك. والرابع: تواتر القدر المشترك، كتواتر المعجزات، فإن مفرداتها وإن كانت آحاداً، لكن القدر المشترك متواترٌ قطعاً، كسخاء حاتم، فإن أخباره وإن كانت آحاداً، إلَّا أن سخاءه معلومٌ متواتر. وقد يجتمعُ أقسامٌ منها في شيء واحد.

وعلى هذا نقول: إن الصلاة فريضةٌ، واعتقاد فريضتها فرضٌ، وتحصيل علمُها فرض، وجَحدها كفر، وكذا جهلُهَا، والسِّوَاك سنةٌ، واعتقادُ سنيته فرضٌ، لأنه ثَبَتَ متواتراً بأنحاء التواتر وتحصيل علمهِ سنةٌ، وجحودهُ كفرٌ، وجهلهُ حِرمانٌ، وتركُه عتَابٌ أو عِقَاب.

ثم إن التواترَ يزعمه بعض الناس قليلاً، كما نقله الحافظ في «شرح نُخْبَةِ الفِكر»: أن بعضهم أنكروا مِثاله، وبعضهم ادعوا العِزَّة فيه، ولم يأتوا إلا بمثال أو مثالين. وهو على ما قلت كثير في شريعتنا، بحيث يفوت عنه الحصر، ويعجزُ الإنسان أن يفهرِسَه، ولكن ربما يذهل الإنسان عن التفاته، فإذا التفت إليه رآه متواتراً كالبديهي، وهذا مما ينبغي أن يُنَبه عليه.

أَقْسَامُ الكُفْر

هذا آخر ما أردنا تحريره في هذا المقام، لتكون على ذكرٍ من أم[...] الخلافِ فيه، ثم يأتي عليك أشياء في أثناء الكلام. وسنقررها في مواضعها[...]

وقد علمتَ أنّ الكفرَ بالمعنى اللغوي، لا يقابل الإيمان. نعم، يقابلُهُ با[...] الوَاحِدِيّ[1]: وهو كفرُ إنكارٍ، وجحودٍ، ومعانَدَةٍ، ونفاقٍ، فمن لقيه بشيء من[...]



(١) وقد يقال: إن المخالفَ للدين الحقِّ، إن لم يعترف به ولم يذعِنْ له ظاهراً ولا باطناً، بلسانه، وقلبه على الكفر، فهو المنافق. وإن اعترف به ظاهراً وباطناً، لكنه يفسرُ بعض[...]

مختار حیدر: یہ لو، تواتر کی اقسام کا ایک اور حوالہ،

مرعاة المفاتيح ج ١ — ١٧ — تحفة أهل الفكر

قال الطيبي: القرآن هو اللفظ المنزل به جبريل عليه السلام على النبي ﷺ، والقدسي: إخبار الله معناه بالإلهام أو المنام، فأخبر النبي ﷺ أمته بعبارة نفسه، وسائر الأحاديث لم يضفها إلى الله ولم يروها عنه.

ولراوي الحديث القدسي صيغتان:

١ — قال رسول الله ﷺ فيما يرويه عن ربه عز وجل.

٢ — قال الله تعالى فيما رواه عنه رسوله ﷺ. والمعنى واحد.

والأحاديث القدسية أكثر من مائة حديث. منها ما رواه مسلم في صحيحه عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي ﷺ فيما يرويه عن الله تعالى أنه قال: يا عبادي! إني حرمت الظلم على نفسي وجعلته بينكم حراما فلا تظالموا ـ الحديث.

أقسام الخبر باعتبار طرق وصوله إلينا

الخبر ينقسم بهذا الاعتبار إلى متواتر وآحاد.

المتـــواتر: لغة: المتابع، واصطلاحا: هو ما نقله إلينا جماعة كثيرون تحيل العادة تواطؤهم وتوافقهم على الكذب عن جماعة كذلك ويكون إخبارهم عن شئ محسوس من مشاهـــد أو مسموع كأن يقول: رأيت رسول الله ﷺ يفعل كذا. أو سمعت رسول الله ﷺ يقول كذا.

شروط التواتر: وشروطه أربعة: (١) أن يرويه عدد كثيرون بلا حصر (٢) أن يرووا ذلك عن مثلهم من الابتداء إلى الانتهاء في جميع طبقات السند (٣) أن تحيل العادة تواطؤهم وتوافقهم على الكذب. (٤) أن يكون انتهاء خبرهم مستندا إلى الحس من مشاهدة أو سماع.

والمتواتر يفيد العلم اليقيني الضروري وهو الذي يضطر إليه الإنسان بحيث لا يمكنه دفعه. وقيل: لا يفيد إلا العلم النظري. وليس بشئ، لأن العلم بالتواتر يحصل لمن ليس له أهلية النظر مثل العامي.

والمتواتر نوعان: لفظي ومعنوي.

المتواتر اللفظي: هو ما تواتر لفظه ومعناه عن النبي ﷺ كحديث من كذب علي متعمدا، إلخ.

المتواتر المعنوي: ما تواتر معناه دون لفظه، أو هو ما تواتر القدر المشترك فيه كحديث المسح على الخفين، وحديث رفع اليدين في الدعاء.

هذا، وقسم بعضهم التواتر إلى أربعة أقسام: أحدها:

تواتر الإسناد: وهو أن يروى الحديث من أول الإسناد إلى آخره جماعة يستحيل اجتماعهم على الكذب. **وهذا هو التواتر المشهور عند المحدثين.** والثاني:

تواتر الطبقة: كتواتر القرآن فإنه تواتر على البسيطة شرقا وغربا، درسا وتلاوة، حفظا وقراءة، وتلقاه الكافة عن الكافة طبقة عن طبقة. ولا يحتاج إلى إسناد يكون عن فلان عن فلان، بل هو شئ ينقله أهل المشرق والمغرب عن أمثالهم جيلا عن جيل لا يختلف فيه مؤمن ولا كافر منصف غير معاند، وهذا القسم من المتواتر يعسر إيراد إسناد له على قواعد المحدثين فضلا عن أسانيد. والقسم الثالث:

تواتر عمل وتواتر توارث: وهو أن يعمل به فى كل قرن من عهد صاحب الشريعة إلى يومنا هذا جم غفير من العاملين بحيث يستحيل عادة تواطؤهم على كذب أو غلط كالسواك فى الوضوء مثلا فهو سنة واعتقاد سنيته فرض لأنه ثابت بالتواتر العملي. والقسم الرابع:

تواتر القدر المشترك: وهو ما تختلف فيه ألفاظ الرواة بأن يروى قسم منهم واقعة وغيره واقعة أخرى، وهلم جرا. غير أن هذه الوقائع تكون مشتملة على قدر مشترك، فهذا القدر المشترك يسمى بالمتواتر المعنوى أو المتواتر من جهة المعنى. وهذا كتواتر المعجزة فإن مفرداتها ولو كانت آحادا لكن القدر المشترك متواتر قطعا.

أخبار الآحاد

الآحاد جمع أحد بمعنى واحد. و

خبر الواحد: فى اللغة: ما يرويه شخص واحد، وفى الاصطلاح: ما لم يصل حد التواتر، أو لم يتوفر فيه شروط المتواتر. وهو يفيد الظن. وقيل العلم النظرى. وقال ابن حزم رحمه الله فى الإحكام: إن خبر الواحد العدل عن مثله إلى رسول الله ﷺ يوجب العلم والعمل به معا.

ويطلق المحدثون أخبار الآحاد على ما عدا المتواتر، وهى تنقسم إلى مشهور، وعزيز، وغريب.

المشهور والمستفيض: المشهور لغة: ما اشتهر على الألسنة وإن كان كذبا، واصطلاحا: ما رواه عدد محصور فوق الاثنين، وسمى بذلك لشهرته، ويقال له المستفيض أيضا وسمى بذلك لانتشاره، من فاض الماء يفيض فيضا، وقيل بينهما عموم وخصوص مطلق. فالمستفيض ما كان عدد الرواة فى ابتداء السند وانتهائه سواء. والمشهور يشمل ما كان كذلك وما كان العدد فيه مختلفا.

العزيز: لغة: النادر والقوى والشاق، واصطلاحا: ما رواه اثنان ولو فى طبقة، وسمى بذلك إما لندرته وقلة وجوده، أو لكونه عز أى قوى بمجيئه من طريق آخر أو لمشقة الحصول عليه عند البحث عنه.

تنبيه

لا يشترط لكون الحديث صحيحا أن يكون عزيزا عند الجمهور خلافا لمن اشترط ذلك كأبى على الجبائى والحاكم وابن العربى، وثمرة الخلاف تظهر فى أن الغريب لا يكون صحيحا عند أبى على

مختار حیدر: اب قارئین آپ نے جان لیا ہو گا کہ ☜ صرف تواتر تواتر ☞ پر زور دینا معاویہ صاحب کا دھوکہ تھا، جیسا کہ دیگر باتوں میں یہ خود بھی دھوکہ میں ہیں، اور ہمیں بھی دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مختار حیدر: میرے دوست، میں تو سورتوں کی کمی بیشی تمہاری صحیح سند روایاتِ سے ثابت کر چکا(201 کی طرف اشارہ)۔ جس کا تمہارے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ یہ الفاظ کی کمی بیشی کی جو روایات پیش کر رہے ہو، اس طرح کی تو ہمارے پاس تمہاری کتب کی درجنوں صحیح سند (سینکڑوں بھی ہو سکتی ہیں 😉) روایات موجود ہیں۔ وہاں تو تمہیں اختلاف قرات کے علاوہ کچھ نہیں سوجھتا۔

مختار حیدر: یہ سب قرات کا فرق ہے۔ ایسا ہی کہا ہے آپ کے علماء نے، آپکی کتب میں موجود روایات کے بارے میں۔ وہی ہم کہتے ہیں(202 کی طرف اشارہ)(226)

مختار حیدر: انکار کر بھی نہیں سکتے، کیونکہ اردو میں ہے 😉 (203 کی طرف اشارہ)، انکار نہیں کیا تو اب ❤️ بڑا کر کے اسے سمجھ بھی لو۔ بات ختم۔

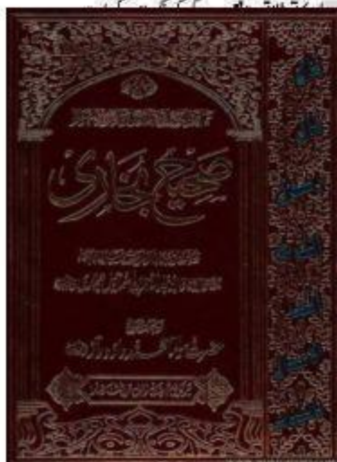
مختار حیدر: میرے دوست، تقیہ کہاں کرنا ہے کہاں نہیں، یہ ہم طے کریں گے(204 کی طرف اشارہ)(227)۔ باقی تقیہ سے آپ کو جو شکایت ہے وہ دور کر دیتا ہوں۔

254 زبردستی کام کرانے کا بیان

عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النحل: ١٠٦] وَقَالَ: ﴿إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾ وَهِيَ تَقِيَّةٌ وَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ [النساء: ٩٧] قَالُوا: فِيمَ كُنْتُمْ؟ قَالُوا: كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا﴾ [النساء: ٧٥] فَعَذَرَ اللهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ)).

لیے عذاب دردناک ہوگا اور سورہ آل عمران میں فرمایا یعنی یہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تم کافروں سے اپنے کو بچانے کے لیے کچھ بچاؤ کر لو۔ ظاہر میں ان کے دوست بن جاؤ یعنی تقیہ کرو۔ اور سورہ نساء میں فرمایا بیشک ان لوگوں کی جان جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کر رکھا ہے جب فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے کہیں گے کہ تم کس کام میں تھے وہ بولیں گے کہ ہم اس ملک میں بے بس تھے اور ہمارے لیے اپنے قدرت سے کوئی حمایتی کھڑا کر دے ---- آخر آیت تک۔ امام بخاری نے کہا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کو اللہ کے احکام نہ بجا لانے سے معذور رکھا اور جس کے ساتھ زبردستی کی جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کام سے منع کیا ہے وہ اس کے کرنے پر مجبور کیا جائے۔ اور امام حسن بصری نے کہا کہ تقیہ کا جواز قیامت تک کے لیے ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو (کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے) اور پھر اس نے طلاق دے دی تو وہ طلاق واقع نہیں ہوگی یہی قول ابن زبیر، شعبی اور حسن کا بھی ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اعمال نیت پر موقوف ہیں

اس حدیث سے بھی امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جس شخص سے زبردستی طلاق
طلاق کی نہ تھی۔ معلوم ہوا کہ زبردستی کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے۔ رافضیوں جیسا تقیہ



٦٩٤٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيدَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ)). [راجع: ٧٩٧]

(٦٩٤٠) ہم سے یحییٰ بن
بن سعد نے بیان کیا ان
بن ابی ہلال بن اسامہ
اور انھیں حضرت ابوہریرہ
دعا کرتے تھے کہ اے اللہ
بن الولید (رضی اللہ عنہم
کو نجات دے۔ اے اللہ
ڈال۔ اور ان پر ایسی قحط
زمانہ میں آئی تھی۔

ٱلظَّالِمِ أَهْلُهَا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَٱجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا﴾ [النساء: ٧٥]

سے نکال لے جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارے لیے کوئی حامی اور مددگار پیدا فرما دے۔"

فَعَذَرَ اللهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِّنْ فِعْلِ مَا أُمِرَ بِهِ.

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کو اللہ کے احکام نہ بجالانے سے معذور رکھا اور جس کے ساتھ جبر کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کام سے منع کیا ہے وہ اس کے کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

امام حسن بصری نے کہا: تقیہ کرنے کا جواز قیامت تک کے لیے ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ».

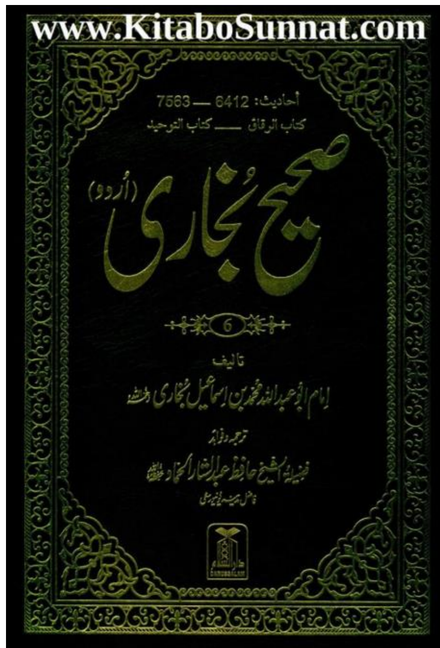
حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو، پھر اس نے ان کے جبر کرنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع نہیں ہوگی۔ ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "اعمال نیت پر موقوف ہیں۔"

٦٩٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع: ٧٩٧]

[6940] حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز میں (ان الفاظ کے ساتھ) دعا کرتے تھے: "اے اللہ! عیاش ...
ﷺ کو نجا...
کو نجات ...
کر اور ان ...
میں آیا تھا ...

(١) بَابٌ: مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ

باب: ...



بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

89- كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

جبر واکراہ کا بیان

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النحل: ١٠٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس جس نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کیا) سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو یہ معاف ہے) مگر جس نے برضا ورغبت کفر قبول کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"

وَقَالَ: ﴿إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً﴾ [آل عمران: ٢٨] وَهِيَ تَقِيَّةٌ

نیز فرمایا: (اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ہرگز دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی واسطہ نہیں) الا یہ کہ تمھیں ان (کافروں) سے بچنے کے لیے اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنا پڑے۔" آیت کریمہ میں تقاۃ کے معنی تقیہ ہیں۔

وَقَالَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ تَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ظَالِمِىٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا۟ فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا۟ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عَفُوًّا غَفُورًا﴾ [النساء: ٩٧-٩٩]

نیز ارشاد گرامی ہے: "یقیناً جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں مبتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں، ہم اس سرزمین میں بالکل کمزور تھے...... بے حد معاف کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔"

وَقَالَ: ﴿وَٱلْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ ٱلرِّجَالِ وَٱلنِّسَآءِ وَٱلْوِلْدَٰنِ ٱلَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ

نیز فرمایا: "جبکہ کئی کمزور مرد، عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی

یہ لیں، آپ کے پسندیدہ ترین علماء میں سے ایک کی تفسیر۔ ابن کثیر نے تقیہ کے جائز ہونے پر کئی دلائل دیے ہیں۔ اور یہ سب دلائل قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے دیے ہیں۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ آپ کا قرآن کا نعرہ محض جہالت اور دھوکہ ہے، ورنہ آپ خود تعلیمات قرآنی کا مذاق اڑانے والوں میں سے ہیں۔

ٱلْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾

نهى اللّٰه تبارك وتعالىٰ عباده المؤمنين أن يوالوا الكافرين ، وأن يتخذوهم أولياء يسرون إليهم بالمودة من دون المؤمنين ، ثم توعد[١] علىٰ ذلك فقال : ﴿ ومن يفعل ذلك فليس من اللّٰه في شيء ﴾ أي : ومن يرتكب نهي اللّٰه في هذا فقد برئ من اللّٰه ، كما قال تعالىٰ : [﴿ يأيها الذين آمنوا لاتتخذوا عدوّي وعدوّكم أولياء تلقون إليهم بالمودّة ﴾ ، إلىٰ أن قال ، ﴿ ومن يفعله منكم فقد ضل سواء السبيل ﴾ وقال تعالىٰ] : ﴿ يأيها الذين آمنوا لا تتخذوا الكافرين أولياء من دون المؤمنين أتريدون أن تجعلوا للّٰه عليكم سلطانا مبينا ﴾ وقال تعالىٰ : ﴿ يأيها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارىٰ أولياء بعضهم أولياء بعض ومن يتولهم منكم فإنه منهم ﴾ الآية . وقال [سبحانه وتعالىٰ] بعد ذكر موالاة المؤمنين للمؤمنين من المهاجرين والأنصار والأعراب ﴿ والذين كفروا بعضهم أولياء بعض إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض وفساد كبير ﴾ . و[قوله تعالىٰ] : ﴿ إلا أن تتقوا منهم تقاة ﴾ أي : إلا من خاف في بعض البلدان والأوقات من شرهم . فله أن يتقيهم بظاهره لا بباطنه ونيته ، كما حكاه البخاري(٨٢) ، عن أبي الدرداء أنه قال : إنا لنكشر في وجوه أقوام وقلوبنا تلعنهم . وقال الثوري : قال ابن عباس : ليس التقية بالعمل ، إنما التقية باللسان . [وكذا رواه العوفي عن ابن عباس : إنما التقية باللسان][٢] . وكذا قال أبو العالية وأبو الشعثاء والضحاك والربيع بن أنس . ويؤيد ما قالوه قول اللّٰه تعالىٰ : ﴿ من كفر باللّٰه من بعد إيمانه إلا من أكره وقلبه مطمئن بالإيمان ولكن من شرح بالكفر صدرًا فعليهم غضب من اللّٰه ولهم عذاب عظيم ﴾ . الآية . وقال البخاري(٨٣) : قال الحسن : التقية ثم[٣] إلىٰ يوم القيامة . ثم قال تعالىٰ : ﴿ ويحذركم اللّٰه نفسه ﴾ أي : يحذركم نقمته في[٤] مخالفته وسطوته في عذابه لمن والىٰ أعداءه وعادىٰ أولياءه . ثم قال تعالىٰ : ﴿ وإلى اللّٰه المصير ﴾ أي : إليه المرجع والمنقلب فيجازي[٥] كل عامل بعمله .

قال ابن أبي حاتم(٨٤) : حدثنا أبي ، حدثنا سويد بن سعيد ،



(٨٢) – في صحيحه كتاب الأدب (١٠/ ٥٢٧/ الفتح)

(٨٣) – فاتحة كتاب الإكراه (١٢/ ٣١١/ الفتح) .

(٨٤) – رواه ابن أبي حاتم في تفسيره ، وأبو داود في « سننه » كتاب ال... عن الوقت ، حديث (٤٣٢) . وفيه : عمرو بن ميمون الأودي ، و...

[١] – في خ : « توعدهم » .

[٢] – زيادة من : خ ، وسقط من ز .

[٣] – زيادة ...

[٤] – في خ : « أي » .

[٥] – في ...

مختار حیدر: یہ مسیج معاویہ صاحب کی جہالت اور بے انصافی کا ایک اور ثبوت ہے(205 کی طرف اشارہ)۔ قارئین کرام، آپ نے خود دیکھا کہ ہم نے معاویہ صاحب کی کتب سے جب بھی کوئی روایت پیش کی، اس کی ☜ تحکیم ☜ یا ☜ راویوں کا احوال ☜ دکھا کر اس روایت کے صحیح ہونے کو خود ہی ثابت کیا، کیونکہ ہم دھوکہ نہیں، دلیل دیتے ہیں۔ لیکن معاویہ صاحب اور ان جیسے دیگر لوگ یہ کام نہیں کرتے، کیونکہ ان کا مقصد حق بات بیان کرنا ہوتا ہی نہیں۔ معاویہ صاحب نے جو روایت پیش کی، اس کی حیثیت بیان نہیں کی۔ یہ لیں، ہم اس کے راوی آپ کے سامنے رکھتے ہیں، تا کہ بات واضح ہو جائے:

٦٨٠ — يونس بن علي العطّار - يونس النسباني — المفيد من معجم رجال الحديث «ي»

ج٢٠ن	ج٢٠ب	ج٢١ط	
١٣٨٤٢	١٣٨٣٧	١٣٨٦٦	**يونس بن علي العطّار**: روى عنه حميد بن زياد كتاب أبي‌حمزة الثمالي و غير ذلك من الاصول. رجال الشيخ - مجهول - يحتمل اتحاده مع لاحقه -.
١٣٨٤٣	١٣٨٣٨	١٣٨٦٧	**يونس بن علي القطّان**: أبوعبدالله كان ينزل الكوفة طاق حيان ... قريب الأمر. ذكره العلامة - مجهول - له كتاب - تقدم عن ابن داود بعنوان يوسف بن علي القطان ١٣٨٠٥[1].
١٣٨٤٤	١٣٨٣٩	١٣٨٦٨	**يونس بن عمّار الصيرفي**: التغلبي كوفي من أصحاب الصادق (ع) رجال الشيخ - مجهول - روى في كامل الزيارات - طريق الصدوق اليه صحيح - روى ٢٠ رواية، كلها عن أبي‌عبدالله (ع) الا واحده عن سليمان بن خالد.
١٣٨٤٥	١٣٨٤٠	١٣٨٦٩	**يونس بن عمّار بن ميثم**: مجهول - روى رواية في الكافي ج ٤ كتاب الحج، باب انه ليس في ترك الحج خيرة ح ١.
١٣٨٤٦	١٣٨٤١	١٣٨٧٠	**يونس بن معاوية**: روى رواية في التهذيب ج ٣ ح ٢٧٨ و الصحيح كما في النسخة المخطوطة من التهذيب، و الاستبصار ج ١ ح ١٧٢٣ يونس عن معاوية و هو الموافق للكافي ج ٣ كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين ح ٣ و الوافي و الوسائل و في الاستبصار ج ١ ح ١٧٢٣ يونس عن معاوية بن عمار.
١٣٨٤٧	١٣٨٤٢	١٣٨٧١	**يونس بن المغيرة**: من أصحاب الباقر (ع) - مجهول -.
١٣٨٤٨	١٣٨٤٣	١٣٨٧٢	**يونس بن هشام**: مجهول - روى رواية في التهذيب عن حفص بن غياث ولكن في الوسائل عن جعفر بن عثمان بدل حفص بن غياث.
١٣٨٤٩	١٣٨٤٤	١٣٨٧٣	**يونس بن يزيد بن مهران**: من أصحاب علي (ع) - مجهول -.
١٣٨٥٠	١٣٨٤٥	١٣٨٧٤	**يونس بن يعقوب**: بن قيس، أبوعلي الجلاب البجلي الدهني - من أصحاب الصادق و الكاظم و الرضا (ع) - امامي ثقة - جليل عندهم (ع) اختص بأبي‌عبدالله و أبي‌الحسن (ع) - له كتاب - روى في كامل الزيارات و تفسيرالقمي - طريق الشيخ و الصدوق اليه ضعيف - روى بعنوان يونس بن يعقوب ٣١٤ رواية، منها عن أبي‌عبدالله، و أبي‌الحسن، و أبي‌الحسن الاول، و أبي‌الحسن موسى، و أبي‌إبراهيم موسى (ع).
١٣٨٥١	١٣٨٤٦	١٣٨٧٥	**يونس الجزائري**: كان فاضلاً عابداً... قاله الشيخ الحر.
١٣٨٥٢	١٣٨٤٧	١٣٨٧٦	**يونس الشيباني**: مجهول - من أصحاب الصادق (ع) - روى عدة روايات، منها عن أبي‌عبدالله (ع) و في بعض الموارد في بعض رواياته و هو ح ١٩٨ ج ٢ تهذيب، النسباني على بعض النسخ «بدل الشيباني» و هو خطأ.
١٣٨٥٣	١٣٨٤٨	١٣٨٧٧	**يونس الكناسي**: روى رواية عن أبي‌عبدالله (ع) في الكافي ج ٤ كتاب الحج، باب زيارة قبر أبي‌عبدالله ح ١٠ و الصحيح كما في الطبعة القديمة يوسف الكناسي «المجهول المتقدم ١٣٨٢٢» و هو الموافق للوافي و الوسائل، فلاوجود للمعنون.
١٣٨٥٤	١٣٨٤٩	١٣٨٧٨	**يونس الموسوي**: الشقطي الشامي العاملي كان فاضلاً صالحاً، فقيهاً، جليلاً، من المعاصرين... قاله الشيخ الحر.
١٣٨٥٥	١٣٨٥٠	١٣٨٧٩	**يونس مولى علي**: روى عن أبي‌أيّوب الخزاز و روى عنه الحسن بن علي بن يقطين، الكافي[2].
١٣٨٥٦	١٣٨٥١	١٣٨٨٠	**يونس مولي علي بن يقطين**: روى رواية في التهذيب - و هو يونس بن عبدالرحمان «الثقة المتقدم ١٣٨٣٩».
١٣٨٥٧	١٣٨٥٢	١٣٨٨١	**يونس النسائي**: روى عنه صالح بن عقبة، من أصحاب الصادق (ع) رجال الشيخ - مجهول -.
١٣٨٥٨	١٣٨٥٣	١٣٨٨٢	**يونس النسباني**: تقدم في يونس الشيباني ١٣٨٥٢.

١- عد العلامة و ابن داود له من القسم الاول مبني على اصالة العدالة.
٢- أقول: لايبعد انه هو يونس بن عبدالرحمان ١٣٨٤٠ فان يونس بن عبدالرحمان روى عن أبي‌أيّوب الخزاز.

مختار حیدر: جی قارئین، جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس روایت میں راوی ☜ یونس بن عمار ☞ موجود ہے۔ کتب رجال کی ایک کتاب، المفید من معجم رجال الحدیث میں اس نام کے دو راوی ہیں اور دونوں مجہول ہیں۔ یعنی روایت ضعیف ہے۔ لیکن آپ نے گفتگو میں پہلے بھی دیکھا ہے کہ معاویہ صاحب علم حدیث کی الف ب بھی نہیں جانتے۔ یہ بات ایک بار پھر ثابت ہو گئی۔ (228)

مختار حیدر: میرے دوست، تم امام قائم تک کے تقیہ پر ہی رو رہے تھے، میں نے تمہاری صحیح بخاری سے قیامت تک کے لیے تقیہ جائز ہونے کا ثبوت دے دیا (206 کی طرف اشارہ)۔ ہن آرام ای 😉 ۔

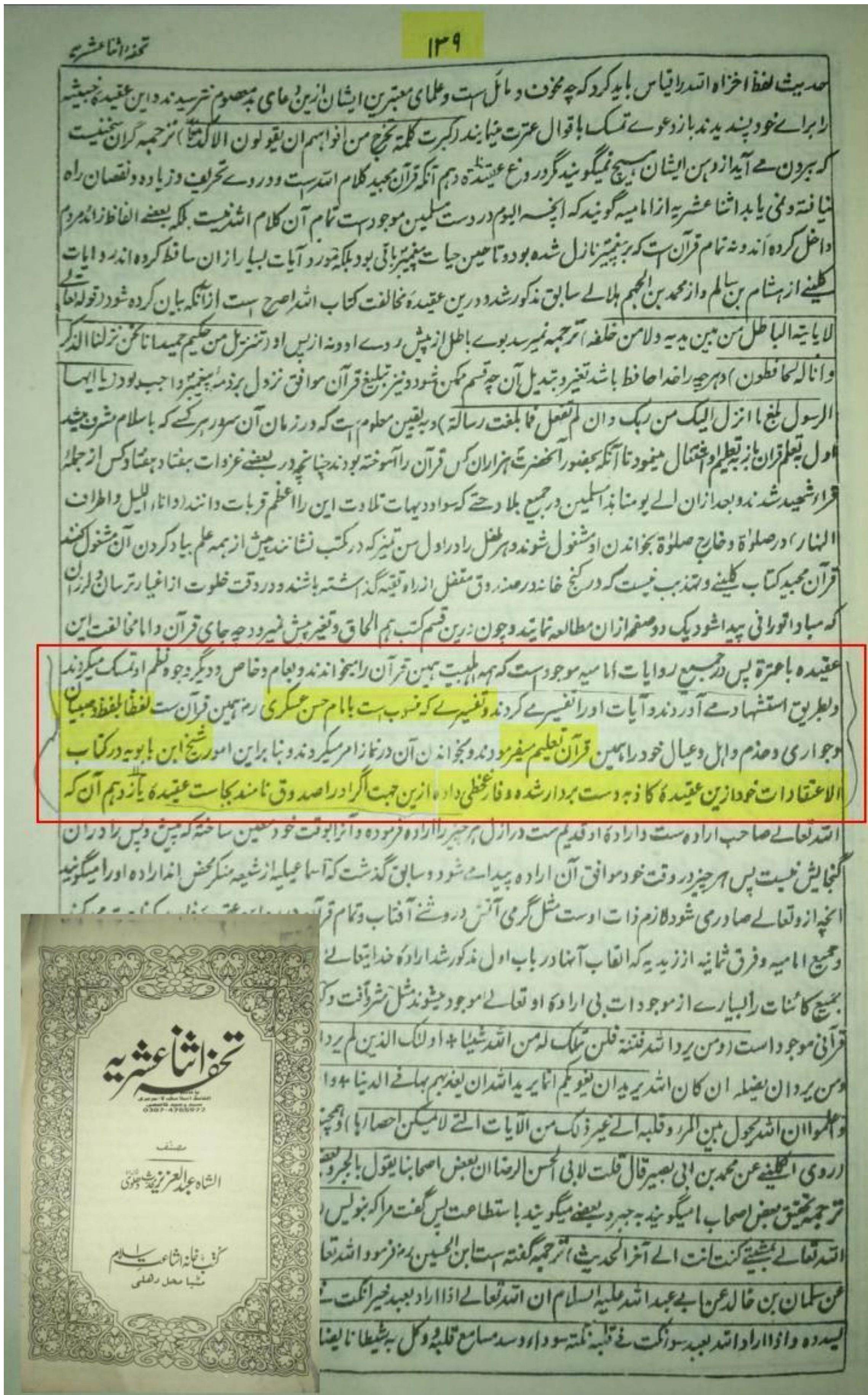
مختار حیدر: میرے دوست، تم بار بار وہی بات دوہرائے جا رہے ہو (207 کی طرف اشارہ)۔ میں کئی بار جواب دے چکا۔ علامہ مجلسی کا عقیدہ انہی کی زبانی بتا چکا۔ متواتر معنوی اور متواتر طبقاتی سمجھا چکا۔ اپنا اصول حدیث بتا چکا۔ اب تم نہ مانو، یہ تمہاری مرضی ہے۔ (229)

مختار حیدر: میں نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آئمہ علیہم السلام کے فرمان، اپنے اصول حدیث، متواتر کی اقسام اور قرآن مجید سے دلیل دی ہے (208 کی طرف اشارہ)۔ سمجھنے والے سمجھ چکے۔

مختار حیدر: بہت برے پھنسے ہو ☜ مذہب ☞ کی تعریف پر (209 کی طرف اشارہ)۔ تمہارے چار اماموں کا عقیدے میں فرق کیوں ہے؟ کیا ان میں سے کم از کم تین امام قرآن و حدیث کو ماننے کا ڈرامہ کرتے ہیں؟ کیوں ایسی بات کہتے ہو کہ خود اہل سنت تم سے بیزار ہو جائیں۔

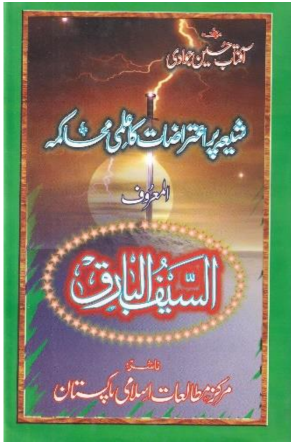
میں نے اپنے عقیدے پر ائمہ علیہم السلام کے فرمان پیش نہیں کیے؟ اگر بالفرض میں ائمہ علیہم السلام سے منسوب تحریف والی روایات پر عقیدہ بناتا، تب بھی تم جیسا مفسد ذہن یہی کہتا کہ ☜ تم اپنے امام کی عدم تحریف والی روایات پر اپنا عقیدہ کیوں نہیں بناتا۔ اگر اماموں کے فرمان کو قبول نہیں کرنا تو چھوڑ دو اماموں کی اطاعت کا ڈرامہ ☞

مختار حیدر: اب ایک بار پھر آپ کی زبردست دھلائی کا وقت ہو چکا ہے 😉 (210 کی طرف اشارہ)۔ شاہ عبدالعزیز کو لائے ہونا ہیرو بنا کر۔ لو اب شاہ صاحب کو چھوڑ کر بھی بھاگو گے، یہ لو پڑھو۔ (230)



تحفہ اثنا عشریہ — ۱۳۹

حدیث لفظ اخزاہ اللہ را قیاس باید کرد کہ چہ مخوف و مائل است وعلمای معتبرین ایشان ازین جای بمعصوم نرسیدند واین عقیدہ خبیثہ را برای خود پسندیدند باز دعوی تمسک باقوال عترت مینمایند (کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا) ترجمہ گران سخنیست کہ بیرون می آید از دہن ایشان ہیچ نمیگویند مگر دروغ عقیدہ دہم آنکہ قرآن مجید کلام اللہ است و در روی تحریف وزیادہ ونقصان راہ نیافتہ ومی یابد اثنا عشریہ از امامیہ گویند کہ آنچہ الیوم در دست مسلمین موجود است تمام آن کلام اللہ نیست بلکہ بعضے الفاظ زائد مردم داخل کردہ اند ونہ تمام قرآن است کہ بر پیغمبر نازل شدہ بود وتا حین حیات پیغمبر باقی بود بلکہ سور وآیات بسیار از آن ساقط کردہ اند روایات کلینی از ہشام بن سالم واز محمد بن الجہم ہلالی سابق مذکور شد ودرین عقیدہ مخالفت کتاب اللہ اصرح است از آنکہ بیان کردہ شود (قولہ تعالے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ) ترجمہ نمیرسد بوی باطل از پیش روی او ونہ از پس او (تنزیل من حکیم حمید انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون) وہرچہ را خدا حافظ باشد تغیر وتبدیل آن چہ قسم ممکن شود ونیز تبلیغ قرآن موافق نزول بر ذمہ پیغمبر واجب بود (یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ) وبہ یقین معلوم است کہ در زمان آن سرور ہر کسے کہ باسلام مشرف میشد اول بتعلم قرآن باز بتعلیم او اشتغال مینمود تا آنکہ بحضور آنحضرت ہزاران کس قرآن را آموختہ بودند چنانچہ در بعضے غزوات ہفتاد ہفتاد کس از جملہ قراء شہید شدند وبعد از آن لیلا ویوما بذا المسلمین در جمیع بلاد حتے کہ سواد وبہات تلاوت این را اعظم قربات دانند (وانا الیل واطراف النہار) در صلوٰۃ وخارج صلوٰۃ بخواندن او مشغول شوند وہر طفل را در اول سن تمیز کہ در کتب نشانند پیش از ہمہ علم بیاد کردن آن مشغول کنند قرآن مجید کتاب کلینی وتہذیب نیست کہ در کنج خانہ در صندوق مقفل از راہ تقیہ گذاشتہ باشند ودر وقت خلوت از اغیار ترسان ولرزان کہ مبادا توارانی پیدا شود یک دو صفحہ از آن مطالعہ نمایند وچون زین قسم کتب ہم الحاق وتغیر پیش نمیرود چہ جای قرآن واما مخالفت این عقیدہ باعترۃ پس در جمیع روایات امامیہ موجود است کہ ہمہ اہلبیت ہمین قرآن را میخواندند وبعام وخاص ودیگر وجوہ نظم او تمسک میکردند وبطریق استشہاد میآوردند وآیات او را تفسیر میکردند وتفسیرے کہ منسوب است بامام حسن عسکری رم ہمین قرآن است لفظا بلفظ وصبیان وجواری وخدم واہل وعیال خود را ہمین قرآن تعلیم میفرمودند وبخواندن آن در نماز امر میکردند وبنا برین امور شیخ ابن بابویہ در کتاب الاعتقادات خود ازین عقیدہ کاذبہ دست بردار شدہ وفا غلطی دادہ ازین جہت اگر او را صدوق نامند بجاست عقیدہ یازدہم آن کہ اللہ تعالے صاحب ارادہ ست وارادہ او قدیم ست در ازل ہر چیز را ارادہ فرمودہ وآنرا بوقت خود تعیین ساختہ کہ پیش وپس را در آن گنجایش نیست پس ہر چیز در وقت خود موافق آن ارادہ پیدا میشود وسابق گذشت کہ اسماعیلیہ از شیعہ منکر محض اند ارادہ او را میگویند



مختار حیدر: اردو ترجمہ کے لیے ایک کتاب پیش کرتا ہوں۔ جس میں اسی عبارت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ عبدالعزیز دھلوی صاحب نے جو کچھ فارسی میں لکھا ہے، اس کا ترجمہ ہم اپنے ایک عالم کی کتاب السیف البارق سے دکھا رہے ہیں، جس میں انہوں نے تحفہ اثناء عشری کی اسی عبارت کا حوالہ دیا ہے۔

(۱۰) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شیعہ کتابوں میں موجود ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی عدم تحریف قرآن سے متعلق روایات کے بارے میں اپنی کتاب تحفۂ اثناعشریہ صفحہ ۲۱۵ مطبوعہ لکھنؤ میں لکھتے ہیں:

﴿پس در جمیع روایات امامیه موجود است که همه اهل بیتؑ همین قرآن را می خوانند و بعام و خاص و دیگر وجوه نظم و تمسك می کردند و بطریق اشتهاد می آوردند و آیات او را تفسیر می کردند تفسیرے که منسوب است به امام حسن العسکری رضی الله عنه که همین قرآن است لفظ به لفظ و صبیان و جواری و خدم و اهل و عیال خود را همین قرآن می فرمودند بخواندن در نماز امری کردند و بنا برین امور شیخ ابن بابویه در اعتقادات خود ازین عقیده کاذبه دست بردار شده و فارغ خطی داده ازین جهت اگر او را صدوق نامند بجا است﴾

پس تمام روایات امامیہ میں موجود ہے کہ تمام اہل بیتؑ اسی قرآن کو پڑھتے تھے اسی عام و خاص اور وجوہ نظم سے تمسک فرماتے اور اسی قرآن مجید سے استشہاد لاتے رہے وہ فقط اسی قرآن کی تفسیر فرماتے اور جو تفسیر شیعہ امام حسن عسکریؑ کی جانب منسوب ہے وہ فقط اسی قرآن کی تفسیر ہے اور اپنے بچے اور بچیوں، غلاموں اور اہل و عیال کو اسی قرآن کی تعلیم فرماتے۔ نماز میں اسی کے پڑھنے کا حکم دیا ہے انہی امور کی بناء پر شیخ ابن بابویہؒ اپنی کتاب "الاعتقادات" میں تحریف قرآن

۲۷۲

کے عقیدہ کاذبہ سے دستبردار ہوئے اور اسے فارغ خطی دے دی اسی بناء پر اگر انہیں صدوق کہا جائے تو درست اور بجا ہے۔"

اسی طرح شاہ صاحب اسی تحفہ کے صفحہ نمبر ۵۹۲ پر مزید اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جی معاویہ صاحب، آپ نے عبدالعزیز صاحب پر اظہار اعتماد کیا تھا نا؟ لو انہی کا فتویٰ دکھا دیا کہ ہم تحریف کے قائل نہیں ہیں۔ اب مانو گے یا عبدالعزیز صاحب کو جاہل کہو گے؟ جی معاویہ صاحب، آپ کے ☜ ہیرو ☞، شاہ عبدالعزیز صاحب نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق تحریف کے قائل نہیں تھے۔ اب بولو، تم شیخ صدوق کے معاملہ میں جھوٹ بول رہے تھے یا یہ آپ کے پیش کیے ہوئے اصل مطالعہ والے عالم جاہل ہیں۔

مختار حیدر: اب اسی تحفہ اثناء عشری کا ایک اور حوالہ دے رہا ہوں۔ تاہم وقت کی کمی کے باعث اصل حوالہ نہیں لا سکا، لیکن مجھے اپنے علماء کا معلوم ہے، انہوں نے لکھا ہے تو عبارت اصل کتاب میں موجود ہے، معاویہ صاحب پسند نہ کریں تو اس کو دلائل میں شمار نہ کریں، یہ مومنین کے لیے تحفہ ہے۔ یہ پوری کتاب (سیف البارق) ہی پڑھنے کے لائق ہے۔

۴۷۴

کے عقیدہ کا ذبہ سے دستبردار ہوئے اور اسے فارغ خطی دے دی اسی بناء پر اگر انہیں صدوق کہا جائے تو درست اور بجا ہے۔"

اسی طرح شاہ صاحب اسی تحفہ کے صفحہ نمبر ۵۶۲ پر مزید اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

﴿قرآن مجید که بلاشبه از حضرات ائمه نزد ایشان منقول بالتواتر است و همیشه آن حضرات او را به نیت عبادت و دیگر ائمه او را تفسیر کرده اند و در کلام خود استشهاد بآیات و الفاظ آن می آوردند﴾

قرآن مجید بلاشبہ حضرات ائمہ اہل بیتؑ سے تواتر کے ساتھ نقل ہوا ہے اور ہمیشہ سے یہ حضرات اسی قرآن کو نماز میں اور نماز کے علاوہ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور حضرت امام حسن عسکریؑ اور دیگر ائمہ اہل بیتؑ نے اسی قرآن کی تفسیر کی ہے اور اپنی گفتگو میں اسی قرآن کی آیات اور الفاظ سے استشہاد لایا کرتے تھے۔

(۱۱) زمانۂ قریب کے ایک مشہور سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی نے اخبار الضیاء لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۱۴ء میں اپنے ایک مضمون "قرآن کا خدا حافظ ہے ترتیب قرآنی" کے ذیل میں لکھا ہے کہ:

"حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کی حالت اور ان کی روایات قرآن مجید کے محفوظ رہنے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ علامہ طبرسی جو مشہور اور مستند شیعی مفسر ہیں تفسیر مجمع البیان میں لکھتے ہیں۔۔۔۔اور متعدد موقعوں پر لکھا ہے کہ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہی ہے جیسا کہ شہروں کا علم بڑے بڑے واقعات اور مشہور کتابوں اور عرب کے رون اشعار کا علم کیونکہ قرآن کی نقل و حفاظت کے اسباب غایت کثرت سے تھے اور اس حد تک پہنچے تھے کہ اور کسی چیز کے سنے نہیں گئے اس لیے کہ قرآن نبوت کا معجزہ اور علوم شرعیہ اور احکام دینیہ کا ماخذ ہے اور علمائے اسلام نے اس کی حفاظت اور جماعت میں انتہا درجہ کی کوشش کی یہاں تک کہ قرآن کے اعراب، قرأت، حروف

مختار حیدر: میرے دوست، میں نے دو مجہول علماء کے علاوہ سب کا جواب دیا ہے۔ لیکن آپ کو نظر نہیں آئے گا (211 کی طرف اشارہ)۔ پریشان مت ہوں۔

مختار حیدر: میرے دوست یہ تو وہ سوال ہے جس پر آپ بھاگ لیے تھے (212 کی طرف اشارہ)۔ میں سابقہ گفتگو میں آپ کی صحیح سند روایت سے ثابت کر چکا کہ چار صحابہ نے قرآن جمع کیا۔ پھر میں نے آپ سے دلیل مانگی کہ جناب عثمان کے قرآن اکٹھا کرنے کی دلیل دو، تو آپ کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا۔ لو میں ایک اور نام کا اضافہ کر رہا ہوں، جامعین قرآن کی فہرست میں۔ اور آخر میں تمہیں تمہارے اسی میسج کے ذریعے ایک بار پھر بری طرح جکڑنے والا ہوں، تیار رہنا 😉

باب نہم

اس باب میں حضرت علی کے فضائل، کارنامے اور حالات بیان ہوں گے اس کی کئی فصلیں ہیں

فصل اوّل

تاریخ الخلفاء

مولفہ

الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

شبیر احمد انصاری حنفی

مکتبہ خلیل

اس فصل میں آپ کے قبول اسلام اور ہجرت و...

آپ نے دس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ یہ بھی کہا گیا ... سال کی عمر میں اسلام لائے اور یہ بھی کہ آپ اس سے بھی بہت ... حضرت ابن عباس، حضرت انس، حضرت زید بن ارقم، حضرت سل... ایک جماعت کا کہنا ہے کہ آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ... اس پر اجماع ہے اور اس اجماع کی تطبیق پہلے بیان ہو چکی ہے یعنی ... حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اور ابویعلیٰ نے آپ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کی بعثت سوموار کو ہوئی اور میں منگلوار کو اسلام لایا۔

ابن سعد نے حسن بن زید سے بیان کیا ہے کہ آپ نے صغر سنی میں بھی کبھی بتوں کی پرستش نہیں کی اسی لئے آپ کے بارے میں کرم اللہ وجہہ کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔ اس معاملے میں حضرت صدیق کو بھی آپ کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے کیونکہ ان کے متعلق بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے بھی کبھی بت پرستی نہیں کی۔ آپ ان گیارہ آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کے جنتی ہونے پر گواہی دی گئی ہے۔ نیز آپ رسول کریم ﷺ کے مؤاخات میں بھائی اور سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خاوند ہونے کی وجہ سے آپ کے داماد بھی ہیں۔ آپ سابقین الاسلام علمائے ربانی، مشہور بہادروں، زاہدوں اور معروف خطیبوں میں سے ایک ہیں۔ آپ ان جامعین قرآن میں سے ایک ہیں جنہوں نے قرآن پاک کو رسول کریم ﷺ کے حضور پیش کیا۔ آپ کے علاوہ ابوالاسود الدؤلی، ابوعبدالرحمٰن السلمی اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بھی آپ

مختار حیدر: یہ لو، تمہاری ہی کتاب میں تمہارے ایک بزرگ عالم نے لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی ان میں شامل ہیں جنہوں نے قرآن مجید مکمل کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا۔ (231)

مختار حیدر: یہ لو ایک اور حوالہ، 👇

الأمام علي ع من جمع القرأن في عهد النبي ص

تاريخ الخلفاء الراشدين "٤"

أسمى المطالب في سيرة أمير المؤمنين

علي بن أبي طالب

رضي الله عنه

شخصيته وعصره

دراسة شاملة

تأليف

د. علي محمد محمد الصلابي

الجزء الأول

مكتبة الصحابة

الإمارات - الشارقة

العلماء، من قال به صدق، ومن عمل به أجر، ومن حكم به عدل، ومن دعا إليه هدي إلى صراط مستقيم[١]. ولشدة اهتمام أمير المؤمنين علي بالقرآن حصل على علم كبير به وبعلومه، فقد روي عنه أنه قال: والله ما نزلت آية إلا وقد علمت فيم نزلت وأين نزلت وعلى من نزلت، إن ربي وهب لي قلبًا عقولاً ولسانًا صادقًا ناطقًا[٢]، وقد قال ﷺ: سلوني عن كتاب الله؛ فإنه ليس من آية إلا وقد عرفت بليل نزلت أم نهار، في سهل أم في جبل[٣]، ويرى ابن عبدالبر أن عليًا ﷺ: كان ممن جمع القرآن الكريم على عهد رسول الله وهو حي[٤]، وقد قال في آخر عهده: سلوني قبل أن تفقدوني[٥]، وكان ذلك عندما مات أكثر علماء الصحابة، وكان ﷺ بالعراق، فكان من حرصه على تعليم الناس القرآن الكريم والهدي النبوي الشريف في قوم كثر فيهم الجهل ولا يعرفون الكثير من أحكام الدين، فكان ﷺ يحرص على تعليمهم وإرشادهم للحق، فقد كان أعلم أهل زمانه وهذا نموذج للعالم الرباني الذي يحرص على تعليم الناس الخ[illegible]ـهم عليه.

ثالثًا: ما نزل فيه من القرآن الكريم:

كان القرآن الكريم ينزل على رسول الله يعالج أحداثًا واقعية حصلت في المجتمع النبوي الكريم فيثني على عمل ما، ويشيد بأقوام ويحذر من آخرين وينبه على بعض الأخطاء، وقد نزلت بعض الآيات التي خلدت بعض المآثر لأمير المؤمنين وبعض الصحابة رضي الله عنهم أجمعين:

١ – منها قوله تعالى: ﴿هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ

(١) «فضائل القرآن» لابن كثير ص (١٥)، و«موقف على أمير المؤمنين علي».
(٢) «الطبقات» لابن سعد (٢/٣٣٨)، و«تاريخ الخلفاء» للسيوطي ص (١٥٢).
(٣) «الصواعق المحرقة» (٢/٣٧٥)، و«الطبقات» (٢/٣٣٨).
(٤) «الاستيعاب» (٣/ ١١٣٠)، وجمع القرآن الكريم أي: حفظه عن ظهر قلب.
(٥) «منهاج السنة» (٨/ ٥٧ ــ ٥٨).

مختار حیدر: یہ لو ایک اور حوالہ۔ سند نہ مانگنا۔ تم نے بھی اسی کتاب سے ایک حوالہ دیا تھا۔ یاد ہے نا 😉

الأمام علي عليه السلام أول من جمع القرآن

کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثاني

ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني — صححه ووضع فهارسه ومفتاحه الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٤٧٩١ ـ عن سويد بن غفلة قال قال عليٌّ حين حرّق عثمان المصاحف لو لم يصنعه هو لصنعته. (ابن أبي داود والصابوني في المأتين) .

٤٧٩٢ ـ عن محمد بن سيرين قال : نبئتُ أن علياً أبطأ عن بيعة أبي بكر ، فلقيه أبو بكر فقال : أكرهتَ إمارتي ؟ قال : لا ، ولكن آليتُ بيمين أن لا ارتدي برداء إلا إلى الصلاة حتى أجمع القرآنَ ، قال فزعموا أنه كتبه ، على تنزيل قال محمد : فلو أصبتُ ذلك الكتابَ كان فيه علمٌ ، قال ابن عون : فسألتُ عكرمةَ عن ذلك الكتاب فلم يعرفه . (ابن سعد) .

٤٧٩٣ ـ عن زيد بن ثابت لما كتبنا المصاحف فقدتُ آية كنتُ أسمعها من رسول الله ﷺ فوجدتها عند خزيمة بن ثابت : ﴿من المؤمنين رجالٌ صدقوا ما عاهدوا الله عليه﴾ إلى قوله ﴿ تبديلا ﴾ وكان خزيمةُ يدعى ذا الشهادتين أجازَ رسول الله ﷺ شهادتَه بشهادةِ رجلين . (عب وابن أبي داود في المصاحف) .

٤٧٩٤ ـ عن زيد بن ثابت قال : فقدتُ آية كنتُ أسمعُها من رسول الله ﷺ ، لما كَتبَ المصاحف فوجدتها مع خزيمة بن ثابت وكان خزيمة يدعى ذا الشهادتين : ﴿ من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه ﴾ الآية . (أبو نعيم) .

— ٥٨٨ —

مسند أبي داود الطيالسي

سليمان بن داود بن الجارود المتوفى سنة ٢٠٤هـ

تحقيق الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي

بالتعاون مع مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية بدار هجر

الجزء الثالث

هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان

سَمِعْتُ أَنَسًا يقولُ : جَمَعَ القُرْآنَ على عَهْدِ رسولِ اللَّهِ ﷺ أربعةٌ : أُبَيُّ بنُ كَعْبٍ ، ومُعاذٌ ، وزَيْدُ بنُ ثابتٍ ، وأبو زَيْدٍ[1] . قال : قلتُ لأنسٍ : مَنْ أبو زَيْدٍ ؟ قال : أَحَدُ عُمُومَتِي[2] .

٢١٣١ـ حدثنا أبو داودَ ، قال : حَدَّثَنا هَمَّامٌ ، عن قَتادَةَ ، عن أنسٍ ، أَنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ فِي الصَّلَاةِ » . فاشْتَدَّ قَوْلُه في ذلكَ حَتَّى قال : « لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ ، [3] أَوْ لَتُخْطَفَنَّ[3] أَبْصَارُهُمْ »[4] .

(١) قيل : هو قيس بن السكن بن زعوراء الأنصاري ، من بني عدي بن النجار . انظر الفتح ٩/ ٥٣، والإصابة ٥/ ٤٧٦.

(٢) **حديث صحيح** . أخرجه مسلم (٢٤٦٥) ، وأبو يعلى (٣٢٥٥) ، والبيهقي ٦/ ٢١١ من طريق المصنف .
وأخرجه أحمد (١٣٩٧٢) ، والبخاري (٣٨١٠) ، والترمذي (٣٧٩٤) ، والنسائي في الكبرى (٨٠٠٠) ، وأبو يعلى (٣١٩٨) ، وابن حبان (٧١٣٠) من طريق شعبة ، به .
وأخرجه أحمد (١٣٤٦٦) ، والبخاري (٥٠٠٣) ، ومسلم (٢٤٦٥) ، والبزار (٢٨٠٢، ٢٨٠٣- كشف) ، وأبو يعلى (٢٨٧٨، ٢٩٥٣) من طريق قتادة ، به .
وأخرجه البخاري (٥٠٠٤) من طريق ثابت وثمامة ، عن أنس . وفيه « أبو الدرداء » مكان « أبي بن كعب » . وانظر الفتح ٩/ ٥٢، ٥٣.

(٣ - ٣) في خ ، ص : « وليخطفن » .

(٤) **حديث صحيح** . أخرجه أحمد (١٢٠٨٤، ١٢١٢٥، ١٢١٦٧، ١٢١٧٦، ١٢٤٤٩، ١٣٧٣٦) ، وعبد بن حميد (١١٩٥) ، والدارمي (١٣٠٧) ، والبخاري (٧٥٠) ، وأبو داود (٩١٣) ، وابن ماجه (١٠٤٤) ، والنسائي (١١٩٢) ، وأبو يعلى (٢٩١٨، ٢٩٦٥، ٣١٦٠) ، وابن خزيمة (٤٧٥، ٤٧٦) ، وابن حبان (٢٢٨٤) ، وأبو نعيم في أخبار أصبهان ١/ ٣٣٧، والبيهقي ٢/ ٢٨٢، والبغوي في شرح السنة (٧٣٩) من طرق عن قتادة ، به . وانظر العلل لابن أبي حاتم (٣٠٢) ، والفتح ٢/ ٢٣٣.

٥٠٨

مختار حیدر: یہ لو، چار صحابہ والا حوالہ دوبارہ دے دیتا ہوں، کیا یاد کرو گے دوست 😉

مختار حیدر: تمہاری کتب میں درج ہے کہ قرآن مجید تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی جمع کر لیا تھا چار صحابہ کرام نے۔ یہ لو حوالہ۔

جمع القرآن في عهد النبي (صل الله عليه وآله وسلم)

٣٠٦

أخبرنا وكيع بن الجرّاح عن فِطْر بن خليفة عن مُنْذر الثَّوْرىّ عن أبى ذرّ قال : لقد تركنا رسول الله ، ﷺ ، وما يَقلب طائرٌ جَناحَيْه فى السّماء إلا ذكرنا منه علمًا .

* * *

ذكر من جمع القرآن على عهد رسول الله ، ﷺ

أخبرنا محمّد بن يزيد الواسطىّ عن إسماعيل بن أبى خالد عن الشّعبىّ قال : جَمعَ القرآنَ على عهد رسول الله ، ﷺ ، ستّةُ نفرٍ : أُبىّ بن كَعب ومُعاذ بن جَبل وأبو الدَّرداء وزَيد بن ثابت وسعدٌ وأبو زَيْد : قال : وكان مجمّع بن جارية قد جمع القرآن إلاّ سورتَيْن أو ثلاثًا ، وكان ابن مسعود قد أخذ بضعًا وتسعين سورة وتَعَلّمَ بقيّة القرآن من مجمّع .

أخبرنا عبد الله بن نمير ومحمّد بن عُبيد الطنافسىّ والفضل بن دُكين وإسحاق ابن يوسف الأزرق عن زكريّاء بن أبى زائدة وأخبرنا محمّد بن عُبيد عن إسماعيل ابن أبى خالد جميعًا عن عامر الشعبىّ قال : جَمَع القرآن على عهد رسول الله ، ﷺ ، ستّة رهطٍ من الأنصار : مُعاذ بن جبل وأُبىّ بن كعب وزيد بن ثابت وأبو الدرداء وأبو زيد وسعد بن عُبيد ، قال : قد كان بقى على المجمّع بن جارية سورةٌ أو سورتان حين قُبض النّبىّ ، ﷺ .

أخبرنا مسلم بن إبراهيم ، أخبرنا قُرّة بن خالد ، أخبرنا محمّد بن سيرين قال : جمع القرآن على عهد النّبىّ ، ﷺ ، أُبىّ بن كعب وزيد بن ثابت وعثمان بن عفّان وتميم الدارىّ .

أخبرنا مسلم بن إبراهيم ، أخبرنا قرّة بن خالد قال : سمعتُ قتادة يقول قرأ القرآنَ على عهد رسول الله ، ﷺ ، أُبىّ بن كعب ومُعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد ، قال : قلتُ مَنْ أبو زيد ؟ قال : من عُمومة أنسٍ .

أخبرنا هَوْذة بن خليفة ، أخبرنا عوف عن محمّد قال : قُبض رسول الله ، ﷺ ، ولم يَجمع القرآن من أصحابه غير أربعة نفرٍ كلّهم من الأنصار والخامس يُختلَف فيه ، والنفر الّذين جمعوه من الأنصار زيد بن ثابت وأبو زيد ومُعاذ بن جبل وأُبىّ بن كعب ، والّذى يُختلَف فيه تميم الدارىّ .

٣٠٧

أخبرنا عفّان بن مسلم ، أخبرنا همّام عن قتادة قال : قلتُ لأنس من جمع القرآن على عهد رسول الله ، ﷺ ؟ فقال : أربعة كلّهم من الأنصار : أُبىّ بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت ، ورجل من الأنصار يقال له أبو زيد .

أخبرنا محمّد بن عمر ، أخبرنا معمر عن قتادة عن أنس بن مالك قال : أخذ القرآنَ أربعةٌ على عهد رسول الله ، ﷺ : أُبىّ بن كعب ومُعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد .

أخبرنا أحمد بن محمّد الأزرقىّ ، أخبرنا مسلم بن خالد عن عبد الرحيم بن عمر عن محمّد بن كعب القرظىّ قال : جمع القرآن فى زمان رسول الله ، ﷺ ، خمسةٌ من الأنصار : معاذ بن جبل وعُبادة بن الصامت وأُبى بن كعب وأبو أيّوب وأبو الدرداء .

أخبرنا عارم بن الفضل ، أخبرنا حمّاد بن زيد عن أيّوب وهشام عن محمّد قال : جمع القرآن على عهد رسول الله ، ﷺ ، أربعةٌ : أُبىّ بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد . قال : واخ...

وتميم الدارىّ ، وقال بعضهم : عثمان وأ...

أخبرنا محمّد بن عمر ، أخبرنا أبو بكر ب...

عن ابن مَرْسَا مولى لقُريش قال : عثمان بن...

أخبرنا أبو بكر بن عبد الله بن أبى أو...

ابن إسحاق بن كعب بن عُجْرة عن محمّ...

فى زمان النّبىّ ، ﷺ خمسةٌ من الأنصار...

ابن كعب وأبو أيّوب وأبو الدَّرداء ، فلمّا ك...

ابن أبى سفيان : إنّ أهل الشأم قد كثروا...

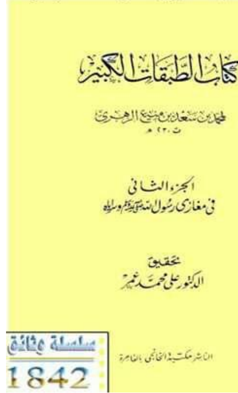
يعلّمهم القرآنَ ويفقّههم فأعِنّى ياأمير المؤمن...

الخمسة فقال لهم : إنّ إخوانكم من أهل...

ويفقّههم فى الدين ، فأعينونى رَحِمَكُم الله...

انتدبَ ثلاثةٌ منكم فليخرجوا ، فقالوا : ما...

وأمّا هذا فسقيمٌ لأُبىّ بن كعب ، فخرج...



مختار حیدر: جی میرے دوست، پتہ چلا کہ کس کس نے قرآن جمع کیا تھا؟ لو اب آپ کی دھلائی کا وقت پھر ہو گیا ہے۔ تیار ہو جاو۔ اپنا یہ میسج نظر میں رکھنا،

(232) ☜☜☜☜☜☜



مختار حیدر: جی قارئین، بار بار سمجھانے پر بھی معاویہ صاحب دو قرآن والی بات کو دوہرا رہے تھے۔ اپنی اسی ٹرن میں پہلے میں نے اس بات پر معاویہ صاحب کی دھلائی کسی اور انداز میں کی ہے۔ اب نئے انداز سے اپنے دوست کی دوبارہ دھلائی کرتا ہوں۔

معاویہ صاحب، آپ کی کتب سے میں نے ثابت کر دیا کہ چار انصار، اور علی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی قرآن مجید جمع کر لیا تھا۔ آپ نے موجودہ قرآن کس کا جمع کردہ ہے کہہ کر دراصل یہ کہا ہے کہ وہ پانچ قرآن الگ تھے، یہ موجودہ قرآن الگ ہے۔ تبھی آپ حضرت عثمان کو کریڈٹ دینے کے لیے بار بار یہ پوچھ رہے ہیں۔ میرے دوست، اگر یہ وہی قرآن ہے جو پانچ صحابہ کرام نے اپنے اپنے طور پر جمع کیا، تو حضرت عثمان کے قرآن مجید جمع کرنے کی بات تم لوگوں کا پھیلایا ہوا جھوٹ ثابت ہوا۔ اور اگر یہ قرآن اور ہے، اور پانچ صحابہ کرام کا اپنے اپنے طور پر جمع کردہ قرآن اور ہے، تو تمہاری کتب سے چھ مختلف قرآن ثابت ہو گئے۔ تم ہم سے دو قرآن نہ پوچھو اپنے چھ قرآن بتاو۔

اب تمہارے پاس دو راستے ہیں۔ یا تو مانو کہ موجودہ مصحف کو مصحف عثمانی کہنا تم لوگوں کا جھوٹ ہے۔ یا مانو کہ تمہاری کتب کی صحیح روایات اور تمہارے علماء کے بقول کم از کم چھ طرح کے قرآن تھے۔

مختار حیدر: ھھھ گڈ (213 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میرے دوست، یہ میسج تمہارے خلاف ہے (214 کی طرف اشارہ)۔ تمہاری کتب میں لکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے قرآن مجید جمع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہم اسی قرآن کو موجودہ قرآن کہتے ہیں۔ اب تم خود پھنسو گے۔ اگر کہو گے کہ حضرت علی علیہ السلام کا جمع کردہ قرآن موجودہ قرآن نہیں، تو جھوٹے پڑتے ہو، کیونکہ تمہارے علماء مان چکے کہ علی علیہ السلام نے قرآن مجید جمع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا تھا (اس طرح تحریف قرآن کا ہونا لازم آئے گا)۔ اگر کہو گے کہ علی علیہ السلام نے جو قرآن مجید جمع کیا، وہ یہی تھا، تو مصحف عثمانی کی کہانی ختم۔

مومنین کرام:

نعرہ حیدری۔۔۔۔ یا علی ع

مختار حیدر: جی قارئین۔ اب ہم اپنے محفوظ دلائل کا حق استعمال کرتے ہوئے کچھ دلائل پیش کریں گے۔

مختار حیدر: چند مزید اہل سنت علماء کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ہم شیعہ اثنا عشری امامی کو عدم تحریف قرآن کا قائل کہا ہے۔

مختار حیدر: یہ شیخ عبداللہ دشتی ہیں۔ انہوں نے بھی افغانی، دہلوی، جیراجپوری اور کیرانوی صاحب کی طرح بہت سے حوالہ جات درج کرنے کے بعد یہ بات تسلیم کی کہ شیعہ اثناعشری امامی تحریف کے قائل نہیں ہیں۔

عبد الله دشتى ،،،يبين أقوال الشيخ المفيد والبحراني بمساله تحريف القران



٧ – الشيعة وتحريف القرآن

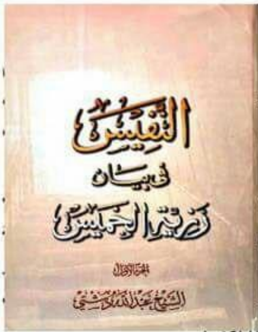
قال : " نقل غير واحد من العلماء – أي علماء الشيعة – إجماع الشيعة الإثني عشرية على أن القرآن محرف " .

ثم أورد أربعة أقوال استدل بها على إجماع علماء الشيعة على القول بتحريف القرآن .

نقول : أما الأول والثاني وهما الفتوني والبحراني فهم من الإخباريين الذين يقول بعضهم بنقص القرآن ، ولكن لا بمعنى أن شيئا من الموجود بين الدفتين ليس من القرآن أو أنه ليس حجة علينا حتى مع ضميمة تفسير الأئمة ، وهي من الزلات الكبيرة التي وقع فيها جمع من الإخباريين ، وخطأهم أصوليو الشيعة بصورة متعددة ومتكررة ، ومع أنهما تلفظا بكلمتي الضرورة والإجماع ولكن بإطلاق متسامح فيه تناقضت معه عبارتهما ، فضلا عن التقطيع الذي مارسه الناقل لعبارتيهما كي يزين الأمر للقارئ أكثر .

وأما الثالث أي الكوفي فهو من غلاة الشيعة المذمومين فضلا عن أن عبارته لا تدل على ما يريد الكاتب إثباته من مقولة إجماع الشيعة على القول بالتحريف ، وأما الرابع أي الشيخ المفيد فقد أشار في عبارته إلى وجود الروايات لا إلى متبناه في الأمر ، وإليك التفصيل .

عبد الله دشتى ،،،،النوري الطبرسي قوله بالنقصان القران اي ليس المصحف القراني ولكن المنزل الالهي



يحوتهم ...

أو اتحد بهم أو أنهم يعلمون الغيب بغي...

الأئمة أنهم كانوا أنبياء أو القول ...

بأن معرفتهم تغني عن جميع الطاعات ولا ...

بل كما ستبين مستقبلا أن السنة يؤمنو...

بمباغتة جيش الأعداء لجيش المسلمين ...

وصاح بقائد الجيش المسلم فتنبه للخطر ...

كان محدث في هذه الأمة لكان عمر" وسـ...

يقول أنهم كفروا لنسبتهم علم الغيب هذا لعمر ...

ثالثا : الاعتقاد بأن القرآن محرف .

وقد قيل في موضع آخر : " انه يجب أن يقال أن كل من قال أن القرآن محرف فهو كافر وقوله مردود مضروب به وجهه كالمجلسي والنوري الطبرسي والكليني والقمي وغيرهم وهم كفار إن لم يكونوا قد تابوا من هذا القول " .

نقول : إن تهمة القول بتحريف القرآن تهمة يحاول خصوم الشيعة إلصاقها بهم بأية طريقة بسبب وجود روايات ظاهرها ذلك ، لا يأخذ بها علماء الشيعة إلا من شذ من الأخبارية .

(١) بحار الأنوار – ج٢٥ ص٣٤٦

ثم أن تحريف القرآن بمعنى أن يوجد في الكتاب المتداول بين المسلمين ما ليس من القرآن لم يقل به أحد من علماء الشيعة حتى الشيخ النوري الطبرسي على ما نقله عنه تلميذه الشيخ الطهراني في كتابه (الذريعة) أن الشيخ محمود الطهراني رد عليه برسالة سماها (كشف الارتياب عن تحريف الكتاب) فرد النوري الطبرسي رسالة جوابية قال في أولها : " إن الاعتراض مبني على المغالطة في لفظ التحريف فإنه ليس مرادي من التحريف التغيير والتبديل بل خصوص الإسقاط لبعض المنزل المحفوظ عند أهله ، وليس مرادي من الكتاب القرآن الموجود بين الدفتين فإنه باق على الحالة التي وضع بين الدفتين في عصر عثمان لم يلحقه زيادة ولا نقصان بل المراد الكتاب الإلهي المنزل " (١) .

نعم القائل بالنقص كالنوري يقول بأن الموجود كله قرآن لكن هناك من القرآن ما لم يكتب في المصحف العثماني ، وهذا ما يقول به أهل السنة كلهم ويظهر في ثلاث محاور :

الأول : الاعتقاد بوجود قرآن منسوخ التلاوة ومثاله آية الرجم .

الثاني : الاعتقاد بنزول القرآن على أحرف سبعة ولا يحوي المصحف العثماني إلا حرفا واحدا منها فقط .

الثالث : الاعتقاد بالقراءات الشاذة أي غير السبع أو العشر المتواترة .

ولو سلمنا معهم بأنه لا يلزم من القول بنسخ التلاوة الاعتقاد بنقص القرآن – وهو توجيه يصطدم مع واقع النصوص – فما الوجه في عدم كتابة الأحرف الـ الأخرى ؟ ألا يعتبر عدم كتابتها نقص في القرآن ؟ وما الوجه في اعتقاد بعد الصحابة وغيرهم من علماء القراءات بقرآنية القراءات الشاذة ؟

(١) الذريعة – ج١٦ ص٢٣١

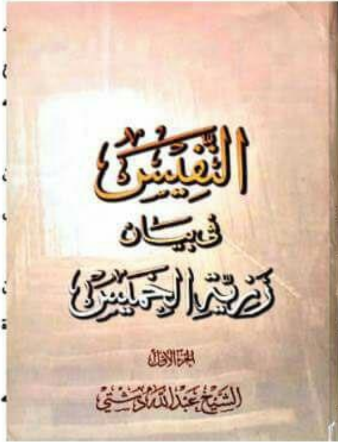
عبد الله دشتى ،،،يُبين كلام الشيخ المفيد وهو يعتبر عدم تأويل القران نقصان عنده

مستدلا بكلمة الاستفاضة على إجماع الشيعة المزعوم وعلى قول الشيخ المفيد بتحريف القرآن .

نقول : النص المذكور أورده الشيخ المفيد في كتابه (أوائل المقالات) لبيان وجود مثل هذه الروايات في الجوامع الروائية – وهذا مما لا ريب فيه كما هي موجودة عند أهل السنة – وليس تقييما لها أو تأييدها بل أن الشيخ قد ذكر رأيه الشخصي الصريح بعد أسطر قليلة تعمد الكاتب حذفها ، ولا يمكن تفسير هذا التعمد إلا بسوء السريرة والعداء .

إذ قال المفيد ﷺ بعدها : " وقد قال جماعة من أهل الإمامة أنه لم ينقص من كلمة ولا من آية ولا من سورة ولكن حذف ما كان مثبتا في مصحف أمير المؤمنين ﵇ من تأويله وتفسير معانيه على حقيقة تنزيله وذلك كان ثابتا منزلا وإن لم يكن من جملة كلام الله تعالى الذي هو القرآن المعجز وقد يسمى تأويل القرآن قرآنا ، وهذا ليس فيه بين أهل التفسير اختلاف .

وعندي أن هذا القول أشبه – أي أقرب إلى الصواب – من مقال من ادعى نقصان كلم من نفس القرآن على الحقيقة دون التأويل وإليه أميل والله اسأل توفيقه للصواب " (١) .



بأنهم اجمعوا على الاعتقاد بأن
بالنسبة لعلماء السنة الذين أجم
التلاوة لابد أنه يعتقد بأن الذي
ما نزل ونسخت تلاوته .

ثم على الناقل أن ينظر إلى ما
يصفه بأنه من علماء الشيعة ، وق
الحديث) وهي صريحة في أن الر

" قال النجاشي : علي بن أحم
يقول انه من آل أبي طالب ، و
أكثرها على الفساد ... " .

وقال ابن الغضائري : " مدعي
كتبا كثيرة لا يلتفت إليه " (٢) .

٤. الشيخ المفيد ، نقل قوله ﷺ في (أوائل المقالات) : " أن الأخبار جاءت مستفيضة عن أئمة الهدى باختلاف القرآن وما أحدثه بعض الظالمين فيه من الحذف والنقصان " .

(١) الاستغاثة – ص٩٢

(٢) معجم رجال الحديث – ج١١ ص(٢٤٦-٢٤٧)

عبد الله دشتى ،،،،،البحراني أنكر التحريف ولكن الخطا من المؤلف والتساهل بقول الفرقه المحققه من قبل الإخباريين

" إلى غير ذلك من الأخبار التي لا تحصى كثرة وتجاوزت حد التواتر ولا في نقلها كثير فائدة بعد شيوع القول بالتحريف والتغيير بين الفريقين ، وكونه من المسلمات عند الصحابة والتابعين بل وإجماع الفرقة المحقة وكونه من ضروريات مذهبهم " (١) .

والناقل حذف جملة " عند الصحابة والتابعين " التي توضح للقارئ أن عدنان البحراني الذي أخطأ في فهم رأي الصحابة والتابعين ، وعليه لا يمكن الاعتماد عليه في نقله لإجماع الشيعة حول هذا الأمر أيضا ، فحذف الجملة يفيد الناقل في الحفاظ على صورة معقولة لعدنان البحراني عند القارئ .

والظاهر أن عبارة البحراني في قوله " الفرقة المحقة والمذهب " يقصد خصوص الأخبارية ، بدليل أنه في الصفحة التالية يرد على المخالفين لرأيه – وهم كبار علماء الشيعة – بقوله : " فما عن المرتضى والصدوق والشيخ من إنكار ذلك فاسد " .

فتبين أن القول بأنه إجماع الفرقة المحقة – إن قصد بهم عموم الشيعة – تساهل وعدم دقة من البحراني في استعمل الكلمة ، بل هو أقرب للتناقض من كاتب واحد مع عدم وجود فصل كبير بين العبارتين ، وللأسف تكرر من الإخباريين مثل هذا التساهل .

٣. أبو القاسم الكوفي ، وعبارته التي نقلها قوله : " أجمع أهل النقل والآثار من الخاص والعام أن هذا الذي في أيدي الناس من القرآن ليس هذا القرآن كله " .

لاحظ أنه يقصد بأهل الآثار من العام محدثي السنة ومع ملاحظة أن علماء السنة كلهم يعتقدون بنسخ التلاوة ، ووجود بعض الروايات في مصادر السنة والشيعة التي

(١) [مشارق الشموس الدرية – ص ١٢٦]

١. أبو الحسـ
ضروريات المذ
استدل بكلام
" يمكن " التي
مذهب التشيع "
ويدل على ذلـ
الصدوق في هذ
على نبيه ﷺ
إلينا أنا نقول أن
ثم انتقد الفتو
البيان للقول بنق
على القول بالتـ
مقولة ضروريات المذهب .

٢. عدنان البحراني ، حيث قال : " القول بالتحريف والتغيير من المسلمات وهو إجماع الفرقة المحقة وكونه من ضروريات مذهبهم " .

العبارة المذكورة من كتابه " مشارق الشموس الدرية في أحقية مذهب الإخبارية " وقد نقلت بشكل مبتور ، فبعد ذكره لروايات الفريقين من السنة والشيعة حول تحريف القرآن قال البحراني :

عبد اللہ دشتی ،،،یبین مقوله الفتوني وهو من الإخباريين ويقول يمكن يكون من ضروريات المذهب

١. أبو الحسن الفتوني ، الذي قال : " ويمكن القول بكونه من ضروريات المذهب " .

استدل بكلام الفتوني على إجماع الشيعة على القول بالتحريف رغم أن كلمة " يمكن " التي سبقت هذا الحكم في قوله : " يمكن القول بكونه من ضروريات مذهب التشيع " تفيد التردد وعدم اليقين .

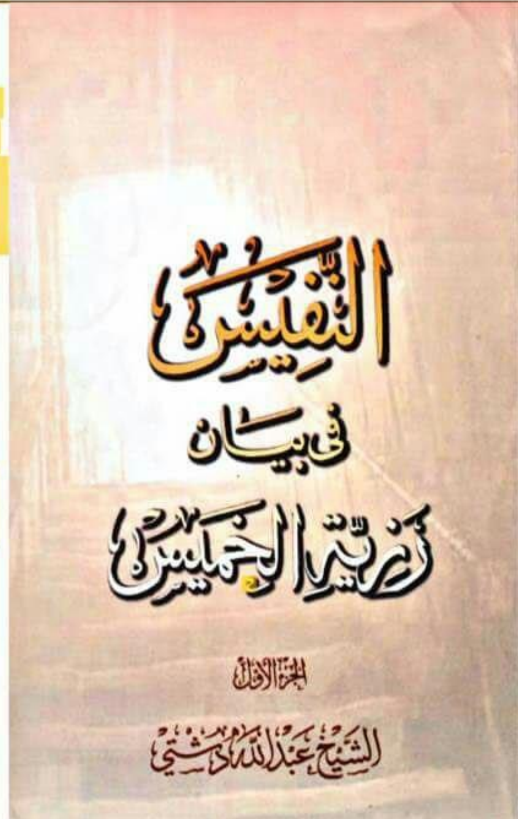
ويدل على ذلك أكثر ما قاله الفتوني في السطر التالي مباشرة : " توهم الشيخ الصدوق في هذا المقام حيث قال في كتاب (الاعتقادات) : أن القرآن الذي أنزله الله على نبيه ﷺ هو ما بين الدفتين وما في أيدي الناس ليس أكثر من ذلك ومن نسب إلينا أنا نقول أنه أكثر من ذلك فهو كاذب " .

ثم انتقد الفتوني إنكار السيد المرتضى والشيخ الطوسي والطبرسي صاحب مجمع البيان للقول بنقص القرآن ، فهل يبقى بعد أقوال هؤلاء وجه للقطع بإجماع الطائفة على القول بالتحريف في عبارة الفتوني ؟ أليس من الواضح أن الفتوني تساهل في مقولة ضروريات المذهب [1] .

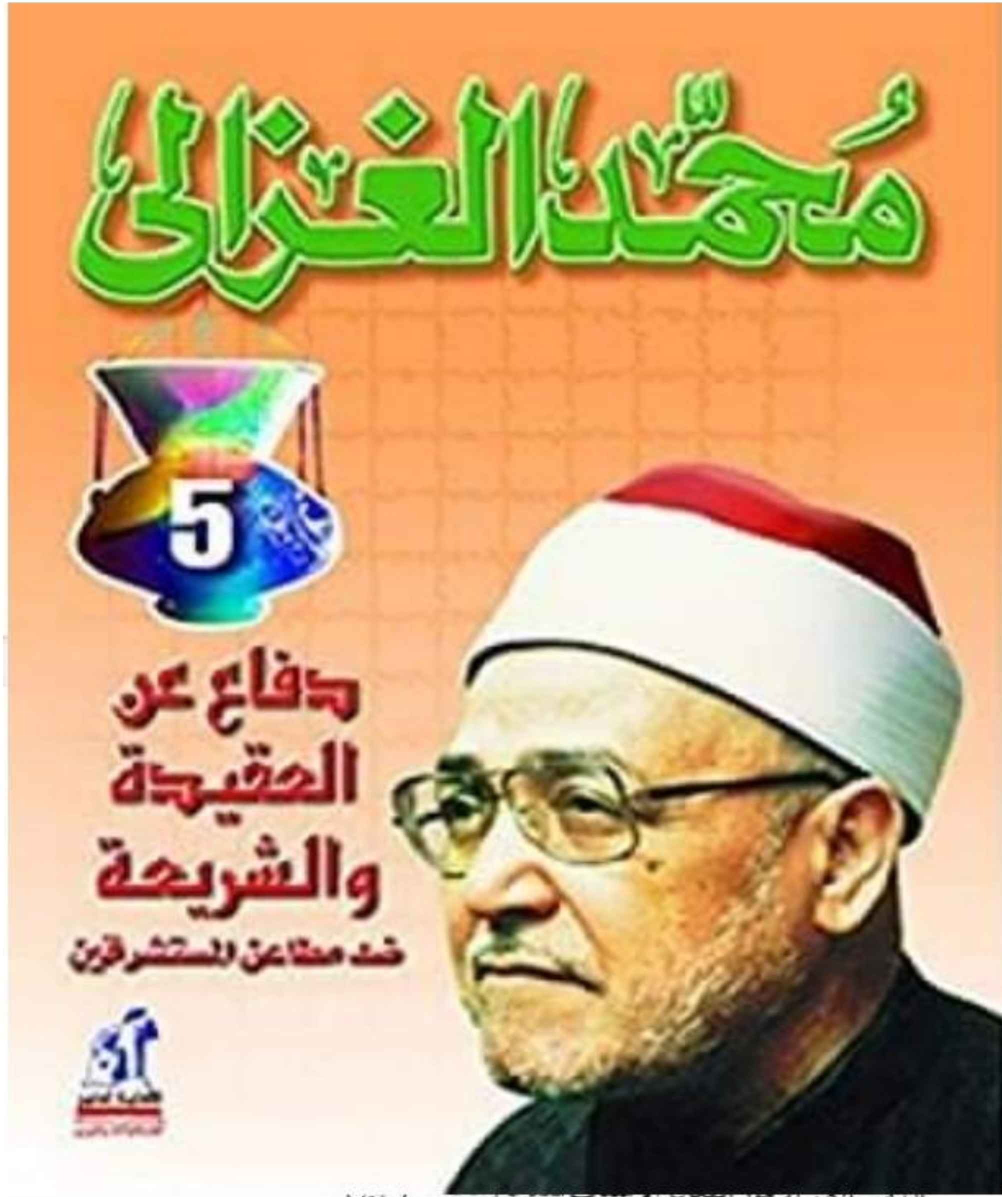
٢. عدنان البحراني ، حيث قال : " القول بالتحريف والتغيير من المسلمات وهو إجماع الفرقة المحقة وكونه من ضروريات مذهبهم " .

العبارة المذكورة من كتابه " مشارق الشموس الدرية في أحقية مذهب الإخبارية " وقد نقلت بشكل مبتور ، فبعد ذكره لروايات الفريقين من السنة والشيعة حول تحريف القرآن قال البحراني :

(١) مرآة الأنوار - ص ٣٦.



مختار حیدر: یہ اہل سنت محقق محمد غزالی ہیں۔ انہوں نے بھی ہمیں عدم تحریف کا قائل تسلیم کیا ہے۔(233)



ربما اختلفت وجهات النظر فى قضية ما ، وانشعب الناس حولها مذاهب . .

لكن حيث لا تختلف الأفهام ولا تتعدد الأنظار ، كيف يستبيح بعض الناس لأنفسهم أن يخلقوا الفُرقة خلقًا ، وأن يقحموها على الواقع إقحامًا ، لا لشىء إلا لرؤية الناس أحزابًا متناحرة وطوائف متدابرة .

إننى أسف لأن بعض من يرسلون الكلام على عـواهنه[2] . لا . . بل بعض من يسوقون التهم جزافًا غير مبالين بعواقبها دخلوا فى ميدان الفكر الإسلامى بهذه الأخلاق المعلولة فأساءوا إلى الإسلام وأمته شر إساءة .

سمعت واحدًا من هؤلاء يقول فى مجلس علم : إن للشيعة قرآنًا آخر يزيد أو ينقص عن قرآننا المعروف .

(1) ران أى : غلب . (2) فى القاموس : «رمى الكلام على عواهنه : لم يبال أصاب أم أخطأ» .

٢١٩

فقلت له : أين هذا القرآن ؟

إن العالم الإسلامى الذى امتدت رقعته فى ثلاث قارات ظل من بعثة محمد ﷺ إلى يومنا هذا بعد أن سلخ من عمر الزمن أربعة عشر قرنًا لا يعرف إلا مصحفًا واحدًا مضبوط البداية والنهاية معدود السور والآيات والألفاظ ، فأين هذا القرآن الآخر ؟!

ولماذا لم يطلع الإنس والجن على نسخة منه خلال هذا الدهر الطويل ؟

لماذا يساق هذا الافتراء ؟!

ولحساب من تفتعل هذه الشائعات وتلقى بين الأغرار ليسوء ظنهم بإخوانهم وقد يسوء ظنهم بكتابهم .

إن المصحف واحد يطبع فى القاهرة فيقدسه الشيعة فى النجف أو فى طهران ويتداولون نسخه بين أيديهم وفى بيوتهم دون أن يخطر ببالهم شىء بتة إلا توقير الكتاب ومنزله - جل شأنه - ومبلغه - ﷺ - فلم الكذب على الناس وعلى الوحى؟

ومن هؤلاء الأفاكين مَن روج أن الشيعة أتباع على ، وأن السنيين أتباع محمد ، وأن الشيعة يرون عليًا أحق بالرسالة ، أو أنها أخطأته إلى غيره !

وهذا لغو قبيح وتزوير شائن .

ولكن تصديق هذا اللغو كان الباعث على تلك المجزرة المخزية التى وقعت بين أبناء الإسلام من سنة وشيعة ، فجعلتهم - وهم الأخوة فى الدين - يأكل بعضهم بعضًا على هذا النحو المهين .

إن الشيعة يؤمنون برسالة محمد ﷺ ويرون شرف علىّ فى انتمائه إلى هذا الرسول وفى استمساكه بسنته .

وهم كسائر المسلمين لا يرون بشرًا فى الأولين والآخرين أعظم من الصادق الأمين ولا أحق منه بالاتباع ، فكيف ينسب لهم هذا الهذر(١)؟

الواقع أن الذين يرغبون فى تقسيم الأمة طوائف متعادية لما لم يجدوا لهذا التقسيم سببًا معقولاً لجأوا إلى افتعال أسباب الفرقة ، فاتسع لهم ميدان الكذب حين ضاق ميدان الصدق .

لست أنفى أن هناك خلافات فقهية ونظرية بين الشيعة والسنة ، بعضها قريب الغور وبعضها بعيد الغور ، بيد أن هذه الخلافات لاتستلزم معشار الجفاء الذى وقع بين

[53]

53 محمد غزالی صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے ایک محفل میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ شیعوں کا قرآن ہمارے قرآن کے علاوہ ہے، جو کہ کم یا زیادہ ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ قرآن کہاں ہے؟ پھر آگے لکھتے ہیں کہ قاہرہ، نجف اور تہران وغیرہ میں ایک ہی قرآن چھپتا ہے، یہی ان (شیعوں) کے ہاتھوں اور گھروں میں ہے۔

مختار حیدر: یہ دیوبندی محقق ہیں۔ انہوں نے بھی ہمیں عدم تحریف کا قائل تسلیم کیا ہے۔

بھائی بھائی

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

لانے کے بعد بھی ایک پتہ، ایک پھول، ایک

طرح عرب وعجم کے تمام ادیب مل کر قرآن کے

آج سے چودہ سو برس پہلے ہمارے امّی رہنما

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ

الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَ

اے رسول! انہیں کہہ دو کہ اگر تما

تیار کرنا چاہیں تو وہ ہرگز نہیں کر سکیں

کریں۔

اور اس دوران میں ادبائے عالم

امامیہ اور قرآن

اوراق گزشتہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اہل سُنّت کے ہاں بھی تحریف قرآن پر چند روایات ملتی ہیں۔ کچھ ایسی بھی ہیں جن سے ازواج مطہرات، صحابہ اور سرور کائنات کی توہین کا پہلو نکلتا ہے (ملاحظہ ہو میری تصنیف ''دو اسلام'') اور کچھ ایسی بھی جو صرف عقائد کو مدارِ نجات ٹھراتی اور عمل کو بے کار بتاتی ہیں۔ صحیح الخیال علمائے سُنّت ایسی روایات سے ہمیشہ بیزار رہے۔ یہی حال امامیہ کا ہے گو ان کے ہاں دو ہزار سے زائد روایات تحریف موجود ہیں۔ کتابوں کی کتابیں قدح صحابہ سے بھری پڑی ہیں اور حضرت امیرؓ کے متعلق نہایت غالیانہ قسم کے عقائد قدم بہ قدم ملتے ہیں۔ لیکن صحیح الخیال علمائے امامیہ ان تمام چیزوں سے بیزار رہے۔ یہ قرآن کو ہر قسم کی تحریف سے محفوظ سمجھتے۔ حضرت امیرؓ کو حضور صلعم کے بعد دوسرا درجہ دیتے اور دیگر صحابۂ کرام کے فضائل و مناقب کے قائل ہیں۔ سرِ دست صحتِ قرآن پر چند شہادتیں ملاحظہ فرمایئے۔

ا۔ ملا فتح اللہ کاشانی ایک بلند پایہ شیعی عالم تھے۔ آپ اپنی تفسیر خلاصۃ المنہج میں (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ) کے تحت لکھتے ہیں:۔

ان کی توثیق بھی پیش کرتا ہوں:

مختار حیدر: یہ ایک اہل سنت عالم فیروز شاہ کا مزید حوالہ پیش ہے۔ 👇

باب سوم......اختلافِ قراءات اور استشراقی نظریہ تحریف ﴿ ۲۰۲ ﴾

بالقول بالتحریف فی القرآن ولو فرض وجود خبر فی بعض الکتب المعتبرۃ کیف اذالم یکن موجودا الا فی شواذ الاخبار".(٦٧)۔

مذکورہ بالا مستند شیعی حوالہ جات کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ شیعہ میں سے چند نا قابلِ اعتبار افراد کے سوا کوئی بھی قرآن میں تحریف یا کمی وبیشی کا قائل نہیں۔لہٰذا مستشرقین کا چند نا قابلِ اعتماد شیعہ روایات کو جمہور علماء شیعہ کا مجموعی نقطۂ نظر قرار دینا کسی طرح بھی درست نہیں۔

مستشرقین جس تحریف کو قرآن کریم میں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل اس کے برعکس ان کی اپنی کتب بے بہا تحریفات کا شکار ہوئی ہیں۔ہم آئندہ بحث میں یہ واضح کرنے کی کوشش کریں گے کہ تحریف کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟اور قرآن کریم میں تحریف ثابت کرنے والے دراصل اپنی کتب (تورات وانجیل) میں واقع تحریفات سے آگاہ ہونے کی وجہ سے قرآن کو بھی انہی کے مساوی لانے کے آرزومند ہیں۔

اختلافِ قراءات اور نظریہ تحریفِ قرآن

محمد فیروز الدین شاہ کھگہ

شیخ زاید اسلامک سینٹر
جامعہ پنجاب، لاہور، پاکستان

مختار حیدر: اب ایک ایسا حوالہ پیش کرنے لگا ہوں کہ جس سے قارئین پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ ہمیں تحریف قرآن کا قائل کہنے والے اپنے ہی ائمہ کے باغی اور گستاخ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:(234)

، وأن ما يتولد عن
ـ الحجرين ، وذهاب

القيامة .

بعون إلى الدنيا قبل
كن فى بنى إسرائيل
قد أحيا قوماً من
الأمة] ويردهم إلى

ن القيامة والآخرة ،
فى الصور : فمن كان
] ضرر ولا ألم ،
حق الروحَ فى كونه
... زال أبداً هكذا .

مقالات الإسلاميين واختلاف المصلين

تأليف
شيخ أهل السنة والجماعة الإمام أبي الحسن علي بن إسماعيل الأشعري
المتوفى ٣٣٠ هـ

تحقيق
محمد محيي الدين عبد الحميد

الجزء الأول

المكتبة العصرية
صيدا - بيروت

قول الروافض فى القرآن : هل زيد أو نقص منه ؟

واختلفت الروافض فى القرآن : هل زيد فيه أو نُقِصَ منه ؟ وهم ثلاث فرق[1] :

(١) فالفرقة الأولى منهم : يزعمون أن القرآن قد نُقِصَ منه ، وأما الزيادة

(١) سقط ذكر الفرقة الثانية من هذه الفرق .

فذلك غير جائز أن يكون قد كان ، وكذلك لا يجوز أن يكون قد غيِّرَ منه شيء عما كان عليه ، فأما ذهاب كثير منه فقد ذهب كثير منه ، والإمام يحيط علماً به .

(٢) [. . . . . .] .

(٣) والفرقة الثالثة منهم ، وهم القائلون بالاعتزال والإمامة : يزعمون أن القرآن ما نُقِصَ منه ، ولا زيد فيه ، وأنه على ما أنزل الله تعالى على نبيه عليه الصلاة والسلام ، لم يُغيَّر ولم يُبدَّل ، ولا زال عما كان عليه .

قول الر

هل يجوز أن يك

واختلفت الروافض فى الأئمة
أم لا يجوز ذلك ؟
وهم ثلاث فرق :

(١) فالفرقة الأولى منهم
الأنبياء ، بل الأنبياء أفضل منه
الأئمة أفضل من الملائكة .

(٢) والفرقة الثانية منهم :
وأنه لا يكون أحد أفضل من الأ

(٣) والفرقة الثالثة منهم
الملائكة والأنبياء أفضل من ا
الأنبياء والملائكة .

مقالات الإسلاميين واختلاف المصلين

تأليف

شيخ أهل السنة والجماعة الإمام أبي الحسن علي بن إسماعيل الأشعري
المتوفى ٣٣٠ هـ

تحقيق

محمد محيي الدين عبد الحميد

الجزء الأول

المكتبة العصرية
صيدا - بيروت

مختار حیدر: جی قارئین، یہ اہل سنت کے بہت ہی بڑے امام اور ان کے بعض بڑے ائمہ کے استاد امام ابی الحسن علی بن اسماعیل اشعری ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب مقالات اسلامیین و اختلاف المصلین میں روافض کے قرآن مجید کے بارے میں تین قول نقل کیے ہیں۔ تیسرے قول میں کہتے ہیں کہ ایک فرقہ ان کا امامیہ ہے، جو کہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید میں نہ کچھ کم ہوا، نہ زیادہ ہوا، اور یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا۔ نہ اس میں تغیر آیا نہ تبدیلی اور نہ اس میں سے کچھ زائل ہوا۔

اس کے علاوہ اس کتاب کے نام سے ایک بہت بڑی چیز مزید سامنے آتی ہے۔ ذرا غور کریں۔ کتاب کا نام ہے مقالات اسلامیین و اختلاف المصلین یعنی یہ اسلام اور نماز سے جڑے لوگوں کے بارے میں لکھی گئی ہے۔ جب اس کے نام کو ہم نے سمجھ لیا تو اب اشعری صاحب نے روافض کے جو تین گروہ بتائے ہیں، ان میں سے پہلے کا احوال پڑھیں، اور ساتھ ہی اس کتاب کے نام کے توسط سے یاد رکھیں کہ یہ اسلام اور نماز والے لوگوں کا ذکر ہے۔ لکھا ہے کہ پہلا فرقہ ان کا کہتا ہے کہ قرآن میں کمی ہے، جبکہ اضافہ اس میں ممکن نہیں، اسی طرح یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس میں کوئی چیز بدل گئی۔ بس اس میں سے کثیر قرآن چلا گیا، اور امام کو ہی اس کا علم ہے

جی قارئین، اس حوالے سے نہ صرف ہم امامی شیعہ کا تحریف کا قائل نہ ہونا ثابت ہو گیا بلکہ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو چند علماء تحریف کے قائل[54] ہیں، وہ بھی مسلمان ہی ہیں، اسی لیے اہل سنت کے بہت بڑے عالم نے اس گروہ کا ذکر اپنی اس کتاب میں کیا کہ جس کے نام کا مطلب ہم اوپر بتا چکے۔

---

54 اور یہ بھی واضح ہے کہ جو لوگ تحریف کے قائل ہیں، وہ یہ نہیں کہتے کہ کسی نے کچھ جعلی کلام قرآن مجید میں شامل کر دیا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے بارے میں اہل سنت کی صحیح روایات ہیں کہ وہ سورہ الحمد اور معوذتین کو قرآن کا حصہ نہیں سمجھتے تھے اور یوں موجودہ قرآن مجید میں اضافہ کے قائل تھے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ بہت سا قرآن اس میں اب موجود نہیں، اور اپنی اس بات کے ثبوت میں وہ جو روایات لاتے ہیں، اس طرح کی روایات اہل سنت کتب میں بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ نیز تحریف کے قائلین یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں تبدیلی ممکن نہیں، جیسا کہ اہل سنت امام اشعری نے لکھا ہے۔ جبکہ اہل سنت کتب میں کثیر روایات اس نوعیت کی ہیں کہ ایک ہی لفظ کو کسی نے ایک طرح پڑھا اور کسی دوسرے نے کسی دوسری طرح پڑھا، اور اس اختلاف کو قرات کا اختلاف کہہ کر اس سے جان چھڑا لیتے ہیں۔

مختار حیدر: ویسے تو امام ابوالحسن اشعری کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، لیکن پھر بھی ایک ہلکا سا تعارف کروائے دیتا ہوں۔ امام اشعری اہل سنت کے بانی ائمہ میں سے ہیں۔

اور ایک اور روایت جس کی سند میں بہت زیادہ ضعیف راوی ہیں اس میں کچھ یوں ہے کہ

تمام کے تمام گمراہی پر ہیں سوائے سواد اعظم کے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

یہ سواد اعظم کون ہوں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے طریقے پر (چلتے) ہوں گے، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین میں اور جو اہل توحید (مسلمانوں) میں سے کسی پر بھی فقط اس کے گناہ کے سبب کفر کا فتویٰ نہ لگائیں گے۔

اسی وجہ سے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ

(اس سے) مراد اہل سنت ہیں وہ اس طرح کہ (علماء نے) اہل سنت کا اطلاق انہوں نے امام ابوالحسن اشعری اور ابومنصور ماتریدی علیہ الرحمہ کے متبعین پر کیا۔ کیونکہ یہی (اشاعرہ و ماتریدیہ ہی) وہ لوگ ہیں کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب، تابعین اور ان کے بعد تبع تابعین کے طریقے پر عمل پیرا ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ سواد اعظم بھی ہیں کیونکہ ان کے علاوہ تو تم کوئی ایسا فرقہ نہ پاؤ گے کہ جنہوں نے ان جیسی شہرت حاصل کی ہو اور نہ ہی کوئی ایسا ہے کہ جنہوں نے ان جیسی کثرت حاصل کی ہو اور یہی لوگ عام مسلمانوں کے ہاں اتنی کثرت میں سے ہیں کہ جس طرح یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے مقابلے میں کثرت میں سے ہیں اور بقیہ فرقے ان کے سامنے بہت ہی قلت انتہائی حقیر و ذلت اور چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اسی کا دوام رکھے (آمین ثم آمین)

تنبیہ

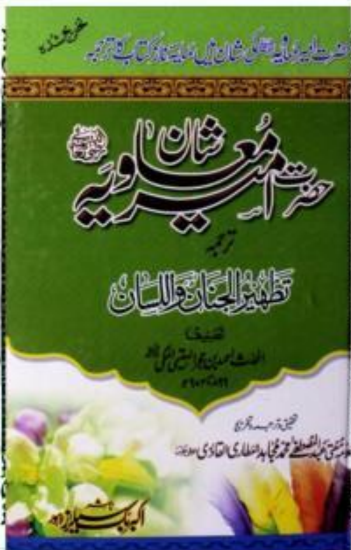
حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

باطل کے ساتھ لڑائی کرنے کی قوت اور اس پر قدرت ہونا گمراہی کی علامات ہے۔

مَاضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًاط بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝(۵۸:۴۳)

اللہ تعالیٰ تجھے توفیق بخشے تو کسی بدعتی کے ساتھ لڑائی جھگڑے میں سے بچے۔

کیونکہ جب تو اس پر پختہ دلائل اور مضبوط برہان قائم کرے گا اور اس کے سا[تھ] مانے گا اور اس پر وہ بہتان باندھے گا اور بغض کرے گا لہٰذا اس سے تو اعراض کر۔



مختار حیدر: یہ ابو موسیٰ اشعری کی نسل سے ہیں۔ متکلم و مجتہد ہیں۔ تین سو کتب کے مصنف ہیں، جس میں بالا پیش کردہ کتاب نمایاں ہے۔

و « امبراطورية في المزاد » و « وحمدان قرمط » و « إله إسرائيل » و « دار ابن لقمان » وكتب عدة قصص طويلة وكتابا سماه « فن المسرحية من خلال تجاربي الشخصية » وكلها مطبوعة . توفي بالقاهرة . ولعمر بن محمد باكثير ، كتاب « مع علي أحمد باكثير – خ » في أخبار عن صاحب الترجمة ، بخط مؤلفه وبمنزله في سيون (حضرموت) (١) .

المُعْتَضِد المُؤْمني
(٠٠٠ – ٦٤٦ هـ = ٠٠٠ – ١٢٤٨ م)

علي (المعتضد بالله) بن إدريس المأمون بن يعقوب المنصور ، أبو الحسن السعيد : من خلفاء الموحدين (بني عبد المؤمن) بمراكش . بويع بعد وفاة أخيه الرشيد (سنة ٦٤٠ هـ) واستفحل في أيامه أمر بني مرين ، فقاتلهم وقاتل أشياعهم . وكانت له معهم مواقف

الزَّاهي
(٣١٨ – ٣٥٢ هـ = ٩٣٠ – ٩٦٣ م)

علي بن إسحق بن خلف ، أبو القاسم أو أبو الحسن القطان ، المعروف بالزاهي : شاعر ، وصاف محسن ، كثير الملح ، من أهل بغداد . أكثر شعره في آل البيت النبوي . وهو صاحب الأبيات التي منها :

« سفرن بدوراً ، وانتقبن أهلة
ومسن غصوناً ، والتفتن جآذرا »

وله مدائح في سيف الدولة والوزير المهلبي وغيرهما (١) .

ابن غانِيَة
(٠٠٠ – ٥٨٥ هـ = ٠٠٠ – ١١٨٩ م)

علي بن إسحاق بن محمد ابن غانية : أمير جزائر الباليار (Baléares) ميورقة وما حولها ، في شرقي الأندلس . تولاها مستقلا ، بعد وفاة أبيه (سنة ٥٧٩ هـ)
... الموحدين ... (يوسف ... ابنه يعقوب ... إلى العُدوة ... الجزائر ، ... عليها ، سنة ... حوله من لم ... عرب بني ... سهم شرف ... عليّ بأمير ... وقد زالت ... منابر بجاية ... ورها قصد ... قدم إلى أن ... يعقوب بن ... . ونشبت ... كان الظفر ... سمى « حامة ... وهو على

... – خ . الطبقة

توزر (Tozeur) فتفرق جمعه ، ونجا بنفسه ، فمات في خيمة عجوز أعرابية (١) .

أَبُو الحَسَن الأَشْعَري
(٢٦٠ – ٣٢٤ هـ = ٨٧٤ – ٩٣٦ م)

علي بن إسماعيل بن إسحاق ، أبو الحسن ، من نسل الصحابي أبي موسى الأشعري : مؤسس مذهب الأشاعرة . كان من الأئمة المتكلمين المجتهدين . ولد في البصرة . وتلقى مذهب المعتزلة وتقدم فيهم ، ثم رجع وجاهر بخلافهم . وتوفي ببغداد . قيل : بلغت مصنفاته ثلاثمئة كتاب ، منها « إمامة الصدّيق » و « الرد على المجسِّمة » و « مقالات الإسلاميين – ط » جزآن ، و « الإبانة عن أصول الديانة – ط » و « رسالة في الإيمان – خ » و « مقالات الملحدين » و « الرد على ابن الراوندي » و « خلق الأعمال » و « الأسماء والأحكام » و « استحسان الخوض في الكلام – ط » رسالة . و « اللمع في الرد على أهل الزيغ والبدع – ط » يعرف باللمع الصغير . ولابن عساكر كتاب « تبيين كذب المفتري ، فيما نسب إلى الإمام الأشعري – ط » ولحمودة غراب « الأشعري – ط » (٢) .

ابن سِيدَهْ
(٣٩٨ – ٤٥٨ هـ = ١٠٠٧ – ١٠٦٦ م)

علي بن إسماعيل ، المعروف بابن سيده ، أبو الحسن : إمام في اللغة وآدابها . ولد بمرسية (في شرق الأندلس) وانتقل الى دانية فتوفي بها . كان ضريراً (وكذلك أبوه) واشتغل بنظم الشعر مدة ، وانقطع للأمير أبي الجيش مجاهد العامري .

---

(١) المعجب : طبعة العريان والعلمي ٢٧٠ – ٢٧٤ وصفة جزيرة الأندلس ١٨٩ – ١٩١ .

(٢) طبقات الشافعية ٢ : ٢٤٥ والمقريزي ٢ : ٣٥٩ وابن خلكان ١ : ٣٢٦ والبداية والنهاية ١١ : ١٨٧ و.Brock S. I: 345 والكتبخانة ٧ : ٣ والجواهر المضية ١ : ٣٥٣ ودائرة المعارف الإسلامية ٢ : ٢١٨ وفي اللباب ١ : ٥٢ مولده سنة ٢٧٠ هـ . وفي تبيين كذب المفتري ١٢٨ – ١٤٠ أسماء كثير من مصنفاته .

الأعلام
قاموس تراجم
لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين

تأليف
خير الدين الزركلي

الجزء الرابع

دار العلم للملايين

مختار حیدر: معاویہ صاحب کے پسندیدہ عالم، ابن تیمیہ نے ان کو ہمارا شیخ اور رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ یاد رہے کہ اہل سنت رضی اللہ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ابن تیمیہ کی نظر میں اشعری صاحب کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ ان کے لیے بھی رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

ولسانًا، وحجة وبيانًا ـ[1] أن أجمع [له][2]، متفرق مقالات شيخ أهل الدين، وإمام المحققين، المستنصر للحق وأهله، والمبين لحجج الله الذاب عن دين الله، بما عرفه الله سبحانه من معالم طرق دينه الحق وصراطه المستقيم، السيف المسلول على أهل الأهواء والبدع، الموفق لاتباع الحق، والمؤيد بنصرة الهدى والرشد، من فتح الله سبحانه وتعالى بفضله لأهل السنة والجماعة، بما وفقه له من البيان[لـ][3] طرق الإيضاح عن حجج المحققين في حقهم، واستنصروا به، وأباح لهم بما سدده فيه من مرسومه في كتبه، وجدده في تصانيفه، الكشف عن السبيل التي منها توصل إلى معرفة طرق التفصيل، ويهتدي بها إلى مقام الدلائل، بالحجج التي بها يدفع وساوس المبتدعين،/ وتهاويس الضالين، عن طريق الحق والدين المبين، فصار بيانه نورًا وسيفًا لأهل السنة، وخسارًا وغيظًا لأهل البدعة، عظمت منة الله على أهل السنة والحق بمكانه، وجلت نعمه لديهم بما سربلهم من تبيانه، وهو «أبومحمد عبدالله بن سعيد القطان» رضي الله عنه وأثابه على عظيم ما أنعم عليه، وبه عليهم عود فضل منه، على بدء فضل، إنه القريب المجيب، وكذلك على أثر ما جمعت[4] من متفرق مقالات شيخنا «أبي الحسن علي بن إسماعيل

ظ ١٩

(١) مابين الشرطتين جمل معترضة.

(٢) زيادة من درء تعارض العقل والنقل ج٦/ ١٢١.

(٣) زيادة.

(٤) في (ج) «على ماجملت» والتصويب من درء تعارض العقل والنقل ج٦/ ١٢١

٧٠



الأشعري رضي الله عنه للتقريب على من يريد الوقوف على جملة مذاهبه، وأصوله وقواعده ومبانيه، وما رتب عليه كلامه مع المخالفين، من صنوف المبتدعة وفرق الضلالة، وتسهيلاً على طالبه وتيسيراً له، ليقع له الغنية عن طلبه في متفرقات كتبه، ما يعز وجوده منها وما يشتهر ويكثر، ولم أخلط بما جمعته في ذلك مقالات غيره، من أصحابنا المتقدمين، ومشايخنا المتأخرين، طلبًا لإيراد مقالاته فقط، فإنه رضي الله عنه لكثرة مصنفاته وتوسعه في كلامه، وانبساطه في كل باب من أبواب الخلاف مع المخالفين، ومصادفة أيامه كثرة أباطيل الضالين، وشبه المبتدعين، ونصرته في الرد على كل فريق بغاية البيان، وبلوغ الإمكان، كثرت مقالاته واتسعت» قال[١]: «ولما كان الشيخ الأول، والإمام السابق «أبو محمد عبدالله بن سعيد» رضي الله عنه، / الممهد لهذه القواعد، المؤسِّس لهذه الأصول والمقاصد، بحسن بيانه[٢]، بين حجج الحق وشبه الباطل، المنبه على طرق الكلام فيه، والدال على موضع الوصل والفصل، والجمع والفرق، الفاتق[٣] لرتق[٤] الأباطيل، ص٢٠

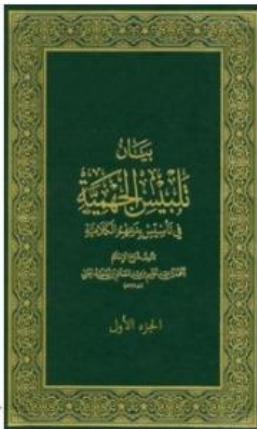
---

(١) أي: ابن فورك.

(٢) في درء تعارض العقل والنقل٦/ ١٢١ «لهذه الأصول، والفاصل بحسن ثنائه».

(٣) فَتَقَ الشيء شَقَّه.
انظر مختار الصحاح ص٤٩٠.

(٤) الرَّتْقُ: ضد الفتق وهو الالتئام، ومنه قوله تعالى: ﴿كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَٰهُمَا﴾ [سورة الأنبياء: ٣٠].
انظر مختار الصحاح ص٢٣٢.



تاريخ الإسلام
ووفيات المشاهير والأعلام
للحافظ المؤرخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨هـ
حوادث ووفيات
٣٢١ - ٣٣٠هـ
Vol 24
تحقيق
الدكتور عمر عبد السلام تدمري
الناشر
دار الكتاب العربي

مختار حیدر: انہی ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ دیگر اہل سنت علماء اشعری صاحب کے علم کے بہت زیادہ معترف تھے۔ مثلاً ان کے عالم باھلی صاحب کہتے ہیں کہ میری حیثیت اشعری کے سامنے ایسی ہے جیسی ایک قطرہ کی سمندر کے سامنے۔ ابن باقلانی کہتے ہیں کہ میرے لیے یہی بہت ہے کہ میں اشعری صاحب کا کلام سمجھنے لگوں۔

وكنتُ أصحبه بعد ذلك.

وقال ابن باكَوَيْه: سمعت ابن خفيف، فذكر حكايةً وفيها: فحملني أبو الحسن إلى دارٍ لهم تُسمّى دار الماورديّ، فاجتمع به جماعةٌ من مخالفيه، فقلت له: تسألهم مسألةً؟ فقال: السّؤآل بدعة لأنّي أظهرتُ بدعةً أنقضُ بها كُفْرهم، وإنّما هم يسألوني عن مُنْكَرهم فيلزمني ردّ باطلهم إلزاماً. فسألوه، فتعجّبت من حسن كلام أبي الحسن حين أجاب. ولم يكن في القوم مَن يوازيه في النَّظَر.

قال ابن عساكر[1]: قرأتُ بخط عليّ بن نقا المصريّ المحدِّث في رسالة كتب بها أبو محمد بن أبي زيد القيروانيّ المالكيّ جواباً لعليّ بن أحمد بن إسماعيل البغداديّ المعتزليّ حين ذكر الأشعريّ ونَسَبه إلى ما هو من بريء، فقال ابن أبي زيد في حقّ الأشعريّ: هو رجلٌ مشهور إنّه يردّ على أهل البِدَع وعلى القَدَريّة والجَهْميّة. متمسِّك بالسُّنَن.

قال الاستاذ أبو إسحاق الإسفرائينيّ: كنت في جَنْب أبي الحسن الباهليّ كقطْرةٍ في البحر. وسمعتُ الباهليّ يقول: كنتُ أنا في جَنْب الأشعري رحمَه الله كقطْرة في جَنْب البحر[2].

وعن ابن الباقلّانيّ قال: أفضل أحوالي أنْ أفهم كلام أبي الحسن الأشعريّ.

وقال بُنْدار خادم الأشعريّ: كانت غلّة أبي الحسن من ضيعةٍ وقَفَها جدّهم بلال بن أبي بُرْدَة على عَقِبه، فكانت نفقته في السَّنة سبعة عشر درهماً[3].

وقال أبو بكر بن الصَّيْرفيّ: كانت المعتزلة قد رفعوا رؤوسهم حتّى أظهر الله الأشعريّ فجحرهم في أقماع السِّمْسِم[4].

وذكر الحافظ أبو محمد بن حزم أنّ لأبي الحسن خمسة وخمسين تصنيفاً، وأنّه تُوُفّي سنة أربعٍ وعشرين.

وكذا قال أبو بكر بن فُورك، والقَرّاب.

(١) في تبيين كذب المفتري ١٢٣.
(٢) تبيين كذب المفتري ١٢٥.
(٣) تبيين كذب المفتري ١٤٢.
(٤) تقدّم هذا القول قبل قليل.

١٥٦

مختار حیدر: اب ہم چند عظیم علمائے شیعہ کا عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ مجتہد کبیر، سید خوئی صاحب نہ صرف اپنا، بلکہ دیگر علماء کا عقیدہ عدم تحریف بتا رہے ہیں[55]۔

۲۰۰ البيان

المدخل - وفاتحة الكتاب

البيان في تفسير القرآن

للإمام الأكبر زعيم الحوزة العلمية السيد أبو القاسم الموسوي الخوئي

الخامس: « التحريف بالزيادة بمعنى أن ... من الكلام المنزل ».

والتحريف بهذا المعنى باطل بإجماع ... بالضرورة.

السادس: « التحريف بالنقيصة » بمعنى ... على جميع القرآن الذي نزل من السماء » فقد ...

والتحريف بهذا المعنى هو الذي وق... آخرون.

٢ - رأي المسلمين في التحريف:

المعروف بين المسلمين عدم وقوع التحريف في القرآن ، وأن الموجود بأيدينا هو جميع القرآن المنزل على النبي الأعظم - ص - ، وقد صرح بذلك كثير من الأعلام . منهم رئيس المحدثين الصدوق محمد بن بابويه ، وقد عدّ القول بعدم التحريف من معتقدات الإمامية . ومنهم شيخ الطائفة أبو جعفر محمد بن الحسن الطوسي ، وصرح بذلك في أول تفسيره « التبيان » ونقل القول بذلك أيضاً عن شيخه علم الهدى السيد المرتضى ، واستدلاله على ذلك بأتم دليل . ومنهم المفسر الشهير الطبرسي في مقدمة تفسيره « مجمع البيان » ، ومنهم شيخ الفقهاء الشيخ جعفر في بحث القرآن من كتابه « كشف الغطاء » وادّعى الإجماع على ذلك ومنهم العلامة الجليل الشهشهاني في بحث القرآن من كتابه « العروة الوثقى » ونسب القول بعدم التحريف إلى جمهور المجتهدين . ومنهم المحدث الشهير المولى محسن القاساني في كتابيه [١] . ومنهم بطل العلم المجاهد الشيخ محمد جواد البلاغي في مقدمة تفسيره « آلاء الرحمن » .

(١) الوافي ج ٥ ص ٢٧٤ ، وعلم اليقين ص ١٣٠ .

[55] ہائی لائٹ عبارت کا ترجمہ: مسلمانوں میں یہ معروف بات یہ ہے کہ قرآن مجید تحریف سے پاک ہے۔ اور جو ہمارے ہاتھوں میں ہے، یہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوا۔

وقد نسب جماعة القول بعدم التحريف إلى كثير من الأعاظم . منهم شيخ المشايخ المفيد ، والمتبحر الجامع الشيخ البهائي ، والمحقق القاضي نور الله ، وأضرابهم . وممن يظهر منه القول بعدم التحريف : كل من كتب في الإمامة من علماء الشيعة وذكر فيه المثالب ، ولم يتعرض للتحريف ، فلو كان هؤلاء قائلين بالتحريف لكان ذلك أولى بالذكر من إحراق المصحف وغيره .

وجملة القول : أن المشهور بين علماء الشيعة ومحققيهم ، بل المتسالم عليه بينهم هو القول بعدم التحريف . نعم ذهب جماعة من المحدثين من الشيعة ، وجمع من علماء أهل السنة إلى وقوع التحريف . قال الرافعي : فذهب جماعة من أهل الكلام ممن لا صناعة لهم إلا الظن والتأويل ، واستخراج الأساليب الجدلية من كل حكم وكل قول إلى جواز أن يكون قد سقط عنهم من القرآن شيء ، حملا على ما وصفوا من كيفية جمعه [1] وقد نسب الطبرسي في « مجمع البيان » هذا القول إلى الحشوية من العامة .

أقول : سيظهر لك — بعيد هذا — أن القول بنسخ التلاوة هو بعينه القول بالتحريف ، وعليه فاشتهار القول بوقوع النسخ في التلاوة — عند علماء أهل السنة — يستلزم اشتهار القول بالتحريف .

٣ — نسخ التلاوة :

ذكر أكثر علماء أهل السنة : أن بعض القرآن قد نسخت تلاوته ، وحملوا على ذلك ما ورد في الروايات أنه كان قرآناً على عهد رسول الله ﷺ فيحسن بنا أن نذكر جملة من هذه الروايات ، ليتبين أن الالتزام بصحة هذه الروايات التزام بوقوع التحريف في القرآن :

(١) إعجاز القرآن ص ٤١ .

ترجمہ حاشیہ میں[56]:

[56] ہائی لائٹ عبارت کا ترجمہ: شیعہ علماء اور محققین میں عدم تحریف کا قول مشہور اور تسلیم شدہ ہے۔

أن الطبرسي قد نقل كلام السيد المرتضى بطوله ، واستدلاله على بطلان القول بالتحريف بأتم بيان وأقوى حجة [1] .

التحريف والكتاب :

والحق . بعد هذا كله ان التحريف « بالمعنى الذي وقع النزاع فيه » غير واقع في القرآن أصلاً بالأدلة التالية :

الدليل الأول — قوله تعالى :

« إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ١٥ : ٩ » .

فإن في هذه الآية دلالة على حفظ القرآن من التحريف ، وأن الأيدي الجائرة لن تتمكن من التلاعب فيه .

والقائلون بالتحريف قد أوّلوا هـذه الآية الشريفة ، وذكروا في تأويلها وجوهاً :

الأول : « أن الذكر هو الرسول » فقد ورد استعمال الذكر فيه في قوله تعالى:

« قَدْ أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً ٦٥ : ١٠ . رَسُولاً يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللهِ : ١١ » .

وهذا الوجه بيّن الفساد: لأن المراد بالذكر هو القرآن في كلتا الآيتين بقرينة التعبير « بالتنزيل والإنزال » ولو كان المراد هو الرسول لكان المناسب أن يأتي

(١) مجمع البيان ج ١ مقدمة الكتاب ص ١٥ .

ترجمہ حاشیہ میں[57]:

[57] ہائی لائٹ عبارت کا ترجمہ: اس آیت میں دلیل ہے کہ قرآن مجید تحریف سے محفوظ ہے۔

النتيجة :

ومما ذكرناه : قد تبين للقارىء أن حديث تحريف القرآن حديث خرافة وخيال، لا يقول به إلا من ضعف عقله، أو من لم يتأمل في أطرافه حق التأمل، أو من ألجأه إليه يحب القول به . والحب يعمي ويصم ، وأما العاقل المنصف المتدبر فلا يشك في بطلانه وخرافته .

المدخل - وفاتحة الكتاب

البيان في تفسير القرآن

للإمام الأكبر زعيم الحوزة العلمية
السيد أبو القاسم الموسوي الخوئي

ترجمہ حاشیہ میں[58]:

[58] ہائی لائٹ عبارت کا ترجمہ: قاری پر یہ واضح ہو چکا کہ تحریف قرآن کی روایت خرافات وخیال میں سے ہے، اور اس کا قائل وہی ہو سکتا ہے جس کی عقل ضعیف ہو۔

مختار حیدر: سید صادق شیرازی کا عقیدہ عدم تحریف۔

المسائل الإسلامية

مطابقة لفتاوى
آية الله العظمى
الحاج السيد صادق الحسيني الشيرازي
دام ظله

دار العلوم للتحقيق والطباعة والنشر والتوزيع بيروت-لبنان

الأمين

مرقده الشريف الآن .

لقد كان ﷺ في جميع حا

والوفاء، وحسن الخلق وكرم الـ

والكرم والشجاعة، والورع والتـ

والجهاد .

وكان جسمه الشريف قمة فـ

الاعتدال والتناسب، ووجهه أزهر

العظيم وروحه الكبيرة قمة في الكـ

والآداب، وسيرته وسنّته مشعّة بيـ

وبالجملة، فقد كان مجمع

وموطن العلم والعدل، والتقوى

والآخرة، لم يأت مثله فيما مضى،

هذا هو نبي المسلمين، وهـ

وكتابه خير الكتب، إنه كما قال تعـ

خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾[1] .

القرآن: معجزة الرسول ﷺ الخالدة

القرآن معجزة الرسول ﷺ الحية والخالدة، لانه هو الكتاب السماوي الوحيدالذي أرادت له مشيئة السماء أن يبقى مصوناً من الزيادة والنقصان، والتبديل والتغيير ـ رغم كثرة المتصدّين لتحريفه، والمخطّطين لتزويره ـ ليكون الكتاب الخالد، والدستور الدائم للحياة إلى يوم القيامة، ما دام هناك إنسان يعيش على كرة التراب، وذلك لما يحمل بين دفّتيه من أحكام راقية، وتعاليم عالية

---

(١) سورة فصلت: الآية ٤٢.

٢٠

سید شیرازی ایک سوال کے جواب میں شیعہ قوم کا عقیدہ عدم تحریف بتا رہے ہیں۔

س: ما هو اعتقاد الشيعة حول فاطمة الزهراء بنت رسول الله ﷺ؟

ج: اعتقادهم: أنها صديقة طاهرة نزلت في شأنها وشأن أبيها وبعلها وبنيها (آية التطهير)[١].

س: ما هو اعتقاد الشيعة حول القرآن؟

ج: اعتقاد الشيعة: أن القرآن كلام الله المنزل على نبيه بقصد الإعجاز والتحدي، وأنه الكتاب الذي لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه، ونعتقد أنه مصدر الأحكام، وأنه لم يزد فيه ولم ينقص أبدا وهو مصون من التحريف[٢]، قال تعالى: ﴿إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون﴾[٣].

س: ما هو اعتقاد الشيعة حول الإسلام؟

ج: اعتقاد الشيعة: أن الإسلام هو دين الأنبياء جميعاً، وإنما أكمل الرسالة نبي الإسلام محمد ﷺ، وأنه باق إلى يوم القيامة ﴿ومن يبتغ غير الإسلام ديناً فلن يقبل منه، وهو في الآخرة من الخاسرين﴾[٤].

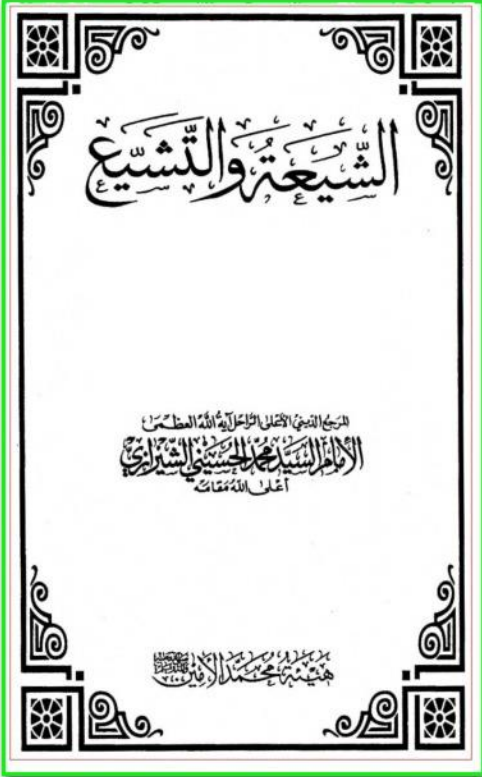
س: ما هو اعتقاد الشيعة حول الجبر والتف

ج: اعتقاد الشيعة: أن الله سبحانه خلق

الخير وبيّن له السبل، فمن عصى أو كفر كان م

بفضل الله وحسن اختياره، كما ورد في الحديـ

الأمرين»[٥].



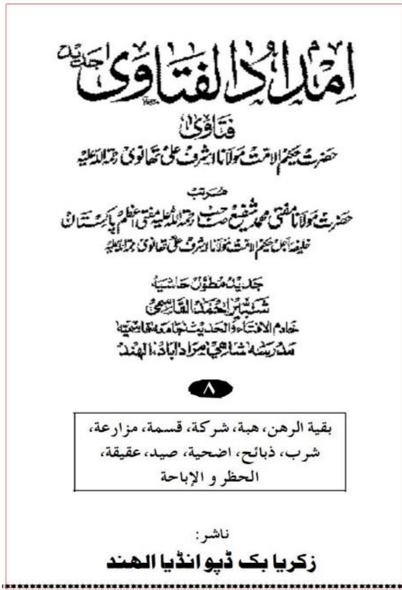
(١) قوله تعالى في سورة الأحزاب: ٣٣ ﴿إنما يريد الله ليذه
تطهيرا﴾. للتفصيل راجع الصفحة ٦٧-٦٨ من هذا ال

(٢) راجع كتاب (متى جمع القرآن؟) للإمام المؤلف.

(٣) سورة الحجر: ٩.

(٤) سورة آل عمران: ٨٥

(٥) الاحتجاج: ص٤٥١.



مختار حیدر: اب آخر میں چند اہل سنت علماء کے اقوال پیش کرتا ہوں، جنہوں نے ہمیں مسلمان مانا ہے۔ ان حوالوں کے پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ معاویہ صاحب کی ساری بھاگ دوڑ اس مقصد کے لیے ہے کہ ہمیں کافر قرار دیں۔ لہٰذا ان کو آئینہ دکھانے کے لیے یہ حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

غور کریں کہ سوال ☜ رافضی ☞ کے بارے میں کیا گیا ہے۔ مفتی صاحب نے مسلمان قرار دیتے ہوئے ذبیحہ حلال قرار دیا ہے۔ لیکن معاویہ صاحب اکیلے نہیں جو اپنے استادوں کے استاد ہیں۔ ایسے اور بھی ہیں۔ نیچے حاشیہ دیکھیں کہ ایک شاگرد کیسے اپنے استاد کے فتویٰ کی واٹ لگا رہا ہے۔ (235)

امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ | 372 | ج: ۸

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم

سوال (۲۲۸۳): قدیم ۳/ ۶۰۸ – ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علماء اہل سنت کا اختلاف ہے، راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے(۱)۔ قال الشامي: وكيف ينبغي القول بعدم حل ذبيحته مع قولنا بحل ذبيحة اليهود و النصارىٰ. ج۵ ص۱۸۹ (۲)۔ واللہ اعلم

۲۵/ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ (امداد، ج ۲، ص ۱۲۷)

← وقد قال علماء نا: وكره السلخ قبل أن تبرد، وكل تعذيب بلا فائدة لهذا **الحديث**. (مرقاة، كتاب الصيد والذبائح، الفصل الأول، مكتبه إمداديه ملتان ۸/ ۱۱۵)

(۱) حضرتؒ نے شیعہ کے ذبیحہ کی حلت پر استدلال کے لئے جو عبارت نقل فرمائی ہے وہ درحقیقت شامی کی وہ عبارت ہے جس کو علامہ شامیؒ نے معتزلہ کے بارے میں نقل فرمایا ہے اور معتزلہ کا ذبیحہ واقعی راجح قول کے اعتبار سے حلال ہے۔ حضرتؒ نے جو عبارت نقل فرمائی اس کی پوری عبارت ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

فإذا علمت ذلك ظهر لك أن هذا الفرع إن كان مبنيا على عقائد المعتزلة فهو باطل بلا شبهة، وإن مبنيا على عقائدنا، و [استادوں کے استاد] تفريع المعتزلة، فإنهم فرضوه فينا وهو فرضه في أمثالهم بقرينة قوله لو سنا[...] مبني على خلاف الراجح، وما كان ينبغي ذكره ولا التعويل عليه، وكيف [...]ي القول بعدم حل ذبيحته مع قولنا بحل ذبيحة اليهودي والنصارىٰ القا[...]ين [...]يث. (شامي، كتاب الذبائح، مكتبه زكريا ديوبند ۹/ ۴۳۳، كراچی ۶/ ۲۹۹)

لیکن یہاں مسئلہ معتزلہ سے متعلق نہیں ہے؛ بلکہ شیعوں اور روافضیوں سے متعلق ہے اور جو شیعہ تفضیلی ہیں، ان کا ذبیحہ اور ان سے نکاح سب جائز ہے، یہاں مسئلہ شیعہ غالی سے متعلق ہے؛ کیوں کہ ہندوستان میں جو شیعہ ہیں وہ سب غالی ہیں، ان کو جمہور نے کافر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے، وہ کتابی کے حکم میں بھی نہیں ہیں؛ اس لئے ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اس بارے میں صریح جزئیہ شامی وغیرہ میں موجود ہے، ملاحظہ فرمائیے:

وبهذا ظهر أن الرافضي إن كان ممن يعتقد الألوهية في عليؓ، أو أن جبرئيل غلط في الوحي، أو كان ينكر صحبة الصديق، أو يقذف السيدة الصديقة فهو كافر لمخالفته ←



مختار حیدر: یہاں بھی مفتی صاحب نے شیعہ کو مسلمان مانا ہے۔

امدادالفتاوی جدید مطول حاشیہ — (612) — ج: ۹

بنابرروایت ہذا صرف ماموں وارث ہے، اور خالہ زاد بھائی محروم ہے۔ (۱)

۸/ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ (تتمہ ثانیہ ص: ۹۳)

شیعہ وسنی کے درمیان میراث کا حکم

سوال (۲۷۴۵): قدیم ۴/ ۳۵۵ - زید کا انتقال ہوا جو سنّی المذہب تھا، اس کے صرف دو بیٹے ہیں، ایک سُنّی دوسرا شیعی، آیا دونوں وارث ہوں گے یا صرف سُنّی؟

الجواب: جو اختلافِ دین مانع توارث ہے وہ اختلاف کفراً و اسلاماً ہے نہ کہ سنۃً و بدعۃً (۲)، پس جو شیعی کھلم کھلا کفریہ عقائد کا قائل نہ ہو وہ سنّی کا وارث ہوگا۔ (۳)

۸/ محرم ۱۳۳۲ھ (تتمہ ثانیہ ص: ۱۱۲)

---

(۱) **ترتيب ذوي الأرحام في الإرث كترتيب العصبات يقدم فروع الميت...... ثم أصوله...... ثم فروع أبويه...... ثم فروع جديه وجدتيه كالعمات والأعمام لأم والأخوال والخالات وإن بعدوا فصارو أربع أصناف...... والترجيح بقرب الدرجة لأن إرثهم بطريق العصوبة فيقدم الأقرب على الأبعد في كل صنف منهم كما في العصبات.** (تبيين الحقائق، كتاب الفرائض، مكتبة زكريا ديوبند ٧/ ٤٩٥، امدادية ملتان ٦/٢٤٣)

البحر الرائق، كتاب الفرائض، مكتبة زكريا ديوبند ٩/ ٣٩٧-٤٠٨، كوئٹه ٨/ ٥٠٦-٥٠٧-٥١٣۔ شبیر احمد قاسمی عفا اللہ عنہ

(۲) **عن أسامة بن زيد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لايرث المسلم الكافر ولاالكافر المسلم.** (ترمذي شريف [استادوں کے استاد] جاء في إبطال الميراث بين المسلم والكافر، النسخة الهندية ٢/ [illegible] دارالسلام رقم: ٢١٠٧)

واختلاف الدين أيضا يمنع الإرث [illegible] المراد به الاختلاف بين الإسلام والكفر. (الفتاوى الهندية، كتاب الفرائض، الباب الخا[illegible] في الموانع، مكتبة زكريا ديوبند قديم ٦/٤٥٤، جديد ٦/٤٤٦)

البحر الرائ[illegible] [illegible]ب الفرائض، مكتبة زكريا ٩/٣٨٦، كوئٹه ٨/ ٥٠٠۔

(۳) حضرات والا رحمہ اللہ نے یہ فتوی ۱۳۳۲ھ میں تحریر فرمایا ہے، اور ۱۳۴۲ھ میں تقریباً دس سال کے بعد جو فتوی تحریر فرمایا ہے اس میں شیعہ تبرائی اور شیعہ غالی میں فرق بیان فرمایا کہ جو شیعہ غالی حضرت عائشہ صدیقہؓ ←

مختار حیدر: ایک ہی فتویٰ دو مختلف کتابوں میں سے۔ شیعہ کو مسلمان مانا مفتی صاحب نے:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

مکمل و مدلل

فقہی ترتیب و الا جدید ایڈیشن

جلد پنجم و ششم

جس میں قدماء دار العلوم دیوبند کے دو مستقل سلسلے فقہی ترتیب کے ساتھ درج ہیں

عزیز الفتاویٰ — مفتی اعظم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، سابق مفتی دار العلوم دیوبند

امداد المفتین — حضرت مولانا محمد شفیع صاحب، سابق مفتی دار العلوم دیوبند

مرتب

حضرت مولانا محمد ظفیر الدین صاحب، رفیق دار الافتاء دار العلوم دیوبند

ناشر

کتب خانہ امدادیہ دیوبند، یوپی، انڈیا

کتاب الفرائض
(میراث اور تقسیم ترکہ کا بیان)

شیعہ سنی میں میراث جاری ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۵۳) مساۃ ظہور فاطمہ مذہب شیعہ تبرائی نے انتقال کیا اور مساۃ حمید النساء ہمشیرہ حقیقی سنی اور مہدی حسن بھتیجا حقیقی اہل سنت والجماعت اور ایک خالہ مساۃ نظیر النساء شیعہ چھوڑی اب ترکہ متوفیہ جب کہ وہ شیعہ تبرائی خلفاء ثلثہ سے منکر تھی تو حمید النساء مذکور اور مہدی حسن مذکور جو اہل سنت ہیں اس کا ترکہ پاویں گے یا خالہ مساۃ نظیر النساء جو کہ شیعہ ہے؟

(الجواب) محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکر خلفاء ثلثہ کو کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا ہے کہ سب شیخین اور انکار خلافت خلفاء کفر نہیں ہے فسق و بدعت ہے۔ لہذا صورت مذکورہ میں توریث جاری ہوگی اور بروئے مذہب حنفی ترکہ مساۃ مذکورہ متوفیہ کا بعد ادائے حقوق مقدمہ علی المیراث دو سہام ہو کر ایک حصہ حمید النساء ہمشیرہ حقیقی سنیہ کو اور ایک حصہ برادر زادہ حقیقی سنی مسمی مہدی حسن کو ملے گا اور حسب فرائض شرعیہ مساۃ نظیر النساء خالہ شیعہ محروم ہے کیونکہ بموجودگی ذوی الفروض و عصبہ کے خالہ جو کہ ذوی الارحام میں سے ہے محروم ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بدکار لڑکی ترکہ پدری سے محروم نہیں ہوگی

(سوال ۱۴۵۴) زید کا انتقال ہوا۔ جس کے دو فرزند اور ایک دختر ... تو جائداد پدری سے کیا دختر محروم ہوگی اور بزمانہ حیات متوفی ... ترکہ کے ایک جائداد غیر موقوفہ کا وقف بذریعہ وصیت کیا ... جائداد کا وقف کیا ہے۔ بقیہ جائداد کی نسبت کوئی وصیت نہیں کی ... دختر کا کیا حصہ ہے اور جائداد موقوفہ پر کیا اور جائداد عطیہ سلطانی ... کوئی وصیت نہیں کی ہو دختر مذکورہ شرعاً کیا حصہ پائے گی؟

(الجواب) دختر کے فاحشہ و بدرویہ ہو جانے سے وہ ترکہ پدری سے ... تقسیم پانچ سہام ہر ایک لڑکے کو اور ایک سہام دختر کو ملے گا۔ جا... مذکور ہوا یعنی پانچواں حصہ اور جائداد موقوفہ میں جس قدر زید ... دختر کو ملے گا اور عطیہ سلطانی مملوکہ زید میں بھی دختر کو اسی قدر ... ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مختار حیدر: اس فتویٰ میں اثناء عشری شیعوں کو تصریح کے ساتھ مسلمان مانا گیا ہے۔



باب المیراث/سنی کا وارث رافضی/سوال: (۶۴۰) ۳۶۱

جواب: کوئی بھی دوسرے کا وارث نہ ہوگا۔ عالمگیریہ میں ہے:

نكاح المتعة باطل لا يفيد الحل و لا يقع عليها طلاق و لا إيلاء و ظهار و لا يرث أحدهما من

صاحبه هكذا في فتاوى قاضي خان في الفاظ النكاح انتهى.

سنی کا وارث رافضی

سوال (۶۴۰): شیعہ اثناعشریہ مسلمان ہیں یا ایسے کافر کہ دائرۂ اسلام سے خارج اور مسلمانوں کے ساتھ

نکاح ووراثت سے محروم اور واجب الجہاد ہیں؟

جواب: فرقۂ اثناعشریہ کے کفر میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعض نے شیخین کو سب وشتم کرنے کی وجہ سے ان کی تکفیر کی، اصحاب

فتاوی اور صاحب درمختار والبحر الرائق کے اقوال یہی ہیں، لیکن قول اصح اور مفتی بہ عدم تکفیر ہے اور شیخین کو سب وشتم کرنا سبب تکفیر نہیں

ہے۔ اور یہی امام اعظمؒ کے مذہب کے مطابق ہے اور فتاویٰ میں جو حکم کفر مکتوب ہے وہ تحقیقی نہیں۔

قال ملا علي القاري في شرح الأكبر عند بسط الإمام أبي حنيفةؒ الكلام على عدم تكفير أهل القبلة

ما لفظه فيه دلالة على أن سب الشيخين ليس بكفر كما صححه أبو الشكور السلمي في تمهيده و ذلك

لعدم ثبوت مبناه و عدم تحقيق معناه فإن سب المسلم فسق كما في الحديث و ح يستوي الشيخان

وغيرهما فلو فرض أنه يسب الشيخين لا يخرج عن الإيمان نعم لو استحل السب أو القتل فهو كافر لا

محالة فالفسق والعصيان لا يزيل الإيمان صغيرًا كان أو كبيرًا و كذ البدعة لا تزيل الإيمان كإنكار المعتزلة

روية الله تعالىٰ و خلق أفعال العباد لأنه مبني على التاويل انتهىٰ ملتقطًا.

اور مولانا ولی اللہ لکھنوی شرح مسلم الثبوت میں تحریر فرماتے ہیں:

المحققون من الحنفية و المتكلمين ذهبوا إلى عدم تكفير الروافض بإنكارهم خلافة أبي بكرؓ

عمرؓ الثابتة بالإجماع القطعي عندهم حتى قبلوا شهادتهم و ما وقع في الخلاصة و غيرها من الفتاوىٰ

صريح الكفر لم ينقل عن أبي حنيفةؒ و إنما هو من تفريعات ا

كيف و قد نص الإمام أبو حنيفةؒ و الشافعي بعدم تكفير أحد

تسرع في تكفير فرق الإسلام انتهىٰ ملخصًا.

اور مولانا عبدالشکور سلمی تمہید میں تحریر فرماتے ہیں:

كلام الروافض مختلفة فبعض يكون كفرا و بعضه لا

قال بعضهم بأنه شريك لمحمد صلى الله عليه وسلم في ا

أخطا و منهم من قال إن عليا كان أفضل من الرسول فهذا كله

مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ اردو

مختار حیدر: قارئین، شاید آپ نے غور کر لیا ہو گا کہ چاروں فتاویٰ جات دیوبندی علماء کے ہیں 😉۔

مختار حیدر: معاویہ صاحب اپنے بہت سے اکابرین ہمارے دعویٰ کے دوران اپنے ہی فتویٰ کی روشنی میں کافر کروا بیٹھے ہیں۔ اب میں ان لوگوں کی لسٹ بنا رہا ہوں جو معاویہ صاحب کے دعویٰ پیش کرنے کے بعد کی بحث میں شیعہ کو کافر نہ کہنے کے جرم میں معاویہ صاحب کے فتویٰ کی روشنی میں کافر ہو چکے ہیں۔

افغانی صاحب۔ اگر رجوع سچ ہے تو پھر بھی ساری زندگی کافر رہنے کا جرم ہے ان کا۔ کفر کی حالت میں نا جانے کتنے دیوبندی علماء کو تعلیم دی انہوں نے۔ اور رجوع کے بعد کلمہ بھی نہیں پڑھا۔

- عبد الحق حقانی دہلوی صاحب۔
- حافظ اسلم جیراجپوری صاحب
- رحمت اللہ کیرانوی صاحب
- شیخ عبد اللہ دمشقی صاحب
- محمد غزالی صاحب
- عبد العزیز دھلوی صاحب
- محمد فیروز الدین شاہ کھگا صاحب
- ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب
- مولانا مفتی رشید احمد گنگوھی صاحب
- عبد الحی لکھنوی فرنگی محلی صاحب
- مفتی عزیز الرحمن صاحب
- اشرف علی تھانوی صاحب
- ابو الحسن اشعری صاحب

مختار حیدر: ثبوت کے لیے یہ سکرین شاٹ حاضر ہے:



مختار حیدر: اس کے علاوہ معاویہ صاحب کی ایک بہت ہی بڑی ناکامی پر بھی روشنی ڈال دوں۔ ہم نے گفتگو کے پہلے مرحلہ میں اپنے دعویٰ کے چار نقاط میں سے جب تیسرے اور چوتھے نقطہ پر دلائل دیے تھے تو معاویہ صاحب کے منہ سے ایک لفظ بھی اختلاف کا نہ نکلا تھا۔ ہمارا دعویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

Forwarded

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

🌹اے اللہ ، محمد و آل محمد علیھم السلام پر درود و سلام بھیج، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے مخلص صحابہ کرام و ازواجِ مطہرات پر اپنے انعامات زیادہ سے زیادہ کر دے 🌹۔

👈 مختار حیدر کی طرف سے چار نقاط پر مشتمل دعویٰ:

🔴 نمبر ایک: اہل سنت کے بعض اہل علم حضرات تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

🔴 نمبر دو : اہل سنت محدثین کی لکھی ہوئی صحیح روایات کے مطابق بعض صحابہ کرام اور بعض امہات المومنین موجودہ قرآن کو کامل نہیں سمجھتے تھے۔

🔴 نمبر تین: کسی صحابی نے موجودہ قرآن کو کامل نہ سمجھنے والے کسی دوسرے صحابی پر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔

🔴 نمبر چار:تحریف کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توھین ہے۔

14:49

مختار حیدر: اب معاویہ صاحب کو چاہیے کہ کبھی بھی زندگی میں تحریف قرآن کے موضوع کو ہاتھ نہ لگائیں۔ کیونکہ وہ ایک بھی لفظ منہ سے نہ نکالنے کی معذوری کے ساتھ مان چکے کہ اس مسئلہ میں صحابہ نے ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ لہذا صحابہ کرام کی پیروی کریں۔ وہ یہ بھی مان چکے کہ تحریف قرآن کے قائل پر کفر کا فتویٰ لگانا صحابہ کرام و امہات المومنین کی توہین ہے۔ اور معاویہ صاحب، ان دو نقاط پر اب بولنے کا وقت گزر چکا۔ لہذا اب اس پر بات کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔

قارئین، ہم اپنے دعویٰ کے بعد جواب دعویٰ کو بھی ثابت کر چکے، الحمدللہ۔

جبکہ معاویہ صاحب ہمارے دعویٰ کی مرتبہ اتنے بدحواس تھے کہ جواب دعویٰ رکھنا ہی بھول گئے تھے۔

اب جب معاویہ صاحب نے دعویٰ کیا ہے تو وہ بھی اتنا بوگس کہ لفظ 👈 مذہب 👉 کو بنیاد بنایا ہے۔ اور میں نے کتب اہل سنت سے مذہب کی تعریف پیش کر کے معاویہ صاحب کے دعویٰ کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے، الحمدللہ۔End.

معاویہ: قارئین میں نے اپنے دعویٰ کے مطابق شیعہ کتب سے:

1، شیعہ ائمہ معصومین سے تحریف پر روایات کا موجود ہونا ثابت کیا۔

2، شیعہ علماء سے شیعہ محدثین کا نظریہ بیان کیا کہ وہ قرآن میں تحریف کے قائل تھے۔

3، شیعہ مجتہدوں سے روایات تحریف کو متواتر ہونے کے ساتھ ساتھ صریحاً تحریف پر دلالت کرنے والا ثابت کیا۔

4، شیعہ مجتہد سے ان کے مولویوں کا تقیہ واضح کیا جو لعن طعن سے بچنے کے لیے تحریف کا انکار کر رہے تھے۔

5، یہ ثابت کیا کہ شیعہ موجودہ قرآن کو مجبوراً صرف امام کے حکم کے مطابق ہی پڑھتے اور احکامات نکالتے ہیں، جب ان کا امام ظاہر ہو گا تب اصلی قرآن پڑھیں گے۔

6، یہ ثابت کیا کہ قرآن معصومین کا جمع کردہ، اگر غیر معصوم قرآن جمع کرنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

معاویہ: ساتھ میں ان سے سوالات کیے کہ:

1، موجودہ قرآن کس نے جمع کیا ہے، شیعہ کتب کے مطابق ثابت کرو؟ شیعہ کتب میں سے کسی ایک کتاب کا حوالہ بھی نہیں آیا۔

2، میں نے ان سے پوچھا کہ کون کونسے شیعہ مجتہدین اور محدثین تحریف قرآن کے قائل تھے صاف صاف بولو؟ جواب نہیں دیا۔

معاویہ: انہوں نے علماء اہل السنت کے حوالے پیش کیے جن کا میں نے اصولی جواب دیا کہ جن علماء کو شیعہ کتب کا مطالعہ نہیں تھا انہوں نے چند تقیہ باز شیعہ مولویوں کے دھوکے میں آکر ان کو تحریف کے قائل ہونے کا انکار کیا۔ لیکن جو علماء شیعوں کی کتب کا مطالعہ رکھتے ہیں[59] وہ شیعوں کو تحریف قرآن کا قائل ہی مانتے ہیں۔

اس پر تو علماء کرام کا متفقہ فیصلہ موجود ہے جس میں شیعوں کو تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے ان کو کافر کہا گیا ہے۔ جناب وہی حرکتیں کرتے رہے کہ شیعہ کتب سے غیر واضح حوالاجات بھیجتے رہے جن میں موجودہ قرآن[60] کو ماننے کا ذکر ہی نہیں۔ اور ساتھ میں یہ بھی میں ثابت کرچکا ہوں کہ شیعہ مولوی صرف مجبوراً موجودہ قرآن پڑھتے ہیں امام کے حکم سے، جب ان کا امام غائب ظاہر ہوگا وہی اصلی قرآن لائے گا جو تحریف سے پاک ہے۔

معاویہ: یہاں کہہ رہے ہیں کہ روایات کی تعداد بے معنی ہے (215 کی طرف اشارہ)۔ لیکن ان کا یہ کہنا بہانے کے سواء کچھ نہیں۔ ہر اہل علم جانتا ہے کہ متواتر روایت کے مقابلے میں اخبار احاد کی کوئی حیثیت نہیں۔

معاویہ: میں نے آپ کی مسلم والی بات کا جواب شیعہ کتب سے تقیہ والی بات پیش کرکے کی کیا تمہارا مذہب میں تقیہ چھوڑنے والا دین امامیہ سے خارج اور اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اماموں کے مخالف ہے (216 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: اس بار آپ کے صدوق، طوسی وغیرہ کا بھانڈا کھولنے کے لیے پیش کیا (217 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: ظن نہیں حقیقت ہے (218 کی طرف اشارہ)، تقیہ تو تمہارا مذہب کا ضروری حصہ ہے۔ شک نہیں یقینی بات ہے جزائری والی۔

معاویہ: اس اعتراض کا جواب وہیں آپ کے اسکین میں موجود ہے (219 کی طرف اشارہ)۔

---

[59] اہل مطالعہ علماء کی مثال کے طور پر معاویہ صاحب شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب کو لائے تھے۔ مختار صاحب نے شاہ عبدالعزیز دہلوی ہی سے شیعوں کا عدم تحریف کا قائل ہونا ثابت کردیا۔ اس کے باوجود معاویہ صاحب اب بھی کہہ رہے ہیں کہ "اہل مطالعہ علماء نے شیعہ کو تحریف کا قائل ہی مانا ہے" گویا جن شاہ صاحب کو معاویہ صاحب ہیرو اور اہل مطالعہ قرار دے کر لائے تھے، انہی کو اب جاہل اور بے مطالعہ قرار دے رہے ہیں، جیسا کہ مختار صاحب نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اب معاویہ صاحب شاہ صاحب کو چھوڑ کر بھی بھاگیں گے۔

[60] اس قدر شرمندگی اٹھانے کے بعد بھی معاویہ صاحب بدستور "قرآن مجید" کو "موجودہ قرآن" کہہ رہے ہیں۔

معاویہ: یہ آپ ہی کا بھیجا ہوا اسکین ہے، قاضی سے مراد تفسیر ہے۔ کہ سنت سے قرآن کی تفسیر ہو گی نہ کہ قرآن سے سنت کی۔ آپ دھوکے کی عادت سے مجبور ہیں۔(236)

٣٣٢

أعلم) ؛ أي ؛ أخلق علم تأويله من تلاوته إلا بالأحاديث عن السلف العالمين به ؛ ففي الأحاديث الصحاح عنهم يوقف على ذلك ؛ لا ؛ بما سولته النفوس ، وتنازعته الآراء ؛ كما صنع أهل الأهواء بهم .

وَرَوى عن الحسن أنه قال : «إنما هلك من كان قبلكم حين تشعبت بهم السبل ، وحادوا عن الطريق ؛ فتركوا الآثار ، وقالوا في الدين برأيهم ؛ فضلوا وأضلوا .» .

وَرَوى عن ابن المبارك ، أنه قال لرجل : «إن ابتليت بالقضاء : فعليك بالأثر .» . وروىالبيهقي – في المدخل – : «أنه قيل له : متى يفتي الرجل؟ فقال : إذا كان عالماً بالأثر ، بصيراً بالرأي .» .

وأخرج البيهقي – في المدخل – عن أيوب السختياني ، أنه قال : «إذا حدثت الرجل بسنة فقال : دعنا من هذا ، وأنبئنا عن القرآن . – : فاعلم أنه ضال .» .

قال الأوزاعي : «وذلك : أن السنة جاءت قاضية على الكتاب ، ولم يجيء الكتاب قاضياً على السنة .» . وقد روى الأوزاعي هذا عن يحيى بن أبي كثير أيضاً . ورَوى عن مكحول أنه قال : «القرآن أحوج إلى السنة ، من السنة إلى الكتاب» . يريدون بذلك : أنها تفسر الكتاب ، وتبين المراد منه .

قال الفضل بن زياد [illegible] بن حنبل – وسئل عن الحديث الذي رُوي أن السنة قاضية على الكتاب – فقال : ما أجسر على هذا أن اقوله ولكن السنة تفسر الكتاب وتبينه .» .

وأخرج اللالكائي – في السنة – عن أحمد أنه قال : «السنة عندنا آثار رسول الله ﷺ والسنة تفسير القرآن . وهي دلائل القرآن» .

وأخرج المقدسي – في الحجة – عن عبد الرحمن بن مهدي أنه قال : «الرجل إلى الحديث أحوج منه إلى الأكل والشرب . لأن الحديث يفسر القرآن» .

• • •

(١٣٢) كما في مختصر طبقات الحنابلة (ص ١٨٠) ومختصر جامع بيان العلم (ص ٢٢٤) .

معاویہ: قرأت کا بہانا کرنے والے کم سے کم اپنا مذہب تو پڑھ لیتے، شیعوں کے امام کے مطابق قرأت کی بات کرنے والے جھوٹے ہیں۔ تو جناب آپ جھوٹے ہوئے اپنے امام کے مطابق[61]۔(237)

كتاب فضل القرآن ٣٤٩

١٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَقَالَ: كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ.

١٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكِ أَعْنِي وَاسْمَعِي يَا جَارَةُ.

١٥ - وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَعْنَاهُ مَا عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله. فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِثْلُ قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْلَآ أَن ثَبَّتْنَٰكَ لَقَدْ كِدتَّ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيلًا﴾ [الإسراء: ٧٤] عَنَى بِذَلِكَ غَيْرَهُ.

١٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ: اقْرَؤُوا كَمَا عُلِّمْتُمْ.

١٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفاً وَقَالَ: لَا تَنْظُرْ فِيهِ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ: لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيَّ؛ ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ.

١٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَ
بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ

١٩ - عَنْهُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ، عَنِ الْقَ
أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَعَ مُصْ
إِلَى ٱللَّهِ تَصِيرُ ٱلْأُمُورُ﴾ [الشورى: ٥٣].

٢٠ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُ
لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: اقْرَأْ، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَ
فَقَالَ: اقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُونُسَ قَالَ: فَقَرَأْتُ ﴿
[يونس: ٢٦] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: «إِ

٢١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَ
سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِ

٢٢ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَ
عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُذَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ
الَّتِي يُرِيدُ.

٢٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَ

أصول الكافي

ثقة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
المتوفي سنة ٣٢٩ هـ

الجزء الثاني

منشورات الفجر
بيروت - لبنان

[61] معاویہ صاحب نے یہاں بالکل جہالت اور بے وقوفی والی بات کی ہے۔ روایت میں "سات حروف" اور "واحد حرف" پر قرآن نازل ہونے کی بات ہو رہی ہے۔ لیکن معاویہ صاحب اس کو قرات پر لے گئے ہیں۔ اور اس معاملہ میں معاویہ صاحب تنہا نہیں، بہت سے لوگ اس معاملہ میں جاہل ہیں۔ ثبوت کے طور پر ہم اگلے صفحہ پر الاتقان فی علوم القرآن کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

حاشیہ نمبر 61 کا بقایا:

پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ اہل سنت علماء "سبعہ احرف" یعنی "سات حروف" کا مطلب ہی طے نہیں کر پائے۔ جبکہ معاویہ صاحب دھڑلے سے کہہ رہے ہیں کہ سات حروف اور سات قراتیں ایک ہی بات ہے، اسی لیے معاویہ صاحب نے سات حروف کے انکار کی شیعہ حدیث پیش کر کے مختار صاحب کے قرات کے فرق والی دلیل کو رد کیا۔

حتى ينحدر منه مثل الجمان)) :یعنی جس وقت رسول اللہؐ پر وحی اُترتی تھی تو آپ کا سر چکرانے لگتا اور چہرہ کی رنگت زرد پڑتی جاتی۔ دانت کٹکٹانے لگتے اور اس قدر پسینہ آ جاتا کہ اُسکے قطرے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے''۔

مسئلہ سوم: اس میں سات حروف کا بیان کرنا مقصود ہے جن میں قرآن نازل ہوا میں کہتا ہوں حدیث: ((نــزل القرآنُ عَلٰی سبعة اَحْرُفٍ)): صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جو حسبِ ذیل ہیں:

ابی بن کعبؓ۔ انسؓ۔ حذیفۃ بن الیمانؓ۔ زید بن ارقمؓ۔ سمرۃ بن جندبؓ۔ سلمان بن مرورؓ۔ ابن عباسؓ۔ ابن مسعودؓ۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ عثمان بن عفانؓ۔ عمر بن الخطابؓ۔ عمرو بن ابی سلمہؓ۔ عمرو بن العاصؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ ہشام بن حکیمؓ۔ ابی بکرۃؓ۔ ابی جہمؓ۔ ابی سعید خدریؓ۔ ابی طلحہ انصاریؓ۔ ابی ہریرۃؓ۔ اور ابی ایوبؓ یہ سب اکیس صحابی ہیں اور ابو عبید نے اس کے متواتر ہونے پر زور دیا ہے اور ابویعلیٰ نے اپنے مسند میں روایت کی ہے کہ عثمانؓ نے منبر پر استادہ ہو کر کہا ''میں اُس شخص کو جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہو کہ '' قرآن کا نزول سات حرفوں پر ہوا ہے جو سب شافی و کافی ہیں'' خدا کی قسم دلاتا ہوں (کہ وہ مجھ سے اِس کی شہادت دے) جس وقت عثمانؓ استادہ ہوئے تو بے شمار لوگ اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور سبھوں نے اِس بات کی شہادت دی۔ پھر عثمانؓ نے کہا کہ اور میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ شہادت دیتا ہوں''۔ ابویعلی کہتا ہے کہ اِس حدیث کے ثبوت کے لئے جس قدر حاجت ہو میں اتنے ہی راوی اُن لوگوں میں سے پیش کر سکتا ہوں''۔ میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے معنی میں چالیس کے قریب مختلف اقوال آئے ہیں کہ منجملہ اُن کے چند اقوال یہ ہیں (۱) یہ حدیث اُن مشکل حدیثوں میں سے ہے جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ لغت کے لحاظ سے حرف کے مصداق۔ حروف تہجی۔ کلمہ۔ معنی اور پہلو بھی ہیں۔ یہ قول ابن سعدان نحوی کا ہے۔ (۲) اس حدیث میں سات کے لفظ سے درحقیقت تعداد مراد نہیں بلکہ آسانی سہولت اور وسعت مانی گئی ہے اس لئے کہ سات کا لفظ اکائیوں میں کثرت کا ارادہ کرنے کی صورت میں بولا جاتا ہے جس طرح دہائیوں کی کثرت کے لئے ستر اور سینکڑوں کی زیادتی ظاہر کرنے کے لئے سات سو کہا جاتا ہے اور اس سے محض عدد معین مراد نہیں ہوتا۔ عیاض بن غنم اشعریؓ اور اُن کے پیرو لوگوں کا میلان اسی بات کی طرف ہوا ہے مگر ابن عباسؓ کی وہ حدیث جو صحیحین میں آئی ہے اس کی تردید بھی کر دیتی ہے کیونکہ وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جبریلؑ نے مجھے ایک ہی حرف پر قر...
خواہش کی اور اس طرح برابر زیادتی کرنے کا طالب رہا یہاں تک کہ وہ سا...
نزدیک اُبی بن کعب کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...
بھیجا کہ میں قرآن کو ایک ہی حرف پر پڑھوں پس میں نے اُس سے عرض کیا کہ...
حکم بھیجا کہ اُسے سات حرفوں میں پڑھو'' اور ایک روایت کے الفاظ میں نسائی...
فرمایا ''جبریل اور میکائیل دونوں میرے پاس آئے اور جبریلؑ میرے داہنی او...
جبریلؑ نے کہا ''ایک حرف پر قرآن پڑھو۔ مگر میکائیل بولا کہ اُسے اور بھی بڑھ...
اور ابی بکرۃ کی حدیث میں آیا ہے کہ جبریل نے کہا ''اس کو پڑھو'' تو میں نے...
میں نے جان لیا کہ اب تعداد ختم ہو گئی''۔ اس روایت سے صاف ثابت ہو رہا...

حاشیہ نمبر29 کا بقایا:

اب ملاحظہ کریں کہ سات حروف کے مختلف مطلب بیان کرنے والوں میں سے اسے سات قرات قرار دینے والوں کی اس حرکت کو کو اہل سنت امام جلال الدین سیوطی نے برائی اور نادانی قرار دیا ہے۔یعنی معاویہ صاحب نے یہ دلیل پیش کر کے برائی اور نادانی کا ثبوت دیا ہے۔

نہیں کیا ہے بلکہ اُن کا اختلاف محض حروف کی قراءت میں منحصر ہے اور لطف یہ ہے کہ بہت سے عام لوگوں نے اس روایت سے کہ ''قرآن کا نزول سات حروف پر ہوا ہے'' یہ گمان کیا ہے کہ اس سے سات قراءتیں مراد لی ہیں حالانکہ یہ ایک بہت بُرا اور نادانی کا خیال ہے۔

تنبیہ: اس بارے میں اختلاف کیا گیا ہے کہ ''آیا مصاحفِ عثمانیہ تمام حروفِ سبعہ پر مشتمل ہیں یا نہیں؟ فقہاء قاریوں اور متکلمین کی کئی ایک جماعتوں کے خیال میں عثمانؓ کے لکھوائے ہوئے مصاحف حروف سبعہ پر مشتمل نہیں ہیں اور اسی بناء پر اُن کی رائے ہوئی ہے کہ اُمت کے لئے اُن حروف میں سے کسی حرف کے نقل کرنے میں سستی اور اہمال کرنا جائز نہیں اور صحابہؓ کا اس بات پر اجماع ہے کہ عثمانؓ کے مصاحب اُن صحیفوں سے نقل کئے گئے تھے جن کو ابوبکرؓ نے لکھا تھا اور صحابہؓ نے اس بات پر بھی اجماع کر لیا تھا کہ صحف ابوبکر کے ماسوا اور جہاں کہیں قرآں کا کوئی حصہ پایا جائے وہ قابلِ ترک ہے۔

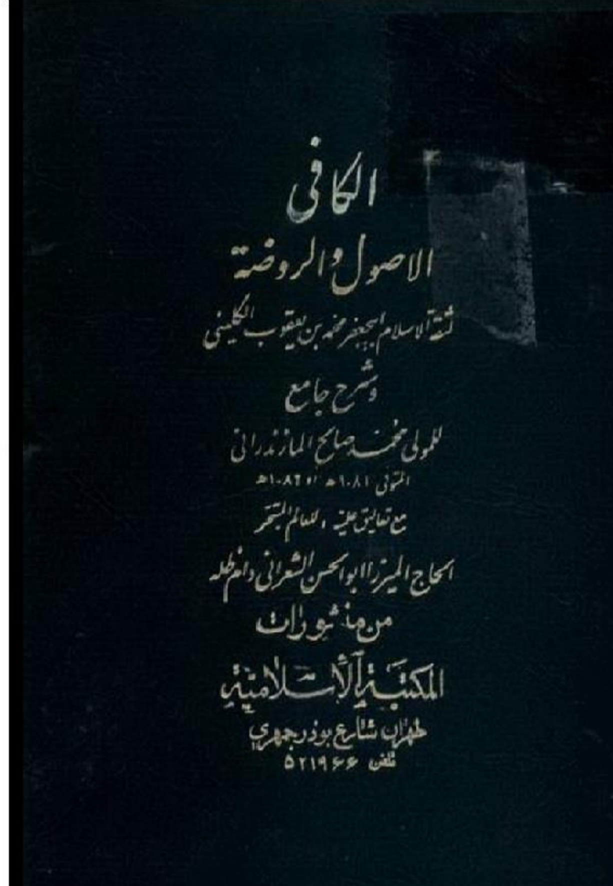
اور سلف سے خلف تک جمہور علماء اور مسلمانوں کے اماموں کا یہ قول چلا آتا ہے کہ مصحفِ عثمانؓ حروفِ سبعہ میں سے صرف اُن حروف پر شامل ہے جن کا احتمال اس کے رسم الخط سے ہوسکتا ہے اور یہ مصحف اُس آخری دور قرآن کا جامع ہے جس کو نبی علیہ السلام نے جبریلؑ سے فرمایا تھا اور اُسے پوری طرح پر شامل ہے حتیٰ کہ اُس کا ایک حروف بھی نہیں چھوڑا ہے۔ ابن جرزی کہتا ہے ''اور یہی وہ بات جس کا درست ہونا عیاں ہوتا ہے'' اور پہلے قول کا جواب ابن جریر کے اس بیان سے دیا جاتا ہے کہ ''قرآن کے سات حروف پر قراءت کرنا امت پر واجب نہ تھا بلکہ اُن کو اس بات کی اجازت اور آسانی دی گئی تھی مگر جس وقت صحابہؓ نے دیکھا کہ اُمت میں تفرقہ اور اختلاف بڑھتا جاتا ہے اور اگر انہوں نے قرآن کی قراءت میں صرف ایک ہی حرف پر اجماع نہ کیا تو آئندہ سخت دقتیں واقع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے اُنہوں نے عام اور مشہور طور پر مصحف عثمانؓ پر اتفاق کر لیا اور یہ بات مانی ہوئی ہے کہ صحابہؓ گمراہی سے معصوم تھے اور اس بات میں کوئی ترک واجب یا فعلِ حرام بھی نہ تھا اور اس میں کچھ شک نہیں کیا جاتا کہ آخری دَور میں قرآن کے بعض حصے منسوخ کر دیئے گئے تھے اس لئے صحابہ کی رائے اس بات پر متفق ہوئی ہے کہ جس قدر حصّوں کا آخیر کے دور میں قرآن قرار پانا ثابت ہوا اُسے لکھ لیا جائے اور اس سے ماسوائے کو چھوڑ دیا جائے۔ اور ابن اشتہ نے کتاب المصاحف میں اور ابن ابی شیبہ [illegible] سیرین۔ عبیدۃ السلمانی سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا ''قرآن کی وہ قراءت [illegible] وفات میں اُن پر پیش کی گئی یہی قراءت ہے جس کو آج سب لوگ پڑھتے ہیں'' او[illegible] ہے کہ اُنہوں نے کہا ''جبریلؑ ہر سال ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مگر جب وہ سال آیا جس میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت ہوئی تھی تو [illegible] کیا۔ اس لئے علماء کا خیال ہے کہ ہماری یہ قراءت آخری دَور کے مطابق ہے''۔ ''کہا جاتا ہے کہ زید بن ثابتؓ اُس قرآن کے آخری دَور میں حاضر رہے تھے جس [illegible] کا منسوخ ہو گیا اور کس قدر باقی رہا اور زید بن ثابتؓ ہی نے اُس کو رسول [illegible] آپ (ﷺ) کو سنا کر پڑھا تھا اور چونکہ زید بن ثابتؓ اُسی قرآن کو تاوقتِ وفا[illegible] ابوبکرؓ اور عمرؓ نے اُس قرآن کو قابلِ اعتماد مان کر جمع کر لیا اور عثمانؓ نے اُسے مصاحف [illegible]

(اختتام حاشیہ نمبر29)

معاویہ: اسی قرأت والی بات کا تو آگے رد کر رہا ہے الجزائری۔ وہ تو نہیں بتایا جناب نے جزائری کہہ کیا رہا ہے۔(220 کی طرف اشارہ)

معاویہ: کس کو شاذ کہہ رہے ہو؟(221 کی طرف اشارہ)، تحریف تو متواتر طور پر ثابت ہے۔(238)

معاویہ: یہ چھٹا حوالہ لے لو شیعہ محدث مازندرانی، اصول کافی کی شرح میں لکھتا ہے کہ تحریف کی روایات متواتر ہیں۔(239)



ج ١١ كتاب فضل القرآن -٧٩-

٢٨- عليٌّ بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنَّ القرآن الّذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمّد صلى الله عليه وآله سبعة عشر ألف آية.

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده ويتلوه كتاب العشرة

قوله (ان القرآن الذى جاء به جبرئيل «ع» الى النبى «ص» سبعة عشر ألف آية) قيل فى كتاب سليم بن قيس الهلالى(١) أن أمير المؤمنين «ع» بعد وفات رسول الله «ص» لزم بيته وأقبل على القرآن يجمعه ويؤلفه فلم يخرج من بيته حتى جمعه كله و كتب على تنزيله الناسخ والمنسوخ منه والمحكم والمتشابه والوعد والوعيد وكان ثمانية عشر ألف آية انتهى، وقال صاحب اكمال الاكمال شارح مسلم نقلا عن الطبرسى ان آى القرآن ستة آلاف وخمسمائة منها خمسة آلاف فى التوحيد و بقيتها فى الاحكام والقصص والمواعظ أقول كان الزائد على ذلك مما فى هذا الحديث سقط بالتحريف واسقاط بعض القرآن وتحريفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنى كما يظهر لمن تأمل فى كتب الاحاديث من أولها الى آخرها
تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده و يتلوه كتاب العشرة من كتاب الكافى تصنيف محمد بن يعقوب رحمه الله تعالى.

(١) قوله «قيل فى كتاب سليم» أقول أما كلمة سبعة عشر ألف آية فى هذا الخبر فكلمة «عشر» زيدت قطعاً من بعض النساخ أو الرواة وسبعة آلاف تقريب كما هو معروف فى احصاء الامور لغرض آخر غير بيان العدد كما يقال أحاديث الكافى ستة عشر ألف والمقصود بيان الكثرة والتقريب لا تحقيق العدد فان عدد آى القرآن بين الستة والسبعة آلاف، والعجب من هذا القائل الذى لا اعرفه ومن جماعة يعمدون الى كتاب غير ثابت الصحة ثم الى كلمات منه كانت فى معرض التغيير والتصحيف ورأوا الاختلاف فيها أكثر من مائة مرة ثم يطمئن أنفسهم بالمشكوك و يعتمدون عليه ويجعلونه دليلا على ثبوت التغيير فى القرآن العظيم الذى تداولته آلاف الوف من النفوس وهل يتصور من عاقل ان يجعل كتاب سليم بن قيس مقدماً على القرآن و أليق بالاعتماد وأولى بالقبول منه وقد حكم جل محققى الطائفة بكونه مجعولا ورأوا من اختلاف نسخه ما لا يحصى و اشتماله على ما هو خلاف المعلوم بالتواتر. ولا أدرى ما أقول فيمن يتظاهر بالخروج عن معتاد النفوس السالمة و أما دفع شبهة تواتر التحريف فقد بيناه فى حاشية الوافى تفصيلا فلا نطيل بالتكرار. (ش)

معاویہ: اجماع کی حیثیت دیکھو اب (221 کی طرف اشارہ)، میں شیعہ اصول سکھاتا ہوں جناب کو۔

معالم الأصول

تأليف
الشيخ حسن بن الشهيد الثاني

مع
تعليقة سلطان العلماء

صححها
الشيخ علي محمدي

ولايخفى عليك: أنّ فائدة الاجماع تعدم عندنا إذا علم الإمام بعينه، نعم يتصوّر وجودها حيث لايعلم بعينه ولكن يعلم كونه في جملة المجمعين.
ولابدّ في ذلك من وجود من لايُعلم أصله ونَسَبه في جملتهم إذ مع علم أصل الكلّ ونسبهم يقطع بخروجه عنهم. ومن هنا يتّجه أن يُقال: إنّ المدار في الحجّيّة على العلم بدخول المعصوم في جملة القائلين، من غير حاجة إلى اشتراط اتّفاق جميع المجتهدين أو أكثرهم، لاسيّما معروفي الأصل والنسب.
قال المحقّق في المعتبر. «وأما الإجماع فعندنا هو حجّة بانضمام المعصوم.

في حجية الاجماع ٢٤١

فلوخلا المائة من فقهائنا عن قوله لما كان حجة، ولو حصل في اثنين لكان قولهما حجّة، لاباعتبار اتّفاقهما بل باعتبار قوله. فلاتغترّ إذن بمن يتحكّم فيدّعي الاجماع باتّفاق الخمسةأو العشرة من الأصحاب مع جهالة قول الباقين إلاّ مع العلم القطعيّ بدخول الامام في الجملة» (معارج الاصول ص ١٢٦) هذا كلامه وهو: في غاية الجودة.
والعجب من غفلة جمع من الاصحاب عن هذاالأصل وتساهُلهم في دعوى الاجماع عند احتجاجهم به للمسائل الفقهيّة كماحكاه ـ رحمه اللّه ـ حتى جعلوه عبارة عن مجرّد اتّفاق الجماعة من الأصحاب، فعدلوا به عن معناه الذي جرى عليه الاصطلاح من غير قرينة جليّة، ولادليل على الحجّيّة معتدّابه[1].

معاویہ: یہ لو، شیعوں کا اصول ہے کہ جس اجماع میں امام کا قول نہ ہو وہ حجت نہیں۔ اور جس طرف قول امام ہو وہ حجت چاہے اس طرف دو لوگ ہی ہوں۔

میں نے اماموں سے متواتر روایات ثابت کی شیعوں کے اقرار سے جس میں واضح طور پر موجودہ قرآن میں تحریف کا ذکر تھا۔ لیکن آپ نے جو اماموں سے حوالے بھیجے اس میں کہیں بھی موجودہ قرآن کے محفوظ ہونے کا ذکر نہیں تھا۔ اور وہ تھے بھی آحاد۔

معاویہ: کلینی کا بھانڈا پہلے ہی کھول چکا ہوں صافی اور قوانین الحکمہ سے (222 کی طرف اشارہ)، اور کلینی کے باب سے بھی۔

معاویہ: ظن کیا، چھے علماء شیعہ مان رہے ہیں کہ تحریف کی روایات متواتر اور صریح ہیں۔ ظن کس کو کہہ رہے ہو سمجھ نہیں آ رہا۔ (223 کی طرف اشارہ)،

معاویہ: تمہارے علماء نے تو متواتر لکھا ہے رد کس نے کیا؟ مجلسی تو یہ تک لکھ آیا ہے کہ تحریف کی روایات کا انکار گویا شیعہ مذہب کا انکار۔ (224 کی طرف اشارہ)

معاویہ: ان کی علمی اوقات دیکھیں، بات ان کے مذہب پر چل رہی ہے اور جناب سنی کتب سے حوالے بھیج رہے ہیں کہ قرآن متواتر ہے...۔ جناب یہ آپ کو شیعہ کتب سے ثابت کرنا ہے کہ موجودہ قرآن، کونسا؟ موجودہ قرآن متواتر ثابت ہے۔ اور یہ بھی ثابت کرو کہ صحابہ کے دور میں کن کن سے متواتر ثابت ہے؟ (225 کی طرف اشارہ)(240)

معاویہ: قرأت ماننے والا جھوٹا ہے شیعہ امام کے مطابق(226 کی طرف اشارہ)۔(241)

معاویہ: تقیہ پر بحث چھیڑ کر اپنا جاہل ہونا ثابت کر دیا۔ میں نے تو تقیہ کے حوالے صرف تمہارا مذہب بیان کرنے کے لیے لکھا تھا جو کل سب نے دیکھ لیا۔ باقی تقیہ کے دلائل فالتو میں بھیج کر وقت ضائع کیا(227 کی طرف اشارہ)۔(242)

معاویہ: کوئی فائدہ نہیں، صدوق نے تقیہ کا عقیدہ لکھ دیا۔ روایت پر جرح جہات کے سواء کچھ نہیں(228 کی طرف اشارہ)۔(243)

معاویہ: شیعہ کتاب سے ثابت کرنا تھا جناب کو کہ موجودہ قرآن متواتر ھے نہ کہ سنی کتب سے۔ الحمد للہ سنی تو قرآن کو متواتر پہ مانتے ہیں(229 کی طرف اشارہ)۔(244)

معاویہ: تحفہ اثنا عشری کی عبارت تو میں پہلے ہی دے چکا ہوں۔ تفسیر حسن عسکری کو تو خود شیعہ ہی غیر معتبر مانتے ہیں۔ اس سے تحریف کا انکار کیسے ثابت کر رہے ہو؟(230 کی طرف اشارہ)(245)

معاویہ: سیدنا علی رض کا نسخہ تو امام مہدی کے پاس غار میں ہے(231 کی طرف اشارہ)۔(246)



معاویہ: یہاں تم مان چکے ہو نہ قرآن معصوم نے جمع نہیں کیا، اب کہہ رہے ہو کہ علی رض کا ن جمع کردہ قرآن ہے، یعنی اپنی بات کے خلاف ہی دلائل دے رہے ہو وہ بھی سنی کتب سے۔ اپنا عقیدہ اپنی کتب سے ثابت کرنا تھا آپ کو(247)

معاویہ: شیعہ کتب سے ثابت کرنے کا مطالبہ کیا تھا میں نے، بتاؤ کونسی شیعہ کتب کا حوالہ دیا آپ نے؟(232 کی طرف اشارہ)۔

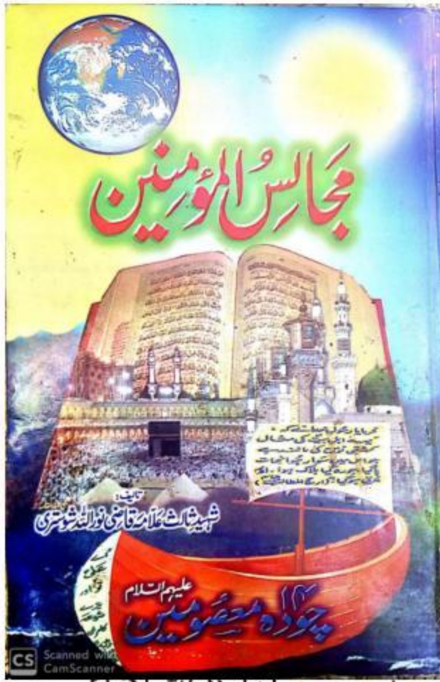
معاویہ: اصولی جواب آ چکا ہے سنی علماء کے حوالے سے، وقت نہیں دوہرانے کا(233 کی طرف اشارہ)۔

معاویہ: جناب کو وقت ضائع کرنے تھا اس لیے ادھر اُدھر کے حوالے پیش کرنے لگ گئے(248)۔ حالانکہ میں اصولی جواب دے چکا ہوں کہ جن اہل السنت علماء نے شیعہ مذہب کا مطالعہ کیا ہے وہ ان کو متفقہ طور پر تحریف قرآن کا قائل کہتے ہیں۔ امام اشعری رح کے دور کی بات کر رہے ہو، کیا اس دور میں شیعہ مذہب کی کتب اتنے مشہور تھیں؟ خود تمہارے علماء یہ رونا روتے ہیں کہ شیعوں پر بہت ظلم ہوتا تھا اس لیے وہ اپنا مذہب اور کتب چھپاتے تھے۔ تو جب شیعہ اپنا مذہب اور کتب چھپاتے تھے تو امام ابو الحسن الاشعري رح کو ٹھیک سے کیسے پتا چلتا شیعہ نظریہ؟[62](249)

---

[62] یہاں معاویہ صاحب نے انتہا درجہ کی جہالت دکھائی ہے۔ معاویہ صاحب کے یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان کو علم کی الف ب کا بھی پتہ نہیں۔ ٹیلیگرام اور واٹس ایپ سے دوسروں کے سکین اکھٹے کر کے یہ صاحب اہل علم کا دماغ کھاتے ہیں، اور اپنی جہالت کو اپنا مناظرانہ پن سمجھتے ہیں۔ ذرا غور فرمائیں، معاویہ صاحب مسلسل اپنے علماء کو جاہل اور جھوٹا ثابت کرتے آرہے ہیں۔ اہل سنت مذہب کے بانی امام اشعری، جن کا علم و مقام اہل سنت میں شک وشبہ سے بالا سمجھا جاتا ہے، ان کو بھی معاویہ صاحب جھوٹا اور جاہل ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس بے وقوف کو یہی نہیں پتہ کہ جن شیعہ علماء نے اپنے آپ کو شافعی یا حنفی ظاہر کیا، ان کو امام اشعری نے شیعہ تو نہیں سمجھا ہوگا نا، بلکہ ان کو شافعی یا حنفی سمجھ کر ان کے شافعی اور حنفی عقائد ہی سمجھے ہوں گے۔ اور جب ان اہل سنت علماء نے روافض، امامیہ اور دیگر شیعہ لوگوں کے عقائد لکھے تو شیعہ علماء اور کتب سے ہی لکھے۔ اور یہ جاہل شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ تمام شیعہ علماء اگر تقیہ کرتے تو شیعہ کتب کیسے وجود میں آتیں۔ شیعہ کتب کے مولفین و محدثین اپنے زمانے کے جانے مانے شیعہ علماء تھے۔ تقیہ میں ان علماء نے وقت گزارا جو کہ جابر و ظالم اور فرقہ پرست حکمرانوں کی دسترس میں تھے۔ مگر یہ چھوٹی چھوٹی علمی باتیں بھی اس جاہل مناظر کو معلوم نہیں، بس فرقہ پرستی کے شیطان کے پیچھے آنکھیں بند کیے دوڑا جا رہا ہے۔

معاویہ: یہ دیکھو شیعہ تقیہ (250)



بیت

رو از بـرای سـرخـویـش تـاج زرین س

زخـاک پـای

زدل عـداوت او دور دار تـانـخـو

زتیـغ لـفـظ نبـ

گـواه پـاکـی اصـلـت ولای شـاهـی

کـه بـرکـمـال مـ

جاؤ اور اپنے سر کے لئے اس جواں مرد کی خاک

رسولؐ نے "وال من والاہ" اللہ! تو اس سے دوستی رکـ

اور اپنے دل سے اس کی عداوت کو دور رکھ تا کہ تو "عـادمن عـاداہ" اللہ! جو اس سے

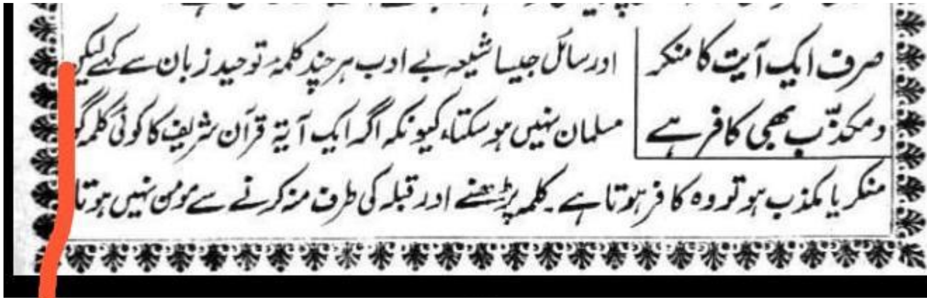
دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ' کی تیغ کے زخم سے محفوظ رہے۔

شاہ ولایتؑ کی محبت کو اپنی پاکیزہ ولادت کا گواہ سمجھ۔ علیؑ کی کمال عظمت پر "هـل اتـی"

کی سورت گواہ ہے۔

حمد وثنا اور درود کے بعد ارباب عرفان واصحاب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت سے سلاطین صفویہ کے برسر اقتدار آنے تک شیعہ ہمیشہ تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور مخالفین کی قوت وشوکت کی وجہ سے اپنے مذہب کے اظہار سے عاجز رہے اور مجبوراً اپنے آپ کو شافعی یا حنفی کہلاتے تھے۔ اس کے باوجود بھی ہر دور میں ان کی کتابوں کو جلایا گیا اور لکھنے والوں کے ہاتھ قطع کئے گئے اور انہیں دار پر لٹکایا گیا اور ان سے زندان بھرے گئے اور علمائے امامیہ میں سے بہت سے علماء کی کتابیں صرف ان کے گھروں تک ہی محدود رہیں اور آخر کار انہیں دیمک چاٹ گئی۔ پروردگار عالم نے آخر کار ملت مظلوم پر رحم کیا اور اللہ نے شیعوں کو قوت وشوکت عطا کی اور قیاصرہ عثمانی اور اکاسرہ عدوی کے تخت و تاج الٹ گئے اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوا اور ان طاغوتی حکومتوں کی جگہ صفوی خاندان برسر اقتدار آیا اور اس خاندان کی برکت سے شیعہ تقیہ کے امتحان سے آزاد ہوئے اور

معاویہ: یہ لو شیعوں کے کفر کا حوالہ بطورِ نمونہ۔ موضوع تحریف قرآن کا ہے، اگر یہ موضوع ہوتا تو دیکھتے حوالے۔(251)

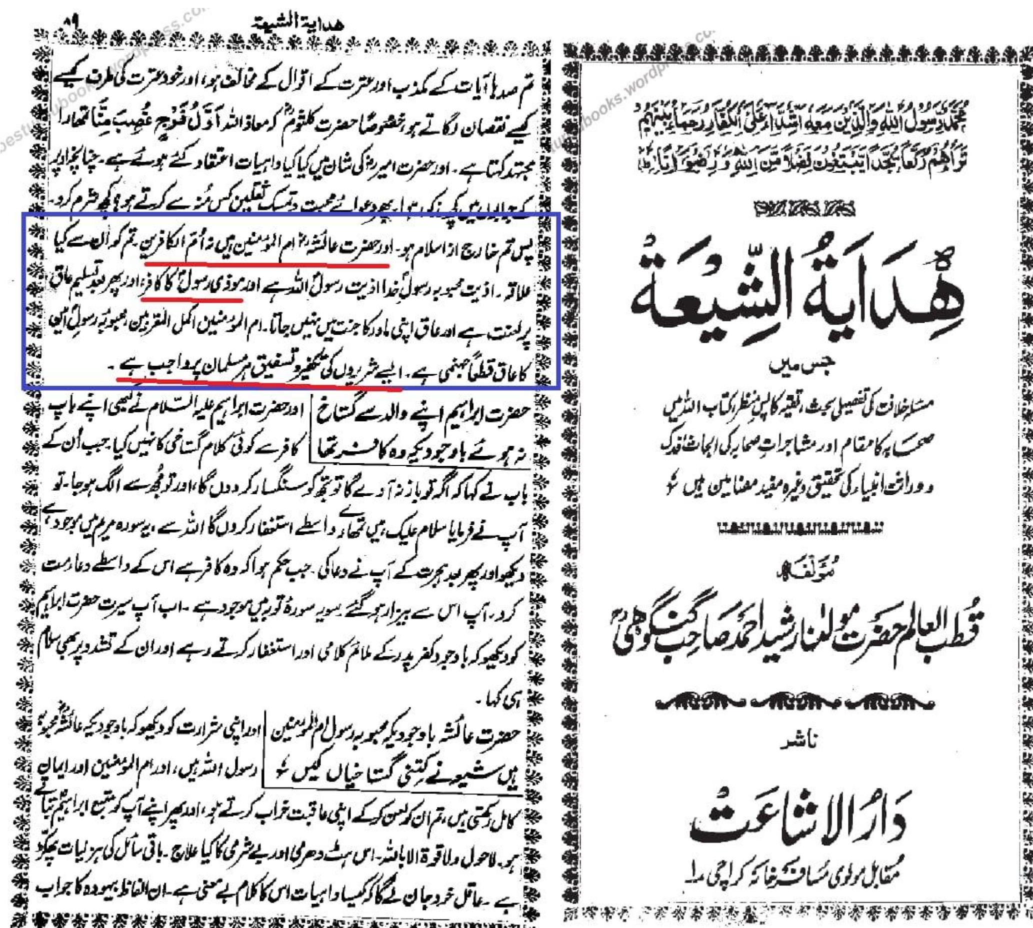


صرف ایک آیت کا منکر و مکذب بھی کافر ہے | اور سائل جیسا شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا، کیونکہ اگر ایک آیۃ قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر یا مکذب ہو تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا



هداية الشيعة ۸۹

تم صدہا آیات کے مکذب اور عترت کے اقوال کے مخالف ہو، اور خود عترت کی طرف کیسے کیسے نقصان لگاتے ہو خصوصاً حضرت کلثومؓ کہ معاذ اللہ اَوّلُ فَرجٍ غُصِبَ مِنّا تمہارا مجتہد کہتا ہے۔ اور حضرت امیرؓ کی شان میں کیا کیا واہیات اعتقاد کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ اوپر کے جوابوں میں کچھ مذکور ہوا۔ پھر دعوائے محبت و تمسک ثقلین کس منہ سے کر... پس تم خارج از اسلام ہو۔ اور حضرت عائشہؓ ام المومنین ہیں نہ اُم الکافر... علاقہ۔ اذیت محبوبہ رسول خدا اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسولؐ کا کا... پر لعنت ہے اور عاق اپنی مادر کا جنت میں نہیں جاتا۔ ام المومنین اکمل المق... کا عاق قطعاً جہنمی ہے۔ ایسے شریوں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب



هداية الشيعة ۸۹

تم صدہا آیات کے مکذب اور عترت کے اقوال کے مخالف ہو، اور خود عترت کی طرف کیسے کیسے نقصان لگاتے ہو خصوصاً حضرت کلثومؓ کہ معاذ اللہ اَوّلُ فَرجٍ غُصِبَ مِنّا تمہارا مجتہد کہتا ہے۔ اور حضرت امیرؓ کی شان میں کیا کیا واہیات اعتقاد کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ اوپر کے جوابوں میں کچھ مذکور ہوا۔ پھر دعوائے محبت و تمسک ثقلین کس منہ سے کرتے ہو؟ کچھ شرم کرو۔ پس تم خارج از اسلام ہو۔ اور حضرت عائشہؓ ام المومنین ہیں نہ اُم الکافرین۔ تم کو اُن سے کیا علاقہ۔ اذیت محبوبہ رسولِ خدا اذیت رسول اللہ ہے اور موذی رسولؐ کا کافر، اور پھر بعد تسلیم عاق پر لعنت ہے اور عاق اپنی مادر کا جنت میں نہیں جاتا۔ ام المومنین اکمل المقربین محبوبہ رسولِ امین کا عاق قطعاً جہنمی ہے۔ ایسے شریوں کی تکفیر و تفسیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔

حضرت ابراہیم اپنے والد سے گستاخ نہ ہوئے باوجودیکہ وہ کافر تھا | اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی اپنے باپ کافر سے کوئی کلام گستاخی کا نہیں کیا جب اُن کے باپ نے کہا کہ اگر تو باز نہ آوے گا تو تجھ کو سنگسار کر دوں گا، اور تو مجھ سے الگ ہو جا۔ تو آپ نے فرمایا سلام علیک، میں تمہارے واسطے استغفار کروں گا اللہ سے، یہ سورہ مریم میں موجود ہے، دیکھو اور پھر بعد ہجرت کے آپ نے دعا کی۔ جب حکم ہوا کہ وہ کافر ہے اس کے واسطے دعا مت کرو۔ آپ اس سے بیزار ہو گئے، سو یہ سورۂ توبہ میں موجود ہے۔ اب آپ سیرت حضرت ابراہیم کو دیکھو کہ باوجود کفر پدر کے ملائم کلامی اور استغفار کرتے رہے اور ان کے تشدد پر بھی سلام ہی کہا۔

حضرت عائشہ باوجودیکہ محبوبہ رسول ام المومنین ہیں شیعہ نے کتنی گستاخیاں کیں ہیں | اور اپنی شرارت کو دیکھو کہ باوجودیکہ عائشہ محبوبۂ رسول اللہ ہیں، اور ام المومنین اور ایمان کامل رکھتی ہیں، تم ان کو لعن کر کے اپنی عاقبت خراب کرتے ہو، اور پھر اپنے آپ کو متبع ابراہیمؑ بتاتے ہو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اس ہٹ دھرمی اور بے شرمی کا کیا علاج۔ باقی سائل کی ہزلیات بھگڑ ہے۔ عاقل خود جان لے گا کہ کیسا واہیات اس کا کلام بے معنی ہے۔ ان الفاظ بیہودہ کا جواب

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

هِدَايَةُ الشِّيعَة

جس میں

مسئلہ خلافت کی تفصیلی بحث، تقیہ کا پس منظر کتاب اللہ میں صحابہ کا مقام اور مشاجرات صحابہ کی ابحاث فدک و وراثت انبیاء کی تحقیق وغیرہ مفید مضامین ہیں

مؤلفہ

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشر

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

معاویہ: یہ بھی لے لو کام آئیں گے [63]۔(252)



الجزء الاول من كتاب الدرر الحكام فى شرح غرر الاحكام
تأليف العلامة المحقق مولانا القاضى الشهير بملا
خسرو الحنفى تغمده الله برحمته ملا خسرو

وبهامشه حاشية العلامة ابى الاخلاص الشيخ حسن بن عمار
على الوفائى الشرنبلالى الحنفى نفعنا الله امين

رزق سنة وعزل قبل استكمالها الاصح انه يجب الرد اه أى
التصحيح ينبغى ان يرد اذا مات مابقى بعينه من الرزق لباقى الـ
بخلاف رزق القاضى كما فى الاشباه والنظائر ﴿ باب المرتد ﴾
واجب كذا فى التبيين **قوله** وحبس ثلاثة أيام ان استمهل) ه
الا ستمهال فى ظاهر الرواية كذا فى الجوهرة فاذا لم يستمهل قتل
قوله وقيل مطلقا) أى قيل يستحب مطلقا وهو مروى ع
فان أبى قتل ولم يذكر الامهال فيحمل على أنه لم يستمهل كذا فى ا
طلب التأجيل كان على الامام أن ﴿ ٣٠١ ﴾ بهله وعن الا

ولم يستوفيا حتى ماتا فانه لا لانه فى معنى الصلة وكذلك القاضى و
يسقط

﴿ باب المرتد ﴾

(من ارتد والعياذ بالله عرض عليه الاسلام وكشف شبه
استمهل وقيل مطلقا) اى وان لم يستمهل (فان تاب بالتبرى ع
أو عما انتقل اليه) فبها ونعمت (والا) اى وان لم يتب (ق
وسلم من بدل دينه فاقتلوه رواه أحمد والبخارى وغيرهما (
العرض) معنى الكراهة ههنا ترك الندب (بلا ضمان) لا
بعد بلوغ الدعوة غير لازم (ولا يسترق وان لحق بدا
فيه الا الاسلام أو السيف لقوله تعالى تقاتلونهم أو يسلمو
الله عليهم اجمعوا عليه فى زمن ابى بكر الصديق رضى
للتوسل الى الاسلام واسترقاق المرتد لايقع وسيلة ا
اذا لحقت بدار الحرب فانها تسترق اذ لم يشرع قتلها ولا
الكفر الا مع الجزية أو الرق ولا جزية على النسوان فكان
الرق انفع للمسلمين من ابقائها من غير شئ (الكفر ملة واحدة) خلافا للشافعى (فلو
تنصر يهودى أو عكس ترك) على حاله ولم يجبر على العود (ردة احد الزوجين فسخ
النكاح) عند أبى حنيفة وأبى يوسف لا طلاق وعند محمد ردة الزوج طلاق قياسا
على اباء الزوج (ويزول ملكه عن ماله موقوفا فان أسلم عاد وان مات أو قتل أو

النبي أو بغضه صلى الله عليه وسلم كما قدمه
المصنف فان كان به قتل حدا ولا تقبل
توبته سواء جاء تائبا من نفسه أو شهد عليه
بذلك بخلاف غيره من المكفرات فان

الانكار فيها توبة لكنه يجدد نكاحه ان شهد عليه مع انكاره وكذا يقتل حدا بسب الشيخين أو الطعن فيهما ولا تقبل توبته على
ماهو المختار للفتوى كذا فى الجوهرة **قوله** بخلاف المرتدة) يصلح أن يتعلق بقوله والا قتل ولا يسترق والمصنف قصره على
الاخير لانه سيذكر مثالا تقتل المرتدة وتحبس وكان يغنيه هذا عن بعضه **قوله** اذا لحقت بدار الحرب فانها تسترق) قيد به
لانها لا تسترق مادامت فى دار الاسلام فى ظاهر الرواية وعن أبى حنيفة فى النوادر تسترق فى دار الاسلام أيضا قيل ولو أفتى
بهذه لا بأس به فيمن كانت ذات زوج حسما لقصدها السيئ بالردة من اثبات الفرقة وينبغى أن يشتريها الزوج من الامام أو يهبها
له اذا كان مصرفا لانها صارت فيأ للمسلمين لا يختص بها الزوج فيملكها ويتولى حينئذ حبسها وجبرها على الاسلام فيرتد ضرر
قصدها عليها كذا فى الفتح **قوله** ردة أحد الزوجين فسخ) سيذكره فى النكاح أيضا وهذا هو ظاهر الرواية وقد أفتى الدبوسى
والصفار وبعض أهل سمرقند بعدم وقوع الفرقة بالردة ردا عليها وغيرهم مشوا على الظاهر لكن حكموا بجبرها على تجديد النكاح
مع الزوج وتضرب خمسة وسبعين سوطا واختاره قاضيخان للفتوى كذا فى الفتح

---

63 اس جاہل کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اپنے ہی علماء کے ذریعے مخالفین پر الزام لگانے کی کوشش دلیل وانصاف کی روشنی میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

البحر الرائق

شرح

كنز الدقائق

(في فروع الحنفية)

للشيخ الإمام أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود المعروف بحافظ الدين النسفي

المتوفى سنة ٧١٠هـ

والشرح «البحر الرائق»

للإمام العلامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بابن نجيم المصري الحنفي

المتوفى سنة ٩٧٠هـ

ومعه الحواشي المسماة

منحة الخالق على البحر الرائق

للعلامة الشيخ محمد أمين عابدين بن عمر عابدين بن عبد العزيز المعروف بابن عابدين الدمشقي الحنفي

المتوفى سنة ١٢٥٢هـ

ضبطه وخرج آياته وأحاديثه

الشيخ زكريا عميرات

تنبيه

وضعنا متن كنز الدقائق في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منه مباشرة نص «البحر الرائق»

ووضعنا في أسفل الصفحات حواشي الشيخ ابن عابدين

الجزء الخامس

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

هذا مذهب أهل الكوفة ومالك، ونقل عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه. ولا فرق بين أن يجيء تائباً من نفسه أو شهد عليه بذلك بخلاف غيره من المكفرات فإن الإنكار فيها توبة فلا تعمل الشهادة معه حتى قالوا يقتل وإن سب سكران ولا يعفى عنه، ولا بد من تقييده بما إذا كان سكره بسبب محظور باشره مختاراً بلا إكراه وإلا فهو كالمجنون. قال الخطابي: لا أعلم أحداً خالف في وجوب قتله وأما مثله في حقه تعالى فتقبل توبته في إسقاط قتله اهـ.

وعلله البزازي بأنه حق تعلق به حق العبد فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الآدميين وكحد القذف لا يزول بالتوبة، وصرح بأن سب واحد من الأنبياء كذلك. وقوله في فتح القدير في إسقاط القتل يفيد أن توبته مقبولة عند الله تعالى وهو مصرح به. الثانية الردة بسب الشيخين أبي بكر وعمر رضي الله عنهما وقد صرح في الخلاصة والبزازية بأن الرافضي إذا سب الشيخين وطعن فيهما كفر، وإن فضل علياً عليهما فمبتدع، ولم يتكلما على عدم قبول توبته. وفي الجوهرة: من سب الشيخين أو طعن فيهما كفر ويجب قتله، ثم إن رجع وتاب وجدد الإسلام هل تقبل توبته أم لا؟ قال الصدر الشهيد: لا تقبل توبته وإسلامه ونقتله وبه أخذ الفقيه أبو الليث السمرقندي وأبو نصر الدبوسي وهو المختار للفتوى اهـ. وحيث لا تقبل توبته علم ان سب الشيخين كسب النبي ﷺ فلا يفيد الإنكار مع البينة كما تقدم عن فتح القدير لأنا نجعل إنكار الردة توبة إن كانت مقبولة كما لا يخفى. الثالثة لا تقبل توبة الزنديق في ظاهر المذهب وهو من لا يتدين بدين، وأما من يبطن الكفر والعياذ بالله تعالى ويظهر الإسلام فهو المنافق ويجب أن يكون حكمه في عدم قبولنا توبته كالزنديق لأن ذلك في الزنديق لعدم الاطمئنان إلى ما يظهر من التوبة إذا كان قد يخفى كفره الذي هو عدم اعتقاده ديناً والمنافق مثله في الإخفاء، وعلى هذا فطريق العلم بحاله إما بأن يعثر بعض الناس عليه أو يسره إلى من إن أمن إليه، والحق أن الذي يقتل ولا تقبل توبته هو المنافق فالزنديق إن كان حكمه ذلك فيجب أن يكون مبطناً كفره الذي هو عدم التدين بدين ويظهر تدينه بالإسلام أو غيره إلى أن ظفرنا به وهو عربي وإلا لو فرضناه مظهراً لذلك حتى تاب يجب أن لا يقتل وتقبل توبته كسائر الكفار المظهرين لكفرهم إذا أظهروا التوبة، وكذا من علم أنه ينكر في الباطن بعض الضروريات كحرمة الخمر ويظهر اعتقاد حرمته؛ كذا في فتح القدير. وفي الخانية قالوا: إن جاء الزنديق قبل أن يؤخذ فأقر أنه زنديق فتاب عن ذلك تقبل توبته وإن

لم يجد للحنفية إلا قبول التوبة وسبقه إلى ذلك أيضاً شيخ الإسلام ابن تيمية الحنبلي في كتابه الصارم المسلول فصرح فيه في عدة مواضع بقبول التوبة عند الحنفية وأنه لا يقتل. قوله: **(وفي الجوهرة من سب الشيخين الخ)** قال في النهر: هذا لا وجود له في أصل الجوهرة وإنما وجد على هامش بعض النسخ فالحق بالأصل مع أنه لا ارتباط له مع ما قبله.

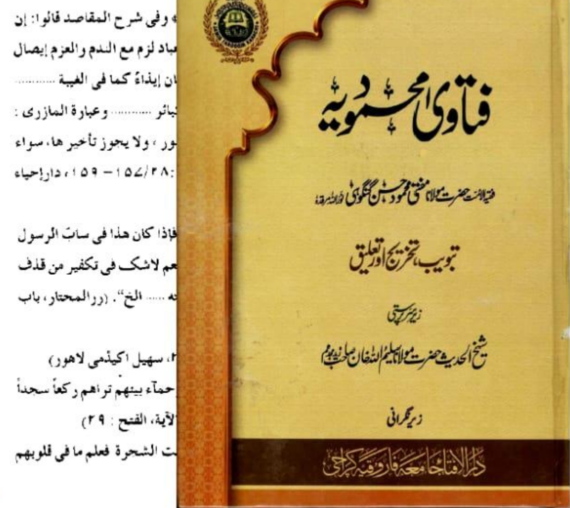
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت کلمہ کہنا

سوال[٦٧٩]: ایک جاہل شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلاً: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لعن کرتا ہے اور اس امر کو حلال اور ثواب سمجھتا ہے، کیا ایسا اعتقاد والا مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا ہے؟ مدلل بحوالہ کتب بمعہ صفحہ تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً و مصلیاً :

جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر لعن کو حلال اعتقاد کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف قرآن کریم میں متعدد جگہ وارد ہے(١) اور ان پر لعن کو حلال ثواب اعتقاد

= (وكذا ردالمحتار، باب المرتد : ٤/٢٣٧، سعيد)



... وفي شرح المقاصد قالوا: إن ... عباد لزم مع الندم والعزم إيصال ... ان إيذاءً كما في الغيبة ....

... بائر .... وعبارة المازری : ... ور ، ولا يجوز تأخيرها، سواء ... :٢٨/١٥٧ - ١٥٩، دار إحياء

... فإذا كان هذا في ساب الرسول ... عم لاشک في تكفير من قذف ... ه ..... الخ". (ردالمحتار، باب

... ، سهيل اكيڈمی لاهور) ... رحمآء بينهم تراهم ركعاً سجداً ... الآية، الفتح : ٢٩) ... ت الشجرة فعلم ما في قلوبهم

کرنا آیات قرآنیہ کا انکار کرنا ہے(١)۔ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر، ص:٨٦ میں لکھا ہے: "نعم لو استحل السب أو اللعن، فهو كافر لا محالة اهـ". (٢)۔ اور بغیر حلال سمجھے جو شخص گالی دے اس پر لعنت وارد ہوئی ہے:

"من سب أصحابي، فعليه لعنة الله و الملائكة والناس أجمعين". رواه الطبراني۔ (٣)

"لعن الله من سبّ أصحابي" رواه الطبراني اهـ".(٤) نبراس، ص:٥٤٨(٥)۔

صاحب نبراس نے ایک مستقل رسالہ تحریر کیا ہے جس کا نام ہے: "الناهية عن ذم معاوية"۔

"وكان السلف يغضبون من سبه و طعنه، وقيل لابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما: إن معاوية رضي الله تعالىٰ عنه صلى الوتر ركعةً واحدةً، قال: دعه فإنه فقيهٌ صحب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم". كما في صحيح البخاري (٦)۔

"و سبه رجل عند خليفة الراشد عمر بن عبد العزيز، فجلده۔ وقيل للإمام الجليل عبد الله بن المبارك : أمعاوية أفضل أم عمر بن عبد العزيز؟ قال : غبار فرس معاوية إذا غزا مع

(١) "ويكفر إذا أنكر آيةً من القرآن". (البحر الرائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين : ٥/٢١٠، رشيديه)

(وكذا في شرح الفقه الأكبر للقاري رحمه الله تعالىٰ، فصل في القرآءة والصلوة، ص:١٦٧، قديمی)

(و كذا في الفتاوى العالمكيرية، كتاب السير، موجبات الكفر أنواع، ومنها ما يتعلق بالقرآن : ٢/٢٦٦، رشيديه)

(وكذا في الفتاوى البزازية، كتاب ألفاظ تكون إسلاماً أو كفراً، الفصل الثاني، النوع التاسع في ما يقال في القرآن : ٦/٣٤٢، رشيديه)

(٢) (شرح الفقه الأكبر، تحت قوله : "لا نكفر مسلماً بذنب من الذنوب، ص: ٧٢، قديمی)

(٣) (أخرجه الطبراني في الكبير : ١٢/١٢٧٠٩)

(٣) (أخرجه الطبراني في الكبير : ١٢/١٣٥٨٨)

(٥) (النبراس، عند ذكر المناقب، ص: ٣٢٩، مكتبه امداديه ملتان)

(٦) (صحيح البخاري، كتاب المناقب، ذكر معاويةرضي الله تعالىٰ عنه: ١/٥٣١، قديمی)

معاویہ: یہ ساتواں حوالہ کہ تحریف کی روایات متواتر ہیں۔(253)

المذهب ينكره على ما وصفت من الاسم دون المعنى و لا يرضاه.

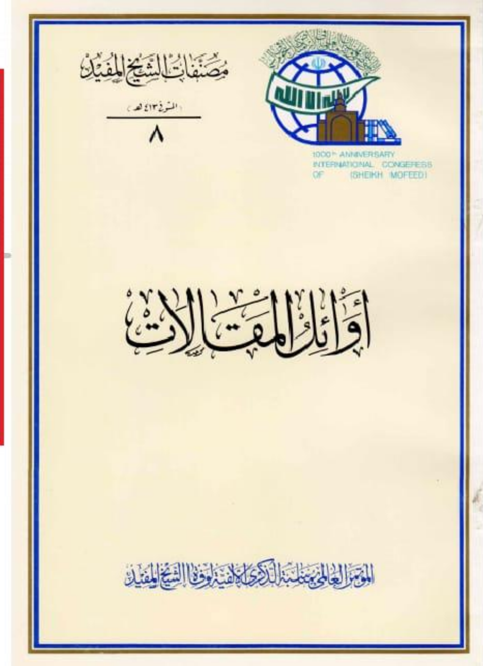
٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

اقول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمّة الهدى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف

للشيخ المفيد ٨١

والنّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ والمنسوخ و المكّي والمدنيّ لم يرتب(١) بما ذكرناه.

وأمّا النّقصان فإنّ العقول لاتحيله و لاتمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلا فلم اظفر منهم بحجّة اعتمدها في فساده. و قد قال جماعة من أهل الإمامة إنّه لم ينقص من كلمة و لا من آية و لا من سورة و لكن حذف ما كان مثبتاً في مصحف أمير المؤمنين(ع) من تأويله



معاویہ: الحمدللہ بات واضح ہو گئی ہے، میں نے آپ کے ہر ہر اعتراض کا جواب شیعہ کتب سے دیا۔ آپ نے سواء وقت ضائع کرنے اور تقیہ باز مولویوں کے حوالے بھیجنے کے کچھ نہیں کیا۔ اور انہی کا رد شیعہ علماء ہی کر چکے تھے۔End

معاویہ: مناظرہ کا وقت ختم ہوا[64]۔

ابوذر: جناب آپ کی ٹرن کے بعد مختار حیدر کا جواب دینا حق بنتا ہے

معاویہ: وقت مقرر تھا اس کی خلاف ورزی نہیں ہو گی

ابوذر: مختار حیدر، کوئی نئی دلیل دیے بغیر معاویہ صاحب کے دلائل پر کچھ کہنا چاہتے ہیں تو شروع کریں

ابوذر: خاموشی معاویہ صاحب، اصول ہوتا ہے یہ۔

معاویہ: چلیں ٹھیک ہے، لیکن کیا گارنٹی ہے کہ یہ نیا حوالہ نہیں دے گا؟

مختار حیدر: قارئین دیکھ رہے ہیں دوست، پریشان مت ہونا۔

مختار حیدر: غیر ضروری اور فراری میسج چھوڑ کر کام کے میسجز کا مختصر جواب دیتا ہوں۔

ویسے عقل مند سمجھ گئے ہوں گے کہ جواب تو اکثر میں نے پہلے ہی دیے ہوئے ہیں، اب صرف دوہرانے کی ضرورت ہے

---

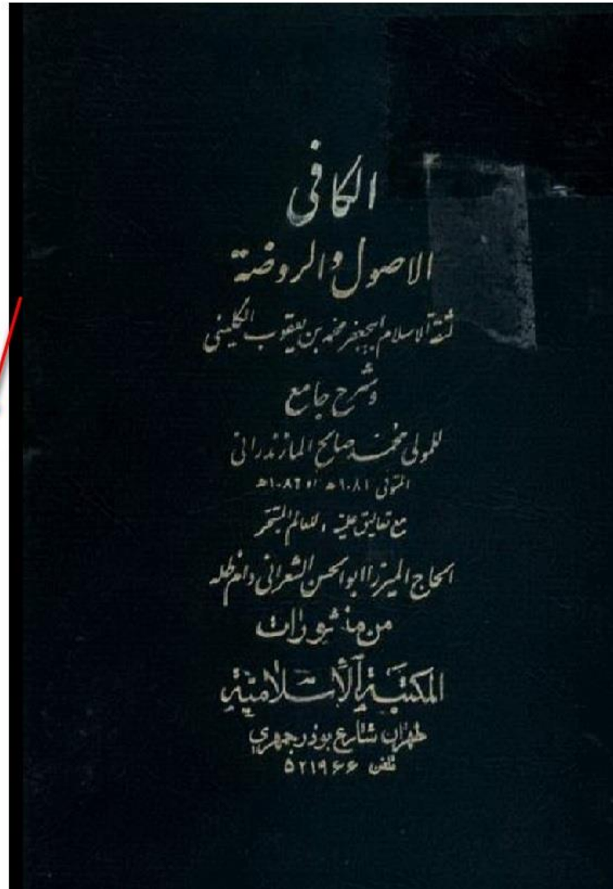
64 معاویہ صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا، ورنہ اپنے آپ کو فاتح قرار دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ان جناب نے۔ اور آخر میں ایک بار پھر مناظرانہ اصول کو چھوڑ کر چاہا کہ اپنی دلیل کے بعد مختار صاحب کو بولنے نہ دیں۔

مختار حیدر: اس طرف آتے ہیں۔(236 کی طرف اشارہ)۔ میرے دوست، اس سکین میں تم نے جو بہانہ بنانا تھا، اس کا مجھے معلوم تھا۔ اسی لیے ابن حنبل کے قول کو سرخ رنگ دیا تھا۔ اگر سنت کے قرآن پر قاضی ہونے کا مطلب وہی ہوتا جو بہانے باز بیان کر رہے ہیں تو ابن حنبل ☜ میں یہ جسارت نہیں کروں گا ☞ نہ کہتے۔ اب سمجھ آیا میرا بھیجا ہوا سکین؟

مختار حیدر: مخالف کو اس کے عقیدے کی دلیل اسی کی کتاب سے دیتے ہیں دوست۔ بھول گئے کیا؟(237 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: اب یہ (238 کی طرف اشارہ)۔ تحریف کے موقف کو شاذ کہا دوست۔

مختار حیدر: اب یہ (239 کی طرف اشارہ)۔ اس میں غور سے دیکھو، تواتر معنوی کا لفظ موجود ہے۔ قارئین، اسی لیے میں نے تواتر کی اقسام کے حوالے پیش کیے تھے۔



ج ۱۱ — كتاب فضل القرآن — ۷۹

۲۸ـ عليٌّ بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ القرآن الّذي جاء به جبرئيل عليه السلام إلى محمّد صلى الله عليه وآله سبعة عشر ألف آية.

تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده ويتلوه كتاب العشرة

قوله (ان القرآن الذى جاء به جبرئيل «ع» الى النبى «ص» سبعة عشر ألف آية) قيل فى كتاب سليم بن قيس الهلالى(۱) أن أمير المؤمنين «ع» بعد وفات رسول الله «ص» لزم بيته وأقبل على القرآن يجمعه ويؤلفه فلم يخرج من بيته حتى جمعه كله و كتب على تنزيله الناسخ والمنسوخ منه والمحكم والمتشابه والوعد والوعيد وكان ثمانية عشر ألف آية انتهى، وقال صاحب اكمال الاكمال شارح مسلم نقلا عن الطبرسى ان آى القرآن ستة آلاف وخمسمائة منها خمسة آلاف فى التوحيد و بقيتها فى الاحكام والقصص والمواعظ أقول كان الزائد على ذلك مما فى هذا الحديث سقط بالتحريف واسقاط بعض القرآن وتحريفه ثبت من طرقنا بالتواتر معنى كما يظهر لمن تأمل فى كتب الاحاديث من أولها الى آخرها
تم كتاب فضل القرآن بمنه وجوده و يتلوه كتاب العشرة من كتاب الكافى تصنيف محمد بن يعقوب رحمه الله تعالى.

(۱) قوله «قيل فى كتاب سليم» أقول أما كلمة سبعة عشر ألف آية فى هذا الخبر فكلمة «عشر» زيدت قطعاً من بعض النساخ أو الرواة وسبعة آلاف تقريب كما هو معروف فى احصاء الامور لغرض آخر غير بيان العدد كما يقال أحاديث الكافى ستة عشر ألف والمقصود بيان الكثرة والتقريب لا تحقيق العدد فان عدد آى القرآن بين الستة والسبعة آلاف، والعجب من هذا القائل الذى لا اعرفه ومن جماعة يعمدون الى كتاب غير ثابت الصحة ثم الى كلمات منه كانت فى معرض التغيير والتصحيف ورأوا الاختلاف فيها أكثر من مائة مرة ثم يطمئن أنفسهم بالمشكوك و يعتمدون عليه ويجعلونه دليلا على ثبوت التغيير فى القرآن العظيم الذى تداولته آلاف الوف من النفوس وهل يتصور من عاقل ان يجعل كتاب سليم بن قيس مقدماً على القرآن و أليق بالاعتماد وأولى بالقبول منه وقد حكم جل محققى الطائفة بكونه مجعولا ورأوا من اختلاف نسخه ما لا يحصى و اشتماله على ما هو خلاف المعلوم بالتواتر. ولا أدرى ما أقول فيمن يتظاهر بالخروج عن معتاد النفوس السالمة و أما دفع شبهة تواتر التحريف فقد بيناه فى حاشية الوافى تفصيلا فلا نطيل بالتكرار. (ش)

ولابدّ في ذلك من وجود من لايُعلم أصله ونَسَبه في جملتهم إذ مع علم أصل الكلّ ونسبهم يقطع بخروجه عنهم. ومن هنا يتّجه أن يُقال: إنّ المدار في الحجّيّة على العلم بدخول المعصوم في جملة القائلين، من غير حاجة إلى اشتراط اتّفاق جميع المجتهدين أو أكثرهم، لاسيّما معروفي الأصل والنسب.

قال المحقّق في المعتبر. «وأما الإجماع فعندنا هو حجّة بانضمام المعصوم.

في حجية الاجماع ٢٤١

فلو خلا المائة من فقهائنا عن قوله لما كان حجة، ولو حصل في اثنين لكان قولهما حجّة، لاباعتبار اتّفاقهما بل باعتبار قوله. فلاتغترّ إذن بمن يتحكّم فيدّعي الاجماع باتّفاق الخمسة أو العشرة من الأصحاب مع جهالة قول الباقين إلاّ مع العلم القطعيّ بدخول الامام في الجملة» (معارج الاصول ص ١٢٦) هذا كلامه وهو: في غاية الجودة.

مختار حیدر: تم پڑھتے نہیں دوست؟ جب امام سامنے ہوں تو بے شک کوئی اجماع ان کی رضامندی کے بغیر درست نہیں۔ لیکن یہ زمانہ غیبت ہے دوست۔ سمجھا کرو بات کو۔

مختار حیدر: اپنی کتب سے تو میں اصول دیتا رہا کہ قرآن مجید کے خلاف کوئی روایت قبول نہیں۔ مگر تم جان بوجھ کر نہیں سمجھ رہے (240 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: تم تو مانتے ہو نا قرات کی کہانی، بس تم کو ہی قائل کیا ہے (241 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: اور میں نے قرآن و حدیث سے ثابت کر دیا کہ تقیہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جائز ہے۔ اور تقیہ پر بولنے والا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخالف ہے۔ (242 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: روایت پر جرح جہالت ہے تو آپ کے بہت سے محدثین روایات پر جرح کر چکے 😉 (243 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: نہ میرے دوست نہ۔ تم نے اپنے ہی 👈 منہ شریف 👉 سے کہا تھا کہ صحابہ کرام قرآن مجید کو متواتر نہیں مانتے تھے۔ (244 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میں نے بھی تو تحفہ ہی کی عبارت تحفہ میں بھیجی ہے دوست۔ میری عبارت سے انکار کرو گے؟ یہ بھی تمہارے ہی ہیرو کی لکھی ہوئی عبارت ہے (245 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: آپ کی کتب میں ذکر تو ہے نا 😉 (246 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: میرے علم کے مطابق سب سے پہلے قرآن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا۔ (247 کی طرف اشارہ)۔ میں نے پانچ نام تمہاری کتب سے پیش کیے تھے۔

مختار حیدر: ماشاءاللہ، (248 کی طرف اشارہ)۔ اپنے مذہب کی بنیاد رکھنے والے کے حوالے کو 👈 ادھر ادھر کا حوالہ 👉 کہہ رہے ہو؟ توبہ کرو دوست۔

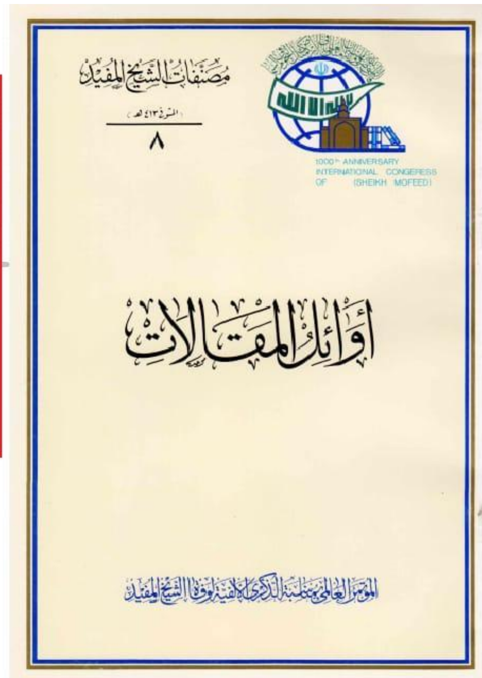
مختار حیدر: جب سارے شیعہ چھپے ہوئے تھے، اور خود کو شافعی وغیرہ کہتے تھے تو پھر تمہارے علماء نے شیعوں کے عقائد کیوں لکھے؟ (249 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: عام زندگی میں قرآنی تقیہ کرنے والے پر طعن سے پہلے غزوات سے فرار یاد کر لیا کرو (250 کی طرف اشارہ)۔ تقیہ کی اجازت میں قرآن وحدیث سے دکھا چکا۔ جبکہ ہر ایک جانتا ہے کہ غزوات سے فرار گناہ کبیرہ ہے۔

مختار حیدر: یہ حوالہ دے کر تم نے ثابت کیا کہ گنگوھی صاحب بھی بے علم تھے، کبھی ایک بات کہتے تو کبھی اس کے الٹ دوسری بات۔ اب بندہ ایسی صورتحال میں ان پر کیا اعتبار کرے 😉 (251 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: ان لوگوں میں سے بعض کے حافظے خراب ہیں، اور بعض تحقیق سے ہٹے ہوئے ہیں۔ (252 کی طرف اشارہ)۔

مختار حیدر: تمہارا پرانا مسئلہ قائم ہے۔ (253 کی طرف اشارہ)۔ تم عبارت پڑھتے نہیں، پیچھے سے وصول کر کے ویسے ہی واٹس ایپ پر بھیج دیتے ہو 😉، مختار حیدر: دیکھو، اسی سکین میں امامی جمہور عقیدہ موجود ہے



المذهب ينكره على ما وصفت من الاسم دون المعنى و لا يرضاه.

٥٩ـ القول في تأليف القرآن و ما ذكر قوم من الزّيادة فيه و النّقصان

اقول: إنّ الأخبار قد جاءت مستفيضة عن أئمّة الهدَى من آل محمّد(ص)، باختلاف القرآن و ما أحدثه بعض الظّالمين فيه من الحذف

للشيخ المفيد ٨١

والنّقصان، فأمّا القول في التّأليف فالموجود يقضي فيه بتقديم المتأخّر و تأخير المتقدّم و من عرف النّاسخ والمنسوخ و المكّي والمدنيّ لم يرتب(١) بما ذكرناه.

وأمّا النّقصان فإنّ العقول لاتحيله و لاتمنع من وقوعه، و قد امتحنت مقالة من ادّعاه، و كلّمت عليه المعتزلة و غيرهم طويلا فلم اظفر منهم بحجّة اعتمدها في فساده. و قد قال جماعة من أهل الإمامة إنّه لم ينقص من كلمة و لامن آية و لامن سورة و لكن حذف ما كان مثبتاً في مصحف أمير المؤمنين(ع) من تأويله

(ترجمہ ہائی لائٹ عبارت: امامیہ میں سے ایک جماعت نے کہا ہے کہ قرآن مجید میں نہ تو کوئی کلمہ کم ہوا، نہ آیت، اور نہ سورہ، بلکہ مصحف امیر المومنین میں تاویل کے بارے میں جو کچھ تھا، وہ حذف ہوا ہے۔)

مختار حیدر: شکر الحمد للہ۔ میں امید رکھوں گا کہ آئندہ تحریف قرآن پر معاویہ صاحب کہیں بھی نظر نہیں آئیں گے۔
جتنے بزرگ انہوں نے اپنے کافر کیے اپنے ہی فتویٰ سے، اتنے ہمارے نہ کر سکے 😉

مختار حیدر: اللہ حافظ برادران

ابوذر: اس مناظرہ کی پی ڈی ایف جلد بنائی جائے گی، ان شا اللہ

ابوذر: آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارے مخاطب اکثر قطع و برید کرتے ہیں، جیسا کہ مختار حیدر نے معاویہ صاحب اور علی ناصر صاحب کے یوٹیوب مناظرے کی مثال دی۔ ہم الحمد اللہ پی ڈی ایف کے علاوہ تمام میسجز کو بھی جوں کا توں محفوظ کریں گے۔ لہذا ہماری پی ڈی ایف ضرور دیکھیے گا، یہ خیانت اور قطع و برید سے پاک ہو گی، ان شا اللہ

مناظرہ ختم ہو چکا۔ لہذا اب اپنے مہمان مناظر کو ایڈمن سے ہٹا رہے ہیں۔

ان کی تشریف آوری کا شکریہ۔